اشاعت خاص عبقری

کالی دُنیا کالا جادو

وظائف اولیاء

اور

سائنسی تحقیقات

تحقیق و ترتیب:
حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی

اشاعت خاص عبقری

کالی دُنیا کالا جادو

وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

تحقیق و ترتیب:
حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی

فہرست

حال دل 1
جادو کی ابتداء اور جدید وقدیم سائنس 4
تعریف جادو 5
تعریف سحر (علماء کی نظر میں) 6
جادو کا ظہور 7
جادو کے بارے میں فرمان رسول اللہ ﷺ 8
جادو کی تصدیق قرآن پاک سے 9
کیا جادو فی الواقعی موجود ہے 9
جادو اور مذہب کا تقابلی جائزہ 11
جادو انسان کی فطرت ثانیہ 12
ابتداء جادوگری 13
جادوگر اور حضرت موسیٰؑ 15
جادو اور حضور کریم ﷺ 17
ایک غلط فہمی کا ازالہ 19
آج کا دور اور جادو 21
جادوگروں کے جال 22
جادو کی حقیقت 23
جادو کی اقسام 23
اقسام جادو امام رازیؒ کی نظر میں 24
ارواح 25
ضعیف الاعتقادی 26
جادو سحر 28
عطیہ چشت 33
کلمات مبارکہ 33
عطیہ قادریہ عالیہ 33
پتلوں کے ذریعے کئے گئے کالے علم کا توڑ 35
عام جادو کے دفعیہ کیلئے 39
جادو، ٹونے، سحر کے رد اور ساحر کی طرف واپس لوٹانے کا عمل 41
جادو سحر والی اشیاء کا توڑ 42
جادو، تاریخ اور سائنس 44
مافوق الفطرت ہستیاں 49
جادو: بابل اور شام میں 62
جادو کا مت۔ میگائی اور ان کے اسرار 72
کیلٹک، عرب، سلاد اور ٹیوٹونک جادو 78
یونانی اور رومی جادو 84
کبالہ: قدیم یہودی جادو 93
جادو قدیم مصر میں 99
ہندو، چینی اور جاپانی جادو 109
عمل حاضرات اور شیطان کے ساتھ معاہدے 121
وچ کرافٹ اور شیطان پرستی 127
شیطان کی پوجا 137
حسد، جادو، علاج اور دفاع 141
حسد اور رشک میں فرق 141
نظر بد لگانے والے اور حاسد کے درمیان فرق 142
حسد کے مراتب اور درجہ بندی 143
حسد کے اسباب 144
حسد کا علاج 146
معاشرہ پر حسد کے مہلک اثرات 147
جن، جادو اور نظر بد سے متعلق چند واقعات 149
جن زدگی کے متعلقہ واقعات 149
ہم لوگوں کو دین سے دور ہونے کی بنا پر چمٹتے ہیں 152
اس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو میں اسے چمٹ گیا 153
میں اس دوشیزہ سے محبت کرتا ہوں 155
آسیب زدگی کے متعلقہ واقعاتی شہادتیں 156
نظر بد سے متعلقہ حیران کن واقعات 158
مرغیاں مرگئیں گائے پتھرا گئی 158
شعبدہ بازوں کے کرتب دکھانے کے واقعات 159
تم میاں بیوی سات سال سے جادو کا شکار ہو 160
ایک عجیب وغریب داستان 160
سحر بندش نکاح وشادی 163
رکاوٹ نکاح 164

ذکر 171
سحر الامراض 174
سحر الامراض کی علامات 175
سحر سرسام 176
سحر سدر ودوار یعنی شدید چکر سر میں آنا اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا 177
سحر کابوس 179
سحر المفلوج 186
سحر لقوہ 186
سحر الصرع (مرگی) 188
شناخت صرع 189
سحر خمول (کاہلی وسستی وخلوت پسندی) 193
سحر امراض الاخلاط 194
عورت کی طرف سے کیے گئے سحر پلیدی کا علاج 197
آیات شفاء 197
مرد کی طرف سے کیے گئے پلیدی کے اعمال 197
سحر الہول والخوف 202
سحر الپستان 207
سحر الفرج (شرمگاہ کی خارش) 210
سحر التیش (بخار) 212
حفاظت ہر قسم کے سحر، آسیب، جن، بھوت، پریت، ستارگان، سیارگان 215
جمع آفات وبلیات وغیرہ 215
مسان 218
لب مرگ مسان والے بچے کے لئے مجرب عمل 224
مسان کی شکار عورتوں کے لئے 227
نظر بندی، نظر لگنا یا لگانا 230
نظر بند اور حسد میں فرق 231
اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کے اوصاف 237
نماز کی پابندی لازم ہے 242
اللہ کے اسم ذات کے متعلق عمل 243
اللہ 243
اگر اولاد نہ ہوتی ہو 244
شیر خوار بچوں کا علاج 244
کلمہ شریف کے تعویذ کا عامل بننے کی شرط 245
اگر حمل ضائع ہو جاتے ہوں 247
زندگی کے جملہ مسائل کے لئے ایک نہایت موثر اور آسان وظیفہ 248
یہ خاتون دورے میں ہوش وحواس کھو بیٹھتی تھیں 249
اگر جنات کے مریض کا علاج مقصود ہے 250
روحانی عاملوں میں لٹیرے بکثرت داخل ہوتے ہیں 251
ایسے عاملوں سے بچیں 251
یہ عامل پھر مریض کی جان نہیں چھوڑتا 251
جنات کے سائے سے علاج کے لیے
بھینس بطور نذرانہ 252
ایک عورت بھی اس لوٹ مار میں مصروف ہے 252
روحانی مسائل کیوں گھیرتے ہیں؟ 252
جنات کی حاضری کا عمل 253
ہر قسم کے جسمانی درد کا علاج 254
جنات کے سائے کے علاج کے لیے
عمل حاضرات کا طریقہ 255
اللہ کے اسماء پر عامل ہونے کا طریقہ 257
جسمانی درد کا علاج 264
عمل سورۂ جن 265
سورۂ البقرہ کا عمل 265
سورۂ اخلاص کا عمل 271
آیت الکرسی کا وظیفہ 271
سورۂ فاتحہ کا عمل 272
آج تک استاد محترم کی نصیحت پر کاربند ہوں 272
میری زندگی کا سب سے خوفناک روحانی علاج 273
بعض چھوٹی سورتوں کے وظائف 275
بعض چھوٹے عمل 280
روحانیت کی زندگی کے عجیب حالات وتجربات 283
ان جنات کا علاج جنہوں نے پورے گھر کو پریشان کر رکھا تھا 285

روحانی عملیات کے بعض واقعات 292
عملیات مجربہ 298
وسعت رزق اور ادائے قرض کے لئے 298
عمل برائے دفع سحر 299
نماز قضائے حاجات وحل مشکلات 300
عطیہ شاہ عبدالغنی صاحب" پھولپوری 301
ظالم دشمن کے شر سے نجات حاصل کرنے کے لئے 301
برائے تسخیر عطیہ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ 302
قوت حافظہ اور دفع نسیان کے لئے 306
حمل اور بار آور درخت کے پھل کی حفاظت 306
برائے شئے گم شدہ 307
نیند میں بڑبڑانے کا علاج 307
جو بچہ ماں کا دودھ نہ پیے اس کا علاج 307
برائے قضاء حاجات ومہمات 308
مقدمہ میں فتح اور دشمنوں سے حفاظت کے لئے 309
مہم عظیم کیلئے مجرب عمل 309
دودھ دینے والے جانور کو نظر بد لگنے کا علاج 309
برائے انعقاد حمل 309
آسیب یا سحر وغیرہ کے معلوم کرنے کا طریقہ 311
دشمنوں کے شر اور تمام آفات وبلیات 312
دعا برائے دفع مصائب وشر اعداء از شمس المعارف 317
قوت حافظہ اور ذہن کے لئے 317
عزت ونصرت اور ترقی رزق کے لئے 318
دکان اور تجارت میں برکت کے لئے 319
عملیات مجربہ از کتاب الرحمہ فی الطب والحکمہ علامہ سیوطی" 320
پاگل کرنے والا جادو 323
سحر حب 329
سحر حب کی علامات 329
سحر کا طریقہ کار 330
اسباب سحر حب 330
درود شفاء 333
سحر جدائی 335
علامات سحر 336
اسباب سحر 336
بندش جنسی صحبت 341
جادو کی نامردی اور عام جنسی کمزوری یا نامردی کا فرق 341
بیوی کا اذیت وتکلیف میں مبتلا ہو کر صحبت جماع سے انکار یا بھاگنا 342
مرد عورت پر جماع کے قابل نہ رہے 343
سحر وہم 348
سحر استحاضہ 348
سحر بندش حیض 354
سحر بندش اولاد 355
درود پاک 364
سحر الانزال 364
دعا 365
ایک خاص روحانی علاج 366
نظر بد کا علاج 373
نظر بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل 373
نظر بد کے موثر ہونے پر حدیث نبوی سے چند دلائل 374
نظر بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال 376
نظر بد اور حسد میں فرق 379
جن کی نظر بد بھی انسان کو لگ سکتی ہے 380
نظر بد کا علاج 380
غسل کرنے کا طریقہ 381
غسل کی مشروعیت 381
جس کی نظر لگی ہو، اس کا پتہ نہ چلے تو 383
نظر بد کے علاج کے عملی نمونے 384
بیوی سے قرب کی بندش کا جادو 385
بندش جماع کے جادو کا علاج 386
جادو، نامردی اور جنسی کمزوری میں فرق 390
بانجھ پن اور ناقابل اولاد ہونا 391
جن کی وجہ سے ناقابل اولاد ہونے کی کچھ علامات 391
سرعت انزال کا علاج 393

عنوان	صفحہ
جادو سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر	394
بندش جماع والے جادو کے علاج کا عملی نمونہ	401
بندش جماع والا جادو پاگل پنے میں تبدیل ہوگیا	401
جن چمٹنے کا علاج	402
جادو کا توڑ	403
سحر تفریق (جدائی ڈالنے والے جادو)	404
سحر تفریق (جدائی ڈالنا) کی کئی شکلیں ہیں	405
سحر تفریق کی علامتیں	405
سحر تفریق کیسے واقع ہوجاتا ہے؟	406
سحر تفریق کا علاج	406
علاج کے بعد	413
سحر تفریق کے علاج کے عملی نمونے	414
سحر محبت	423
سحر محبت کی علامات	423
سحر محبت کیسے ہوتا ہے؟	424
سحر محبت کے الٹے اثرات	242
سحر محبت کے اسباب	425
جائز سحر محبت	425
سحر محبت کا علاج	426
سحر محبت کے علاج کا ایک عملی نمونہ	427
سحر تخیل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو)	428
سحر تخیل کی علامات	428
سحر تخیل کیسے ہوجاتا ہے؟	428
سحر تخیل کا توڑ	429
سحر تخیل کے توڑ کا عملی نمونہ	429
سحر جنون	431
سحر جنون کی علامات	431
سحر جنون کیسے ہوجاتا ہے؟	432
سحر جنون کا علاج	432
سحر جنون کے علاج کا عملی نمونہ	433
سحر خمول (کاہلی وسستی)	434
سحر خمول کیسے ہوجاتا ہے	435
سحر خمول کا علاج	435
سحر ہواتف (چیخ و پکار)	436
سحر ہواتف کیسے ہوجاتا ہے؟	436
سحر ہواتف کا علاج	437
سحر امراض	438
سحر امراض کیسے ہوجاتا ہے	438
سحر امراض کا علاج	440
علاج کے عملی نمونے	441
سحر استحاضہ	444
سحر استحاضہ کا علاج	445
علاج کا عملی نمونہ	445
شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو	445
یہ جادو کیسے ہوجاتا ہے؟	446
اس جادو کا علاج	446
علاج کا عملی نمونہ	448
مرگی کی اقسام	449
جنات کی وجہ سے مرگی کا دورہ پڑنے کی علامات اور اسباب	449
ان عوارض کے اسباب	450
جادو کے متعلق چند اہم معلومات	451
مریض کو اللہ نے جائے جادو دکھادی	452
جادو کا علاج	453
مریض کو یہ کیسے معلوم ہو کہ وہ شفایاب ہوچکا ہے	453
سحر جادو کا خاتمہ	454
عمل آیت الکرسی	454
ایک زود اثر علاج	455
جادو کے توڑ کیلئے ایک طاقتور علاج	455
جادو سے بچاؤ کا ایک مسنون ومجرب عمل	456
جادو واپس لوٹ جائے	456
جادو کا حرف آخر علاج	456
جادو کا حتمی علاج	460
جادو کا مستقل علاج	461
جادو کا ایک اور موثر علاج	461
جادوئی طلسم توڑنے کا مضبوط عمل	461
جادو سے حفاظت اور اس کے علاج کے لئے چند اصول	461
شہوت پر قابو	462
بسم اللہ الرحمن الرحیم کا التزام	462
گندے جانور نہ پالیں	462
مقدس اوراق کا احترام	463
بے کاری سے اجتناب	463
پیشہ ور عاملوں سے حفاظت	464
حرام غذا سے اجتناب	465
العین یعنی نظر لگنا	466
عین (نظر) کی اصطلاحی تعریف	466
کتاب اللہ سے نظر لگنے کے دلائل	466
حدیث نبوی ﷺ سے نظر لگنے کے دلائل	468
نظر کی اقسام	470
جنی نظر لگنے کا ثبوت	470
نظر کس طرح برباد کرتی ہے؟	471
ایک اشکال اور اس کا شافی جواب	472
نظر لگانے والے کے لئے امام وقت کا فریضہ	473
نظر بد سے بچاؤ کے طریقے	473
برکت کی دعاء کرنا	474
اللہ کی مدد کا حصول	475
نظر لگانے والے سے حسن سلوک کرنا	476
نظر لگانے والے سے عمدہ چیز کو بچانا	476
اللہ کا تقویٰ اور صبر	477
گناہ چھوڑنا	477
برائی کا بدلہ بھلائی سے دینا	478
نفسیاتی بیماریاں	479
بندے پر گناہوں کے اثرات	481
گناہ وحشت وظلمت پیدا کرتے ہیں	482
نظر بد کا علاج کیسے کیا جائے؟	483
نظر لگانے والے کی پہچان کیسے ہوسکتی ہے؟	484
نظر لگانے والے سے پانی طلب کرنے کا طریقہ	484
نظر لگے مریض کو دم کس طرح کیا جائے؟	485
نظر زدگی کے لئے مسنون دم	486
سحر، جادو اور سفلی کا علاج	490
جادو کے اثرات سے نجات	492
جادو اتارنے کا عمل	493
سحر باطل کرنے کے لیے	494
سحر سے شفاء کے لیے	494
جادو، سفلی اتارنے کے لیے عمل	495
جادو، ٹونا، بندش دور کرنا	495
جادو کا اثر زائل کرنا	497
گھر سے سحر، جادو، سفلی کے اثرات ختم کرنا	497
جادو، سفلی سے شفا کے لیے	498
سحر کے اثرات سے نجات کے لیے	498
جادو کے اثر سے شفایابی	499
جادو کے اثرات سے نجات	501
سحر زدہ کا علاج	502
زبردست جادو کے اثرات دور کرنا	503
سحر کے اثر سے نجات کے لیے	506
جادو اتارنے کا عمل	507
جادو کا واپس لوٹانا	508
سفلی جادو کے اثرات سے نجات اور بندش کا کھولنا	508
جس پر جادو کیا گیا ہو اس کا علاج	510
جادو کے اثرات ختم کرنا	511
جادو سے نجات کے لیے	512
آسیب کے اثرات اور جناتی جادو کا علاج	512
کھلائے پلائے جادو کے اثرات ختم کرنا	513
سفلی جادو اتارنے کے لیے	513
سحر کے اثرات سے نجات کے لیے	514
سحر سے نجات حاصل کرنے کے لیے	515
سحر کو دفع کرنے کے لیے	515
جادو کے دفعیہ کے لیے	516
سحر میں مبتلا شخص کا علاج	516
جادو کو جادو کرنے والے پر لوٹانا	517
جادو باطل کرنے کا عمل	517
جادو سے شفایابی کے لیے	518

عنوان	صفحہ
جادو سے شفا کے لیے	518
جادو سے مریض کی صحت یابی	519
جادو سے شفا کے لیے	519
جادو کے ذریعہ پیدا کردہ میاں بیوی کی نفرت دور کرنا	520
لڑکی کے رشتے کی بندش کھولنا	521
کسی خاتون کی کوکھ کی بندش کھولنا	522
اگر کسی کی قوت مردانگی جادو سے باندھ دی گئی ہو	523
جادو رفع کرنے کے لیے	523
سحر کے اثرات سے نجات	524
سحر سے نجات کا عمل	524
سحر کو دفع کرنے کا عمل	525
سخت سے سخت جادو کا علاج	526
جادو ٹونے کو کرنے والے پر واپس لوٹانا	526
جادو کے اثرات سے حفاظت کے لیے	527
آسیب و سحر سے نجات کے لیے	527
جادو کے اثر کو زائل کرنے کے لیے	528
جادو کے اثرات کو زائل کرنا	529
جادو کے اثرات کو ختم کرنا	530
سحر کے اثرات کو زائل کرنا	531
سحر کے اثرات کو دفع کرنا	532
سحر کا موثر علاج	533
سحر سے نجات حاصل کرنے کے لیے	534
سحر سے نجات کے لیے	534
ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کا عمل	535
سحر کے اثرات سے نجات	535
جادو سے نجات کا تیر بہدف عمل	536
سحر کے اثرات دور کرنا	536
آسیب و سحر کا مجرب علاج	538
آسیب و سحر کے مرض سے صحت یابی کے لیے	539
آسیب و سحر سے گھر کی حفاظت کے لیے	542
جادو ٹونے سے مکان کو محفوظ کرنا	542
سحر کو دفع کرنے کے لیے	543
سفلی اور کالے جادو کی کاٹ	544
جادو کے اثرات زائل کرنے کے لیے	544
کاروبار کی بندش دور کرنا	545
سحر جادو کا علاج	546
جان سے مارنے والے جادو کا علاج	547
لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کھولنا	548
جادو کے اثر کو زائل کرنے کے لیے	549
سحر سے چھٹکارا (نجات) حاصل کرنے کے لیے	549
سفلی اور گندے علم کی کاٹ	550
عورت کی بندش کھولنا	550
سحر کو دور کرنے کا نقش	551
آسیب و سحر سے نجات کا عمل	552
سحر کے اثرات	552
سحر کا اثر ختم کرنا	552
جادو کے اثر کا ختم ہونا، مریض کا تندرست ہونا	553
سحر رفع ہونے کا طریقہ	553
جادو، سحر، آسیب سے نجات کا عمل	553
سحر کو دفع کرنے کا نقش	557
سحر سے نجات کا مربع	559
جادو سے نجات کا عمل	560
سحر سے نجات کے لیے	560
سحر اور جنونی کیفیت سے نجات	560
جادو، سحر سے نجات کا نقش	561
سفلی، گندہ جادو ختم کرنے کا عمل	562
خطرناک سحر، سفلی جادو رفع کرنا	564
جادو کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے	565
جادو توڑنے کا عمل	566
سحر کو دور کرنے کا عمل	567
جادو کا کامیاب علاج	568
سحر، جادو کا ختم کرنا	570
سحر کا علاج	570
سحر اتارنے کا طریقہ	572
سحر کے اثرات سے نجات کے لیے	573
حفاظت واقعی اعمال میں ہے عہدے میں نہیں	574
ایک عامل کی کہانی اور اعتراف	583
اقبال جرم ایک عامل کا	595
عابد شب زندہ دار	612
جنات اور شیاطین کے پر اسرار حالات	627
جنات اور فرشتے	630
انسان، ملائکہ اور جنات میں فرق	632
تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام	633
جنات کی پیدائش اور ان کی ڈیڑھ لاکھ سالہ زندگی کی روئداد	634
جن	634
جنات کی پیدائش آگ سے	634
جنات انسان کی ہوائی روح کی طرح لطیف ہیں	635
آدم سے پہلے زمین پر جنات ہی آباد تھے	636
جنات کا خبث باطن اور زمین پر شر و فساد کا آغاز	637
اللہ کے پیغمبروں کی آمد	637
جنات میں ۸۰۰ نبی مبعوث اور سب شہید ہوئے	638
جنات پر خدا تعالیٰ کا قہر و غضب	639
ابلیس کی روحانی ترقی اور فرشتوں میں شمولیت	640
زمین پر پھر جنات کا عمل دخل	640
جنات کی ہدایت کیلئے ابلیس کی آمد	641
ابلیس کے قاصدوں کا قتل	641
لوح محفوظ کی تحریر اور فرشتوں کا غم	642
تکبر عزازیل راخوار کرد	642
ابلیس کی خلافت ارضی کا خاتمہ اور حضرت آدم کو خلیفہ بنائے جانے کی تیاریاں	644
حضرت آدم کا خمیر اور زمین کا واویلا	644
حضرت آدم وجود میں	644
شیطان کا تکبر اور حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار	645
شیطان عزازیل سے ابلیس بن گیا	646
درازی عمر اور آدم پر کامل تسلط کی درخواست	646
ابلیس کے کامل تسلط کے بعد بنی آدم کی حفاظت کا غیبی انتظام	647
حضرت آدم کا جنت میں داخلہ اور ابلیس کی حسرتناک مایوسی	648
حوا کی پیدائش اور حضرت آدم کی عیش و عشرت کی زندگی	648
ابلیس لعین کی آدم دشمنی	649
شیطان اماں حوا کو بہکانے میں کامیاب	649
آدم کا جنت سے اخراج	651
حضرت حوا مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوئیں	651
ابلیس لعین مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوا	652
ابلیس لعین بنی آدم کے تعاقب میں	653
اولاد آدم کو فسق و فجور میں مبتلا کرنے کی کوشش	653
ابلیس نے اولاد آدم کو گمراہ کرنے کیلئے آدم کا مجسمہ بنایا	654
ابلیس اور حضرت نوح	656
حضرت موسیٰ کی مناجات میں مداخلت	657
ابلیس لعین حضرت نوح کی خدمت میں	657
ابلیس لعین نمرود کے روپ میں	658
نمرود خدا سے لڑنے چلا	658
شیطان اور قوم لوط	660
حضرت ایوب پر ابلیس کا حسد	661
ابلیس اور فرعون	665
ابلیس اور بنی اسرائیل	665
حضرت عیسیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش	666
ابلیس نے نصاریٰ کو کیوں کر گمراہ کیا	667
حضرت عیسیٰ سے شیطان کی ملاقات	667
ابلیس اور حضرت یوسف	669
قارون یا شیطان الانس	670
حضرت یحییٰ بن زکریا سے شیطان کی ملاقات	671
ابلیس اور حضرت زکریا	672
ابلیس اور حضرت صالح	673
شیطان کے پرائیویٹ حالات	674
شیطان کا اصلی نام کیا تھا	674
شیطان ہی تمام جنات کا باپ ہے	674

عنوان	صفحہ
جتنے انسان پیدا ہوتے ہیں اتنے ہی جنات بھی پیدا ہوتے ہیں	674
جنات مذکر بھی ہوتے ہیں اور مونث بھی	675
شیطان ہر روز دس انڈے دیتا ہے	675
شیطان کے بیوی بچوں کے نام	675
شیطان کی بیوی کا نام طرطبہ ہے	676
بھوت، کیڑے، جنات، شیطان کے انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں	676
جن اور شیطان میں فرق	676
جنات سانپ کی شکل میں گھروں میں بھی رہتے ہیں	677
شیطان کے لشکر اور دل میں داخل ہونے کے چور دروازے	677
دل میں داخل ہونے کے شیطان کے چور دروازے	678
حسد وحرص	678
غضب وشہوت	679
بسیار خوری	679
سامان زیب وزینت	680
شیطان کا دل پر تسلط اور اس کا دفعیہ	681
الہام یا وسوسہ کا باعث کیا ہے	681
وسوسہ دور کرنے کا طریقہ	683
شیطان کا وسوسہ کس قدر خطرناک ہوتا ہے	685
شیطان کے دفعیہ کی تدبیر کیا ہے	686
ابلیس لعین کے شیطانی کارنامے	688
شیطان عالم کی موت سے بہت خوش ہوتا ہے	688
جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں شیطان انہی کے پیچھے لگا رہتا ہے	688
جو شخص صبح کو دیر تک سوتا رہتا ہے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے	689
شیطان بھی انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے	689
شیطان ساتھ ہی کھاتا ہے اور رات کو ساتھ ہی سوتا ہے	689

عنوان	صفحہ
حضرت پیران پیر کو دھوکا دینے کی شیطان کی کوشش	690
شیطان کی ایک چال	690
کن کن مواقع پر شیطان سے پناہ مانگنی چاہئے	690
شیطان کا رونا	691
شیطان چار مرتبہ خوب کوکیں مار کر رویا	691
حضور سرور عالم ﷺ کو قتل کے مشورے میں شیطان کی شرکت	691
عرفہ کی شب ابلیس کا ماتم	692
شیطان ہمبستری میں بھی شریک ہوتا ہے	692
شیطان اذان کی آواز سنکر بھاگ جاتا ہے	693
شیطان دل میں کیونکر وسوسے ڈالتا ہے	693
شیطان کا اللہ تعالیٰ سے عہد	693
شیطان خون کی طرح جسم انسانی میں دوڑتا ہے	694
فرشتے وسواس پر مطلع ہو جاتے ہیں	694
ہر انسان پر ایک شیطان منجانب الٰہی مسلط ہوتا ہے	695
پیدائش کے بعد بچہ کو شیطان ہاتھ لگاتا ہے	695
شیطان نماز میں خلل انداز ہوتا ہے	695
شیطان وضو کرتے وقت وسوسے ڈالتا ہے	695
شیطان اولیاء وصالحین کو کس طرح گمراہ کرتا ہے	696
وسوسہ دل میں آتے ہی استغفار پڑھنا چاہئے	696
شیطان کن لوگوں سے خوش ہوتا ہے	696
ہر شخص کے مکان کے دروازے پر شیطان بیٹھا رہتا ہے	696
شیطان رات کو لوگوں کے ناک کے نتھنوں میں سویا کرتا ہے	697
جمائی شیطانی اثرات سے آیا کرتی ہے	697
سوتے وقت شیطان سے بچنے کی ہدایت	697
سوکر اٹھنے کے بعد ۳ دفعہ ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہئے	697
شیطان پانی پر تخت نشین ہوتا ہے	698
شیطان راستوں میں بیٹھا رہتا ہے	698
بازار میں شیاطین کا ہجوم رہتا ہے	698

عنوان	صفحہ
حضرت عمار بن یاسرؓ کی جن سے کشتی	700
شیطان لوگوں کا کھانا چرا کر کھا جاتا ہے	700
برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں	700
ابلیس ایک زنانہ کے روپ میں	701
شیطان، حضور ﷺ کا شبیہ نہیں بن سکتا	701
شیطان، انبیاء، کتب سماوی، فرشتے اور بادل کی صورت میں خواب میں نظر نہیں آتا	701
شیطان مرتے وقت بھی لوگوں کو ورغلاتا ہے	701
شیطان جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے	701
شیطان تین دن تک گھر میں نہیں آتا	702
ڈراؤنے خواب سے بچنے کی دعا	702
شیطان کے شر سے بچنے کیلئے گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا	702
مسجد میں داخل ہوتے وقت شیطان سے بچنے کی دعا	702
شیطان انسان کے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے	703
کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے ممانعت	703
تنہا یا دو آدمیوں کا سفر کرنا منع ہے	703
گھنٹی اور گھنگرو کے ساتھ شیطان رہتا ہے	703
شیطان کے مکر وفریب کے جال	704
بت پرستوں کے ساتھ شیطان کا کھیل کود	713
مشرکین بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں؟	713
شیطان کے شر سے بچنے کیلئے خدا کی پناہ حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟	714
تلاوت قرآن کے وقت استعاذہ کا حکم اس کے اسباب وعلل	715
قرآن سینوں کے امراض کی شفا ہے	715
شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کا طریقہ	716
قوم جنات کے دلچسپ حالات	719

عنوان	صفحہ
جنات کو خوش کرنے کیلئے جانوروں کو بھینٹ دینا منع ہے	720
قطب وقت جنات اور انسان دونوں کا حاکم ہوتا ہے	720
جن اترج سے دوڑتا ہے	721
جنات ۳ قسم کے ہوتے ہیں	721
جنات کی تین خصوصیتیں	721
سہل بن عبداللہ کی ایک ۷ سو سالہ صحابی جن سے ملاقات	722
جنات بھی انسان کی طرح مختلف مذاہب رکھتے ہیں	722
جنات کے چار فرقے	723
بعثت نبوی ﷺ سے پیشتر لوگ جنات سے مدد مانگا کرتے تھے	724
جنوں کا غرور اور تکبر اور عوام کی حد سے زیادہ گمراہی	725
جنوں سے مدد طلب کرنا حرام ہے	725
کیا جنات کو اصل صورت شکل میں دیکھنا ممکن ہے	726
شیخ عبدالوہاب شعرانی سے ایک جن کی ملاقات	726
دار العلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں	727
جنات سے انسان کی حفاظت کیلئے محافظ ملائکہ کا تقرر	728
شیطان انسان کے مال واولاد میں بھی برابر کا حصہ دار ہوتا ہے	728
شیطان بھی مرد کے ساتھ مباشرت میں شرکت کرتا ہے	729
جنات انسان عورتوں سے بھی مباشرت کرتے ہیں	729
بلقیس کا تخت اور آصف بن برخیا	729
جنات نے بلقیس کی پنڈلیوں کو خوبصورت بنانے کیلئے حضرت سلیمانؑ کو نسخہ بتایا	730
خاتم سلیمان اور شیطان	731
حضور سرور عالم ﷺ کی بعثت کے وقت آسمان پر جنات کی آمد ورفت بند	732
جنات کے بیٹھنے کیلئے آسمان میں جگہ مقرر تھی	732
حضور سرور عالم ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات کو آسمان پر جانے کی اجازت نہ تھی	732
ستاروں کے ٹوٹنے سے قریش پر خوف وہراس طاری ہو گیا	733
حضور ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے شیطان کی روانگی	733
بعثت نبوی ﷺ کے وقت جنات کی غیبی آوازیں	735

عنوان	صفحہ
جنات کا قبول اسلام اور بارگاہ رسالت میں جوق در جوق آمد	742
جنات کے اسلام لانے کا بیان	742
نصیبین کے جنات کا حضور ﷺ کی خدمت میں	742
دوسرا واقعہ	743
زمانہ جاہلیت کا ایک واقعہ	744
جن صحابی کی وفات	745
ایک ایسے جن کی وفات کا واقعہ جو حضور ﷺ کی بعثت سے ۴۰۰ برس پہلے حضور پر ایمان لایا تھا	746
ایک صحابی جن نے بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتایا	746
حضور سرور عالم ﷺ سے ابلیس کے پڑپوتے کی ملاقات	747
حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھوں ایک صحابی جن کا کفن دفن	748
غزوہ بدر میں ابلیس مع اپنے لشکر شریک تھا مگر فرشتوں کو دیکھ کر فرار ہو گیا	749
حدیبیہ سے واپسی پر ایک شیطان کی شرارت	749
فتح مکہ کے دن ابلیس کی مایوسی	750
حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں عزیٰ کا قتل	750
حضرت سعدؓ نے مناۃ کو بھی قتل کر دیا	751
سحر اور جن کے اثرات کا بیان	752
سحر کی حقیقت	752
سحر کے احکام	752
حقیقت سحر	752
کلدانی سحر کے بڑے پکے ماہر تھے	754
کلدانی اور یونانی سحر میں فرق	756
ہندوستان میں کونسا سحر رائج ہے	756
سحر کی دوسری قسم	756
سحر کی تیسری قسم	756
سحر کی چوتھی قسم	757
سحر کی پانچویں قسم	757
سحر کے اثرات	757
سحر دو قسم کا ہوتا ہے	760
سحر کا علاج	761
جن کے اثرات	763
شریر جنات کی تعداد	763
جنات کے رہنے سہنے کی جگہ اور ان کی قسمیں	764
باکمال اور بااخلاص اللہ والوں کے روحانی نچوڑ	766
کالی دنیا، کالے بول، کالے لفظ	767
دیوی کا منتر	768
دلی مراد حاصل کرنا	768
منتر سدھی کے بیان میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہونا	768
دیوی سدھ کرنا	769
دیوی سدھ کرنے کا دوسرا منتر	770
دیوی کی سدھی کا منتر	770
دشمن کو زیر کرنے کا منتر	771
ہر دلعزیز ہونے کا منتر	771
دیوی کو حاضر کرنا	771
حاکم کو خوش کرنا	772
دلی خواہش کو پورا کرنا	772
مہا دیوی کا خوش کرنا	772
دیوی کو بس میں کرنا	773
دیوی کو پرسن کرنا	773
نظروں سے غائب ہونے کا سرمہ حاصل کرنا	774
موکلات سدھ کرنا	774
رسائن سدھ کرنا	774
دیوی کا منتر	775
دیوی کو بس میں کرنا	775
تنگی دور ہو	776
بیماری دور ہو	776
رسائن حاصل کرنا	777
دلی مراد پوری ہونا	777
یکھنی کو حاضر کرنا	778
دیوی کا حاصل کرنا	778
دفینہ حاصل کرنا	779
شلوک	779

عنوان	صفحہ
دولت حاصل کرنا	780
کالی دیوی کے سدھ کرنے کا منتر	780
دیوی سے ور حاصل کرنا	780
ہر مراد پوری ہو	781
بھنڈار سدھی کرنا	781
غیب سے حالات جاننا	782
واک سدھی کرنا	783
منہ مانگی مراد حاصل ہو	783
تکلیف دور ہو جائے	783
دیوی کو خوش کرنا	784
کایا پلٹ کرنا	784
بھنڈاری کبھی ختم نہ ہو	784
غیبی طاقت حاصل کرنا	784
مراد پوری ہو	785
جو چیز مانگو فوراً مل جائے	785
عمر دراز ہو	786
امرت حاصل کرنا	786
بھنڈار میں کمی نہ ہو	786
اناج ختم نہ ہو	787
محبت کرنے کے لیے	788
موہنی منتر	788
تلک کے ذریعے عزت بڑھانا	788
محبت کیلئے اکسیر منتر	789
دشمن کے دل کو گھبرا دینے کا طریقہ	789
دشمن کو پاگل بنانے کا منتر	789
بذریعہ منتر دشمن کو دیوانہ بنانا	790
دشمن کا پیشاب بند کرنا	790
دشمن کو بیمار کرنے کا منتر	791
دشمن کو بیمار کرنے کا طریقہ	791
بھوت پریت اور دیوتا دیوی کو سدھ کرنا	791
بھوت دیکھنے کا طریقہ	791
دوران عمل میں عامل کس حالت میں رہے	791
لکشمی منتر	792
کسی شے کا بھاؤ معلوم کرنے کا طریقہ	792
خواب سدھ کرنیکا منتر	793
ہنومان اور بھیروں کو سدھ کرنا	793
گنیش جی کو سدھ کرنے کا منتر	794
دیوی سدھ کرنے کا منتر	794
مرگی کا انوکھا علاج	795
رکت کملا دیوی کا منتر	795
شری ہنومان کو سدھ کرنے کا طریقہ	795
ہنومان جی کے ظاہر درشن کرنے کا منتر	796
دشمن کو تکلیف پہنچانے کا منتر	796
طلسماتی دھوپ تیار کرنا	797
ہنومان جی کے ذریعہ بھوتوں کو قابو میں لانا	797
ہنومان جی کا منتر	798
بھید معلوم کرنیکا منتر	798
کالی دیوی کو سدھ کرنے کا منتر	798
گنیش جی کا منتر	799
گنیش جی کو سدھ کرنا	799
شری گنیش جی کا منتر	800
چوبیس سدھیوں کا حال	800
ان پورن بیج منتر	803
سفید آک لانے کا منتر	803
چنتامنی کو سدھ کرنے کا طریقہ	804
راجہ کو قابو میں لانا	804
عورت کو قابو میں لانا	804
رات کے وقت عورت کو پاس بلانا	805
راجہ کو اپنی طرف کرنے کا منتر	805
خواب کی برائی کو دور کرنا	805
باغبان سے انتقام لینے کا طریقہ	806
پریوگ	806
پریوگ کا حال	808
اعلیٰ عقل اور دولت حاصل کرنی	808
عقل اور سمرانی حاصل کرنا	808
عورت کو پاس بلانا	809

دوراندیشی حاصل ہو 809
آسمان پر سیر کرنے کا طریقہ 809
فوج کو شکست دینے کا طریقہ 810
کپالتی سدھ کرنے کا منتر 810
چور کو اقبال جرم کرانے کا طریقہ 810
شیر سگا اور نڈر آدمیوں سے نڈر ہونا 811
خواہش کے مطابق سدھ حاصل کرنا 811
چوٹ سے بے ہوش ہوئے کو ہوش میں لانا 811
ہردلعزیزی حاصل کرنا 812
بھوت ڈائنی پشاچنی وغیرہ کو دور کرنا 812
کام سدھ کرنے کا منتر 812
نقش وتعویذات کا حکم (اہم فتویٰ) 813

کیا علم چھپانا ثواب عظیم ہے؟

کیا علم چھپانا ثوابِ عظیم ہے؟ ایسا نہیں تو پھر علم کو چھپا کر قبر میں آخر لوگ کیوں لے جاتے ہیں؟ ہاں! تمام انگلیاں برابر نہیں، مخلص بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ بندہ کے پاس لوگ وظائف، عملیات یا طب وحکمت کا علم سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ بندہ کے پاس جو کچھ ہے اپنا نہیں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ ویسے بھی خود طالب علم ہوں اور تمام عمر طالب علمی کو پسند کرتا ہوں لہٰذا جو فرد سیکھنا چاہے عام اجازت ہے۔ چونکہ زندگی مصروف ہے اس لئے پہلے اوقات کا تعین کر کے ملاقات کریں، پھر چاہے گھر بیٹھے بھی سیکھ سکتے ہیں۔ خط وکتابت کے ذریعے سیکھنا ممکن نہیں۔ خلوص دل سے راہنمائی کروں گا۔ کوئی نذرانہ یا فیس نہیں۔

فقط

بندہ حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی

حال دل

مریض سر درد میں مبتلا تھا، پہلے محسوس کیا کہ عام سا درد ہے لیکن پھر جب مرض بڑھتا گیا تو علاج کی طرف متوجہ ہوئے۔ عام گولی سے فرق نہ پڑا تو ڈاکٹر سے معائنہ کرایا اس نے ٹیسٹ کرائے حتیٰ کہ MRI تک کام پہنچ گیا۔ سب ٹیسٹ بالکل درست تھے کسی قسم کی بیماری نہیں تھی لیکن مرض پہلے کی طرح بڑھتا گیا اور ہزاروں روپے تک لگ گئے۔

میرے پاس علاج کیلئے آئے، روحانی طور پر محسوس کیا کہ یہ جادو ہے۔ پھر جب جادو کا علاج کیا تو فوری افاقہ ہوا۔ مریض حیران حالانکہ ان کے ہاں جادو نام کی چیز کا زیادہ یقین نہیں تھا۔ لیکن حقیقت ضرور واضح ہوتی ہے انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ جادو ہی اس کی وجہ ہے۔

یہ تو صرف ایک کہانی ہے ایسی بے شمار کہانیاں روز مجھے سننے دیکھنے اور علاج کو ملتی ہیں کہ مرض کا علاج کرتے کرتے عاجز آ گئے اور پھر جب کہانی کھولی تو اندر سے جادو کا روگ اور بعض کالے جادو کی گندگی سے متعفن تھے۔

بندہ کچھ عرصہ روحانی ریاضت کے سلسلے میں چکوال کے قریب سہگل آباد (پرانا نام کھوتیاں) کے ویران کھنڈرات اور جنگلات میں رہا وہاں ایک دفعہ ایک باباجی مجھے ملے ان کے پاس کالا جادو تھا کہنے لگے یہ منتر سیکھ لیں بھڑوں کے چھتے پر ہاتھ رکھ لیں کوئی بھڑ قریب نہیں آئے گا، نہ کاٹے گا اور دوسری یہ قرآن کی آیت ہے پڑھیں تو کوئی بھڑ کاٹ سکتا ہے، یعنی منتر کی گارنٹی ہے اور نعوذ باللہ قرآن کی گارنٹی نہیں۔ میں نے پوچھا ایسا کیوں کہنے لگے؟ کہ کالے جادو میں تکلیف شیطان لے لیتے ہیں اور قرآن کا نفع بقدر یقین اور ایمان ہوگا اور شیطانی طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ اس عمل کرنے والے کا یقین قرآن سے ہٹ کر شیطان پر آ جائے اور آخرت برباد ہو جائے۔

میرے ہاتھ پر اب تک بے شمار کالے عاملوں نے توبہ کی ہے ایک عام عامل نے بتایا کہ مجھے میرے کالے استاد نے کہا کہ اگر کالا علم چاہتے ہو کہ طاقت ور ہو تو اپنا پیشاب کرتے ہوئے آخری پیشاب ہاتھ میں لے کر نیچے کے جسم پر چھینٹے ماریں۔

ایک عامل یہاں لاہور میں بیشمار کرامات کیلئے مشہور تھے۔ ایک صاحب انہیں لائے

اور انہوں نے توبہ کی پھر کالی دنیا اور کالے جادو کے اندرونی حالات بتائے کہ کس طرح نجاست کی زندگی سے شب وروز واسطہ ہے، بیان سے باہر ہے۔

اسی طرح میرا بہت وقت مکلی ٹھٹھہ سندھ کے صدیوں پرانے پاکستان کے بڑے قبرستان میں گزرا وہاں ایسے حیرت انگیز حالات دیکھے جو عام کانوں کو عجیب محسوس ہوں گے ۔وہاں بھی مجھے چند ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جو کالے کی تلاش میں تھے ۔الحمد اللہ انہیں ترغیب دے کر قرآن وسنت کی طرف مائل کیا۔

ایک رات میں قبرستان میں مسلسل چل کر کچھ پڑھ رہا تھا۔ میلوں پھیلا قبرستان، چاندنی رات، مختلف قسم کی مخلوق بالکل واضح۔ ایک شخص کو دیکھا کتے کی کھوپڑی سامنے رکھے کچھ پڑھ رہا ہے۔ میں اس کی پیٹھ پیچھے کھڑا ہو گیا اور سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی اور وہ اتنا مصروف تھا کہ اسے احساس ہی نہ ہوا۔ بہت دیر کے بعد اس نے کھوپڑی کو موٹی سی گالی دی اور اپنے استاد عامل کا نام لے کر گالی دی کہ عمل نہیں ہوا اس نے جھوٹ بولا تھا۔ پھر یکا یک مڑ کر مجھے دیکھا تو حیران رہ گیا۔ میں نے کہا کہ اس استاد کو اور کھوپڑی کو گالی نہ دے۔ اُس نے عمل درست بتایا تھا لیکن قرآن کی طاقت کے سامنے شیطانی طاقت کہاں ٹھہر سکتی ہے۔ پھر اسے بتایا کہ میں نے تیرے عمل کو باطل کرنے کیلئے سورۃ فاتحہ خاص توجہ اور طاقت سے پڑھی۔ سن کر حیران ہوا کہنے لگا میرا پہلا عمل نہیں یہ میں کئی راتوں سے محنت کر رہا تھا۔ کالی دیوی کا عمل تھا، آج آخری دن تھا اور مجھے میری مراد ملنی تھی لیکن افسوس نہ مل سکی۔ پھر بندہ نے اس کو ترغیب دی اور ایمان اعمال اور آخرت کو سامنے رکھ کر چلنے کو کہا حتیٰ کہ سردیوں کی پوری رات اس سے باتیں کرتے ڈھل گئی۔ خوشی ہوئی کہ میری وجہ سے کسی کو ہدایت مل گئی ہے۔

قارئین زیرِ نظر کتاب دراصل ماہنامہ عبقری کا خاص نمبر ہے یہ کوشش کی گئی ہے کہ قارئین کے ہاتھ صحیح حقائق پہنچیں۔ لیکن یہ ایک حقیری کوشش ہے تا کہ مخلوق خدا کو سو فیصد نفع مل سکے۔ حتیٰ کہ مجھے دو پرانی کتابیں ملی ہیں ان کو مِن وعَن قارئین کی نظر کر رہے ہیں تا کہ زیر زبر کسی لفظ یا عدد کی غلطی نہ ہو اور قارئین کے ہاتھوں مکمل اور جامع کتاب پہنچ جائے۔ اس میں اوراق بوسیدہ تھے بہت محنت سے جوڑ کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ صرف چند گزارشات

عرض کرنی ہیں۔

۱۔ اس کتاب میں عمل موجود ہیں صرف نفع دینے والے عمل کی اجازت ہے ناجائز اور نقصان دینے والے عملیات کی اجازت نہیں۔ حتیٰ کہ اپنے خصوصی عمل سے ان عملیات کی تاثیر سلب کر لی ہے اگر اعتماد نہ ہو تو ناجائز اور نقصان دینے والے عملیات کر کے دیکھ لیں فائدہ اور تاثیر نہ ہو گی۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ تمام کتاب میں غیر شرعی وظائف اور عملیات نہ ہوں۔ اگر آپ کو کہیں نظر آ جائے تو ضرور نشان دہی کریں تا کہ آئندہ اُس کی اصلاح ہو سکے۔ اگر وہ غیر شرعی اعمال ہیں تو ہرگز ہرگز نہ کریں کیونکہ نفع صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور سرور کونین ﷺ کے طریقے میں ہے۔

۳۔ کتاب میں انگریز مصنف اور دیگر لوگوں کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ مؤلف کا ان کے نقطہ نظر سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

۴۔ پوری کتاب میں مختلف ماہرین کے تجربات اور مشاہدات دیئے گئے ہیں۔ ان کا اپنا خاص انداز اور مزاج ہے۔ ہر شخص نے اپنی اپنی تحقیق کی ہے، ہم نے ان سب کی تحقیقات کو یکجا کر دیا ہے۔ مؤلف خود اس لائن کا آدمی ہے، اس لئے ضروری نہیں کہ ان کی تحقیق سے متفق ہو کیونکہ یہ ہر شخص کی اپنی تحقیق اور طریقہ علاج ہے۔

خواستگار اخلاص وعمل

بندہ حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی

جادو کی ابتداء اور جدید و قدیم سائنس

جب انسان کے شعور نے پہلی انگڑائی لی۔ تو اس نے پاؤں تلے دھرتی دیکھی جو کبھی روٹھ جاتی اور بانجھ عورت کی مانند زندگی سے منہ موڑ لیتی اور کبھی پھر ہنسنے لگتی۔ اس میں جان پڑ جاتی۔ اور اس کی کوکھ میں چھپا ہوا تخم پھل پھول کر شادابی و سرسبزی لاتا مان من کر مہربانی ہوتی۔ اگرچہ وہ دھرتی کا پوت تھا پھر بھی وہ بہار خزاں کا بھید نہ پا سکا۔ گردش شب و روز اور موسموں کا ان دیکھا چکر نہ سمجھ سکا اور اگر بات سمجھ میں آئی بھی تو صرف اتنی کہ دھرتی، سال کے ایک حصے میں مر جاتی ہے اور دوسرے حصے میں پھر سے زندہ ہو جاتی ہے۔ دنیا کا پہلا انسان ان گنت بھول بھلیوں میں گم تھا ادھر وہ پیدا ہوا۔ اور ادھر الف لیلہ اور افسانہ عجائب کے تمام طلسم خانے اس پر ٹوٹ پڑے اس بات سے وہ بے حد پریشان اور حیران ہوا لیکن کوئی بات نہ پا سکا۔

اس بات نے اسے مجبور کیا کہ وہ اس کی ٹوہ لگائے اور اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے اور اس کا حل ڈھونڈے لیکن وہ اپنی تگ و دو میں کئی بار ناکامی سے دوچار ہوا۔ اس نے کائنات کے ہر پہلو کے دو رخ دیکھے۔ اس نے صبح نو کو بھی دیکھا اور شام موت کا بھی نظارہ کیا لیکن جس بات سے وہ ہر دم متجسس رہا۔ وہ کائنات کے بدلتے روپ اور ایک بالکل ناممکن کام کے کمال تک ممکن ہونے پر دم بخود بھی رہا۔ کائنات اس کیلئے ناقابل فہم اور لاینحل مسئلہ بن گئی اور اس کی حیرت اور بے چارگی کے لاعلاج مسئلہ میں اس کے اندر یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اس کائنات میں ایک پر اسرار مخفی، غیبی اور بے پناہ قوت موجود ہے۔ جو ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے اور وہ انجان بنا اس دروازے پر دستک دے رہا ہے کہ کس طرح یہ دروازہ کھلے اور وہ اس کے اندر موجود خزانے کو علی بابا کی طرح اٹھائے جائے اور اپنے کام میں لائے اور اس کیلئے اس نے انتھک جد و جہد اور کوشش شروع کر دی۔

اسی کوشش میں اس نے یہ جانا کہ حیات و کائنات کی مانند خود اس کی اپنی ذات بھی کسی اندھے پاتال سے کم نہیں ہے۔ اور یہ کہ اس کے اپنے اندر بھی ایک ایسی قوت موجود ہے۔ جو جس

شے کا مصمم ارادہ کر لے اسے پا لیتی ہے۔ خواہ اس کا حصول درست طریقے سے ہو۔ یا غلط راہ سے۔ اس کو جاننے کیلئے اس نے کتنی تگ و دو کی۔ اس کا اندازہ لگانا بے حد مشکل کام ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا۔ کہ اس نے اس کا راز جان لیا۔ اور اسے اندازہ ہوا کہ یہ تو بے حد آسان کام ہے۔ اسے ایک ایسا منتر ہاتھ آیا۔ جس نے اس پر رازہائے دروں کھول دیے اور یہی وہ کلید ہے۔ جس کو زمانے کی اونچ نیچ نے اس قدر نکھارا کہ وہ علم باقاعدہ جادو کی شکل میں دنیا کے سامنے آیا۔ اور پھر جس نے بھی اس جادو کے علم کے آگے جس قدر زانوئے ادب تہہ کئے۔ اتنا ہی وہ اس کا ماہر بن کر سامنے آیا۔

تعریف جادو

ابتدا میں زندگی، موت اور کائنات کی ہر شے کے اسرار و رموز کو جاننے اور سمجھنے کے علم کو جادو کا نام دیا گیا لیکن بعد میں اس نے فطرت کے راز و نیاز کو جانتے ہوئے اس کے مد مقابل اور اس کے بین بین ایسے ایسے طریقے ایجاد کئے۔ جس سے جادو کی ماہیت ہی بالکل بدل دی گئی۔ اس لئے جادو کی تعریف کچھ یوں ٹھہرائی گئی۔ ''ایک ایسا فن جس میں ہر وہ کام اپنی حسب منشاء پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے خواہ اس کے ذرائع جائز ہوں۔ یا ناجائز۔ خواہ منشاء خداوندی کے تابع ہوں یا اس سے بعید۔'' لیکن درحقیقت انسان راہ حق سے بھٹک کر شیطانی راہ پر جا نکلا۔ کیونکہ ہر کام کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کا واحد راستہ ظلم و ستم اور ایذا رسانی پر مشتمل تھا۔ اور یہ راہ ایسی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء سے متصادم ہے۔ اسلئے اس کو شیطانی افعال کا نام دیا گیا ہے۔ جادو کے فن میں جوں جوں ترقی ہوتی گئی۔ اسی قدر اس کے درجات طے کئے جاتے رہے۔ اور اس طرح اس کی مختلف صورتیں رواج پاتی چلی گئیں۔

بقول سر پال ہاردے!

''جادو ایک ایسا جھوٹا فن جو قدرتی واقعات پر اثر انداز ہوتا ہو۔''

تعریف سحر (علماء کی نظر میں)

۱۔ علمائے شریعت نے سحر کی جو تشریح و تعریف بیان کی ہے۔ مختصراً درج ذیل ہے۔

۲۔ کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہی سحر ہے۔ (الازہریؒ)

۳۔ ساحر (جادوگر) باطل کو حق بنا کر پیش کر دیتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دیتا ہے اور یہی کام یا شے سحر کہلاتا ہے۔ (ابن منظورؒ)

۴۔ ایک ایسا علم جو تندرستی کو بیماری میں بدل دے۔ (حضرت عائشہؓ)

۵۔ باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنے کا نام سحر ہے۔ (ابن فارس)

۶۔ کسی شے کو بہت خوبصورت بنا کر اس طرح پیش کرنا کہ لوگ اس سے حیران رہ جائیں۔ (محیط المحیط)

۷۔ سحر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے۔ جس کا سبب مخفی ہو۔ اور اسے اصل کی حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو۔ (امام فخر الدین رازی)

۸۔ ''جادو'' ایسی گرہوں اور ایسے دم درود اور الفاظ کا نام ہے۔ جنہیں بولا یا لکھا جائے یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے۔ جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہے۔ (امام ابن قدامہ المقدسیؒ)

۹۔ جادو ارواح خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے۔ جس سے بشری طبائع متاثر ہوتے ہیں۔ (امام ابن قیمؒ)

۱۰۔ ایسا باریک بین اور لطیف فن جس میں دھوکہ دہی کا عنصر غالب ہو۔ اور بے حقیقت توہمات سے واقع ہوتا ہو۔ ستاروں سے مخاطب اور شیطانوں کی مدد معاونت سے حاصل کیا گیا ہو۔ (امام راغبؒ)

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

جادو کا ظہور

جادو ایک ایسا خیالی طلسم ہے جس کے وجود کا اتا پتا نکالنا بے حد مشکل امر ہے کیونکہ اس میں جادوگر اپنے خیالات و نظریات سے بے حد کام کرتے ہیں۔ اور ان نظریات میں آئے دن تبدل و تحریف بدیں وجوہ حالات و واقعات ہوتی رہتی ہے۔ جادو کا تخیل بذات خود انسان کی اپنی پیدا کردہ شے نہیں ہے۔ بلکہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جس نے آدمی کو تخلیق کیا اس نے جادو کا تخیل بھی دیا۔ لیکن اس تخیل میں رنگ آمیزی ہر علاقے کے انسان نے ہر دور میں اپنے اپنے مخصوص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی۔ اور اس طرح اس کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جادو کے پروان چڑھانے میں نام نہاد مذہبی پیشواؤں کا بے حد اہم کردار ہے۔ انہوں نے لوگوں کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنے اور ان سے کام لینے کیلئے مختلف حربے اور ذرائع اختیار کئے اور ان حربوں اور ذرائع کو جادو سے منسوب کر کے لوگوں کے اذہان میں خوف، بے چارگی اور احساس کمتری پیدا کیا۔ اور اس طرح ان کو اپنے سانچے میں ڈھالا۔ اور اسی نظریہ کے تحت مختلف اقوام میں خدا مختلف رنگ میں اجاگر ہوا۔ مثلاً

''کانگو کے لوگوں کے نزدیک زاکومبا نامی خدا نے جادو سمیت ہر شئے کو جنم دیا چونکہ جادو مقدس اور مافوق الفطرت شے ہے۔ لہٰذا خدا کے سوا کوئی اسے نہیں کر سکتا۔ جبکہ بعض قبائل کے نزدیک ''ذمبی'' نامی خدا نے انسان کے آباؤ اجداد کو جادو سکھایا۔ تاکہ وہ سحری عملیات کے عامل بن کر دوسروں پر اپنے جادو کے زور پر نہ صرف رعب و دبدبہ قائم کر سکیں بلکہ اپنے زیرنگیں بھی بنا سکیں۔ اس طرح جنوبی نائیجیریا کے لوگوں کے نزدیک سفلی علم تو رب الفلک نے ایجاد کیا ہے۔ اور علوی علم مادر گیتی کی ایجاد ہے۔ اسلئے ان کے ہاں سفلی عمل کے اثر سے بچنے کیلئے مادر گیتی سے بذریعہ دعا استعداد مانگنا ضروری ہے۔ جو اسے زائل کرنے پر قدرت رکھتی ہے۔ بعینہ ''المیفا'' نامی خدا اتفاقات اور حادثات زمانہ کو معرض وجود میں لانے اور انسانوں کو جادو سکھانے پر معمور ہے۔ جبکہ تاؤدیو نامی خدا جادو کا سرچشمہ ہے؟''

اس خدا کے متعلق لوگوں کا یہ گمان ہے کہ جب خدا نے آدمی کو پیدا کیا تو اس جادو کا علم بھی مرحمت فرمایا یہ خدا عجیب وغریب طبیعت کا مالک ہونے کی وجہ سے دنیا کے امور سے بذات خود لاتعلق رہتا لیکن دینی امور کو بذریعہ سحر قابو میں رکھنے کیلئے اپنے مخصوص پیروکاروں جن کو جادوگر کہا جاتا ہے۔ ان سے کام لیتا گویا یوں نظام کائنات کو چلاتا۔

ایکواڈور کے لوگوں کے نزدیک ارواح زبردست جادوگرنیاں ہیں جو کالے اور سفید علم میں مہارت رکھتیں ہیں اور انسان ان کی مدد سے ہی سحریات اور عملیات کا عامل بنتا ہے جبکہ میکسیکو کے قدیم باشندے بھی اس بات کے قائل ہیں کہ جب دھرتی کا پہلا مرد اور پہلی عورت خداؤں کے کوہساری مسکن پر گئے تو انہوں نے جادو کے راز پائے۔ جنوبی الاسکا کے لوگوں کے مطابق انسان اور کائنات کا خالق پہلے پہل مدتوں زمین پر قیام پذیر رہا اور اس نے اپنی حیات ارضی کے دوران لوگوں کو جادو کے علم سے روشناس کرایا۔ جبکہ نائجیریا کے لوگوں کے نزدیک ان کے خالق نے انہیں جادو کے منتر سکھلائے۔ تاکہ وہ ان کو بروئے کار لاکر بدارواح سے کام لے سکیں۔

جادو کے بارے میں فرمان رسول اللہ ﷺ

۱۔ جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے بڑھتا جائے گا اتنا ہی جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔ (عن حضرت عباسؓ)

۲۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے خود فال نکالی یا اس کیلئے فال نکالنے کا کام کیا اور جس نے غیب کے علم جاننے کا دعویٰ کیا اور جس نے جادو کیا یا کسی کیلئے جادو کرایا اور جو شخص نجومی کے پاس گیا یا جو کچھ وہ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کی تو اس نے اللہ کے نبی کی شریعت سے کفر کیا۔ (عن عمرا بن حصینؓ)

۳۔ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جو جادو پر یقین رکھنے والا ہوگا۔ (عن ابوموسیٰ اشعریؓ)

۴۔ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے اللہ کے رسول پر

اتارے گئے دین سے کفر کیا اور اس کیلئے جنت میں داخلہ نہ ہوگا۔ (عن انسؓ ابن مسعودؓ)

جادو کی تصدیق قرآن پاک سے

جادو فی الحقیقت دنیا میں موجود ہے۔ اس کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ربانی کچھ یوں ہے۔ "یعلمون الناسالسحر" (وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے) (یونس)

"ومن شر النفاثات فی العقد" (اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔) (الفلق)

"سعر وا اعین الناس" لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا۔ (الاعراف)

"انما صنعوا کید ساحر" "اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں یہ تو جادو کا تماشا ہے۔" (الاعراف)

"وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ" "اور وہ جادوگر کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو۔"

کیا جادو فی الواقعی موجود ہے

امام مارزیؒ فرماتے ہیں۔ "جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے۔ اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہ جادو کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی ہے۔ چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہوسکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو۔ اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے۔ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقہ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کسی کے خلاف عادت کام کو واقع کردے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہے اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست کر دیتی ہے سو اس طرح کا مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر ایسی چیزوں کا علم جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو۔ جو تباہ کن ثابت ہو۔ یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتی ہو۔''

''جادو، جھاڑ پھونک اور گرہیں لگانے کا نام ہے۔ جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے۔ جو بیماری کی شکل میں یا موت کی شکل میں یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اور یہ فی الواقعی موجود ہے۔ اور اس کی کئی اقسام ہیں۔''

علامہ ابن قیمؒ کے مطابق ''جادو اثر انداز ہوتا ہے۔ اور واقعتاً موجود ہے۔''

علامہ امام نوویؒ کے مطابق ''جادو حقیقتاً موجود ہے۔ اور کتاب و سنت سے بھی یہ بات ثابت ہے۔''

امام قرطبیؒ کے مطابق: ''جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے۔ اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں سو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور صحابہؓ و تابعینؒ کرام میں سے کسی ایک سے بھی اس کا انکار ثابت نہیں۔''

جادو اور مذہب کا تقابلی جائزہ

جادو اور مذہب ایک ہی قدر نہیں ہے۔ دونوں کے نظریات اور اسلوب جدا جدا ہیں اور دونوں کی منزل الگ الگ ہے۔ جادو ایک خدا کی نفی کرتا ہے۔ وحشت و بربریت پھیلاتا ہے دیوتاؤں کی راہ میں انسانی لہو کو ارزاں کرتا ہے۔ مرنے جینے والے دیوی دیوتاؤں پر ایمان رکھتا ہے اور سفلی علم کے ذریعہ اپنا کام نکالتا ہے۔ اور خدا کا شریک بنتا ہے۔ مزید دھونس جما کر اپنے آقاؤں سے اپنا الو سیدھا کرواتا ہے اور تدبیر کو تقدیر اور توہمات کے تابع کر لیتا ہے۔ مذہب سراسر محبت ہونے کے ناطے سے براہ راست خالق سے رشتہ استوار کرنے کا مسلک ہے راہ حق میں جان دینے کی تعلیم دیتا ہے اور بقول علامہ اقبال ''ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات'' مذہب میں توہمات اور سفلیات کیلئے قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ جنتر منتر، ٹونے کے سوا کچھ بھی نہیں کہ روح غسل صحت کر لے، باطن پاک ہو جائے، ایمان تازہ ہو، اعتماد بڑھے، توکل میں اضافہ ہو اور دل کی تقویت حاصل ہو۔ اس سے قوت ارادی، قوت عمل اور تدبیر کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

جادو نہایت غیر صحت مندانہ تباہ کن اور بے بنیاد خوف سے ہر وقت آدمی کو ڈرائے رکھتا ہے۔ بمقابلہ مذہب اس سے یکسر نجات دیتا ہے۔ اور خوف خدا کی تلقین، مثبت عمل اور پرہیزگاری پر مائل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مذہب انسان میں جرات، حوصلہ اور بے خوفی پیدا کرتا ہے۔ اور نام نہاد مافوق الفطرت قوتوں اور بتوں سے انسان کو منحرف کرتا ہے۔ اور انسان میں روحانی قوت و استعداد پیدا کرتا ہے۔ جادو جو بھول بھلیوں، توہمات کا سہارا لیتا ہے۔ تو مذہب ان سے انسان کو یکسر آزاد اور بے پرواہ کرتا ہے۔

جادو تخلیق اور خالق کی ذات کے متعلق گمراہ کن پراپیگنڈہ کر کے غلط فہمیاں پھیلاتا ہے۔ لیکن مذہب ان سب باتوں کی تردید کرتے ہوئے خالق اور تخلیق کے متعلق حقائق کو اجاگر کرتا ہے۔ اور انسان کو اس کے اصل ماخذ کی طرف لوٹاتا ہے۔ جادوگر مظاہر قدرت کو غلط پیرایہ دے کر ان کو اپنے مقاصد کا حصول گردانتا ہے۔ جبکہ مذہب باطل اور جادو کی لن ترانیوں کا پردہ

چاک کر کے حقیقت احوال سے آگاہ کرتا اور منشاء ایزدی کو واضح کرتا ہے۔ جادو انسان کو اپنی قوت ارادی کے تابع کرتا ہے۔ جبکہ مقابلتاً انسان مذہب کے تابع ہو کر رضائے خداوندی حاصل کرتا ہے۔ اور منشائے ایزدی کو پورا کرتا ہے۔ جادو ایک منفی، تخریبی اور گمراہ کن علم ہے۔ جبکہ مذہب ایک مثبت، تعمیری مسلک ہے۔ جادو تعمیر کی نسبت تخریبی کارناموں کا مجموعہ ہونے کے ناطے انسان کو اس کے اصل مقصد حیات سے دور کرتا ہے۔ جبکہ مذاہب انسان کو دین اور دنیا کے ہر معاملے میں اس کی منزل حیات کا تعین کرنے کے علاوہ اس کی رہبری و رہنمائی کا فریضہ بخوبی انجام دیتا ہے۔

جادو انسان کی فطرت ثانیہ

انسان میں قدامت پسندی کا جذبہ ابتداء میں سے موجود چلا آ رہا ہے انسان اپنی عادات وخصائل بآسانی نہیں بدلتا۔ یہاں تک کہ مضر رساں اور نکمی عادتیں بھی ترک نہیں کرتا۔ اس لئے جادو بھی انسان کی فطرت ثانیہ بن گیا۔ اور اسے ترک کرنا اسے سخت گراں گزرتا۔ اور پھر آدمی جس قدر عاجز و مغرور ہوتا تقدیر اور حادثات زمانہ کے سامنے جس قدر بے بس ہوتا ہے یا ناسازگار حالات کے تحت اس کی تدبیری محنتیں جس قدر اکارت جاتیں، اس کی پریشانیوں اور ناکامیوں میں جس حد تک اضافہ ہوتا جاتا اسی قدر وہ جادو کا سہارا لیتا جاتا۔

جادو اختیار کرنے میں اس کی مدد توہمات کرتیں۔ جو جھوٹی خواہشات اور جھوٹی امیدوں کے اڑن کھٹولوں میں اسے بٹھا کر خوابوں کے سہارے سیر کرواتیں اور اسے مجبور کرتیں کہ وہ ان سہانے خوابوں کی تعبیر جادو، تعویز، ٹونے ٹوٹکوں اور جنتر منتر سے کام لے۔ کیونکہ ان کے بغیر اس کے مادی وسائل اس کا ساتھ نہیں دیں گے۔ اور اس کی ڈوبتی کشتی کنارے پر نہیں لگے گی۔ اور نہ ہی اس کے جھلسے ہوئے چمن اور تپتے ہوئے صحرا میں بہار آئے گی۔ اور اسی بات نے جادو کو ہر دور میں زندہ و پائندہ رکھا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے جادوگر ہر زمانے میں ایک ناگزیر ضرورت بن کر رہ گیا۔ جہاں انسان آلام و مصائب میں رہتے ہوئے اپنی بے بسی، نامرادی اور ناکامی پر اپنے حقیقی

پروردگار کو پکارتا ہے وہاں وہ ان سے ہٹ کر در حقیقت اس کا اپنا اعتقاد خداوند حقیقی سے زیادہ اس عامل کے کامل جادو پر زیادہ کرتا ہے خواہ اس کا نتیجہ اس کے حق میں کتنا ہی غلط اور برا نکلے وہ اس میں فخر محسوس کرنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتا۔

اگر حقیقی نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ انسان کی ذہنی قوت بے پایاں اور برق رفتار ہونے کے ناطے پر لگا کر بہت تیزی سے پرواز کرتی ہے۔ جبکہ خلاف ازیں اس کی عملی قوت نہایت سست رو ہونے کے ناطے چیونٹیوں کی چال چلتی ہے۔ ذہنی قوت ایک جست میں ثری اور ثریا ہست ولود اور شش جہات کے ناپیدا کنار فاصلے قطع کر لیتی ہے اور اس کا تخیل بالکل آزاد ہے۔ اور اس کی یہ آزادی ہواؤں کو بھی نصیب نہیں ہے۔ اسلئے اس انسانی تخیل نے لاتعداد پیکر تشکیل دے کر جادو کے فن کے ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور اسی شے کے پیش نظر جادوئی دیوی دیوتائیں انسان کی فطرت ثانیہ کا جزو لاینفک بن گئے۔

ابتداء جادوگری

اگرچہ جادوگری کی ابتداء کا تعین کرنا بے حد مشکل کام ہے تاہم ایک محتاط روایت کے مطابق اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے ان دو مقرب فرشتوں کے ذریعے ہوا ہے۔ جن کو قرآن مجید میں ہاروت و ماروت سے پکارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان فرشتوں کو دنیا میں بطور آزمائش بھیجا گیا تھا اور جن کے کلام سے نبوت اور جادوگری کا موازنہ ہوا۔ اور حق و باطل کی تمیز بھی سامنے آئی اور اس طرح نبی اور اس کے معجزات کی جادو سے علیحدہ اہمیت کا احساس اجاگر ہوا۔

ابتداء زمانہ میں جادوگر اپنے فن سے لوگوں کو بے وقوف بناتے رہتے تھے۔ اور اس طرح جب کبھی کسی بھی نبی نے کسی معجزہ کا واضح اظہار کیا تو لوگوں نے اس کو بھی جادو ہی جانا اور اس طرح ذہنوں میں نبوت کے متعلق ایک شبہ پیدا ہو جاتا تھا اور شاید اس شبہ کے ازالے کیلئے ان دو فرشتوں نے سفلی علم کا مظاہرہ نہ صرف خود کیا بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی سکھایا جس سے نبی اور اس کے معجزات

میں بین فرق سامنے آگیا۔

ہاروت اور ماروت سفلی علم میں بے انتہا ماہر تھے اور اس علم کی بدولت وہ شعبدے بازی اور جادوئی کرشمے دکھلاتے رہتے تھے۔ اور ان سے متاثر ہو کر دوسرے کئی افراد ان کے تابع نگیں ہو گئے اور اس علم کو حاصل کرنے کیلئے انہوں نے زانوئے تلمیذ ان کے آگے طے کیا۔ اور اس طرح اس علم نے ظاہری طور پر اس قدر ترقی کر لی۔ کہ اللہ کی پناہ!

اس علم کی بدولت میاں بیوی میں جدائی ڈالنا۔ دو دوستوں کو لڑانا دنیاوی اشیاء کی بدولت حب و بغض کے عملیات کرنا اور ان کا فوری اثر ہونا لوگوں کو حیران کرنے کیلئے کافی تھا لیکن اس پر مصداق یہ کہ ہاروت و ماروت لوگوں کو بھی کہہ دیتے کہ ''ہم تو آزمائش میں ہیں۔'' اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں سخت سزا بھی سنائی۔ ان دونوں فرشتوں کے متعلق تذکرہ قرآن پاک کی سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲ میں یوں وارد ہوا ہے۔

''سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں، ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی، حالانکہ وہ فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے۔ کہ دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے کہ بغیر اس ذریعہ کے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود ایسی چیز سیکھتے جو اس چیز کا خریدار بنا اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، کتنی بری متاع جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش انہیں معلوم ہوتا۔'' اس سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ہاروت و ماروت کا زمانہ حیات حضرت سلیمانؑ کا زمانہ ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے اسی زمانہ ہی میں لوگوں کو نہ صرف یہ علم سکھلایا بلکہ یہ بھی مشہور کیا کہ حضرت سلیمانؑ (توبہ نعوذ باللہ) کفر کرتے تھے۔

جادوگر اور حضرت موسیٰؑ

قرآن حکیم میں حضرت موسیٰؑ کے مفصل ترین واقعہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوئی کہ ان کے عہد میں جادو بے حد پروان چڑھ چکا تھا۔ اور دین و دنیا کے معاملہ میں غالب عنصر کا کردار ادا کر رہا تھا۔ بڑے بڑے نامی گرامی جادوگر کاہن اور پروہت کے فرائض انجام دینے کے علاوہ مصری فرعونوں کے درباروں میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ اور ہر معاملے اور کاروبار سلطنت میں جادو کے زور سے دخیل ہوتے رہتے تھے۔ اور اپنے اپنے فن کے اظہار سے فرعون سے انعام و اکرام کے حقدار بھی قرار پاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصریوں کا اوڑھنا بچھونا جادو ہی کو قرار دیتے ہوئے حضرت موسیٰؑ کو نبوت کے ساتھ ساتھ ید بیضاء (روشنی کا منبع ہاتھ) اور عصاء دیا تھا۔ تاکہ سحریاتی ہتھکنڈوں کا توڑ کیا جا سکے۔ جب حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے پیغام حق سنایا اور اسے ید بیضاء کا معجزہ دکھلایا تو اس نے انہیں رسول ماننے سے انکار کرتے ہوئے عظیم ساحر قرار دیا۔ جس پر سارا واقعہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا۔

''فرعون نے کہا، اگر تیرے پاس واقعی کوئی نشان ہے اور تو سچوں میں سے ہے تو نشان دکھا پس موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا اور شان الٰہی سے وہ سانپ بن گیا اور صاف نظر آنے لگا۔ پھر موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ نکالا اور وہ دیکھنے والوں کے سامنے بالکل سفید اور مانند سورج چمکنے لگا۔ اس پر فرعون کی قوم کے تمام سرداروں نے متفقہ طور پر کہا۔ یہ ضرور کوئی ''ہوشیار جادوگر ہے۔'' یہ تمہیں اس دیس سے نکالنا چاہتا ہے۔ اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔؟'' اس بات پر فرعون نے اپنے عمائدین دربار کے مشورہ سے یہ طے کیا۔ اور موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ سے تھوڑی سی مہلت مانگی۔ اور پورے ملک سے ہوشیار اور قابل جادوگروں کو بلانے کا حکم صادر کیا۔ جس پر ملک بھر سے ہوشیار اور اپنے فن میں یکتا جادوگر اسکے دربار میں پہنچ گئے۔

''جادوگروں اور فرعون کے درمیان مکالمہ ہوا۔ جادوگر! اگر ہم موسیٰؑ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں صلہ لازماً ملے گا۔'' فرعون نے کہا۔ ''ہاں! صلہ پاؤ گے اور میرے مقربوں میں سے ہو

گئے۔ ''جادوگروں نے کہا۔''اے موسیٰ! تم پہلے کچھ پھینکو یا پھر ہم ہی پہلے پھینکیں۔'' موسیٰ نے
جواب دیا''تم ہی پھینکو!''اور انہوں نے اپنے لٹھ پھینکے اور لوگوں کی آنکھیں مسحور کر دیں۔ اور ان پر
رعب طاری کر دیا۔ اور جادو کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ اور ہم نے وحی نازل کی اور کہا۔''اپنا عصا
پھینک!''اور دیکھو! جادوگر نے جو سوانگ رچایا تھا وہ سب عصا نگل گیا۔''پس اس طرح سچ ثابت
ہوگیا۔ اور ان کی جادوگری بیکار ثابت ہوئی۔ اور وہ مغلوب ہوئے اور ذلیل وخوار ہو کر رہ گئے اور
سب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ اور بولے!''ہم رب العالمین پر ایمان لائے، موسیٰ اور فرعون
کے رب پر۔''فرعون بولا! اس سے پہلے کہ میں اجازت دیتا۔ تم اس موسیٰ پر ایمان لے آئے۔ تم
نے اس شہر میں ایک چال چلی ہے۔ تاکہ تم اس میں رہنے بسنے والوں کو نکال دو! سو تمہیں جلد ہی
انجام معلوم ہو جائے گا۔'' میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ
دوں گا اور پھر میں تم سب کو پھانسی دے دوں گا۔

وہ بولے!''ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تجھے اسی لئے ہم سے بیر
ہے کہ جب ہم پر اپنے رب کی نشانیاں ظاہر ہوئیں تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمیں
صبر عطا فرما اور ہمیں ایمان کی حالت میں موت دے۔''فرعون کے تمام سرداروں نے فرعون سے
کہا۔''تو موسیٰ اور اس کی قوم کو زمین پر فساد کرنے کیلئے چھوڑ دے گا۔ اور کیا یہ تجھے اور تیرے
معبودوں کو چھوڑ دیں گے۔؟''

اس پر فرعون نے جواب دیا۔''ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی بیویوں کو رہنے
دیں گے۔ اور بلاشبہ ہم ان پر غالب ہیں۔ (سورت الاعراف) اس ایک واقعہ سے یہ بات بین
طور پر واضح ہوگئی۔ کہ اس زمانے میں مصر میں جادوگری کا زور کس قدر عروج پر تھا۔ اور لوگوں کے
اذہان اس سے کس قدر مرعوب ہو چکے تھے۔ کہ وہ حضرت موسیٰ کے واضح معجزات کو بھی جادو سے تشبیہ
دے رہے تھے۔ اور وہ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق حضرت موسیٰ سے یہ بات صاف صاف کہہ
رہے تھے۔''تو جیسا چاہے معجزہ پیش کر، ہم پر جادو کر دے، لیکن ہم تجھے نہ مانیں گے۔'' (الاعراف)

اس الہامی واقعہ سے یہ نکتہ واضح طور پر سامنے آیا کہ جادو زمانہ قدیم کی کتنی بڑی
حقیقت تھی اور لوگ کس بری طرح اس سے چمٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے آئین فطرت کو سمجھنے کیلئے
ناپائیدار، بے بنیاد، غیر معتبر اور ناقص پیمانے اور اصول واضح کئے۔ توہمات وقیاسات کا سہارا لیا
لوگ اس بری طرح جادو کے مطیع تھے۔ کہ بالآخر پوری قوم فرعون کو سمندر میں غرق ہونا پڑا۔

جادو اور حضور کریم ﷺ

اکثر ہمارے ہاں یہ کہاوت مشہور ہے کہ جب خدا کے رسول ﷺ جادو سے (معاذ
اللہ) نہیں بچ سکے۔ تو ہم کس شمار میں ہیں۔ اس طرح دلی طور پر جادو کو اپنے اوپر محیط کر لیا جاتا
ہے۔ اور بلاوجہ ہر بات کو جادو سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ لیکن کوئی بھی اس بات کا ادراک نہیں کرتا
کہ اس معاملہ میں حقیقت احوال کیا ہے۔ اور یہ کہ اس کا سیاق وسباق کیا ہے۔ سیاق وسباق یہ ہے
کہ عرب معاشرہ میں اسلام سے پیشتر جادو اس قدر ترقی کر چکا تھا۔ اور لوگوں کے روزمرہ کے
معمولات میں رچ بس چکا تھا۔ کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی آمد وبعثت اور معجزات نے جادو
گروں کی جادوگری کو مات کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور ان کے جھوٹ کا پول اور ان کی قدر افزائی میں
روز افزوں کمی ہوتی جارہی تھی۔ چونکہ حضور ﷺ کی بعثت سے قبل یہودیوں کا فن جادوگری میں
طوطی بولتا تھا۔ اور وہ جو کہتے لوگ بے چوں وچراں ان کی بات کو حق تسلیم کرتے تھے۔ ایسے میں
اسلام ایک حقیقت بن کر ابھرا اور اس کی وجہ سے ان یہودیوں کا کاروبار حیات بے حد متاثر ہوا۔
اور پورے معاشرہ میں مسلمان دن بدن پھیلنے اور پھلنے پھولنے لگے۔ جس سے ان کو بے حد ذہنی
صدمہ پہنچا۔ انہوں نے حضور سرور کائنات ﷺ کے معجزات اعمال کو جادوگری سے موسوم
کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ لوگ (معاذ اللہ) آپ ﷺ سے بدظن ہو جائیں اور آپ ﷺ کی
تعلیمات نہ پھیلنے پائیں۔ اور اس طرح تبلیغ اسلام کا کام رک جائے۔

ایسے میں اللہ کا حکم آزمائش آن پہنچا جس پر آپ ﷺ نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور یہودیوں کو آپ ﷺ پر جادو کرنے
کا موقع مل گیا۔ اور اس طرح آپ ﷺ کسی حد تک بیمار ہو گئے۔ بروایت حضرت عائشہؓ (از بخاری ومسلم)

بنوزریق کے نامی گرامی جادوگر لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا۔ آپ ﷺ کو یوں محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ کچھ کر رہے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہ ہوتی۔ ایک دن آپ ﷺ نے اپنے رب سے کئی مرتبہ دعا مانگی۔ پھر حضرت عائشہؓ سے فرمایا ''اے عائشہؓ! کیا تم جانتی ہو کہ میں نے اللہ سے جس معاملے میں دعا مانگی ہے۔ اس نے میری دعا کو قبول کر لیا ہے، میرے پاس دو آدمی (فرشتے) آئے ہیں ایک میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا میری پائنتی۔ اور انہوں نے آپس میں گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا۔ کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پائنتی والے کے اصرار پر سرہانے والے نے کہا کہ ان پر لبید بن اعصم نے جادو کیا ہے۔ تاکہ تبلیغ اسلام کا عمل رک جائے۔

اس نے پھر استفسار کیا ''کہ کس چیز میں؟'' دوسرے نے کہا کنگھی کے بالوں اور کھجور کے کھوکھلے شگوفے میں۔'' اس نے کہا ''کہ یہ کہاں ہیں۔'' دوسرے نے جواب دیا کہ ''ذی اروان کے کنوئیں میں۔'' آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے اصحاب کو لے کر اس کنوئیں کے پاس گئے اور اس کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! اس کنوئیں کا پانی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مہندی کا آمیزہ ہو۔ اس کے کھجور کا درخت ایسے لگتا تھا۔ گویا شیطانوں کے سر ہوں۔''

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا ''آپ ﷺ نے اس کو (بال اور کھجور کے شگوفے کو جس میں جادو کیا گیا تھا۔) کیوں نہیں جلا ڈالا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں! مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ لوگوں کو فتنوں میں مبتلا کر دوں اسلئے اس کو دفن کروا دیا۔'' بعض روایات کے مطابق آپ ﷺ اس جادوگر کے پاس گئے۔ اور پوچھا کیا تم نے مجھ پر جادو کیا تھا۔'' تو اس نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اگر میں تم میں سے کسی پر جادو کروں تو کیا تم کروالو گے۔'' اس نے کہا ''جو ایسا کرے گا ہم اس کا کیا ہوا جادو واپس اسی پر پلٹ دیں گے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہاری نگاہ میں میں جادوگر، شعبدے باز یا مردان غیب میں سے ہوں لیکن

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا جس سے تمہارا جادو تم پر واپس پلٹ جائے اور تمہیں نقصان بھی پہنچے حالانکہ تم نے میرے اوپر جادو کے ذریعے مجھے نقصان پہنچایا لیکن میری طرف سے کوئی بھی ایسا کام نہیں ہوا۔ اب بھی تم مجھے پیغمبر حق نہ مانو تو تمہاری مرضی ہے۔ اور آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

اگر بنظر غائر اس واقعہ پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو یہ حقیقت بین طور پر سامنے آتی ہے کہ رضائے الٰہی کے تحت حضور سرور کائنات ﷺ کو راہ حق سے باز رکھنے کیلئے یہ جرم لبید بن اعصم سے سرزد ہوا۔ وگرنہ دنیا کی کوئی طاقت اللہ کے پیارے رسول ﷺ اور محبوب پر کسی بھی طرح کا جادو ٹونہ، ٹونکا نہیں آزما سکتی ہے۔ اور نہ ہی سرے سے کائنات میں پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ نام ایک ایسا نام کائنات میں ہے جس کی طفیل سے پیغمبروں اور نبیوں کی توبہ نہ صرف قبول ہوئی ہے۔ بلکہ جس سے کائنات کے ہر مرض میں شفائے کاملہ ملتی ہے اور جادو ٹونے اپنی حقیقت احوال کھو دیتے ہیں۔ آسیب اور جنات بھاگ جاتے ہیں۔ شیطان ابلیس جس سے پناہ مانگتا ہے۔ اور گمراہی و ضلالت اپنے ہی سمندر میں غرق ہو کر معدوم ہو جاتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کم فہموں نے بعد مشرکین یہود کے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ معاذ اللہ جب ایک شخص منصب رسالت پر فائز بھی ہو۔ اور اس کو ہر شے کی اللہ کی طرف سے آگاہی بھی ہو تو پھر اس پر جادو ہو جانے سے منصب نبوت کی توہین وارد ہو جاتی ہے اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہیں اور یہ کہ معاذ اللہ ایسا شخص نبوت و رسالت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ مگر شاید وہ قصہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ایوبؑ کو بھول جاتے ہیں۔ اس بات کا موثر ترین جواب ابوالحکینی الیوسفیؒ نے بخوبی دیا ہے ان کے مطابق ''جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے

دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا۔اور پھر اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے۔ اور وہ فلاں جگہ پر ہے۔آپ ﷺ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا۔تو اس وجہ سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا۔کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی۔جس سے آپ ﷺ کی عقل متاثر نہیں ہوئی۔صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا۔سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے۔

اصل حیرت تو ان لوگوں پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں (معاذ اللہ) ایک عیب تصور کرتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ کا جو قصہ بیان ہوا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے۔کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔'' لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی۔'' اس طرح حضرت ایوبؑ پر بھی بیماری شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں، جنات اور بھوت اور پریت وغیرہ کے ذریعے آئی۔لیکن وہاں پر بھی کوئی ایسی بات ظہور میں نہیں آئی۔کہ اس سے ان کی نبوت پر کوئی حرف آتا ہو۔

اب کسی نے بھی یہ نہیں کہا۔کہ حضرت موسیٰ کو جو خیال آیا اس جادو کی وجہ سے آیا یا ایوبؑ کو بھی اپنی بیماری جادو پر کوئی خیال آیا۔تو وہ ان کے منصب نبوت کیلئے عیب تھا۔سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا۔کیونکہ اس طرح کی بیماری انبیاء پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اللہ تعالی انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے۔جادوگروں اور کافروں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے۔اور بہترین انجام متقی لوگوں کیلئے خاص کردیتا ہے۔''

آج کا دور اور جادو

جادو در حقیقت فریب نظر کا ایک لامتناہی جال ہے۔جس میں اس قدر کشش پیدا کردی گئی ہے۔کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیاوی کوئی بھی کام کروانے کا آسان راستہ یہی ہے اور یہ کہ اور اس بات کو پروان چڑھانے میں آج کے دور کے نام نہاد ملاؤں، پیروں، فقیروں، سفلی علم والے ہیں جن کے پاس علم تو برائے نام ہوتا ہے لیکن عوام کو بے وقوف بنانے کا فن اور ڈھنگ انہیں بخوبی آتا ہے۔جو ماسوائے معاشرہ میں تباہی و بربادی پھیلانے۔بدسکونی، بے چینی اور نفرت پھیلانے کا کام زر کے لالچ میں انجام دے رہے ہیں۔اور جو کوئی ان کے جال میں ایک مرتبہ پھنس جاتا ہے۔تو پھر اس سے نکلنے کا نام نہیں لیتا۔زیادہ تر جاہل۔عامل وہ ہیں جو اس علم کے اسرار و رموز سے ذرا برابر بھی لگا نہیں کھاتے لیکن اپنی بڑائی نت نئے کارناموں کے تحت جتلاتے رہتے ہیں یا پھر بے بنیاد اور الٹے سیدھے الفاظات کے تعویذ دھاگے وغیرہ بنا کر عوام کو لوٹنے کا وطیرہ اختیار کیئے ہوئے ہیں۔

اول تو جادو ایک ایسا فن ہے جو کسی بھی باعمل، پڑھے لکھے انسان اور بالخصوص امتی رسول ﷺ کو زیبا نہیں دیتا۔کیونکہ اس سے سب سے پہلی زد مسلمان کے ایمان پر پڑتی ہے۔اور وہ راہ حق سے بھٹک کر گمراہی اور ضلالت میں پڑ جاتا ہے۔پھر یہ کہ جادو بذات خود فنا اور نقصان کا عمل ہے۔اس سے برائی کی توقع تو کی جاسکتی ہے۔کسی اچھائی کی نہیں۔جادو صریحاً گمراہی اور ضلالت کا عمل ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ ضلالت اور گمراہی سے بھرپور باتیں پھیلاتے رہتے ہیں جن کا حقیقت احوال سے ذرہ برابر بھی عمل دخل نہیں ہوتا۔اس پر مصداق یہ کہ باعمل، لوگ ایسے لوگوں کی کما حقہ باز پرس نہیں کرتے اور نہ ہی ان پر گرفت کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے یہ لوگ اس برائی کو بہت زیادہ پھیلانے میں کامیاب رہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس بابت قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔'' یہ لوگ ایک دوسرے کو اس برائی سے نہیں روکتے۔جس کو وہ کرتے ہیں۔یہ لوگ بہت برا کام کرتے ہیں۔'' (المائدہ:۷۹)

آج کے جادوگر نے ہمیشہ آدمی کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا ہے اور اس نے کچھ برا بھی نہیں کیا ہے۔ اس نے سب کچھ اپنی جان جوکھوں پر ڈال کر کیا وگرنہ اس عالم رنگ و ب میں ان آدمیوں کی فہرست شیطانوں سے بڑھ کر طویل ہے۔ جنہوں نے مذہب و سیاست کی آڑ میں انسان کی فلاح و بہبود میں نہ جانے کس کس کے نام پر آدمی کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اٹھا رہا ہے۔ وگرنہ حقیقی طور پر نگاہ ڈالی جائے تو انسان کی اپنی ذہنی قوت بے پایاں ہونے کے ناطے کسی کو بھی اپنی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ سادہ لوح انسان جادوگروں کے جال میں پھنستے رہتے ہیں۔ اور اپنی ساری جمع پونجی ضائع کرتے رہتے ہیں۔

جادوگروں کے جال

جادوگر مختلف قسم کے جھوٹے سچے کارناموں، اور لامتناہی سوچوں اور وہم سے کام لیتے ہیں۔ ہر انسان کی اصل کمزوری سے آگاہ ہو کر اس کے ذریعے اس کو رنگا رنگ باتوں سے نوازتے ہیں۔ اور ایسی ایسی کہانیاں گھڑتے ہیں جن کا وجود بالکل نہیں ہوتا اچھے بھلے انسان کو وہم میں ڈالنا ان کے بائیں ہاتھ کا کمال ہوتا ہے۔ اور وہم ایک ایسی شے ہے جس کا توڑ لقمانؑ کے پاس بھی نہیں تھا۔ اس طرح نام نہاد عامل کامل، بڑے بڑے دعویدار لوگوں کو اپنے اپنے لایعنی کمالات کے اتنے قصے بیان کرتے ہیں۔ اور ایسے ایسے سنہری خواب دکھلاتے ہیں کہ جس سے ایک اچھا بھلا سمجھدار انسان بھی ان کے جال میں بآسانی پھنس جاتا ہے۔ اور پھر ان کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ اور اپنی اچھائی، بھلائی کو پس پشت ڈال کر برائی کی راہ پر چل نکلتا ہے اور بلاوجہ شکوک کے سمندروں میں غوطے کھانے شروع کر دیتا ہے۔

جادو کی حقیقت

جادو کی ماہیت پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا۔ کہ اس میں بین خرابی پائی جاتی ہے جہاں یہ سمجھنا غلط ہے کہ ہم شکل، ہم رنگ اور مشابہ اشیاء یکساں ماہیت رکھتی ہیں وہاں یہ خیال بھی درست نہیں ہے کہ جو اشیاء کبھی متصل تھیں الگ ہونے کے بعد باہمی رشتہ قائم رکھتی ہیں۔ جادو اور قلوب کی تسخیر و تالیف کا اسلوب ایک ہی ہے کوئی جادو سے دل موہ لیتا ہے۔ اور کام نکالتا ہے۔ اور کوئی پیار سے اسی بناء پر جادو کا نہایت اہم شعبہ اصول تالیف پر قائم ہے۔ بعض کے نزدیک یہ محض تخیل ہے اور اس میں کوئی حقیقت موجود نہیں اور ان کا استدلال قرآن پاک کی سورۃ طٰہٰ آیت ۶۶ سے ہے۔

"یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰؑ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔" اور کچھ لوگ اس کو حقیقت احوال جانتے ہیں جیسا کہ بیشتر ازیں سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۰۲ سے واضح کیا جا چکا ہے۔

جادو کی اقسام

جادو کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک قسم تخیلی ہے۔ جس کا دارومدار شعبدہ بازی اور ہاتھ کی صفائی ہے دوسری قسم وہ ہے جس میں فی الحقیقت مرد وزن میں جدائی ڈالنا اور لوگوں کو پریشان کرنا ہے۔ ماہرین فن جادو نے اس کو دو شاخوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک سحر بالمثل۔ اور دوسری سحر لمسی ان دونوں کا تعلق تسلسل خیال سے ہے۔ ایک میں مماثل خیال پائے جاتے ہیں اور دوسری میں مربوط و متصل خیالات پہلی قسم کا تعلق سحر بالمثل ہے اور دوسری کا تعلق سحر لمس سے ہے۔ سحر بالمثل ہے اور دوسری کا تعلق سحر لمس سے ہے۔ سحر بالمثل میں عملی اقدام اور نتیجے میں مماثلت پائی جاتی ہے کہ جیسا کہ ایک عام کہاوت مشہور ہے۔ کالی اینٹیں کالے روڑ، اللہ میاں مینہ برسا زوروزور یہ ایک سحر بالمثل کی عملی شکل ہے۔ اور اس قسم میں کسی بھی شے کے مماثل سے ہی جادو ٹونے کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جیسے کسی کو ذہنی تکلیف پہنچانے کیلئے جادو ٹونے میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں وغیرہ وغیرہ اور اسی سلسلے میں پتلے اور گڈے وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں جو جادو کے شکار کے ہم شکل اور ہمشکل

ہوتے ہیں۔ اور اس ضمن میں یہ دستور عام ہے۔ جس سے عام جادو میں کام لیا جاتا ہے۔ اس طرح بعض معاملات میں مختلف جانوروں کی بھینٹ بھی لی جاتی ہے۔ غرضیکہ طرح طرح کے ایسے طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔ جس میں باہمی مماثلت کارگر ہوتی ہے۔ جبکہ دوسرے طریقے میں عموماً ہپناٹزم جیسا طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ہاتھوں کے لمس اور باتوں سے دوسرے کو کسی وہم میں شدید حد تک ملوث کر دیا جاتا ہے جس سے چھٹکارا پانا اس کیلئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ یا پھر انسان کے کپڑوں، یا کسی اعضاء یا مردوں کی راکھ وغیرہ جس کو عرف عام میں مسان کہا جاتا ہے۔ اس سے کام لیا جاتا ہے۔

اقسام جادو امام رازیؒ کی نظر میں

۱۔ سات ستاروں کی پوجا کا علم السحر (جدید دور میں اسے علم البروج قرار دیا گیا ہے۔)

۲۔ اصحاب واوہام اور نفوس قویہ کا سحر (کالا جادو جسے کہا جاتا ہے۔)

۳۔ گھٹیا ارواح اور شیطان و جنات کے ذریعہ سحر (سفلی اعمال والا جادو)

۴۔ شعبدہ بازی اور برق رفتاری سے آنکھوں کو مسخر کرنا۔ (ہپناٹزم)

۵۔ عجائب الاشیاء سے سحر (نظر بندی وغیرہ)

۶۔ ادویاتی جادو (ادویات کے ذریعے انسانوں کو زہر وغیرہ دینا یا مسان ڈالنا)

۷۔ چغل خوری اور نفرت بھرا سحر (حسد اور نظر بد)

۸۔ مختلف دعوؤں والا سحر (مختلف جنات، دیو، پری، بھوت وغیرہ کو قابو کر کے کام لینا)

ارواح

بقول فریزر ”ایک ایسا جھوٹا فن جو سائنس کی حرامی بہن ہے۔“

چونکہ انسان نے علم و عرفان کے ابتدائی مدارج میں سخت ترین خطا کھائی اور اس نے ابتداء میں یہ جانا کہ ارواح کائنات میں اثر و نفوذ رکھتی ہیں اور معمولات فطرت میں دخیل ہوتی ہیں۔ اس غلط عقیدے نے اپنا اثر و رسوخ اس قدر بڑھایا کہ انسان نے ہر بات میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ارواح کی طرف رجوع کرنا شروع کر دیا۔ ارواح آدمی کو خوفزدہ کرتی رہتیں۔ بھلے لوگوں کی ارواح تو خیر کچھ نہ کہتیں البتہ اشرار کی ارواح بے حد تنگ کرتیں۔ رات کے وقت چلتی پھرتیں اور لوگ انہیں دیکھ کر سہم جاتے، اور جادوگران بد ارواح کو تابع کر کے ان سے تخریبی کام کرواتا۔ ابتدائی زمانے میں ایک اور نظریہ جو پروان چڑھا وہ بھوت پریت کا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آدمی کے ساتھ ساتھ اس کا سایہ اور عکس بھی موجود ہوتا ہے۔ گویا مرنے کے بعد یہی سایہ اور عکس بھوت پریت کی شکل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اور پھر خواب میں بھی نظر آتے ہیں جو زندوں کے ہم شکل ہیں۔

بھوت کو ایک طرح سے روح کا غیر ترقی یافتہ جد امجد کہا جاتا ہے۔ اس کے جنم لینے سے ہی لوگ اس سے ڈرنے اور خوف کھانے لگے اگرچہ کئی اعتبار سے یہ زندہ آدمی سے مماثل ہوتا لیکن اس کے طور طریقے غیر ناپسندیدہ ہوتے جس کی بناء پر لوگوں نے ان سے ہزار ہا قسم کی باتیں منسوب کر کے ان کو غیر مرئی رتبہ اور شان دے دیں۔ اور اس طرح ان کو ہزاروں بد کام کرنے کا ذمہ دار ٹھہرا دیا گیا۔ اور بعد میں دی۔ دیوی دیوتاؤں کا نام دے کر اللہ کے مثل یا چھوٹا خدا کہا جانے لگا۔ اور انہیں مختلف قوتوں کا مظہر گردانا گیا۔ چونکہ انسان ازل سے توہمات کا شکار تھا۔ اور توہمات کا ذخیرہ اس قدر وسیع و عریض ہے۔ کہ جو کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور انسانی ذہن اس کی بہترین پرورش گاہ ہے اور اس سے خداؤں اور نیم خداؤں کا غیر مختتم سلسلہ پیدا ہوا اور ان سے نمٹنے کیلئے جو توڑ انسان نے دریافت کیا اس کا نام اس نے جادو رکھ دیا۔

ضعیف الاعتقادی

جادو کے پھولنے پھلنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ انسان ازل سے ہی توہم پرست اور ضعیف الاعتقاد پیدا ہوا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ بدارواح پر یقین رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ بدارواح کا سایہ اس پر پڑ جاتا ہے۔ اور وہ لوگوں سے چمٹ جاتی ہے اور اس طرح بدارواح امراض اور مصائب کا سبب بنتی ہیں اور ان سے کام لینے کا ذریعہ گنڈے، تعویذ، جھاڑ پھونک، سفلی طریق کار رکھا گیا ہے لوگوں کے خیال میں ان چیزوں کو بروئے کار لانے سے بدارواح تیزی سے کام کرتی ہیں۔ اور حسب منشاء نتائج پیدا کرتی ہیں۔ اسی ضعیف الاعتقادی نے اہل قبور کو حاجت اہل قبور کو سجدہ ریزی کی جاتی ہے۔ دیوتاؤں کو پروان چڑھایا اور اسی خیال کے تحت اہل قبور کو سجدہ ریزی کی جاتی ہے۔ دیوتاؤں کو دان چڑھایا جاتا ہے اور ان سے استمداد مانگی جاتی ہے۔ جن، دیو، بھوت پریت کو مسخر کرنے کیلئے چلہ کشی کی جاتی ہے۔ فال کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اور کہانتوں پر یقین رکھا جاتا ہے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں کہ توہمات پر کس قدر یقین رکھا جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ رونے سے مرنے والے کے سفر آخرت میں آبی دشواری پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ خالی قینچی چلانے سے آپس کے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ختم کی روٹی کا ثواب ارواح کو پہنچتا ہے۔

۴۔ اگر کسی حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے اور وہ نہانے کے بعد اپنا سایہ کسی بھلی چنگی عورت پر ڈال دے تو اسے بھی اسقاط حمل کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

۵۔ اگر آنکھوں میں دم کیا ہوا سرمہ ڈال لیا جائے تو ہر انسان کو نظر کی بدولت زیر کیا جا سکتا ہے۔

وغیرہ وغیرہ۔

☆ دفع جن آسیب وغیرہ کیلئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کیلئے تازہ غسل اور وضو کر کے دو رکعت نماز نفل اس طریق سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون تین مرتبہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر زعفران و مشک سے ذیل کی

آیات مبارکہ سات مرتبہ سفید کاغذ پر لکھ کر اس کو اسی آیت مبارکہ کا اکیاون مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور اس نقش کو خوشبو لگا کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈال دیں۔ اور اسی آیت مبارکہ کا دن میں دو مرتبہ سات سات بار درود کر کے باری باری دونوں کانوں میں پھونک بھی لگائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بفضل ایزدی سات یوم کے اندر اندر جن و آسیب وغیرہ سے نجات مل جائے گی۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔ ''اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ.''

جادو وسحر

وہ حضرات جن پر کسی نے حسد، بغض یا کسی اور وجہ دشمنی سے جادو وسحر کروایا ہو۔ اور وہ ناگہانی مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ ان کا مرض لاعلاج ہو۔ یا کسی کی بھی سمجھ میں نہ آتا ہو۔ تو ذیل کے اعمال میں سے کسی ایک عمل کو صدق یقین سے کرنے سے اللہ رب العزت اپنی مہربانی فرماتا ہے۔ اور اپنے پیارے حبیب آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ کے طفیل انسان کو شفاء کلی عطا فرماتا ہے۔

علامات جادو والسحر

یوں تو جادو والسحر کی پہچان آسان کام نہیں ہے۔ بہر حال چند ایک علامات ذیل جادو والسحر کے شکار انسان میں عام پائی جاتی ہیں۔

۱۔ انسان کا روز بروز لاغر اور بیقرار ہونا۔

۲۔ زن، فرزند، اور دیگر اعزہ اقارب سے نفرت کا اظہار۔

۳۔ کھانے پینے کی اشیاء سے تنفر۔

۴۔ ہڈیوں میں درد، کم سونا اور سوتے میں ڈر کر جاگ اٹھنا۔

۵۔ دردسر اور درد شکم لازمی ہوتا ہے۔ اور یہ دائمی ہوتا ہے۔

۶۔ سینے کی گھٹن خاص کر رات کے وقت ہوتی ہے۔

۱۔ دریا یا نہر یا آب رواں یا سات نل کا پانی لیں۔ اس میں ایک چوتھائی چمچ نمک ملائیں۔ اور اس پانی کو گرم کرلیں۔ اس پانی پر تین سو تیرہ مرتبہ اسم الٰہی **عَلِیٌّ اَعْلٰی دَافِعِ سِحْرٌ اور اَلنَّاسُ خَنَّاسُ دَافِعِ الْخَنَّاسِ بِحَقِّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ دَافِعِ الْخَنَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ دَافِعِ الشُّرُوْرِ سَحَرَ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ شَافِیْ الْخَنَّاسِ وَشُرُوْرِ سَحَرَ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ نِیَّتَهٗ الْجَنَّاتِ الْخَنَّاسِ وَسَحَرَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔"**

۲۔ روزانہ صبح کو سورج کے سامنے کھڑے ہو کر آیت الکرسی کا ورد درج ذیل طریقے سے گیارہ مرتبہ کر کے اپنے اوپر دم کیا کریں۔ یاحی یاقیوم سات مرتبہ پڑھیں پھر کہیں اے حی وقیوم تو ہی زندہ و قائم ہے۔ مجھے اپنی حی وقیوم ہونے کے ناطے سے زندہ وقائم کردے۔ پھر آیت الکرسی شروع کر دیں۔ اور اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الحیی القیوم۔ ذات مجھے زندہ وقائم ہی ہے۔ اور سحر جادو سے نجات دے رہی ہے۔ جب لفظ "لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ھے۔ پر پہنچیں تو یہاں صرف تصور کریں کہ میرا نگہبان مالک سموات والارض ہے۔ اور ہر جادو اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اس کے بعد یا مھیمن" گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اور آگے آیت الکرسی شروع کریں۔ جب لفظ یشفع عندہ پر پہنچیں تو لفظ یشفع پر توقف کرتے ہوئے اس بات کا تصور کریں کہ دونوں ہی اس کی گرفت میں آرہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عندہ ہی کی ضرب خیال ہی میں ان دونوں کے اوپر لگائیں۔ (صرف اسی بات کا تصور رکھیں۔ کہ میں اپنے کرنے اور کروانے والے پر اس پر اس کی ضرب لگا رہوں کسی کا نام لینے کی ضرورت بالکل نہیں ہے۔) اس بات کا علم ذات باری تعالی کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔)

اس کے بعد آیت الکرسی کو آگے پڑھنا شروع کرے۔ اور جب "وَلَا یَـــــؤُدُہٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ" پر پہنچے تو اس بات کا تصور کرتے ہوئے کہ میں اب سحر کے اثر سے مکمل نجات پا چکا ہوں اور رب ذات برتر و بزرگ کی مکمل حفاظت میں آگیا ہوں۔ سات بار تکرار کر کے اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک لگائے اور اپنے پورے جسم پر پھیر کر اخرج فی السحر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو جھٹک دے، اس تصور کے ساتھ کہ تمام جادو وسحر میرے وجود سے خارج ہو رہا ہے۔ اس طرح گیارہ مرتبہ اس عمل کو دہرانے کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی سادہ طور پر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک لگائے۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم بفضل ایزدی گیارہ یوم کے اندر اندر ہر قسم کے جادو وسحر سے نجات مل جائے گی۔ فقیر کی طرف سے اجازت ہے۔

۳۔ ذیل کا عمل ہر قسم کے سفلی جادو کے خاتمے کیلئے بے حد مجرب و نافع ہے۔ کیونکہ یہ عمل شیخ ابو محمد

مرجائی کو خود حضور ﷺ نے عنایت فرمایا تھا۔ اور جس کی اجازت فقیر کے بزرگان نے عنایت کی ہوئی ہے۔ عمل حسب ذیل ہے۔

"لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ" سے آخر تک ایک مرتبہ آیت "وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَاشِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُوْمِنِیْنَ" ایک مرتبہ آیت "لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ" سے آخر تک پھر "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" پوری سورہ مبارک اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پوری سورہ مبارک اور "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحْی وَاَنْتَ الْمُمِیْتُ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنْتَ الْبَارِیُ وَاَنْتَ الشَّافِي فِي خَلَقْنَامِنْ مَّاءٍ مُهِیْنٍ. جَعَلْنَا فِي قَرَارٍ مَّکِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَعْلُوْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِکَ الْعُلْیَا یَامَنْ بِیَدِهِ الْاِبْتِلَاءُ وَالْمُعَافَاتُ وَالْشِّفَاءُ وَالدَّوَآءُ بِمُعْجِزَاتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَبَرَکَاتِ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَحُرْمَتِ کَلِیْمِکَ مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ اَشْفِهٖ" ان سب کو بعد از نماز فجر اور قبل از طلوع آفتاب باوضو حالت میں کسی چینی کی طشتری پر شہد اور گلاب سے لکھیں۔ اور اس طشتری کو پانی سے دھو کر اس پانی کو نہار منہ "بِسْمِ اللّٰهِ شَافِی نِ الْحُکْمُ کَافِی" "رہے نہ سحر اللہ باقی کہہ کر پی لیں۔ سات سے گیارہ روز تک کے اس عمل سے ہر قسم کا سحر جادو، سفلی علم وغیرہ کا اثر باطل ہو جاتا ہے۔ اور انسان تندرست و توانا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر مکمل صحت کاملہ حاصل کر لیتا ہے۔

۴۔ جادو، ٹونے، سحر، نظر بندی، سفلی علم، کے توڑ کیلئے ذیل کا عمل بھی بے حد نافع اور اکسیر ہے۔ اور فقیر کا بے حد مجرب ہے۔ اس مقصد کیلئے بعد از نماز فجر باوضو حالت میں سفید طشتری چینی پر شہد اور زعفران و گلاب سے ذیل کا نقش بنائیں۔ اور ایک عدد نقش سفید کاغذ پر زعفران اور گلاب سے بنائیں۔ اور دونوں بار سورہ چہار قل گیارہ گیارہ مرتبہ درود قرآنی ذیل اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں کاغذ والا نقش خوشبو لگا کر موم جامہ کریں۔ اور اس کو گلے میں ڈال لیں یا سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ گلے میں ڈالنے والا نقش طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ کے اندر، اندر پہنا دیں اور طشتری والے

نقش کو پانی سے دھو کر پانی کو دن میں علی الصبح نہار منہ۔ بعد از نماز عصر اور بعد نماز عشاء تین مرتبہ پانچ پانچ گھونٹ پی لیں۔ پیتے وقت درود قرآنی کا تین مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالی العزیز الحکیم اکیس یوم کے اندر اندر ہر قسم کے جادو ٹونے سے مکمل نجات مل جائے گی۔

درود قرآنی:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا"

یارب جبرائیلؑ — ۷۸۶ — یارب میکائیلؑ

۵۳۳۰	۵۳۳۳	۵۳۳۷	۵۳۲۳
۵۳۳۶	۵۳۲۴	۵۳۲۹	۵۳۳۴
۵۳۲۵	۵۳۳۹	۵۳۳۱	۵۳۲۸
۵۳۳۲	۵۳۲۷	۵۳۲۶	۵۳۳۸

یارب اسرافیلؑ — یارب عزرائیلؑ

بعد از شفاء و صحت تندرستگی چار رکعت نماز نفل شکرانہ بارگاہ ایزدی میں پیش کر دیں اور حسب توفیق نیاز آقائے دو جہاں ﷺ بچوں میں تقسیم کر دیں۔

۵۔ سحر جادو کے توڑ کرنے کیلئے بروز اتوار شرف شمس میں باوضو حالت میں سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے سورہ مزمل شریف مکمل تحریر کریں۔ اور اس کے گرداگرد آیت الکرسی، سورہ فاتحہ بھی لکھیں۔

اور نیچے درود پاک ذیل تحریر کریں۔

ایک بوتل میں پانی لے کر اس میں اس نقش کو ڈال دیں۔ اور اس میں سے پانی پانچ گھونٹ روزانہ صبح نہار منہ درود پاک ذیل پانچ مرتبہ پڑھتے ہوئے اور رات کو سوتے وقت پانچ مرتبہ یہی درود پاک پڑھتے ہوئے پی لیں۔ اور چلو بھر پانی لے کر اپنے چہرے اور اپنے سینے، گردن اور کانوں کے اندر لگائیں۔ اس بوتل کا پانی ہفتہ بھر استعمال کریں۔ اگلی اتوار کو پھر تازہ نقش بنالیں۔ اور اسے ہفتہ بھر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین مرتبہ کے مسلسل عمل سے ہر قسم کے سحر و جادو، سفلی و جادو، سفلی علم وغیرہ سے نجات مل جائے گی۔ (اجازت ہے)

درود پاک:

مَنْ صَلِّ عَلیٰ رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلیٰ جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ
وَعَلیٰ قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَجَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔‘‘

۶۔ اس مقصد کیلئے چینی کی صاف طشتری لے کر اس پر شہد اور زعفران سے ذیل کی آیات مبارکہ بعد از نماز فجر لکھیں۔ اور پھر اس کو قدرے گھی سے صاف کرلیں۔ اور یہ گھی مسحور کو چٹادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہ روز کے عمل سے جادو سحر کا خاتمہ ہوجائے گا۔

آیت یہ ہے

وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔‘‘

عطیہ چشت

ذیل کا عمل بھی جادو ٹونے کے دفعیہ اور توڑ کیلئے بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کیلئے چینی کی صاف طشتری لے کر اس پر شہد اور زعفران سے بسم اللہ شریف ۱۳ مرتبہ، سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، کلمات ذیل تین مرتبہ لکھ کر اس کو پانی سے دھولیں۔ اور روزانہ مسحور کو پانچ مرتبہ سات بار بسم اللہ شریف پڑھ کر دیں۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم چالیس یوم کے عمل سے جادو، سحر، ٹونے، سفلی عمل کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ بعد از شفاء نفل شکرانہ بارگاہ ایزدی میں پیش کریں اور شیرینی خواجہ معین الہند بوسیلہ آقائے دو جہاں ﷺ بچوں میں تقسیم کردیں۔ (اجازت ہے۔)

کلمات مبارکہ

’’یَا حَیُّ حِیْنَ فِیْ وَلَیْمُوْمَتِهٖ مُلْكِهٖ وَبِقَابِهٖ یَا حَیُّ‘‘

عطیہ قادریہ عالیہ

۸۔ سحر و جادو ٹونے کے ہاتھوں زندگی سے مایوس لاعلاج مریض کی شفایابی کیلئے ذیل کا عمل بے حد مجرب اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کیلئے بعد از نماز فجر روزانہ چینی کی صاف طشتری پر زعفران و گلاب سے آیت الکرسی تین مرتبہ، آیت مبارکہ ’’لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ‘‘ سے لے کر آخر سورہ تک ایک مرتبہ اور آیت مبارکہ ’’وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا اور درود شریف قرآنی ایک ایک مرتبہ لکھیں اور اس کو پانی سے دھو کر اس پانی کو محفوظ کرلیں۔ اس پانی پر سات مرتبہ آیت الکرسی اور اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کرلیں۔ اور یہ پانی دن میں پانچ مرتبہ ایسے مریض کو پلائیں۔ پانی روزانہ پلائیں۔ ان سب اعمال کو سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے لکھیں اور اس نقش پر آیت الکرسی اور سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کر کے پانی کی بوتل میں ڈال دیں۔

اوراس بوتل کے پانی کو تین دن میں ختم کریں۔اور دوبارہ یہی عمل کریں۔بوتل میں موجود نقش کے کاغذ کو سنبھال لیں اور بعد میں ان تمام کاغذوں کو دریا یا نہر میں بہادیں۔ انشاءاللہ العزیز الحکیم اکیس یوم کے عمل مسلسل سے شفاء کلی نصیب ہوگی۔اور جادو ٹونے وسحر وغیرہ کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اگر اس عمل کو مسلسل ساٹھ یوم تک کرلیا جائے۔تو تا زندگی کوئی جادو، سحر وغیرہ وجود پر اثر انداز نہ ہو گا۔اس کے علاوہ ایک نقش اسی عمل کا بنا کر اسے اسی طرح دم کر کے لوبان کی دھونی دے کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھ دیں۔(اجازت ہے۔)
بعد از شفاء اٹھ نفل شکرانہ بارگاہ ایزدی میں پیش کریں۔

عطیہ فقیری

۹۔ذیل کا عمل برائے توڑ جادو و آسیب، سفلی علم بے حد مفید اور اکسیر ہے۔اس مقصد کیلئے باوضو دو رکعت نماز نفل حاجت شفاء از سحر اس طریق سے ادا کریں۔کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ ہائے چہار قل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔اور بعد از سلام پھیرنے کے تین سو تیرہ مرتبہ درود پاک ذیل پڑھ کر دعائے استقامت بارگاہ ایزدی میں مانگے۔
ذیل کی سورہ ہائے مبارکہ کو زعفران ومشک سے تحریر کرے اور اپنے پاس رکھے۔اور اس پر درود پاک ذیل ایک سو ایک مرتبہ اور ان سورتوں کو ستر بار پڑھ کر دم کرے۔اور اس نقش کو خوشبو لگا کر مسحور کے گلے میں موم جامہ کر کے پہنا دے۔اسی طرح روغن تل و بادام لے کر اس پر بھی اسی وقت دم کرلیں۔اس روغن بادام وتل کو دائیں انگشت شہادت اور انگوٹھے کی مدد سے کن پٹیوں، پیشانی، کانوں کی لوؤں کے نیچے، گلے کی رگوں اور کلائیوں پر مالش کریں۔اور ایک گھنٹہ بعد نیم گرم پانی سے صاف کردیں۔دن میں دوبار اور رات کو سوتے وقت لگائیں۔رات کو ہلکی ہلکی مالش پسلیوں کے اوپر بھی کریں۔اور ساری رات مالش رہنے دیں۔روزانہ چینی کی طشتری پر زعفران و گلاب سے ان سورہ ہائے مبارکہ کو تحریر کریں۔اور پانی سے دھو کر مسحور کو تین مرتبہ چوبیس گھنٹوں میں پانی پلائیں۔انشاءاللہ العزیز مسحور کو اکیس یوم کے اندر اندر مکمل شفاء وتندرستی جادو، ٹونے اور آسیب،

دیو، بھوت، پریت، سفلی علم کے ہر قسم کے وار سے گلو خلاصی مل جائے گی۔اور کرنے اور کروانے والوں کو اللہ رب العزت سزا کاملہ دیں گے۔(فقیر کی طرف سے اس عمل کی اجازت ہے۔)

سورہ ہائے مبارکہ

سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف، آیت الکرسی جس میں کلمہ وَلَا یَـؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سات مرتبہ، سورہ چہار قل۔ان سب کو ایک ایک مرتبہ لکھنا ہے۔اس کے ساتھ ہی ذیل کا درود پاک بھی ایک مرتبہ چینی کی طشتری پر لکھنا ہے۔جبکہ پڑھنے کا عمل بالا ستر مرتبہ سورہ ہائے مبارکہ اور درود پاک ایک سو ایک مرتبہ ہی ہے۔

درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ
سِحْرٌ وَالسَّاحِرِیْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

پتلوں کے ذریعے کئے گئے کالے علم کا توڑ

وہ سحر جس میں موم یا کپڑے کے پتلے بنا کر اس میں مختلف مقامات پر سوئیاں چبھو دی جاتی ہیں۔ جس سے انسان ایک قسم کا مفلوج ہو جاتا ہے۔اور اس کے بدن میں کبھی کسی مقام پر کبھی کسی مقام پر سوئیاں سی چبھتی ہیں۔جس سے تکلیف بے پناہ ہوتی ہے۔اور یہ چکر سارے وجود میں مختلف مقامات پر مختلف اوقات ہوتا رہتا ہے۔اس بیماری کی نہ تو تشخیص ہوتی ہے اور نہ ہی بظاہر کسی بھی قسم کی علامات و وجوہات نظر آتی ہیں۔انسان کو ایسے محسوس ہوتا ہے۔کہ اچانک کسی جگہ کسی بچھو یا زہریلے سانپ نے یکدم ڈنگ مار دیا ہے۔اور کمزور انسانوں کے منہ سے تکلیف سے سی کی آواز بلند ہوتی ہے۔اور ایسا انسان سخت اذیت میں مبتلا نظر آتا ہے۔
اب جیسے ہی وہ اس کا کوئی علاج شروع کرتا ہے۔تکلیف اتنی ہی تیزی اور شدت پکڑ کر

اسے مجبور کر دیتی ہے۔ کہ وہ اس علاج سے توبہ کرتے ہوئے ترک کر دے اور اس تکلیف کو مقدر کا کھیل سمجھ کر اس کے علاج سے ہاتھ کھینچ کر اپنا ارادہ ملتوی کر کے اپنے آپ کو موت کے منہ میں دھکیل دے۔ ایسے مریضوں کے علاج کیلئے ذیل کا عمل فقیری بے حد نافع اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کیلئے صبر اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ لیکن مسلسل اکیس یوم تک علاج سے اس کا اثر مکمل طور پر ٹوٹ جاتا ہے۔ اور چالیس یوم تک عمل کرنے سے فقیری دعا سے جادوگر خود بحکم الٰہی اسی مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور اپنے علاج سے قاصر ہو کر رفتہ رفتہ اپنی جادوئی قوت کھو بیٹھتا ہے۔

اس علاج کے کرنے والے معالج کیلئے نماز پنج گانہ کی پابندی اور کثرت درود پاک اختیار کرنا ضروری ہے۔ تاکہ علاج صحیح توجہ کے ساتھ کامل یقین بارگاہ الٰہی پر رکھ کر کیا جا سکے۔ اس مقصد کیلئے معالج کو طلوع آفتاب سے قبل تازہ غسل اور وضو کرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد وہ حاجیوں کی مانند دو چادروں کا احرام باندھے۔ اور قبلہ رخ بیٹھ جائے اس کے بعد ذیل کے درود پاک کو گیارہ مرتبہ، بسم اللہ شریف، ستر مرتبہ، آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر اپنی دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت پر دم کرے۔ اس سے پہلے اپنے دائیں ہاتھ ایک فٹ کا فاصلہ چھوڑ کر مریض کو اپنے روبرو بٹھائے۔ اور اس انگشت شہادت سے اپنے اور اس مسحور کے درمیان اور ارد گرد حصار کھینچے۔ حصار کھینچتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فضل من اللہ تعالیٰ پڑھ کر دائرہ کھینچے۔ اب قبلہ رخ متوجہ ہو کر جونہی سورج طلوع ہو۔ درود پاک ذیل اول و آخر ایک سو ایک مرتبہ اور آیت الکرسی بمعہ بسم اللہ شریف ایک ہزار ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ آیت الکرسی اس طریق سے پڑھنا ہے۔ "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ" یہاں توقف کریں اور تصور کرے کہ مسحور کا سحر واپس پلٹ رہا ہے اور اس تصور کے ساتھ ہی عِنْدَہٗ کی ضرب خیالی ساحر پر لگا دے۔ اس کے بعد آیت الکرسی کو آگے پڑھنا شروع کر دے۔ اور جب کلمہ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا پر پہنچے تو اس کلمہ کی تکرار گیارہ مرتبہ کرے اور مسحور پر اس تصور سے دیکھے کہ رحمت الٰہی اس کو اپنے گھیرے میں لے رہی ہے۔ پھر وَھُوَ

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ پڑھ کر آیت الکرسی کو مکمل کرے۔

اس طریقہ سے اس کا ورد ایک ہزار مرتبہ کرنا ہے۔ اور اپنے پاس پانی بھی رکھنا ہے۔ ہر سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر پھونک لگانا ہے۔ اور ساتھ ہی مسحور پر بھی پھونک لگانا ہے۔ بعد از عمل اپنے اور مریض کو درود پاک ابراہیمی گیارہ مرتبہ اور "عَلِیُّ" اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ اور اپنی انگشت شہادت سے الٹے دائرہ کی شکل میں ختم الحصار بحق "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ" بہ سپردم ذات رحمن و رحیم وحیی و قیوم مسحور اس پانی میں سے درود پاک ابراہیمی ۵ مرتبہ پڑھتے ہوئے ایک چوتھائی گلاس پانی پی لے۔ اور اس پانی سے غسل کرے۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم اس جادو سے ہمیشہ کیلئے نجات مل جائے گی۔ اور آئندہ کوئی جادو و سحر کامیاب نہ ہوگا۔ علاج شروع کرنے سے قبل مسحور کے ہاتھ سے اکیاون روپیہ خیرات فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔ بعد از شفاء مسحور آٹھ رکعت نماز نفل شکرانہ بارگاہ ایزدی میں ادا کرے۔ اور حسب توفیق نیاز آقائے دو جہاں سرور کائنات ﷺ پیش کر کے بچوں میں تقسیم کر دے۔ اور فقیر کے حق میں دعائے خیر کر دیں۔

درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی
اَعْدَآءِ سِحْرٍ وَالسَّاحِرِیْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۱۰۔ اس جادو اور سحر کے توڑ کا ایک اور اکسیری عمل حسب ذیل ہے۔ اس مقصد کیلئے بعد از نماز فجر قبلہ رخ بیٹھ کر پانی کو اور بیری کے سات تازہ پتے اپنے پاس رکھ لیں۔ اور اس پر درود پاک مندرجہ بالا سات سو سات مرتبہ، سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ، آیت الکرسی مکمل اکیالیس مرتبہ، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات نمبر ۲۸۴، ۲۸۵۔ "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا

اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. "(سات مرتبہ)

"فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ. وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ. قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ. قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ. قَالُوْا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ "(گیارہ مرتبہ)

"فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. "(گیارہ مرتبہ)

"وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى" (گیارہ مرتبہ)

سورہ فلق،، سورہ کافرون، سورہ اخلاص، سورہ والناس، (اکتالیس، اکتالیس مرتبہ) پڑھ کر پانی اور بیری کے پتوں پر دم کریں۔ اس میں تھوڑا سا پانی مسحور کو پلائیں اور بقیہ پانی میں بیری کے ان پتوں کو ابال کر اس سے مسحور کو غسل کروائیں۔ بعد از غسل محسور پر آیت الکرسی اور چہار قل تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ انشاء اللہ العزیز اکیس یوم کے عمل مسلسل سحر اور ابتلاء سے گلوخلاصی پا لے گا۔ اور چالیس یوم کے عمل سے ہمیشہ کیلئے ایسے سحر و جادو سے محفوظ و مامون ہو جائے گا۔۔ (اجازت ہے۔)

عام جادو کے دفعیہ کیلئے

۱۱۔ اس مقصد کیلئے دریا یا نہر سے پانی لے آئیں اور اس پر عمل بالا نمبر ۱۰ والی آیات ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور اس پانی سے مسحور کو غسل کروائیں اور تھوڑا سا پانی مسحور کو پلائیں۔

۱۲۔ جادو سحر کے دفعیہ اور حفاظت کیلئے ذیل کا عمل اکسیر ہے۔ اس مقصد کیلئے ذیل کا نقش اعداد حروف قرآنی باوضو حالت میں زعفران و گلاب سے لکھ کر اس پر درود پاک قرآنی ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مسحور کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈالیں۔ یا سیدھے بازو پر باندھ دیں۔ اس کے علاوہ اکتالیس یوم تک چینی کی سفید طشتری پر اس نقش کو بنا کر اس کا پانی بنائیں اور اس پر درود شریف قرآنی ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مسحور کو چوبیس گھنٹوں میں پانچ مرتبہ اسی درود شریف کے ساتھ پلائیں۔ انشاء اللہ جادو و سحر کا اثر بالکل ختم ہو جائے گا۔ اور مریض بخوبی آرام پا جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۷۷۵ھ ع ۲۶۶	۷۷۰ھ ع ۲۶۶	۷۷۷ھ ع ۲۶۶
۷۷۶ھ ع ۲۶۶	۷۷۲ھ ع ۲۶۶	۷۷۴ھ ع ۲۶۶
۷۷۱ھ ع ۲۶۶	۷۷۸ھ ع ۲۶۶	۷۷۳ھ ع ۲۶۶

اسرافیل عزرائیل

۱۳۔ جو کوئی کسی سحر میں مبتلا ہو۔ اس کیلئے ذیل کا عمل بھی مفید ہے۔ اس مقصد کیلئے بعد از نماز عصر سفید کاغذ پر ذیل کی آیات زعفران و گلاب سے لکھیں۔ اور انہی آیات کا اکتالیس مرتبہ ورد کر کے دم کریں اور اس نقش کو خوشبو لگا کر موم جامہ کر کے مسحور کے گلے میں ڈال دیں بفضل ایزدی سحر سے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ."

۱۴۔ سحر کے توڑ اور دفعیہ کیلئے یہ عمل بھی مفید ہے۔ اس مقصد بعد از نماز عصر قبلہ رخ بیٹھ کر زعفران و گلاب سے سفید کاغذ پر آیت ذیل کے آٹھ عدد نقش بنائے اور ہر ایک پر اس آیت کا اکیاون مرتبہ ورد کر کے دم کرے ان میں سے ایک کو موم جامہ کر کے مسحور کے گلے میں ڈالیں اور ایک ایک نقش پانی میں حل کر کے پانی بارہ گھنٹہ میں ایک ایک گھونٹ پی کر مسحور ختم کرے۔ آٹھویں روز مسحور کو دریا یا نہر سے پانی لا کر اسی آیت مبارکہ کا تین سو ستاون مرتبہ ورد کر کے دم کر کے نہلائیں۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم مسحور صحت یاب ہو جائے گا اور سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

آیت مبارکہ یہ ہے۔ "سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى بِحَقِّ اَهِیًا اَشْرَاهِیًا."

۱۵۔ سحر اور جادو کے توڑ اور اس سے نجات کیلئے ذیل کا عمل بھی مجرب ہے۔

اس مقصد کیلئے بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے ذیل کے دو نقش بنائیں اور ان نقشوں کی پشت پر "اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ یَا دُوْقَائِیْلُ" تحریر کریں۔ پھر دریا یا نہر سے ایک بڑا مٹکا یا برتن پانی کا لائیں۔ اور اس میں یہ دونوں نقش ڈال دیں۔ اور پانی کو آگ پر گرم کریں۔ پانی کو گرم کرنے کے بعد کسی بڑے برتن یا ٹپ میں مسحور کو بٹھائیں اور دو آدمی دائیں اور بائیں طرف سے اس آیت مبارکہ "فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ" تک پڑھتے ہوئے باری باری مسحور پر پانی ڈالیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی زمین پر نہ گرے۔ جب اسے نہلا لیں۔ تو اس پانی کو پھر کسی برتن میں ڈال کر دریا یا نہر میں جا کر واپس بہا دیں۔ انشاء اللہ العزیز گیارہ روز کے عمل مسلسل سے مسحور سحر و جادو سے نجات پا جائے گا۔ اور صحت و تندرستی پا جائے گا۔

نقش حسب ذیل ہیں۔

۷۸۶

۱۴۲۳۲۹	۱۴۲۳۲۶	۱۴۲۳۳۲	۱۴۲۳۳۴
۱۴۲۳۲۷	۱۴۲۳۲۴	۱۴۲۳۲۰	۱۴۲۳۲۳
۱۴۲۳۲۷	۱۴۲۳۲۱	۱۴۲۳۲۸	۱۴۲۳۳۱
۱۴۲۳۳۷	۱۴۲۳۲۲	۱۴۲۳۳۳	۱۴۲۳۲۲

۷۸۶

۲۰۹۱۹	۲۰۹۲۴	۲۰۹۱۷
۲۰۹۱۸	۲۰۹۲۰	۲۰۹۲۲
۲۰۹۲۳	۲۰۹۱۶	۲۰۹۲۱

جادو، ٹونے، سحر کے رد اور ساحر کی طرف واپس لوٹانے کا عمل

اس مقصد کیلئے روزانہ بعد از نماز فجر پانی پر ذیل کا عمل اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی مسحور کو پلائیں۔ انشاء اللہ العزیز اکیس یوم کے مسلسل عمل سے جادو و سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اور مسحور تندرست ہو جائے گا۔

عمل: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ."

بجری بجری کواڑ، بجری باندھوں دسوں دوار، بجری آئے، بجری جائے، بجری سب جگ سمائے جو جادوٹونہ پھر کر آئے وہ الٹ پلٹ وہاں کا وہاں جائے سب دور ہو جائے۔ جو جادوٹونہ پھر کر نہ آئے وہ الٹ پلٹ کر وہاں رہ جائے سب دور ہو جائے جو کرے سو بھرے بحق ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔''

جادوسحر والی اشیاء کا توڑ

اگر کسی کے گھر سے جادوسحر کی اشیاء یا تعویذات نکلیں تو ان کے توڑ کیلئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کیلئے باوضو حالت میں ان اشیاء کے اوپر سورہ یٰسین ایک مرتبہ، ایت الکرسی اکیس مرتبہ اور درود شریف ذیل اکیس مرتبہ پڑھ کر ان اشیاء کا حصار باندھ دیں اب ایک کپڑا جو کورسفید یا جوگیا رنگ کا لیں۔ اور اس پر سورہ یٰسین سات مرتبہ پڑھ کر ان اشیاء کو اس میں رکھ دیں۔ اور اس کپڑے کو باندھ دیں۔ باندھتے وقت آیت الکرسی کا ورد جاری رکھیں۔ اب علیؑ کا ورد کرتے ہوئے دریا یا نہر پر چلے جائیں اور اس کو یا خواجہ حضرؑ آپ کے حوالے کہہ کر آب رواں میں بہا دیں۔ جب یہ گٹھڑی کچھ دور بہہ جائے تو وہاں سے پانی کے ساتھ منہ ہاتھ دھو کر گھر آجائیں اور گھر آکر نہا لیں۔ اور اپنے اوپر آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔ ان اشیاء کا اثر فوری طور پر زائل ہو جائے گا۔ اور ساحر کی طرف واپس لوٹ جائے گا۔

جادو، سحر کا عمل زائل کرنے کیلئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے

اس مقصد کیلئے انار کی لکڑی کی قلم تراش لیں۔ اگر انار کی لکڑی نہ مل سکے تو کانے کی قلم لے کر اس پر اکیس مرتبہ بسم اللہ شریف یہ تصور کرتے ہوئے پڑھ کر دم کریں۔ کہ آپ انار کی لکڑی کی قلم پر دم کر رہے ہیں۔ اب باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر اس قلم سے سفید کاغذ اور چینی کی طشتری پر زعفران

وگلاب سے ذیل کا نقش لکھیں۔ کاغذ والے نقش پر اسی عبارت کو ایک سو ایک مرتبہ بمعہ اول و آخر درود شفاء اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے موم جامہ کر کے مسحور کے گلے میں ڈال لیں۔ اور چینی کی طشتری والا نقش پانی سے دھو کر کسی بوتل جمع کرلیں۔ اور یہ پانی ایک ایک گھونٹ کر کے مسحور کو چوبیس گھنٹے میں پلائیں ہر روز نیا پانی بنائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بفضل تعالیٰ مسحور اکیس یوم کے مسلسل عمل سے اس بلا سے چھٹکارا پا کر صحت وتندرستی حاصل کرلے گا۔ (اجازت ہے۔)

نقش حسب ذیل ہے۔

یٰس وَالْقُرانِ الحکیم ۱۵

یٰس وَالْقُرانِ الحکیم ۱۵

یٰس وَالْقُرانِ الحکیم ۱۵

یٰس وَالْقُرانِ الحکیم ۱۵

یٰس وَالْقُرانِ الحکیم ۱۵

ردسحر کیلئے ذیل کا عمل بھی کارگر ہے۔

۱۹۔ اس مقصد کے بعد از نماز فجر ذیل کے نقوش سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے اکتالیس عدد بنائیں۔ اور ایک نقش کو موم جامہ کر کے مسحور کے گلے میں ڈالیں اور ہر روز ایک نقش کا پانی بنا کر مسحور کو دن میں پانچ مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم اکتالیس یوم کے اس عمل سے سحر و جادو وغیرہ سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۱۵۶۷	۲۱۵۶۲	۲۱۵۶۹
۲۱۵۶۸	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۴
۲۱۵۶۳	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۵

جادو، تاریخ اور سائنس

(سی جے ایس تھامپسن کی تحقیق)

جادو کا آغاز۔۔ مذہب اور جادو

کہا جاتا ہے کہ جادو ایک ایسا فن تھا جس کے ذریعے واقعات کے بہاؤ کو متاثر کیا جاتا تھا اور محیر العقول طبعی مظاہر کو جنم دیا جاتا تھا۔ اس مقصد کیلئے جو طریقے استعمال کیے جاتے تھے ان میں مافوق الفطرت ہستیوں کو یا فطرت کی مخفی قوتوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی تھی۔ چنانچہ جادو کا بنیادی مقصد تھا فطری مظاہر کے قوانین اور اصولوں کی خلاف ورزی۔ نوع انسان پر جادو کا گہرا اثر صدیوں تک رہا ہے۔ بابل اور مصر میں تو اسے مذہب کا حصہ بنا لیا گیا تھا۔ توہمات پرستی کی طرح جادو پر یقین کی جڑیں بھی خوف میں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ہمیشہ ''نامعلوم'' کے خوف کا شکار رہا ہے۔

قدیم جادوگر مذہبی پیشوا دعویٰ کرتے تھے کہ وہ دکھائی نہ دینے والے دیوی دیوتاؤں کی قوتوں پر کنٹرول رکھتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگوں کے خوف سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اسرار کی جبلت، جو کہ تہذیب یافتہ اور غیر تہذیب یافتہ انسانوں میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے، ابتدا میں جہالت یا علم کی محدودیت اور نامعلوم مستقبل کیخوف سے ابھری تھی۔ زیادہ ذہین لوگ ان رازوں کو سمجھ گئے تھے اور انہوں نے پراسرار اشیاء پر یقین کو اپنے مفاد میں استعمال کیا۔

جادوگروں کو فطرت کے معمول کے کاموں میں دخل اندازی کرنے کیلئے پہلے کسی دیوی دیوتا کی پوجا کر کے اور اسے مختلف طرح کی قربانیاں پیش کر کے خوش کرنا پڑتا تھا تاکہ وہ اسے اچھی یا بری مافوق الفطرت قوتیں عطا کر دے۔ بعض مستند علماء کا کہنا ہے کہ جادو مذہب کی اولین صورت ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جادو ہر قوم میں اور ہر عہد میں موجود رہا ہے نیز ارواح پر عقیدے سے بھی زیادہ قدیم ہے۔ وائیڈ مین کے بقول جادو مکمل طور پر توہمات سے تشکیل پذیر نہیں ہوا تھا بلکہ یہ تو مذہبی عقیدے کا ایک بنیادی حصہ ہوتا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ مذہب کافی حد تک جادو پر براہ راست استوار تھا اور ہمیشہ اس سے قریبی ربط رکھتا تھا۔ اس کے برعکس فریز کہتا ہے کہ انسانی فکر کے ارتقا

میں، پست دانشورانہ سطح کی عکاسی کرتے ہوئے، جادو ہر مقام پر مذہب سے پہلے موجود تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے اپنے ماحول کے جذباتی ردعمل، اشیاء کو جاندار سمجھنے اور انہیں خفیہ طاقتوں کا حامل قرار دینے سے جادو پیدا ہوا تھا۔

جادو کی کچھ خاص رسومات ہوا کرتی تھیں۔ جنہیں ایک محیر العقول کام کرنے والی طاقت کو بروئے کار لانے والے روایتی عمل تصور کیا جاتا تھا، تاہم ایسی جادوئی رسومات جو کسی منظم مسلک کا حصہ نہیں ہوتی تھیں معاشرہ انہیں غیر قانونی تصور کرتا تھا۔ ونڈت کہتا ہے کہ ''تمام رسومات کے پیچھے ایک ہی اساطیری تصور موجود ہے یعنی روح کا تصور۔ اسی تصور سے مسلک کی تین صورتیں پیدا ہوئی ہیں۔ جادو، بت پرستی اور ٹوٹم پرستی۔'' چنانچہ جادو کی ابتدائی صورت میں یہ مانا جاتا تھا کہ ایک روح دوسری روحوں پر بلاواسطہ عمل کرتی ہے۔ جادو کی ثانوی صورت میں یہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ ایک روح دور فاصلے سے کسی علامت کے ذریعے اثرانداز ہوتی ہے۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا زیادہ ذہین لوگ سمجھتے گئے کہ جادوئی رسومات، تقریبات اور ٹونے ٹوٹکے حقیقتاً ویسے اثرات کو جنم نہیں دیتے جیسا کہ فرض کیا جاتا ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ عقیدے میں تقسیم رونما ہوئی۔ جاہل افراد جادوئی طاقتوں پر عقیدے اور توہمات سے چمٹے رہے جبکہ زیادہ ذہین افراد نے تمام کائنات میں ایک عظیم ترین طاقت کے ہاتھ کو کارفرما دیکھا اور انہوں نے خدا (God) کو ماننا شروع کر دیا۔ رابرٹسن سمتھ کہتا ہے کہ یہ فرد نہیں تھا بلکہ کمیونٹی تھی جسے اپنے دیوتا کی مستقل اور ہمیشہ کارگر رہنے والی مدد پر یقین تھا۔ جہاں تک فرد کا تعلق تھا تو قدیم انسان انفرادی پریشانیوں میں جادوئی توہمات کی طرف مائل تھا۔ فرد مافوق الفطرت قوتوں کے ساتھ نجی مراسم قائم نہیں کر سکتا تھا، حالانکہ ان کی مدد حاصل کرنے کیلئے اسے اپنی کمیونٹی کو چھوڑنا پڑتا تھا۔

فریز کہتا ہے کہ جادو کی اساس جس تصویر پر تھی، اس کے دو حصے تھے۔ اس نے پہلے حصے کو تمثیلی جادو قرار دیا ہے۔ اس میں جادوگر جس طرح کا اثر پیدا کرنا چاہتا تھا ویسا ہی عمل کیا کرتا تھا۔ دوسرے حصے کو اس نے متعدی جادو کا نام دیا ہے۔ اس میں جادوگر نے جس شخص کو نشانہ بنایا

ہوتا تھا اس کے استعمال میں رہنے والی کسی شے پر جادو کرتا جس کے نتیجے میں متعلقہ شخص پر اس جادو کا اثر ہو جاتا تھا۔ عملی طور پر دونوں صورتیں اکثر و بیشتر مربوط ہوتی تھیں۔ وہ اس مربوط صورت کو ہمدردانہ جادو کا نام دیتا ہے، کیونکہ دونوں صورتوں میں یہ فرض کیا جاتا تھا کہ چیزیں خفیہ ہمدردی کے ذریعے فاصلے سے ایک دوسرے پر عمل کرتی ہیں۔ دشمن کو زخمی یا ہلاک کرنے کیلئے اس کے پتلے میں اس یقین کے ساتھ سوئیاں چبھونا کہ پتلے کے جس عضو میں سوئی چبھوئی جائے گی دشمن کے اسی عضو میں تکلیف ہوگی، یہاں تک کہ پتلے کے تباہ ہوتے ہی دشمن بھی مر جائے گا تمثیلی جادو کی اولین صورتوں میں سے ایک کی مثال ہے۔ قدیم بابلی، مصری ہندو اور دیگر نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت قدیم زمانوں سے لے کر از منہ وسطیٰ تک اس پر عمل کرتے رہے۔ یہ آج بھی بہت سی وحشی نسلوں کی جادوئی سرگرمیوں میں شامل ہے۔

اس جادوئی عمل کو ایک زیادہ اچھے مقصد کے حصول کیلئے بھی استعمال کیا جاتا تھا یعنی کسی شخص کو محبوب بنانے کیلئے محبت کیلئے کئے جانے والے جادوئی عمل میں ہوتا یہ تھا کہ متعلقہ شخص کا موی پتلا آگ کے قریب رکھ کر پگھلایا جاتا۔ اس عمل کے پیچھے عقیدہ یہ ہوتا تھا کہ پتلے کے پگھلنے کے ساتھ ساتھ مذکورہ شخص کا دل بھی نرم ہوتا جائے گا اور یوں اس کی محبت حاصل ہو جائے گی۔

متعدی جادو کا دارومدار جادوئی ہمدردی پر تھا۔ اس حوالے سے عقیدہ یہ تھا کہ جادوئی ہمدردی کسی شخص اور اس کے جسمانی اعضاء مثلاً بالوں، دانتوں یا ناخنوں کے درمیان موجود ہوتی ہے۔ یہ تصور بہت قدیم ہے کہ کسی شخص سے تعلق رکھنے والی مذکورہ اشیاء میں سے کوئی شے قبضے میں ہو تو اس شے پر عمل کر کے متعلقہ شخص سے اپنی مرضی کا کام کروایا جاسکتا ہے خواہ وہ کتنے ہی فاصلے پر ہو۔ ایک پرانی سی رسم یہ تھی کہ ٹوٹے ہوئے دانتوں کو چوہے کے بل کے نزدیک رکھ دیا جاتا تھا تاکہ وہ انہیں کتر سکے۔ اس رسم کے پیچھے یہ خیال کارفرما تھا کہ چوہا ٹوٹے ہوئے دانتوں کو کترے گا تو جس شخص کے دانت ہیں، اس کے باقی دانت چوہے کے دانتوں جیسی مضبوطی حاصل کر لیں گے۔ یہ رسم متعدی جادو والے عقیدے کی عکاسی کرتی ہے۔ ٹوٹے ہوئے دانتوں کے حوالے سے ایک

اور رسم یہ تھی کہ انہیں چوہے کے بل کے نزدیک رکھنے کی بجائے آگ میں پھینک دیا جاتا تھا تاکہ کوئی ان پر قبضہ کر کے متعلقہ شخص پر جادوئی عمل نہ کر سکے۔ متعدی جادو کی ایک اور مثال یہ قدیم عقیدہ ہے کہ کسی زخمی شخص اور اس زخم کا باعث بننے والے ہتھیار میں تعلق ہوتا ہے، چنانچہ ہتھیار پر جو بھی عمل کیا جائے گا اس کا اثر زخم پر ہوگا۔

پلینی کہتا ہے: ''اگر تم نے کسی شخص کو زخمی کر دیا تھا اور اب اس پر شرمندگی محسوس کر رہے ہو تو اس ہاتھ پر تھوکو جس نے زخم لگایا تھا۔ اس عمل سے زخم خود بخود بھر جائے گا۔''

اس عمل کا احیاء سترہویں صدی میں سر کینیلم ڈگبی نے کیا تھا۔ ڈاکٹر والٹر شارلٹن نے اس کے بارے میں کہا تھا کہ وہ ''ایک ایسا شریف النفس انسان تھا، جس نے اپنی عقل کو علم کے اتنے اعلیٰ مدارج تک ترقی دے لی تھی کہ جو معصومیت کے حامل شخص کی حالت سے بہت زیادہ کم نہیں تھی۔'' اس نے اپنا نظریہ مونٹ پیلیئر میں ہونے والے شرفاء اور علماء کے ایک اجتماع کے سامنے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا۔ اس نظریے کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے: ''ہمدردی کے سفوف سے زخموں کا علاج۔''

ڈگبی کا ''ہمدردانہ سفوف'' اس ہتھیار پر چھڑکا جاتا تھا، جس سے زخم لگایا گیا ہوتا تھا۔ اس سفوف میں کاپر سلفیٹ شامل ہوتا تھا اور اسے اس وقت تیار کیا جاتا تھا جب سورج برج اسد میں داخل ہوتا۔

پختہ امکان یہ ہے کہ پیشہ ور جادوگر اصل میں ایک ایسا شخص ہوتا تھا جو پیدائشی طور پر، نیز مطالعے اور تربیت کے ذریعے اپنے ساتھیوں پر طاقتور اثر حاصل کر لیتا تھا۔ مذہبی پیشوا بھی انہی ذرائع سے، یا تپسیا اور فاقہ کشی کے ذریعے، ان تخیلاتی ہستیوں کی حمایت حاصل کر لیتے تھے، جن کے بارے میں یقین تھا کہ وہ انسانوں کے معاملات پر اثر یا کنٹرول رکھتی ہیں۔ چنانچہ مذہبی پیشوا اور جادوگر بنیادی طور پر متحد ہوتے تھے۔ جادوگر ہمیشہ اپنے سے زیادہ طاقتور ہستی کے دست نگر رہتے تھے لہٰذا وہ جنتر منتر کے ذریعے دیوتاؤں کی مدد طلب کرتے تھے۔ مذہب اور جادو کا اتحاد اس طرح عمل میں آیا۔

فرانس میں سینٹ گیرونز، ارائیگی میں دریافت ہونے والی ٹرائس فریرے نامی غار کی دیواروں پر

موجود قدیم ترین نقاشی سے ثبوت ملتا ہے کہ قبل از تاریخ دور کا انسان جادو پر عمل کرتا تھا۔ بروئل نے وہاں ایک لمبی غار کے اختتام پر ایک چھوٹا سا کمرہ دریافت کیا تھا۔ اس کمرے کی دیواریں نقاشی سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ان سب میں نمایاں شبیہہ ایک آدمی کی تھی، جس کو نقاب اوڑھایا گیا ہے۔ اس کے بارہ سنگھے جیسے سینگ اور دم بنائی گئی ہے۔

اسی کمرے میں دیوار کے نچلے حصے میں مذکورہ بالا شبیہہ کے قریب اتنی ہی نمایاں ایک اور شبیہہ ہے۔ یہ شبیہہ منبر نما ایک اونچی جگہ کی ہے۔ جس پر چڑھنے کا راستہ اس کے عقب میں بنایا گیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ جادوگر اس جگہ جادوئی عمل کرتا ہوگا۔ اگر یہ قیاس درست ہے تو غار کی دھندلی اور پراسرار فضا میں یقیناً اس جادوگر کے کاموں کو دیکھنے والوں کے ذہنوں پر ضرور بہت اثر ہوتا ہوگا۔ بارہ سنگھے کے نقاب والی اس شبیہہ کو ذہن میں رکھ کر بارہویں صدی کے ابتدائی برسوں کی برکلے کی جادوگرنی والی کہانی کو یاد کرنا بہت دلچسپ رہے گا۔ اس کہانی کو میلمسبری کے ولیم نے بیان کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ جب جادوگرنی مرنے لگی تو اس نے پادریوں اور اپنے بچوں سے التجا کی کہ ''اس کی لاش کو بارہ سنگھے کا نقاب اوڑھا کر پتھر کے تابوت میں رکھ کر تابوت کو سیسے اور لوہے سے مضبوطی سے بند کر دیا جائے تا کہ اس کی لاش بری روحوں سے محفوظ رہے۔'' مصری جادوگروں کا دعویٰ تھا کہ وہ ایسی قوتوں کے مال ہیں کہ اعلیٰ ترین دیوتاؤں سے بھی اپنی مرضی کے مطابق کام کروا سکتے ہیں۔ ہندوستان میں برہما، شیو اور وشنو پر مشتمل تین شکلوں والا اعظیم دیوتا بھی جادوگروں کے جادو کا شکار ہو جایا کرتا تھا۔

اولڈن کہتا ہے کہ ''خاص موقعوں پر منائی جانے والی رسومات ہر قسم کے جادو کے مکمل نمونے ہیں اور ہر صورت میں جادو کی تمام اقسام پر قدامت کا ٹھپہ لگا ہوا ہے۔'' حد تو یہ ہے کہ وچ کرافٹ (سفلی علم) ہندو دھرم کا حصہ بن گیا تھا اور مقدس ترین ویدی رسومات کا لازمی جزو تھا۔ ''سام و دھان برہمن'' درحقیقت جنتر منتر اور سحر کی کتاب ہے۔ ماسپیرو کہتا ہے کہ ''قدیم مصر میں اگر کسی شخص کو دیوتا کی خوشنودی مطلوب ہوتی تو اسے جنتر منتر جاپنے پڑتے، کئی رسومات پر عمل کرنا پڑتا

، پوجا پراتھنا کرنی پڑتی اور اپنے ہاتھ دیوتا کے بت پر رکھ کر اپنے آپ کو اس کی تحویل میں دینے کا اعلان کرنا پڑتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ یہ سب کچھ دیوتا کے اپنے احکامات ہیں، جن پر عمل کرنے ہی سے وہ راضی ہو سکتا ہے۔'' قدیم زمانے کے لوگوں کا عقیدہ تھا کہ مذہبی پیشوا اپنے منصب کے طفیل ایسی خاص قوت کا مالک ہو جاتا ہے کہ وہ مذہبی احکام کی خلاف ورزی کرنے والے شخص پر جادو کر سکتا ہے، یا جیسا کہ آئرلینڈ میں کہا جاتا تھا کہ وہ اسے بد دعا دے سکتا ہے۔ یہ قدیم عقیدہ دور حاضر میں بھی موجود ہے۔ رابرٹسن سمتھ کہتا ہے کہ ''منظم یا مجموعی طور پر سماجی تنظیم کا دشمن تصور کیے جانے والے جادو پر تاریک اور خفیہ مقامات پر عمل کیا جاتا تھا اور اسے مختلف متوں (Cults) کی پست رسومات کی ایسی نقالی کی کہ جو ان کی توہین کی حد تک پہنچ گئی۔ اس کے برعکس مذہب نے الوہیت کا ایک اخلاقی تصور تشکیل دیا ہے، جس کے تحت انسان نیک اعمال کر کے غیر معمولی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔ جادو کے آغاز کے حوالے سے مختلف مستند علماء کے پیش کردہ نظریات کو بیان کرنے کے بعد ہم یہ جائزہ لیں گے کہ ابتدائی تہذیبوں میں جادو کس طرح پیدا ہوا اور اس پر کن کن انداز سے عمل کیا جاتا تھا۔

مافوق الفطرت ہستیاں

چھوٹی جسامت والی خاص مافوق الفطرت ہستیوں پر یقین مختلف نسلوں کے لوگوں میں مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ ہستیاں دلکش وضع قطع کی حامل اور عموماً مہربان اثرات کی مالک ہوتی تھیں۔ مشرق بعید میں یہ مافوق الفطرت ہستیاں رومانوی کہانیوں کا حصہ ہوتی تھیں اور قدیم ہندو روایت کے مطابق وہ انسان کی تخلیق سے پہلے بھی اس زمین پر آباد تھیں۔ قدیم ایران میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہونے کا عقیدہ پایا جاتا تھا، جو کہ آسیب زدہ مقامات اور محلات میں رہتی تھیں۔ یورپ میں کیلٹک نسلیں عمومی طور پر اس توہم کو مانتی تھیں، جب کہ گوتھک لوگوں نے روحوں کی زیادہ خبیث قسموں بھوتوں اور زمین کے اندر رہنے والے بھتنوں کو متعارف کروایا۔ جنوبی یورپ کی شاعرانہ دیومالا میں وہ ازمنہ وسطیٰ کی ابتدا میں نمودار ہوتی ہیں اور اٹلی، فرانس اور سپین کی رومانوی کہانیوں میں بھی ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ قدیم ایران میں پریوں پر عام یقین تھا اور ان کی وضع قطع بیان کرتے ہوئے کہا جاتا تھا کہ وہ ایسی ہستیاں ہیں جو کہ انسانوں کے خوبصورت نقش

ہائے کوچک (منی ایچرز) ہیں۔

پریاں اور ان کے بادشاہ وملکہ ابتدائی دیو مالا میں سامنے آتے ہیں اور بعدازاں ڈیانا اور اس کی نازنین ساتھیوں کی حیثیت سے۔ فرانس کے اولین رومانوی قصوں میں اوبرن کو بے مثال حسن وجمال کی مالک ایک ننھی سی مخلوق کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس نے ہیروں کا تاج پہنا ہوتا تھا۔ جب وہ قرنا پھونکتی تو جو سنتا بے اختیار رقص کرنے لگتا۔ ان پریوں اور دیگر مافوق الفطرت ہستیوں کے پاس یہ قوت ہوتی ہے کہ جب چاہیں اپنے آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپا سکتی ہیں۔ جون آف آرک پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ ڈومپری کے نزدیک اس درخت اور فوارے کی طرف باقاعدگی سے آیا جایا کرتی تھی جن کے بارے میں مشہور تھا کہ وہاں پریاں رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ رقص کرتی تھی نیز اس نے اپنے وطن کی خدمت کرنے میں ان سے معاونت حاصل کی تھی۔ ازمنہ وسطیٰ میں کسی پر جادوگری کا الزام لگایا جاتا تو اس میں پریوں کا بھی ذکر ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر این جیفریز اس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ پریوں کو چھ مہینے کھلاتی پلاتی رہی تھی۔ اس کے اپنے بیان کے مطابق وہ ایک روز کارنوال میں سینٹ ٹیتھ کے باغ میں بیٹھی جرابیں بن رہی تھی کہ سبز لباس میں ملبوس چھ ننھے منے افراد اچانک باغ کی دیوار پھاند کر اندر آ گئے۔ انہوں نے اسے بیماروں کو صحت یاب کرنے کی قوت عطا کی۔

سکاٹ نے سکاٹش پریوں کا جو احوال لکھا ہے، اس کے مطابق وہ اتنے مہربان کردار کی ہوتیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ جسامت میں چھوٹی ہوتی ہیں اور سبز پہاڑیوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ انہیں اکثر وبیشتر ان پہاڑیوں کے اوپر دائرے بنا کر نہایت دلکش رقص کرتے دیکھا گیا ہے۔ وہ سبز، بھورا یا خاکستری لباس پہنتی ہیں اور دکھائی نہ دینے والے گھوڑوں پر، اور کبھی کبھار حقیقی گھوڑوں پر، سواری کرنے کی بہت شوقین ہوتی ہیں۔ جنہیں وہ بہت تیز رفتاری سے دوڑاتی ہیں۔

چاسر نے پریوں کے بادشاہ اور ملکہ کے تصور کو Rime of St. Thopas اور Wife Of Bathes Tale میں استعمال کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ان کا دربار بادشاہ آرتھر

کے زمانے میں لگتا تھا۔ Merchante's Tale میں شیطانی ارواح کو ملک پر مسلط دکھایا گیا ہے: Pluto,That Is King Of Fayrie.: نیز Prosperine And All Her Fayrie.

اوبرن کا ذکر پہلی مرتبہ ۱۵۹۴ء میں لکھے گئے ایک ڈرامے میں گیا تھا۔ اس ڈرامے کا نام تھا۔ The scottishe story of James the Fourth Slain at Flodden, Intermixd with a pleasant comedie presented by Obern, King of Fairies.

ریجنالڈ سکاٹ کے بقول "پریاں اصولی طور پر پہاڑوں اور غاروں میں رہتی ہیں۔ ان کی فطرت ہے کہ وہ مردوں عورتوں، سپاہیوں، بادشاہوں اور شہزادیوں، بچوں اور گھڑسواروں کی شکل میں چراگاہوں اور پہاڑوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ انہوں نے سبز لباس پہنے ہوتے ہیں۔ وہ رات کے وقت کھیتوں سے پٹ سن کے ڈنٹھل چرا لیتی ہیں اور انہیں گھوڑوں میں تبدیل کر لیتی ہیں۔

"وہ دیہاتی گھروں میں ملازموں اور چرواہوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی ہیں اور بعض اوقات رخصت ہوتے وقت روٹی، مکھن اور پنیر ان کے لئے چھوڑ جاتی ہیں۔ اگر وہ انہیں کھانے سے انکار کریں تو پریاں انہیں تنگ کرتی ہیں۔" ایک اور پرانا ادیب جان ویسٹر لکھتا ہے۔ "ماضی میں کہ جب ہر طرف جہالت کا دور دورہ ہوتا تھا، عام خیال تھا (اور عوام میں آج بھی یہ خیال موجود ہے) کہ زمین پر ایک خاص مخلوق موجود ہے۔ وہ اسے پری کہتے تھے۔ ان کی جسامت چھوٹی بیان کی جاتی تھی۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ پریاں نظر آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی غائب ہو جاتی ہیں۔"

اس خیال میں "پریاں دراصل بونے ہوتے ہیں، جو کہ دنیا میں حقیقتاً وجود رکھتے ہیں اور شاید اب بھی جزیروں اور پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ وہ بھوت پریت نہیں ہیں۔ بلکہ یا تو وہ نوع انسان سے تعلق رکھتے ہیں یا چھوٹے بندر اور ساطیر ہیں جو پہاڑوں میں بنے ہوئے خفیہ غاروں میں رہتے ہیں۔" کچھ جادوگروں کا دعویٰ تھا کہ وہ جب چاہے پریوں کو بلا سکتے ہیں۔ ایشمولیئن کلیکشن میں موجود پندرھویں صدی کے ایک مخطوطے میں درج ذیل طریقے کو "پریاں بلانے کا بہترین طریقہ" قرار دیا گیا ہے۔ "تین انچ چوڑا اور تین انچ لمبا آئینہ زہرہ لیں۔ اسے سفید مرغی

کے خون میں رکھ دیں۔ اسے اسی طرح تین بدھ یا تین جمعوں تک پڑا رہنے دیں۔ پھر اسے نکال کر مقدس پانی سے دھوئیں۔ اس پر بانس کی چھڑیوں کو گھمائیں۔ پھر انہیں کسی ایسی پہاڑی میں دبا دیں جہاں پریاں رہتی ہوں۔ بدھ اور جمعہ کو ۸، ۳ اور ۱۰ بجے پری کو بلائیں لیکن پری کو بلاتے وقت پاک صاف ہونا بہت ضروری ہے اور آپ کا منہ مشرق کی جانب ہونا چاہئے۔ جب پری حاضر ہو جائے تب اسے آئینے سے باندھ لیں۔"

پریوں کا تصور مختلف ملکوں اور قوموں میں مختلف ہے۔ پریاں شاعروں کے تصور پر بھی حاوی تھیں اور شیکسپیئر کے کئی ڈراموں سے پتا چلتا ہے کہ اس کے زمانے میں پریوں کے وجود پر یقین عام تھا۔ سب سے بڑھ کر پریوں نے بچوں کے تخیل پر غلبہ پا لیا تھا اور موجودہ زمانے کی بچوں کی کہانیوں اور ڈراموں میں بھی پریاں دکھائی جاتی ہیں۔ قدیم زمانوں والی اچھی اور بری پریاں بچوں کیلئے تو آج بھی موجود ہیں اور جب تک شیکسپیئر کے ڈرامے باقی ہیں شریر پک، روبن گڈ فیلو وغیرہ ہر کسی کے دل کو مسرت بخشتی رہیں گی۔

ایلف ایک ایسی چھوٹی سی مخلوق تھی جس کے بارے میں تصور تھا کہ وہ پہاڑوں میں رہتی ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی مانا جاتا تھا کہ وہ انسانوں ہی کی طرح عقل کی حامل ہے اور مکینیکل فنون میں مہارت رکھتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ایلفوں کا تصور سکینڈے نیویائی دیومالا کی برگلفین سے لیا گیا تھا۔ اولاس میگنس ان سے "پریوں والے دائرے" منسوب کرتا ہے، جنہیں آج ہم فنکس کی ایک نوع کے طور پر جانتے ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں نکونی Flints کو "ایلف کے تیر" کہا جاتا تھا۔ ان کے حوالے سے یہ عقیدہ موجود تھا کہ ایلف ان تیروں سے جانوروں کو نشانہ بناتی ہیں اور اگرچہ ان کی کھال سلامت رہتی ہے، تاہم وہ اچانک گر کر مر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے متعلق یہ عقیدہ بھی موجود تھا کہ جن جانوروں کو کوئی دورہ پڑا ہوا ہو اگر ایلف کا تیر انہیں چھو لے یا انہیں ایسا پانی پلا دیا جائے جس میں ایلف کا تیر ڈبویا گیا ہو تو وہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
غیر چمکدار بالوں کیلئے "ایلف لٹیں" کی جو اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔ اسے اس تصور سے اخذ

کیا گیا تھا کہ ایلفیں بدقسمتی کا باعث بن سکتی ہیں۔ شیکسپیئر "رومیو اور جولیٹ" کے درج ذیل مصرعوں میں اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"This is that very mab
That plats the manes of horses in the night.
And bakes the elf-locks in foul sluttish hair
Which once entangled much misfortune bodes."

ایلفوں سے ایک اور شیطانی عمل منسوب کیا جاتا تھا کہ وہ پنگھوڑوں میں سوئے ہوئے بچوں کو اٹھا کر ان کی جگہ اپنے بچے رکھ دیتی ہیں۔ ایسے بچوں کو "ایلفن بچے" کہا جاتا تھا۔ سپینسر کی تخلیق کی تخلیق Court Of Faerie کے نائٹس Knights اسی طرح پیدا ہوئے تھے۔ اس قسم کی کہانیاں سکاٹ لینڈ، آئر لینڈ اور آئل آف مین میں عام تھیں۔ والڈرون DESCRIPTION OF THE ISLE OF MAN. میں ایک ایلفن بچے کے بارے میں لکھتا ہے۔ جس سے کہ اس کی ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کہتا ہے۔ "آسمان کے نیچے کسی کا چہرا اتنا حسین نہیں ہو سکتا۔ اس کی عمر ۵ اور ۶ سال کے درمیان تھی اور بظاہر وہ تندرست و توانا لگتا تھا۔ اس کے جسم کا کوئی جوڑ حرکت نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ نہ چل سکتا تھا اور نہ ہی اٹھ کر کھڑا ہو سکتا تھا۔ اس کے اعضاء بہت چوڑے تھے لیکن کسی چھ ماہ کے شیر خوار بچے کی طرح چھوٹے چھوٹے تھے۔ اس کا رنگ انتہائی دلکش اور بال دنیا میں سب سے زیادہ عمدہ، ریشمیں اور نرم تھے۔ وہ نہ کبھی بولتا تھا اور نہ روتا تھا۔ وہ بمشکل ہی کچھ کھاتا تھا۔ اسے شاذ و نادر ہی مسکراتے دیکھا گیا۔ تاہم اگر کوئی اسے "ایلف پری" کہہ کر بلاتا تو وہ مسکراتا اور بلانے والے کو اس طرح تکنے لگتا کہ جیسے آر پار دیکھ رہا ہو۔"

غائب ہو جانے والے بچے کو واپس لانے کے طریقوں میں ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ اس کی جگہ رکھے گئے بچے کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیا جاتا تھا۔ "ایڈا" نامی کتاب میں لکھا ہے

کہ روشنی کی ایلفیں افلاک پر رہتی ہیں جبکہ تاریکی کی ایلفیں زمین کے نیچے رہتی ہیں۔ تمام ٹیوٹانی اقوام ایسے عقائد کی حامل تھیں اور بہادری کے رومانوی قصے ان سے بھرے پڑے ہیں۔ جرمنی کے کچھ علاقوں کے دیہاتیوں کا عقیدہ تھا کہ جو لوگ پشت کے بل سوتے ہیں ایلفیں ان پر لیٹ جاتی ہیں اور سونے والوں کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ طویل عرصے تک ڈراؤنے خوابوں کے حوالے سے یہ عقیدہ موجود رہا ہے کہ بری روحیں ان کا باعث ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان بری روحوں کو بھگانے کیلئے بستر کے اوپر گھوڑے کی نعل لٹکائی جاتی تھی۔

لی لوئر کہتا ہے کہ ''شناسا روحیں ایسی روحیں ہوتی تھیں جو کہ بیان کردہ اوقات پر آیا کرتی تھیں۔ وہ اپنی پسند کی شکلیں اپنا کر آنکھوں کے سامنے آجاتی تھیں اور ان سے گفتگو کی جاسکتی تھی۔ یونانی انہیں پیریڈرائی کہتے تھے۔'' کہا جاتا ہے کہ اسی قسم کی ایک روح سقراط کی خادمہ تھی۔ سرٹوریس کا دعویٰ تھا کہ ایک روح اس کے احکامات کی تابع ہے۔ اس کے بقول ڈیانا نے اسے ہرن کے سفید رنگ کے بچے کی صورت میں عطا کیا تھا اور وہ ڈیانا کے پیغامات اس تک پہنچاتا تھا۔ سکاٹ لینڈ کے باشندے سکاٹش براؤنی کو قدیم لوگوں کی شناسا روحیں تصور کرتے تھے۔ براؤنی کی خصوصیت یہ تھی وہ جو بھی کام کرتی تھی اس کا معاوضہ نہیں لیتی تھی۔ کورنیلیس اگر پا کے ساتھ ہمیشہ رہنے والا سیاہ کتا بھی اسی قسم کی شناسا روح مانا جاتا تھا۔ لوگوں کا عقیدہ تھا کہ شناسا روحوں کو شیشیوں اور انگوٹھیوں میں بند یا قید کیا جاسکتا ہے۔ سلامانکا اور تولیڈو اور اٹلی کے جادوگر اس میں مہارت رکھتے تھے۔

ہے وڈ کہتا ہے: ''ہر جادوگرنی کے پاس ایک شناسا روح ہوتی ہے۔ جو کہ ان کی مددگار ہوتی ہے۔ یہ روح کتے یا بلی کی صورت میں بعض اوقات ظاہر بھی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی روحوں کو انگوٹھیوں، صندوقوں اور تابوتوں میں رکھا جاتا ہے۔''

فلوسٹریٹس کہتا ہے: ''اپولونیس ٹیانیس کے ساتھ ہمیشہ ایک شناسا روح رہتی تھی اور جو ہانز جوڈوکس روزا، جو کہ کورٹاسینیا کا باشندہ تھا، ہر پانچویں دن شناسا روح کے ساتھ مشاورت کرتا

تھا۔ یہ روح اس کی انگوٹھی میں بند تھی۔ وہ اسے اپنی مشیر اور رہنما تصور کرتا تھا اور مختلف معاملات میں اس سے ہدایت لیتا تھا۔ اس روح نے اسے تمام دکھ درد اور بیماریوں کا علاج بتادیا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک عالم اور بے مثال معالج کی حیثیت سے مشہور ہو گیا۔ بالآخر آرنہم، گلڈر لینڈ میں اس پر جادوٹونا کرنے کا الزام عائد کر کے اسے علاج معالجے سے روک دیا گیا جبکہ اس کی انگوٹھی کو بھرے بازار میں ایک پتھر پر رکھ کر ہتھوڑے کی ضرب سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔''

پیراسیلسس کے حوالے سے یہ یقین کیا جاتا تھا کہ اس کے ساتھ بھی ایک شناسا روح رہتی ہے جو کہ اس کی تلوار کے دستے میں جڑے ایک پتھر میں بند ہے۔ وہ اپنی تلوار کبھی زمین پر نہیں رکھتا تھا بلکہ ہمیشہ بستر میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ وہ اکثر آدھی رات کو اٹھ جاتا اور اس سے فرش پر ضربیں لگانے لگتا۔ جادوگرنیوں کی شناسا روح کالی بلی یا بڑے مینڈک کی شکل میں ہر وقت ان کے پیچھے پیچھے پھرتی رہتی تھی۔ یہ جانور اس کی کرسی پر بیٹھ جاتے اور جادوگرنیاں ان سے گفتگو کیا کرتی تھیں۔ بٹلر HUDIBRAS کے درج ذیل مصرعوں میں شناسا روحوں کا ذکر یوں کرتا ہے۔

Bombastus kept a devil's bird
Shut in the pummel of his sword,
That taught him all the cunning pranks
Of past and future mountbanks.
Kelly did all his feats upon.
The devil,s looking glass a stone,
Where, playing with him at bo-peep
He solve,d all problems ne,er so deep.
Agrippa kept a stygian pug.
I,th,grab and habit of a dig,
That was his tutor ,and the cur
Read to the,occult philosopher.

کیلٹک اقوام کی کہانیوں میں بنشی نامی ایک مافوق الفطرت ہستی کا ذکر کثرت سے آتا ہے۔ یہ خبردار کرنے والی روح تھی، جو کہ کچھ خاص خاندانوں اور قبیلوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا کرتی تھی۔ عمومی عقیدہ یہ تھا کہ یہ روحیں عورتوں کی ہوتی ہیں جن کی تقدیریں، کسی اتفاق کے تحت، ان خاندانوں سے منسلک ہو گئی ہیں، جن کو وہ خطروں سے خبردار کرتی ہیں۔ بعض اوقات یہ روح نوجوان عورت کی ہوتی، تاہم اکثر اوقات وہ بہت بوڑھی ہوتی تھی، جس کے لمبے لمبے بال اس کے شانوں پر بکھرے رہتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ وہ سفید ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے ہوتی ہے اور اس کا فرض تھا کہ وہ متعلقہ خاندان کو آنے والی اموات یا سانحات سے خبردار کرے۔ اس مقصد کیلئے وہ ہوا کی آواز جیسی آواز نکالتی تھی، تاہم اس کی آواز انسانی صدا سے مشابہہ ہوتی تھی۔ یہ آواز بہت فاصلے تک سنی جا سکتی تھی۔ وہ کبھی کبھار ہی دکھائی دیتی تھی، اور وہ بھی انہی لوگوں کو جن سے کہ اس کا تعلق ہوتا تھا۔ بہت سی پرانی آئرش بیلیڈ نظموں میں بنشی کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل مصرعوں میں

Twas the banshee,s lonely wailing, :

Well I knew the voice of death,

In the night wind slowly sailing

O,er the bleadk and gloomy heath."

آئرلینڈ کے بہت سے قدیم خاندان اپنی بنشی رکھتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ بعض خاندانوں میں تو آج بھی کسی قریبی رشتے دار کی موت سے پہلے وہ نمودار ہوتی ہے۔ خبردار کرنے والی روح صرف آئرلینڈ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اٹلی اور جرمنی میں بھی ایسی ہی خبردار کرنے والی روحیں بہت سے خاندانوں میں موجود ہیں۔ سکاٹ نے سکاٹ لینڈ کے حوالے سے اس کی متعدد مثالیں درج کی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ٹلوشگورم کے خاندان میں ایک نسوانی روح موجود تھی جس کا بایاں بازو اور ہاتھ بالوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ لوش مین کے نزدیک واقع سپیڈ

لنز قلعہ بھی آسیب زدہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں موجود بھوت ایک قیدی کا تھا، جسے وہاں ایک زمین دوز کوٹھڑی میں قید کر دیا گیا تھا اور وہ بھوک کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔ اس بھوت کی آمد و رفت اتنی زیادہ ہو گئی تھی کہ اسے بھگانے کیلئے ایک پادری بلوانا پڑا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پادری ایک قدیم انجیل پڑھنے لگا اور چوبیس گھنٹے بعد وہ بھوت کو قلعے کے ایک حصے تک محدود کرنے میں کامیاب ہوا، تاہم اس کی چیخیں اور آہیں تب بھی سنی جا سکتی تھیں۔ پادری نے وہ قدیم انجیل اسی قلعے میں رکھ دی تا کہ اس کے اثر سے بھوت باہر نہ نکل سکے۔ ایک مرتبہ اس قدیم انجیل کی جلد کو دوبارہ بندھوانے کیلئے لے جایا گیا تو بھوت پھر سے نمودار ہونے لگا۔ آخر انجیل کو قلعے میں واپس لایا گیا تو بھوت سے چھٹکارا مل سکا۔

کہا جاتا ہے کہ جن ایک ایسی غیر مرئی مخلوق ہوتی ہے جو کسی فرد کے ساتھ پیدائشی طور پر ہوتی ہے تاہم اس کا تذکرہ مغربی اقوام کی نسبت مشرقی اقوام کی کہانیوں میں کثرت سے ملتا ہے۔ وہ پست درجے کی مخلوق ہوتے تھے اور مردوں کے رفیق ہوتے تھے۔ وہ مردوں سے اچھے یا برے کام لیا کرتے تھے۔ کیونکہ مشرق کے جن اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ عربوں کے جن فارس والوں کے جنوں سے مختلف ہوتے تھے۔ ''الف لیلہ'' کے جن ہندوستانی قصوں کے دیو ہیں، جنہیں فارس والوں نے اپنے رومانوی قصوں کیلئے مستعار لے لیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ جن ہندو دیو مالا کے دیو یا دیوتاؤں کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ عربوں کے بیان کے مطابق جن مجسم ہستیاں تھے۔ وہ بعض اوقات حیوانی شکل و صورت کے حامل دکھائے گئے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ وہ انسانی صورت اختیار کر سکتے ہیں اور کسی جگہ سے غائب ہو کر دوسری جگہ ظاہر ہونے کی قدرت رکھتے ہیں۔ ان کے حوالے سے عقیدہ تھا کہ وہ زمین کے نیچے رہتے ہیں اور زمین پر برے اثرات ڈال سکتے ہیں۔ ان کے شر سے بچنے کیلئے شادی شدہ مرد تازہ ہل چلے ہوئے کھیتوں میں کسی جانور کا خون چھڑکا کرتا تھا۔

فارس کا دیو مغرب کے ازمنہ وسطیٰ کے شیطان سے کافی مشابہت رکھتا ہے اور وہ نر اور

مادہ ہر دو اصناف کے حامل ہوتے تھے۔ فارس والوں کی روایت کے مطابق نر دیو آدم کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے سے دنیا پر حکمران تھے۔ ان کے بارے میں عقیدہ تھا کہ وہ مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں، بالخصوص سانپ کی اور قدیم فارسی رومانوی قصوں کی تصویروں میں انہیں سانپ کے رو..ہی میں دکھایا گیا ہے۔ ہندوؤں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ جس دنیا میں رہتے ہیں اس کا نام دائیور ہے۔ ہندو رومانوی قصوں میں انہیں عفریتوں سے جنگ لڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ انہیں لاتعداد درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

قیاس کیا جاتا ہے کہ لفظ Devil فارسی کے لفظ DIV سے بنایا گیا تھا۔ اس کے مترادف عبرانی لفظ کے معنی بالوں والا کیلئے جاتے تھے اور بکریوں پر اس کا اطلاق ہوتا تھا۔ پر خورست کہتا ہے۔ یہ امر غیر یقینی نہیں ہے کہ عیسائیوں نے دم، سینگوں اور کھروں والے بکری نما شیطان کا تصور پان PAN اخذ کیا ہو۔''

سر تھامس براؤن تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ربیوں کا عقیدہ تھا کہ شیطان اکثر و بیشتر بکری کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ چنانچہ بکری کو گناہ کے کفارے نیز آخری حساب کتاب کے موقع پر گناہگاروں کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا۔ ازمنہ وسطیٰ میں مشرقی اقوام نے شیطان Devil کی جو تصویریں بنائی تھیں، ان میں اسے سینگوں اور دم کے ساتھ دکھایا گیا ہے جبکہ اس کا مسخ شدہ سر اور چہرہ جسم کے خاص حصوں پر دکھایا گیا ہے۔ رنگین تصویروں میں اسے سیاہی مائل سرخ یا بھورے اور سیاہ رنگوں سے بنایا گیا ہے جبکہ Satan کی تصویر سبز رنگ سے بنائی گئی ہے۔ بعد کے زمانوں میں اسے سیاہ بلی کے روپ میں دکھایا گیا ہے، تاہم جادوگرنیوں کی تقریبات کے موقع پر اسے عموماً بکرے یا مینڈھے کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ انکیوبس ایک ایسی روح تھی، جس سے ڈراؤنے خواب منسوب کئے جاتے تھے۔ اس کے حوالے سے عقیدہ تھا کہ وہ رات کی تاریکی میں سونے والوں پر آجاتی ہے اور اسے دہشت ناک خواب دکھاتی ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک متعلقہ شخص اسے جھٹک کر دور نہ کر دے۔ کیسلر کہتا ہے کہ لفظ

Nachmar کو Mair سے اخذ کیا گیا ہے، جو کہ بوڑھی عورت کیلئے استعمال ہوتا ہے، کیونکہ روح سینے پر چڑھ بیٹھتی تھی اور پھیپھڑوں کو دبا کر سانس روک دیتی تھی۔ انگریزی اور ڈچ زبانوں میں جرمن لفظ ہی اپنا لیا گیا تھا تاہم سویڈن کے لوگ صرف MARA کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کچھ ملکوں میں یہ روایت موجود ہے کہ ڈراؤنے خوابوں کا باعث ایک عورت بنتی ہے جو نہ صرف مردوں پر بلکہ گھوڑوں پر بھی سواری کی عادی ہے۔ دیہاتی لوگ اسے اصطبل سے دور رکھنے کیلئے اصطبل کے دروازے پر والپرگس نائٹ کو مقدس چاک سے مقدس عبارتیں لکھتے تھے۔ اس مقصد کیلئے گھوڑے کی نعل بھی استعمال کی جاتی تھی اور موجودہ زمانے میں بھی برطانیہ کے بعض حصوں میں ڈراؤنے خوابوں سے تحفظ کیلئے بستر کے اوپر ایک بجی ہوئی نعل لٹکا دی جاتی ہے۔

ایک پرانا لکھاری لکھتا ہے کہ ''انکیو بائی اور سکیو بائی ایسی بد ارواح ہیں جو ڈراؤنے خواب دکھانے کیلئے بعض اوقات مردوں اور بعض اوقات عورتوں کی صورت شکل اختیار کر لیتی ہیں اور بہت خوفناک کام کرتی ہیں۔ سینٹ آگسٹین نے کہا تھا کہ ساطیر اور فاؤن انکیو بائی تھے۔'' لفظ انکیوبس کو آج بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان دنوں اس کا مطلب ہے ایسا بوجھ جسے اتار پھینکنا مشکل ہو۔ ویمپائروں نے صدیوں تک انسانوں کے تخیل کی آگ کو بھڑکایا ہے۔ اس حقیقت نے بھی ان کی موجودگی کے امکان کو تقویت دی کہ بعض جانور انسان کا خون چوسنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ قدیم ادیبوں نے ویمپائروں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ایسے اشخاص ہیں جو راتوں میں اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور زندہ انسانوں کا خون پی کر اپنی قبروں میں واپس آجاتے ہیں۔'' اس عقیدے کو اس حقیقت نے پختگی عطا کی کہ بعض مرنے والوں کے لواحقین متعلقہ شخص کی موت کے کچھ دنوں بعد کمزور اور پیلے ہو جاتے ہیں۔ ہنگری بالخصوص ویمپائرازم کی کہانیوں کا گڑھ رہا ہے اور ان کی خوفناک حرکتوں پر مبنی عجیب و غریب کہانیوں کیلئے مختلف نظریات گھڑے گئے تھے۔ ماضی میں ایسا بھی ہوتا رہا ہے کہ کسی شخص کی لاش پر شبہ ہو جاتا کہ وہ ویمپائر ہے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے اور اگر تازہ خون نکلتا تو الزام کو درست قرار دے دیا جاتا۔ ویمپائر کو اس کی حرکتوں

سے روکنے کیلئے لاش کے دل میں نوکدار سلاخ ٹھونک دی جاتی اور پھر اسے جلا دیا جاتا۔ بعض مقامات پر اس دہشت انگیز مخلوق کے خلاف عدالتی کارروائی ہوتی اور قبروں سے نکالی گئیں لاشوں کا معائنہ کر کے ان کے خون آشام ہونے کا اندازہ لگایا جاتا۔ اس سلسلے میں اعضاء کی لچک داری اور خون کے بہاؤ کو خاص طور پر ثبوت مانا جاتا تھا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ زیادہ ذہین افراد یہ سوچنے لگے کہ نام نہاد ویمپائر دراصل ایسے اشخاص ہوتے ہیں جنہیں قبروں میں زندہ دفنا دیا گیا ہوتا ہے۔ ویمپائروں سے متعلق ایک کہانی سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ کہانی ۱۷۳۸ء "Letter Juives" میں موجود ہے اور اس پر عینی شاہدوں کی حیثیت سے بادشاہ کے محافظوں کے دو افسروں کے دستخط ثبت ہیں۔ کہانی درج ذیل ہے۔:

"یہ ستمبر 1738ء کے آغاز کی بات ہے کہ ایک 62 سالہ آدمی گریڈنز کے نزدیک کسیلو والبستی میں فوت ہو گیا۔ دفنائے جانے کے تین دن بعد وہ رات کے وقت اپنے بیٹے کے سامنے نمودار ہوا اور کھانے کو کچھ مانگا۔ بیٹے نے اسے کھانا دے دیا اور وہ اسے لے کر غائب ہو گیا۔ بیٹے نے اگلے دن پڑوسیوں کو سارا ماجرا سنایا۔ ایک رات چھوڑ کر اگلی رات باپ پھر نمودار ہوا اور اس نے بیٹے سے دوبارہ کھانا مانگا۔ اگلی رات بیٹا اپنے بستر میں مردہ پایا گیا۔ چند ہی دنوں میں بستی کے کچھ لوگ بیمار رہ کر مر گئے۔ بلغراد میں عدالت کو درخواست دی گئی۔ وہاں سے تین افراد کو تفتیش کیلئے بستی میں بھیجا گیا۔

انہوں نے چھ ہفتوں کے دوران مرنے والوں کی قبروں کو کھدوایا۔ جب انہوں نے بوڑھے آدمی کی قبر کھدوائی تو دیکھا کہ اس کی لاش کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس کا سانس قدرتی طریقے سے جاری تھا۔ اس پر انہوں نے فیصلہ دیا کہ وہ ویمپائر ہے۔ ان تینوں میں سے دو افسر اور ایک جلاد تھا۔ جلاد نے افسروں کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بوڑھے کی لاش کے دل میں لوہے کی نوک دار سلاخ ٹھونک دی اور اس کے بعد لاش کو جلا کر راکھ بنا دیا گیا۔"

لابے ای بستی میں ہونے والے ایک واقعے کے حوالے سے جو کہانی ملتی ہے اس میں

کہا گیا ہے کہ ایک کسان نے ایک ویمپائر کو پکڑا۔ وہ کسان چرچ کے مینار پر چڑھ کر پہرا دے رہا تھا۔ اسنے ویمپائر کے سر پر زوردار ضرب مار کر اسے زمین پر گرایا اور پھر کلہاڑی سے اس کا سر قلم کر دیا۔ ویمپائروں کی کہانیاں اس قسم کی ہوتی تھیں اور ان کے وجود پر اٹھارہویں صدی تک یقین کیا جاتا تھا۔ ٹورنفورٹ ۱۷۱۷ء میں بیان کرتا ہے کہ آرچی پیلیگو میں جزائر کے باشندوں کو ویمپائروں پر پختہ یقین تھا۔ یونانی چرچ جن عیسائیوں سے قطع تعلق کر لیتا ہے وہ اپنے مرنے والوں کی لاشوں کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس نے جزیرہ مائکون میں ایک لاش کو ویمپائر قرار دے کر قبر سے نکالنے، ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور جلانے کا عمل اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ کہا گیا تھا کہ اس ویمپائر نے بستی کے آدھے باشندوں کی ہڈیاں توڑ دی تھیں اور خون چوس لیا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ گوبلن یا روبن گڈ فیلو اگرچہ لوگوں کو خوفزدہ کر دیتا ہے تاہم وہ انسانوں کا دشمن نہیں ہے۔ اگرچہ شیکسپیئر نے اسے اوبرن کی پیروکار پریوں میں شامل کیا ہے، تاہم وہ پری کی نسبت فیئنڈ سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ سترھویں صدی کا ایک ادیب لکھتا ہے کہ "ہابگوبلن یا اسی قسم کی روحیں دوسری روحوں کی نسبت زیادہ شناسا اور گھریلو ہیں۔ وہ جہاں رہتی ہیں، ان مکانوں کے مکینوں کو زیادہ تنگ نہیں کرتیں تاکہ وہ مکان چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔ وہ کسی کو نقصان پہنچائے بغیر شور مچاتی ہیں، ہنستی ہیں، قہقہے لگاتی ہیں۔ بعض اوقات وہ ساز بجانے لگتی ہیں اور کوئی انہیں پکارے تو اسے جوابدیتی ہیں۔ وہ کچھ خاص نشانات، قہقہوں اور خوشگوار اشاروں میں بولتی ہیں تاکہ وہ ان سے خوفزدہ نہ ہو۔" سکاٹ لینڈ کی "بوگل" ایسی ہی ایک بے ضرر روح ہے، جو نقصان پہنچانے کی بجائے بے ضرر شرارتیں کر کے محظوظ ہوتی ہے۔ ڈریٹن "پک" کا ذکر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ بیشتر لوگ انہیں "ہابگوبلن" کہتے ہیں۔ گوبلن سے جو حرکات منسوب کی جاتی ہیں وہ "پولٹر گائسٹ" سے مماثلت رکھتی ہیں۔ جہاں گوبلن ہوتا ہے وہاں اشیاء کمرے میں لڑھکنے لگتی ہیں، برتن ٹوٹ جاتے ہیں۔ جگ میز سے اٹھتے ہیں اور ان میں موجود مشروب فرش پر گر جاتا ہے اور چاقو، کانٹے اور چمچ فضا میں یوں حرکت کرتے ہیں جیسے دکھائی نہ دینے والے ہاتھوں میں ہوں۔

جادو: بابل اور شام میں

ہمیں بابلیوں اور شامیوں کی جادوگرانہ سرگرمیوں کا علم مٹی کی تختیوں پر درج ان عبارتوں کے ذریعے ہوا ہے جن کا ترجمہ آر۔کیمبل اور دیگر علماء نے کیا ہے۔اس امر پر یقین کیا جاتا ہے کہ یہ تختیاں ان سے بھی زیادہ پرانی تختیوں کی نقل ہیں۔ان کے زمانے کے حوالے سے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ یہ چھ سے سات ہزار سال قدیم ہیں۔اس قدیم ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ اس زمانے میں جادو پر عمومی طور پر یقین کیا جاتا تھا اور لوگوں کی زندگیوں میں اس نے اہم کردار ادا کیا تھا۔گل گامش کی داستان سے پتا چلتا ہے کہ وہ غیب بینی اور شگون گوئی کیا کرتے تھے۔گل گامش نے دیوتا زگل سے التجا کی کہ وہ اسکے دوست اینکی کو اس سے دوبارہ ملا دے۔دیوتا نے زمین کو کھول دیا اور اس کا اوتا کو یعنی بھوت زمین سے نکل کر اس سے آملا۔بابلیوں کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں جسم میں بری روحوں کے داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔چنانچہ یہ امر فطری تھا کہ جادو کو بیمار کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا۔

جادوئی مخطوطوں کا مقصد جادوگر مذہبی پیشوا کو روحیں بلوانے کے قابل بنانا ہوتا تھا۔

اس کے علاوہ ان کا مقصد انہیں روحوں کے برے اثرات کا توڑ کرنے کا اہل بنانا بھی ہوتا تھا۔بیمار پر اثر انداز ہونے والی روح کو بھگانے کے لئے اس کا نام پکارنا ضروری ہوا کرتا تھا۔اسی لئے مٹی کی تختیوں پر ہمیں بری روحوں کے ناموں کی طویل فہرستیں ملتی ہیں۔ان میں ان مرحومین کے بھوت بھی شامل ہیں جو کہ زمین پر ہی آوارہ پھرتے رہتے تھے۔بیمار کو علاج کیلئے جادوگر کے پاس لے جایا جاتا تھا۔وہ جادوئی الفاظ کو بار بار دہراتا اور دیوتاؤں کی پرارتھنا کر کے بری روح پر قابو پانے کیلئے دیوتاؤں کی مدد مانگتا۔اس عمل کو تقویت دینے کیلئے مختلف قسم کے نذرانے بھی دیئے جاتے تھے۔جن اشیاء کے نام اس حوالے سے مٹی کی تختیوں پر ملتے ہیں، ان میں شامل ہیں: شہد مکھن، کھجوریں، لہسن، مکئی، پودے، لکڑی کے ٹکڑے، بھیڑوں کی کھالیں، اون، سونے کے ٹکڑے اور قیمتی جواہرات۔عمومی طور پر انہیں آگ کی نذر کر دیا جاتا تھا۔بابلیوں کے ہاں جادوئی الفاظ کی تکرار

کے ساتھ ساتھ بخورات سلگائے جاتے تھے تا کہ دیوتا خوش ہو جائیں۔التجا کرنے والا منتر پڑھنے کے دوران اپنا نام بھی لیتا تھا۔اس کے بعد ''ہاتھ اوپر اٹھانے والی پوجا'' کی جاتی۔

جب پوجا چاند گرہن کے بعد کی جاتی تو خاص رسوم اور تقریبات منائی جاتیں۔''ہاتھ اوپر اٹھانے والی پوجا'' کے ساتھ ''گرہوں والی رسی'' کی رسم اکثر و بیشتر ادا کی جاتی تھی۔جب جادوگر مذہبی پیشوا گرہ کھولتا تو اسے خاص الفاظ ادا کرنے ہوتے تھے۔کوئی التجا کرنے سے پہلے دیوتا یا دیوی کو تحائف پیش کرنا ضروری ہوتا تھا۔قربان گاہ نذرانوں سے بھر جاتی اور دعائیں مانگنے سے پہلے بخورات سلگائے جاتے۔تا سمیتو کی پوجا کے دوران ادا کیے جانے والے الفاظ کچھ یوں ہوتے تھے: میں فلاں بن فلاں، جس کا دیوتا اور دیوی ہے۔چاند گرہن کے برے وقت میں پوجا کرتا ہوں۔میری بیماری ختم ہو جائے، میرے جسم کی تکلیف دور ہو جائے! میرے اعضاء کی کمزوری رفع ہو جائے! مجھ پر اثر انداز زہروں کا اثر مٹ جائے!

جادو کے اعمال میں تین چیزیں بنیادی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔اول ''جادوئی الفاظ'' ان کے ذریعے جادوگر دیوتاؤں یا مافوق الفطرت عناصر کو مدد کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔دوم اس شخص یا بری روح کا نام جو کہ مقابل میں عمل کر رہی ہے۔سوم تعویذ، گنڈے یا موم اور مٹی کے پتلے، یا بعض اوقات بال اور کٹے ہوئے ناخنوں کے ٹکڑے۔

شامی روحوں کے ایک خاص علم کے حامل تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد کسی انسان کی روح زمین پر واپس آسکتی ہے۔انہوں نے روحوں کو کئی درجوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ان میں بغیر جسم والی انسانی ارواح بھی شامل تھیں جو کہ ان کے عقیدے کے مطابق زمین پر پھرتی رہتی تھیں۔اس کے علاوہ بعض روحیں نیم انسانی اور نیم بری روح ہوتی تھیں اور بعض سراسر بری یا شیطانی روحیں ہوتی تھیں۔جادوگر کو ''بچھڑی ہوئی روحوں کو بلانے والا''

کہا جاتا تھا۔ایسا لگتا ہے کہ جادو کو ایک ہمدردانہ فن تسلیم کیا جاتا تھا۔جادوگری کی سب سے قدیم صورت پتلوں کو استعمال کرنا ہے۔دشمن کا موم یا مٹی کا پتلا جادوئی الفاظ پڑھتے ہوئے بنایا جاتا۔

پھر اس میں ناخن یا کانٹے چبھو دیئے جاتے یا پھر آگ کے قریب رکھ کر پگھلایا جاتا تاکہ جس شخص کا وہ پتلا ہے اسے اذیت پہنچے۔

اس طریقے کی قدامت بڑا اہم نکتہ ہے۔ مصری بہت پرانے زمانے میں اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ شاید یہودیوں نے اسے انہی سے سیکھا تھا۔ درج ذیل عبارت ملاحظہ کیجئے:

''اگر تو کسی کو فنا کرنا چاہتا ہے تو دریا کے دونوں کنارے سے مٹی لے کر اس سے اس شخص کا پتلا بنا، پھر اس پر اس کا نام لکھ۔ پھر سات کھجور کے درختوں سے سات شاخیں لے اور گھوڑے کے بال کی کمان بنا۔ پتلے کو موزوں جگہ پر رکھ کر کمان سے ان شاخوں کو ایک ایک کر کے تیروں کی طرح اس پر مار اور ہر تیر کے ساتھ یہ فقرہ ادا کر: فلاں بن فلاں مر جائے۔''

شبیہہ یا پتلے کو اس کے الٹ مقصد کیلئے بھی استعمال کیا جاتا تھا یعنی کسی بیمار کو اس پر قابض بری روح سے نجات دلانے کیلئے۔ مریض کا موم یا مٹی کا پتلا بنایا جاتا اور پھر جادوگر منتر پڑھ پڑھ کر بری روح کو بھگانے کی کوشش کرتا۔ جب کسی شامی کو شبہ ہو جاتا کہ اس پر جادو کر دیا گیا ہے تو وہ کسی جادوگر کے پاس جاتا اور اپنے اوپر ہونے والے جادو کا توڑ بذریعہ جادو کرواتا اور جس شخص پر جادو کروانے کا شبہ ہوتا اس پر جادو کا وار کرواتا۔ اگر کسی شخص پر کوئی بھوت غلبہ پا لیتا تو اس سے چھٹکارا پانے کیلئے اسے مختلف سیال مادوں سے نہلایا دھلایا جاتا تھا۔ بھوتوں کو بھگانے کے بہت سے طریقے ریکارڈ میں موجود ہیں اور درج ذیل طریقہ ''راتوں میں بھٹکنے اور بستروں کے پاس آنکلنے والے بھوت'' کو بھگانے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔

''جب کسی زندہ آدمی کے سامنے کوئی مردہ آدمی نمودار ہو تو وہ اس کا پتلا یا شبیہہ بنا کر اس پر بائیں سمت اس کا نام لکھے۔ اس کے بعد اسے ہرن کے سینگ میں ڈال کر کسی خاردار جھاڑی تلے سوراخ کھود کر اس میں دفنا دے۔'' جادوگر عموماً بری روحوں کے خلاف عمل کیا کرتے تھے اور قدیم تحریروں میں ان کا اثر ختم کرنے والے بہت سے منتروں کا حوالہ ملتا ہے۔ ایسی ہی ایک بری روح کا نام ایلو بتایا گیا ہے، جو کہ غاروں اور ویرانوں اور خالی عمارتوں میں چھپی ہوتی

تھی۔ ایسا لگتا ہے قدیم زمانوں میں بھی خالی عمارتوں کو بری روحوں یا بھوتوں کا مسکن تصور کیا جاتا تھا۔ ایلو کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ وہ دیکھنے میں ہولناک، آدھا انسان ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کا منہ، کان اور بازو نہیں ہوتے۔

ایک اور بری روح کا نام لیلو، لیلیتو یا ارڈاٹ لیلی تھا۔ شاید اسی کو یہودی لیلیتھ کہتے تھے، جس کا نام ربیوں کی کہانیوں میں کثرت سے ملتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ کسی عورت کی بے چین و بے قرار روح تھی، جو کہ نیم انسانی تھی اور زمین پر بھٹکتی پھرتی تھی۔ ویرانوں اور خالی عمارتوں سے بھوتوں اور روحوں کا تعلق بہت پرانا اور آفاقی دکھائی دیتا ہے۔ قدیم زمانوں کی کہانیوں میں اکثر ان کے حوالے ملتے ہیں۔

بابل کے جادوگر جادوئی تقریبات کے دوران بعض اوقات اس شخص پر پانی چھڑکا کرتے تھے، جس کے بارے میں یقین ہوتا تھا کہ اس پر بری روح کا قبضہ ہے۔ پانی کا چھڑکاؤ اس شخص پر سے بری روح کا اثر ہٹ جانے کی علامت ہوتا تھا۔ شہاب ثاقب سے حاصل ہونے والے لوہے کے ٹکڑوں کو جنہیں دیوتاؤں کے تحفے تصور کیا جاتا تھا، جادوئی عمل کے دوران استعمال کیا جاتا تھا۔ جادوگر جادوئی عمل کے دوران تمارسک کی ایک شاخ ہاتھ میں تھامے رکھتا تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ تمارسک کے مقدس درخت میں جو روح رہتی ہے، اس شاخ کے ذریعے اس کا اثر ہوگا۔ اس روح کے حوالے سے یقین کیا جاتا تھا کہ وہ درختوں میں رہنے والی بری ارواح سے طاقتور اور وہ اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں۔ جیسا کہ ایک قدیم مخطوطے کی درج ذیل عبارت سے واضح ہے:

''یہ بری روحیں بھاگنے پر مجبور ہو جائیں گی، انو کا طاقتور ہتھیار تمارسک میرے ہاتھ میں ہے۔'' تمارسک کی شاخ کو خاص تقریب میں سونے کی کلہاڑی سے کاٹا جاتا تھا۔ ایک بابلی منتر میں آیا ہے:

''ایک ذہین اور ہوشیار لوہار کو بلاؤ اس سے سونے کی کلہاڑی اور چاندی کا چاقو بناؤ سونے کی کلہاڑی سے تمارسک کو کاٹو۔''

جادوئی عمل میں پانی بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ مثال ملاحظہ ہو:

''میں ساحر ہوں، ایا کا کاہن، میں اریدو کا جادوگر ہوں

جب میں بیمار پر ایا کا پانی چھڑکتا ہوں۔''

ایک اور عبارت میں آگ اور پانی کے استعمال کا حوالہ ملتا ہے:

''اریدو کا منتر پڑھو۔ مشعل جلاؤ اور بخورات سلگاؤ۔ صاف ترین پانی سے اسے نہلاؤ تاکہ بری روحیں، بھوت پریت، شیطان گھر میں داخل نہ ہوسکیں۔''

پراسرار عدد سات اچھے اور برے دونوں طرح کے خواص کا حامل مانا جاتا تھا۔ شامی جادوئی مخطوطوں میں اس کے بہت سے حوالے ملتے ہیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ سات بری ارواح زمین پر فتنہ وفساد مچاتی ہیں:

''وہ سات برے دیوتا، موت پھیلاتے ہیں وہ سات برے دیوتا،

سیلاب کی طرح امڈ آتے ہیں۔''

ان کے خلاف درج ذیل منتر استعمال کیا جاتا تھا:

''وسیع وعریض زمین کے ساتھ دیوتا، وہ سات ڈاکو دیوتا ہیں،

رات کے سات دیوتا، سات برے دیوتا سات شیطان،

جبر واستبداد کی سات بری روحیں، سات آسمان پر، سات زمین پر۔''

ایسا لگتا ہے کہ وہ روحوں کی درجہ بندی میں غیر انسانی روحوں میں شمار ہوتی تھیں اور ایک اور شامی مخطوطے میں ان کا ذکر یوں آیا ہے:

''وہ سانپوں کی طرح رینگتی ہیں، وہ کمرے کو متعفن کر دیتی ہیں۔''

یہی ارواح دنیا میں باد باراں کے طوفان، سیلاب، انتشار اور افراتفری کا باعث تصور کی جاتی تھیں۔

''یہ سات ارواح شہنشاہ انو کی پیغامبر ہیں،

شہر در شہر تاریکی پھیلاتی ہیں،

یہ طوفان لاتی ہیں، یہ گھنے بادل لاتی ہیں، جو آسمانوں کو تاریک کر دیتے ہیں۔''

''بک آف ریویلیشن'' میں آیا ہے کہ بیلزیر نے سات روحیں انسان کے خلاف بھیجیں اور سات انجلز، جو کہ سات وبائیں لے کر آئے۔ ایک شامی نظم میں اس عدد کا ایک اور حوالہ ملتا ہے:

''سات طاقتور دیوتا،

سات برے دیوتا،

سات بری روحیں،

جبر واستبداد والی سات بری روحیں،

زمین پر سات اور آسمان پر سات۔

وہ سات ہیں، وہ سات ہیں!

گہرے سمندر میں، وہ سات ہیں!''

بعد کے زمانے میں شامی جادو میں سات روحوں کو دوبارہ ذکر آتا ہے:

''بری ہیں وہ بری ہیں وہ، وہ سات ہیں وہ سات ہیں وہ، مکرر سات ہیں وہ۔''

نام تارو، جو کہ شامیوں کا طاعون کا دیوتا تھا، ایسا لگتا ہے کہ نیم انسان اور نیم مافوق الفطرت تھا۔ اس کے علاوہ یورا بھی تھی۔ یہ ایک بری روح تھی جو کہ طاعون اور وبائی امراض پھیلاتی تھی۔ ایک منتر میں جادوگر مذہبی پیشوا کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بیمار شخص کی شبیہہ بنا کر دیوتا سے اسکی تندرستی کی التجا کرے۔ یہ منتر یوں شروع ہوتا ہے:

''آگ کی طرح زمین پر پھیلنے والے اے طاعون کے دیوتا،

بخار کی طرح انسان پر حملہ کرنے والے اے طاعون کے دیوتا،

''صحرا میں چلنے والی ہوا جیسے طاعون کے دیوتا،

''صحرا میں چلنے والی ہوا جیسے طاعون کے دیوتا،

"انسان پر بری شے کی طرح قبضہ کر لینے والے طاعون کے دیوتا"

طاعون کی بری روح کو بھگانے کا ایک اور قدیم طریقہ درج ذیل ہے:

"مریض پر اریدو کا پانی چھڑکو،

اس کے قریب بخورات لاؤ، ایک مشعل جلاؤ

تا کہ اسکے بدن میں موجود طاعون کی بری روح

پانی کی طرح نکل جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مٹی گہرائی سے نکالو،

مریض کا پتلا بناؤ،

رات کو اسے مریض کی کمر پر رکھ دو،

صبح اریدو کا منتر پڑھو،

اس کا منہ مغرب کی طرف کر دو،

تا کہ اس پر قابض طاعون کی بری روح اسے چھوڑ دے۔"

شامی بری روحوں سے بچنے کیلئے اپنے گھروں کے دروازوں پر مٹی کے تعویذ لٹکا دیتے تھے۔ برٹش میوزیم میں دو ایسی تختیاں موجود ہیں، جن پر طاعون کے دیوتا یورا کا ایجنڈا کندہ ہے۔ شاید انہیں گھروں کے داخلی دروازوں پر لٹکایا جاتا ہوگا۔

شامیوں کیلئے "بری نظر" دہشت کا بڑا باعث تھی اور منتروں میں کثرت سے اس کے حوالے ملتے ہیں۔

ایک جگہ آیا ہے:

"بری نظر پڑوسیوں پر پڑی اور انہیں برباد کر گئی۔"

ایک اور جگہ درج ذیل عبارت ملتی ہے:

"انسان، دیوتا کے فرزند!

بری نظر تجھ پر مرکوز ہے،

بری نظر تجھ پر مرکوز ہے۔"

فلسطین میں آج بھی یہ عقیدہ موجود ہے کہ بری نظر سے مکان گر سکتا ہے، وبا پھیل سکتی ہے، کوئی شخص بیمار ہو سکتا ہے اور حد تو یہ ہے کہ انسان مر سکتا ہے۔ نیز کوئی جانور یا پودا تباہ ہو سکتا ہے۔ بری نظر سے بچنے کیلئے لوگ آنکھ نما تعویذ پہنتے ہیں۔ اونٹوں کے گلے میں سوراخ دار پتھر پہنایا جاتا ہے اور گھوڑوں کی لگاموں اور دموں سے نیلے موتیوں والی مالائیں باندھی جاتی ہیں۔ بری نظر سے بچنے کیلئے ایک دانشمند عورت کی بنائی گرہ دار ڈوری کا حوالہ درج ذیل ہے:

"دانا عورت اپنی نشست پر بیٹھی ہو،

تا کہ وہ سفید اور سیاہ اون سے ایک ڈوری بن سکے،

ایک مضبوط ڈوری، دو رنگ والی ڈوری، یا ان پر غلبہ پانے والی ڈوری۔"

اریدو کا منتر پڑھنے کے بعد تین تاروں والی ڈوری میں سات گرہیں ڈالی جاتیں اور سر درد سے نجات کیلئے سر پر باندھ لیا جاتا۔ کسی کی آنکھ آئی ہوتی تو سات گرہوں والی ڈوری، جس پر منتر پھونکے گئے ہوتے تھے، علاج کیلئے استعمال کی جاتی تھی۔ جادوگر کا نظریہ یہ ہوتا تھا کہ وہ بری روح کو مریض کے جسم سے نکلنے اور کسی دوسری ایسی چیز میں داخل ہونے پر مجبور کر دے، جس کو ضائع کیا جا سکتا ہو۔

یقین کیا جاتا تھا کہ مخصوص خوشبوئیں بری روحوں کیلئے کشش رکھتی ہیں۔ تازہ بہے ہوئے خون کی مہک شیطانوں کیلئے کشش رکھتی تھی جبکہ چربی جلانے سے پیدا ہونے والی بدبو بری روحوں کو مائل کرتی تھی۔ بری روحوں کو دفع کرنے کیلئے بھی خوشبوئیں استعمال کی جاتی تھیں اور اچھی روحوں کو بھینی بھینی خوشبوؤں کے ذریعے بلایا جاتا تھا۔

انسان کو بیمار کر دینے والی روحوں کے خلاف کارگر ایک عام منتر کچھ ایسے تھا:

''سر، دانت، دل کی بیماری،
آنکھ کی بیماری، بخار، زہر،
بری روحیں، بھوت پریت، آسیب، برے دیوتا،
درد، سر درد، کپکپی،
برا جادو، سفلی علم
سب شر
گھر سے نکل جا
انسان کو چھوڑ دے!''

محبت کے تعویذ Hoopoe کے مغز کو کیک میں ملا کر تیار کیے جاتے تھے یا ایک جادوئی چراغ کی بتی تیار کی جاتی جس پر منتر نقش ہوتے تھے اور اسے چراغ میں جلایا جاتا تھا۔ ایک اور طریقے میں مینڈک کو سات دن زمین میں دفن رکھنے کے بعد اسکی ہڈیاں زمین سے نکال لی جاتیں اور پھر دریا میں بہا دی جاتیں۔ اگر وہ ڈوب جاتیں تو یہ نفرت کا اشارہ ہوتا اور اگر وہ تیرتی رہتیں تو یقین کیا جاتا تھا کہ محبت کامیاب ہوگی۔

عقیدہ تھا کہ بری روحیں دیوتا بعل کی زمین کے نیچے واقع دنیا میں رہتی ہیں۔ وہ زمین کے نیچے سے نکل کر انسان پر قبضہ جماتی یا اگر گھر میں داخل ہونے کا موقع مل جائے تو کوئی برا عمل کرتی ہیں۔ زمین کے نیچے سے آنے والی بری روحوں سے بچنے کیلئے تعویذ کو دروازے پر لٹکا دیا جاتا تھا۔ فرانس کے علاقے لینڈیز کے کسان موجودہ زمانے میں بھی سینٹ جان کا تعویذ اپنے جھونپڑوں کے دروازوں پر لٹکاتے ہیں تاکہ بری روحیں دور رہیں۔

ٹیبو (Taboo) کی رسم، جس پر آج بھی غیر مہذب اقوام یقین رکھتی اور عمل کرتی ہیں، پرانے زمانوں میں زبردست اثر کی حامل ہوتی تھی۔ تسلیم کیا جاتا تھا کہ ایک شخص پر کسی ممنوعہ عمل کرنے سے نتیجے میں عذاب نازل ہوتا ہے۔ اس عقیدے کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ اس شخص سے

تعلق رکھنے یا اس کی اشیاء کو استعمال کرنے والے لوگوں پر بھی عذاب نازل ہوگا۔ کسی ٹیبو کو توڑنے کی سزا یا تو فوجداری ہوتی یا مذہبی۔ مذہبی سزا ناراض روحیں دیتی تھیں۔ یہ سزا عموماً کسی بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتی اور مجرم موت کے گھاٹ اتر جاتا۔

مردے، خاص حالتوں میں عورتیں اور دیگر ممنوعہ اشیاء ٹیبو ہوتی تھیں۔ اسرائیلی مردے سے گندہ ہونے والے ہر شخص اور شے کو کیمپ سے باہر رکھتے تھے۔

بادشاہوں پر خاص ٹیبو لاگو ہوتے تھے اور کچھ خاص کاموں کا کرنا ان کیلئے ممنوع ہوتا تھا۔ اسی طرح مہینے کے کچھ خاص ایام میں وہ اپنی پوشاک تبدیل نہیں کرتا تھا، نہ اپنے رتھ پر سوار ہوتا تھا اور نہ ہی کسی بیمار کو چھوتا تھا۔

بابلیوں اور شامیوں کے ان قدیم ریکارڈز سے ہمیں علم ہوا کہ مومی پتلوں کو جادوئی عمل میں استعمال کرنا اور بری نظر کا تصور پانچ ہزار سال پرانا ہے۔ اُر میں حال ہی میں ایک مہر دریافت ہوئی ہے، جس سے انکشاف ہوا ہے کہ تین ہزار از قبل مسیح میں اوائل سومیری دور میں میسوپوٹیمیا اور ہندوستان کے درمیان ثقافتی رابطہ موجود تھا۔ اس طرح ان قدیم لوگوں کی جادوئی سرگرمیوں مشرق بعید میں پہنچی تھیں۔ یہودیوں اور شامیوں میں بھی موجود تھیں۔ نیز بعد ازاں یورپیوں کی جادوئی سرگرمیاں کا بھی حصہ بن گئی تھیں۔

جادوکامت ۔ میگائی اوران کے اسرار

جادو کا تمام دیو مالاؤں سے گہرا تعلق ہے نیز فلسفے کے قدیم عقائد سے بھی۔ زرتشت جسے Magian مذہب کا بانی قرار دیا جاتا ہے قریباً ۱۵۰۰ قبل از مسیح میں زندہ تھا۔ تاہم ژند اوستا کے مطابق کہ جس میں اس کا نام موجود ہے۔ وہ شاید اس سے بھی کافی عرصہ پہلے وجود رکھتا تھا ژند اوستا میں پیش کئے جانے والے عقائد کے مطابق اس کے مذہب کے بنیادی اصول یہ ہیں کہ دنیا میں دو عظیم قوتوں خیر اور شر۔ کا تصادم برپا ہے، خیر ازلی وابدی ہے اور آخر کار شر پر غالب آجائے گا۔

میگائی ۵۹۱ قبل از مسیح میں موجود تھے۔ وہ جادوگر یا دانا انسانوں کی حیثیت سے مشہور تھے۔ وہ زرتشت کے افکار ونظریات کا پرچار کرتے تھے۔ جس زمانے میں کوروش نے نئی فارسی سلطنت قائم کی، وہ اس زمانے میں موجود تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ مختلف طبقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ وہ خوابوں کی تعبیر بتانے اور نجوم کے علم میں مہارت رکھنے کے حوالے سے مشہور تھے۔ وہ الٰہیات کے اسرار کا عمیق علم رکھتے تھے اور اس مقصد کیلئے اپنے معبدوں میں اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ "حق کے متلاشی" ہیں۔ ان کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ وہ انسان کو خدا جیسا بنا سکتے ہیں جس کا جسم نور ہے اور روح حق۔ وہ بتوں کو نہیں مانتے تھے اور آسمان کو خدا کا عکس مانتے ہوئے اس کی پرستش کرتے تھے۔ ہیروڈوٹس کے مطابق وہ آسمانی اجسام سے کلام کرتے اور سورج، چاند زمین، آگ، پانی اور ہوا کو چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ مصر اور یونان میں پراسرار علوم کے ماہرین کی تنظیموں کے ریاستی معاملات پر عموماً بہت گہرے اثرات ہوتے تھے۔ فارس میں انہیں مکمل سیاسی غلبہ حاصل تھا۔ مقدس مذہبی فلسفہ اور سائنس ان کے ہاتھ میں تھے اور وہ بیماروں کا روحانی اور جسمانی علاج کیا کرتے تھے۔ ۵۰۰ قبل از مسیح میں ان پر ہولناک مظالم ڈھائے گئے اور وہ کیپا ڈوسیا اور ہندوستان چلے گئے۔ یونان اور عرب میں جادو کے اثرات پھیلنے کا سبب شاید میگائی کی مغرب کی طرف نقل مکانی ہو۔ انجیل میں مشرق کے دانا مردوں اور ان کے ستاروں کے علم کے جو

حوالے ملتے ہیں، ان سے بھی اس امکان کو تقویت ملتی ہے۔

پراسراری کابیری کی پرستش فونیقی بھی کرتے تھے۔ کابیری کی پرستش بہت قدیم زمانوں میں بھی کی جاتی تھی۔ ان قدیم قبل از تاریخ رسومات سے موازنہ کیا جائے تو ایلیوسس اور باکوس کے اسرار تو حالیہ زمانوں کی بات معلوم ہوتے ہیں۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ کابیری توتھ اور ہرمیز ٹرسمیگسٹس کی نسل سے تھے، تاہم ہیروڈوٹس انہیں ولکن کے بیٹے کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جیوپیٹر کو اکثر وبیشتر ان کا باپ کہا جاتا تھا۔ دوسرے پرانے لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ وہ دیوتاؤں کے وزیر تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ بیری کی پرستش کا آغاز مصر سے ہوا تھا اور میمفس کا معبد ان کیلئے مخصوص تھا۔ قدیم روم میں، انہیں لوگوں کے گھریلو دیوتا تصور کیا جاتا تھا۔ لیمنوس کا جزیرہ کابیری کی پرستش کے حوالے سے نمایاں اہمیت کا حامل تھا۔ یہاں ولکن کی پرستش بھی کی جاتی تھی، جس کی علامت آگ تھی۔ اس جزیرے میں کابیری اور ولکن کے سامنے پراسرار رسوم ادا کی جاتی تھیں کہا جاتا ہے کہ یہ رسوم رات کی تاریکی میں ادا کی جاتی تھیں۔ مسلک میں شامل ہونے کے خواہش مند کے سر پر زیتون کے پتوں کا تاج رکھا جاتا اور اس کی کمر کے گرد سرخ رنگ کی پٹی باندھ دی جاتی۔ اسے ایک خوب روشن تخت پر بٹھا دیا جاتا اور دیگر لوگ مستانہ وار اس کے گرد رقص کرتے۔ ان تقریبات جو عمومی نظریہ پیش کیا جاتا تھا۔ وہ تھا موت کے ذریعے اعلیٰ ترین زندگی تک رسائی۔ امکان ہے کہ جب مذہبی پیشوا تنویمی اثر میں ہوتے تب ان پر مختلف چیزوں کے حوالے سے انکشافات ہوتے۔

پیشین گوئی کے پراسرار فن میں ہاتفوں نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں سے ڈیلفی کی ہاتف مشہور ترین ہے۔ روایت بتاتی ہے کہ اسے کورٹاس نامی چرواہے نے ایک غار سے نکلتے ہوئے دھوئیں میں پایا تھا۔ اس دھوئیں کا مصدر فطری تھا یا نہیں اس کا کچھ پتا نہیں ہے۔ کہانی کہتی ہے کہ چرواہا وہیں کا وہیں رکا رہ گیا اور خود بخود کچھ الفاظ ادا کرنے لگا۔ وہاں ایک تپائی رکھ دی گئی۔ جوابات کے وسیلے کے طور پر ایک لڑکی کو منتخب کیا گیا۔ فرض کیا گیا تھا کہ یہ جوابات غیب سے آئیں گے۔ بعدازاں اس مقام پر لارل کی شاخوں سے ایک کٹیا بنا دی گئی۔ اس کے بعد مذہبی

پیشواؤں نے سنگ مرمر کا معبد بنا دیا اور پیتھونیس کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ کہا جاتا ہے ہجے لڑکی نے مقدس فوارے کا پانی پیا تھا، جو کہ صرف اس کے لئے مخصوص تھا، اور لارل کا پتا چبایا تھا۔ اس کے سر پر لارل کے پتوں کا تاج رکھا تھا۔ جو شخص ہاتف سے کچھ پوچھنا چاہتا، پہلے اسے کسی جانور کی بھینٹ دینی ہوتی تھی۔ اسکے بعد وہ ایک سوال لکھ کر پیتھونیس کو دے دیتا۔ وہ سوال لے کر سونے کی تپائی پر بیٹھ جاتی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈیلفی کی ہاتف سال میں صرف ایک مہینے میں بولتی تھی اور شروع شروع میں تو وہ اس مخصوص مہینے کی صرف ساتویں تاریخ کو بولا کرتی تھی۔ یہ دن اپالو کی پیدائش کا دن تھا۔

جیو پیٹر ایمون کی ہاتف اور اس معبد کا محل وقوع دونوں متنازعہ ہیں۔ لیوکن اور دوسرے کلاسیکی لکھاریوں نے اس معبد کے بارے میں لکھا ہے۔ مذہبی پیشوا دیوتا کی شبیہہ باہر لے جاتے تھے اور وہ شبیہہ بولتی نہیں تھی بلکہ صرف سر ہلا کر جواب دیتی تھی۔ بعض اوقات خود مذہبی پیشوا اس کے اشاروں کو نہ سمجھ پانے کا اعتراف کرتے تھے۔ چنانچہ سر کے اشاروں سے دیے گئے جوابات کے نتیجے میں سوال کنندہ تشنہ ہی رہ جاتا۔ جیو پیٹر ڈوڈونا کا ہاتف ایک درخت تھا۔ بعض مصنفوں نے اسے شاہ بلوط کا اور بعض نے سفیدے کا درخت قرار دیا ہے۔ اس درخت کی شاخوں سے گھنٹیاں لٹکی ہوتی تھیں، جو ہوا کے ہلکے سے جھونکے سے بھی بجنے لگتی تھیں۔ یہاں ایک انوکھا فوارہ بھی تھا۔ اس کی خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ یہ بجھی ہوئی مشعلوں کو دوبارہ روشن کر دیتا تھا۔

پازانیاس نے جیو پیٹر ٹروفونیس کے ہاتف کا تذکرہ کیا ہے۔ ٹروفونیس کو اس کے زمانے کا سب سے زیادہ ماہر معمار تصور کیا جاتا تھا۔ روایت بتاتی ہے کہ ایک زلزلے کے دوران وہ ایک غار میں گم ہو گیا۔ اس کے بعد وہ غار پیش گوئیاں کرنے لگا۔ سوال کا جواب چاہنے والے کو غار کے اندر جا کر بھینٹ دینی پڑتی تھی۔ ٹروفونس کبھی خواب میں اور کبھی بلند آواز میں سوال کا جواب دیتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ غار میں جانے والوں میں سے ایک شخص واپس نہیں آیا۔ شاید اس کی قسمت میں موت لکھی تھی۔ اس شخص کے غار میں داخلے کا مقصد ہاتف سے مشورہ لینا نہیں بلکہ اس کا خزانہ

چرانا تھا۔ پازانیاس لکھتا ہے کہ "میں سنی سنائی نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ جو کچھ میں نے خود دیکھا ہے اور دوسروں کے ساتھ ہوتا دیکھا وہی لکھ رہا ہوں۔"

ڈیلوس اور برانچس کے ہاتف بھی بہت اعلیٰ ساکھ کے حامل تھے۔ سوالوں کے جواب ایک کاہنہ سوال پوچھنے کے تین دن بعد دیا کرتی تھی۔ وہ عورت ایک خوبصورت چھڑی پکڑے ایک دوسری سلاخ پر بیٹھ جاتی جو کہ ایک ابلتے ہوئے چشمے کے آر پار نصب ہوتی تھی۔ وہ وہاں بیٹھ کر بھاپ کو سانس کے ساتھ سینے میں سمو لیا کرتی تھی۔ اس سے جواب حاصل کرنے کیلئے تقریبات اور بھینٹ ضروری ہوتی تھی۔ سوال کنندہ کو نہانا پڑتا، فاقہ کرنا اور تنہائی جھیلنا پڑتی تھی۔ کولوفون کے نزدیک کلارس میں کلاریئن اپالو کا ہاتف تھا۔ پیش گوئیاں ایک کاہن کرتا تھا جس کا تعلق ایک پیش گو خاندان سے تھا پیش گوئی کرنے سے پہلے وہ ایک چشمے کا پانی پیتا، جس کے بارے میں مشہور تھا کہ اس سے مستقبل کا پتا چل جاتا ہے۔ اس پانی کو پینے کی اجازت تبھی ملتی تھی جب کوئی شخص سخت تپیا کرتا۔ مصری ہاتف بھی بہت مشہور تھے اور تھیبز کے نزدیک ایمفیارس کا ہاتف شاید سب سے زیادہ مشہور تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سوال کنندہ مینڈھوں کی بھینٹ چڑھاتے اور پھر ان کی کھال پر سو جاتے۔ انہیں خواب میں اپنے مستقبل کے حالات کا علم ہو جاتا تھا۔ ان کے خوابوں کی تعبیر کاہن بتایا کرتے تھے۔ یہاں موجود فوارے کے قریب کوئی رسوم ادا نہیں کی جاتی تھیں۔ اس کے پانی کے ساتھ کوئی پراسرار خصوصیات موسوم نہیں تھیں۔ البتہ ہاتف سے اپنے مستقبل کے حوالے سے پیش گوئی سننے کے بعد سائل روانہ ہونے سے پہلے سونے کا ایک ٹکڑا اس کے پانی میں ڈالا کرتا تھا۔

کاہنوں نے پرانے زمانوں کے لوگوں کے ذہنوں پر زبردست اثرات ڈالے تھے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ان کا آغاز ایٹروریا سے ہوا تھا۔ کچھ لوگوں کا قیاس ہے کہ ان کا زمانہ اس سے بھی پرانا ہے اور وہ تعداد میں چار تھے۔ ان کا تعلق پیٹریشن طبقے سے ہوتا تھا۔ بعد ازاں ان کی تعداد بڑھ کر نو ہو گئی تھی۔ انہیں مذہبی پیشواؤں میں سے منتخب کیا جاتا تھا۔ ان کے انتخابات کا طریقہ بہت کڑا ہوتا تھا اور اس میں تبدیلیاں کی جاتی رہتی تھیں۔ سیسرو لکھتا ہے کہ جمہوریہ کے

ابتدائی ایام میں سب سے ممتاز پیٹریشنوں کے چھ بیٹوں کو ایٹروریا میں غیب گوئی کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجا جاتا تھا۔ اس طرح وہ مستقبل کے اسرار کو جاننے کے اہل ہو جاتے تھے۔ وہ ساری زندگی اس مذہبی منصب پر فائز رہتے اور کوئی جرم خواہ کتنا ہی گھناؤنا کیوں نہ ہوتا اور خواہ اس کا افشا بھی ہو جاتا، ان کی حیثیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا اور انہیں ان کے منصب سے محروم نہیں کر سکتا تھا۔ سب سے بڑے کاہن کو "میجسٹر کالجی" کہا جاتا تھا۔ وہ جوو کے مطلق احکامات کی تعبیر کیا کرتے تھے۔ وہ دیوتاؤں کو چڑھائی جانے والی بھینٹ کے جانوروں کا تعین کرتے اور رسومات منانے کا اہتمام کرتے تھے۔ ان کا اثر ورسوخ بہت زیادہ تھا۔ وہ چھوٹے افسروں سے لے کر حاکموں تک کے عہدوں کی توثیق کیا کرتے تھے۔ جنگ لڑنے یا نہ لڑنے کا فیصلہ وہ کرتے تھے۔ عوامی ذہنوں پر ان کا مکمل غلبہ تھا اور کوئی شخص ان کے فیصلوں کو رد نہیں کر سکتا تھا۔

کاہن گہرے سرخ رنگ کی پٹیوں والے لبادے پہنتے تھے۔ وہ سر پر مخروطی ٹوپی رکھا کرتے تھے۔ کاہن کے ہاتھ میں عصا ہوا کرتا تھا، جس کی مٹھ خمدار ہوتی تھی۔ یہ عصا اس کا خاص نشان ہوتا تھا۔ وہ اس عصا کے ذریعے آسمان کو مختلف گھروں میں تقسیم کرتا اور دائیں اور بائیں کے غیر مرئی علاقوں کی حد بندی کرتا۔ اتنے بلند منصب پر فائز ہونے کے باوجود کاہن کو ایک پیش گوئی کرنے کیلئے خاص پوجا کرنی پڑتی تھی۔ بعض مصنفوں نے لکھا ہے کہ وہ مشرق کی طرف منہ کر لیتا تاکہ جنوب اس کے دائیں اور شمال بائیں طرف ہو۔ اس کے بعد وہ آسمان کو چار حصوں میں تقسیم کرتا، جن کے نام یہ ہیں: مغربی اینٹیکا، مشرقی پوسٹیکا، شمالی سنسٹر اور جنوبی ڈیکسٹرا۔ اس کے گرد لوگوں کا ہجوم ہوتا جو خاموشی کے ساتھ اسے آسمان کو تکتا ہوا دیکھتے رہتے۔ یہاں تک کہ آسمان پر کچھ پرندے نمودار ہو جاتے۔ وہ بغور ان کا جائزہ لیتا رہتا کہ وہ کس طرف سے نمودار ہوئے تھے، انہوں نے کہاں کہاں غوطہ مارا اور آخر کہاں غائب ہو گئے۔ ایک شگون کا دیکھنا کافی نہیں ہوتا تھا، اس کی توثیق ضروری ہوتی تھی۔ اگر شگون دیکھنے کے بعد مذہبی پیشوا کسی پہاڑی یا اونچی جگہ سے اترتا تو وہ پانی کے قریب جا کر چلو میں پانی بھر لیتا اور شگون پورا ہونے کی دعا کرتا۔ یہ شگون کی

ابتدائی صورت تھی جس پر کہ رومن عمل کرتے تھے۔ دوسرے مقامات پر طریقہ کار مختلف تھا۔ فارس اور یونان کے لوگ شاید بادلوں کی کڑک اور بجلی کی چمک سے شگون لیا کرتے تھے۔ دیگر قوموں کے لوگ پرندوں کی اڑان سے شگون لیتے تھے۔ اگر شاہین نظر آتا تو اسے خوشحالی کا شگون سمجھا جاتا تھا۔ اگر سارس آندھی کی وجہ سے رخ بدل لیتے تو اسے جہاز رانوں کیلئے آفت کا پیش خیمہ سمجھا جاتا تھا۔ ابابیل کو نحوست کا نشان تصور کیا جاتا تھا۔ جانوروں سے بھی شگون لیے جاتے تھے اور حد تو یہ ہے کہ اس مقصد کیلئے شہد کی مکھیوں کے جھنڈوں اور ٹڈیوں سے بھی شگون لیے جاتے تھے۔

جب اچھے یا برے شگونوں پر ایک بار یقین لے آیا جائے تو ذہن پر ان کا اثر بہت مضبوط ہوتا ہے۔ پرندے شگون لینے میں اہم کردار ادا کرتے تھے اور کوے تو بالخصوص۔ بعض اوقات کووں کا نظر آنا اچھا شگون ہوتا تھا تاہم جب انہیں اپنے پر نوچتے ہوئے دیکھا جاتا تو اسے برا شگون مانا جاتا تھا۔ یونانیوں کا عقیدہ تھا اگر صبح کے وقت چھینک آ جائے تو دن خراب گزرے گا۔ اگر چھینک دوپہر کے وقت آ جائے تو وہ اسے خوش قسمتی کا شگون مانتے تھے۔ اگر رات کے کھانے کے بعد کسی کو چھینک آ جاتی تو ایک پکوان دوبارہ لایا جاتا اور وہ اسے چکھتا۔ اگر ایسا کیا جاتا تو آنے والی بدقسمتی ٹل جاتی اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ان کا عقیدہ تھا کہ ضرور کوئی سانحہ رونما ہو جائے گا۔

کیلٹک، عرب، سلاو اور ٹیوٹونک جادو

اگر چہ کہا جاتا ہے کہ کیلٹک دیوتا جادو کے فن سے واقف تھے، تاہم کیلٹوں میں ڈرونڈ ایسے پہلے افراد تھے، جو کہ جادو کے ماہر تھے۔ وہ جادوگر مذہبی پیشوا ہوتے تھے۔ وہ معالج بھی ہوا کرتے تھے نیز پودوں کے خواص کا بھی اچھا خاصا علم رکھتے تھے۔ مرد عظیم ترین جادوگر شمار ہوتے تھے، تاہم عورتیں بھی ان کی پر اسرار رسومات میں اہم کردار ادا کرتی تھیں۔ لوگ عورتوں کے جادو سے خوفزدہ رہتے تھے۔ ڈرونڈوں کا دعویٰ تھا کہ وہ غیر معمولی جادوئی قوتوں کے مالک ہیں اور ان کے ذریعے عناصر پر حکومت کرتے ہیں، سمندر کو خشکی پر لا سکتے ہیں، دن کو رات میں تبدیل کرنے اور طوفان لانے پر قادر ہیں۔ وہ نہایت پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے تھے، اپنے اسرار کو سختی کے ساتھ پوشیدہ رکھتے تھے اور جادو سیکھنے کے خواہشمندوں کو طویل چھان پھٹک اور آزمائشوں کے بعد شاگرد بناتے تھے۔ وہ اپنے معبد تعمیر نہیں کرتے تھے، بلکہ جنگلوں میں اپنی جادوئی رسومات ادا کرتے اور تقریبات منعقد کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ بزرگوں کی روحیں بچوں کی نگرانی کرتی ہیں اور درختوں اور پتھروں پر جنوں کا سایہ ہوتا ہے۔

وہ عمومی طور پر جنگ کے زمانے میں افواج کے ہمراہ رہا کرتے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ وہ جنگ کے میدان میں زخمی ہونے والوں کا علاج اپنی جادوئی قوت سے کر سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق خود کو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ وہ جو صورت چاہیں اپنا سکتے ہیں۔ سینا کی کاہنہ نے پرندوں کا روپ اپنایا تھا اور ''لیر کے بچوں'' نے اپنی سوتیلی ماں، دیوتا باڈب ڈریگ کی بیٹی، کے فنون کے ذریعے راج ہنسوں کا روپ اختیار کر لیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ہپناٹزم کے ماہر ہوتے تھے، جیسا کہ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو بے حس کر دیتے اور اس حالت میں ان سے راز اگلوا لیتے تھے۔

ان کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ڈاگ ڈاس کے طنبورے کی دھنوں کے

ذریعے لوگوں پر نیند طاری کر دیتے تھے۔ جب وہ طنبورہ بجاتے تو پہلے لوگوں پر وجد طاری ہوتا، پھر وہ رونے لگتے اور آخر سو جاتے۔ وہ ''غفلت کا مشروب'' کہلانے والی دوا کے ذریعے بھی نیند طاری کر دیا کرتے تھے، جسے یقیناً خواب آور جڑی بوٹیوں سے تیار کیا گیا ہوتا تھا اور بلاشبہ جڑی بوٹیوں کا علم تو وہ رکھتے تھے۔ وہ کسی مرد یا عورت کو ہلاک کرنے کیلئے اس کا پتلا بنا کر اس میں سوئیاں کھبا دیتے یا پھر اس کو بہتے پانی میں پھینک دیتے۔ اس عمل کو Corp Creadh کہا جاتا تھا، جو کہ صدیوں بعد تک آئر لینڈ میں رائج رہا۔ ڈرونڈوں کی رسومات میں پتھروں نے اہم کردار حاصل کر لیا تھا۔ ان کے جادوئی پتھروں کے متعلق لوگوں کا عقیدہ تھا کہ وہ آندھی چلا سکتے ہیں یا بارش برسا سکتے ہیں۔ بعض پتھروں کے متعلق عقیدہ تھا کہ انہیں پانی میں ڈبویا جائے تو اس پانی کو پی کر انسان اور جانور صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

ڈرونڈ تمام جادوئی رسومات، منتروں کا پڑھنا، پوجا پاٹھ اور بھینٹ اور چڑھاوے وغیرہ یوں کرتے تھے گویا وہ دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان وسیلہ ہوں۔ وہ قربان کیے گئے جانوروں کی انتڑیوں اور موت کے بعد زخموں سے بہنے والے خون کے ذریعے چھپی ہوئی باتیں بتایا کرتے تھے۔ لوگ ان سے مستقبل بینی میں بھی مدد لیتے تھے اور وہ بعض اوقات ندیوں اور کنوؤں سے پیش گوئی کیا کرتے تھے۔ ان کے مقدس پتھروں پر آٹھ کونے والا نشان پایا گیا ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ ان کا رابطہ مشرق سے تھا۔ امکان ہے کہ فونیقیوں سے ان کا رابطہ رہتا تھا۔ ڈرونڈ ایک جادوئی چھڑی استعمال کرتے تھے اور بری روحوں کو بھگانے کیلئے دیودار کی ایک شاخ اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

وہ اپنی طبی مہارت اور جڑی بوٹیوں کے خواص کے علم کے حوالے سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ وہ ان جڑی بوٹیوں کو باقاعدہ رسوم ادا کر کے اکٹھا کیا کرتے تھے۔ مثلاً جب وہ آکاس بیل یا امر بیل کو کاٹتے تو انہوں نے سفید لباس پہنا ہوتا، پاؤں سے ننگے ہوتے اور ایک خاص دن، خاص وقت پر قربانی کرتے اور سونے کی درانتی سے مذکورہ بیل کاٹتے۔ اس حقیقت

نے ان کی پراسراریت میں بلاشبہ اضافہ کر دیا تھا کہ وہ الگ تھلگ مقامات پر، جنگلوں میں گپھاؤں میں قربانیاں کرتے اور اپنی جادوئی رسومات ادا کرتے تھے۔ اگرچہ عیسائیت نے ڈروئڈوں کو فنا کر ڈالا تاہم کیلٹک سینٹ جادو کے عمل کرتے رہے اور ڈروئڈوں کے بہت سے توہمات باقی رہے۔

عرب روایت کے مطابق جادو یا سحر، جس کا مطلب ہوتا ہے، نظر یا فریب پیدا کرنا'' دو فرشتوں ہاروت و ماروت نے بابل میں انسانوں کو سکھایا تھا۔ سحر کے ذریعے شوہر کو بیوی سے جدا کیا جاتا تھا نیز کسی فرد کے دل میں محبت ابھاری جاتی تھی۔ جب کسی عمل کو سحر قرار دیا جاتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ یا تو وہ نظر کا دھوکا ہے یا بری روحوں کے ساتھ غیر قانونی معاملہ ہے۔

عربوں نے جادو پر پابندی لگا دی تھی اور جادوگروں کیلئے موت کی سزا مقرر کی تھی۔ جو شخص بھی جادوگری کا مرتکب پایا جاتا اس کو توبہ کی اجازت نہیں تھی۔ عرب جنات کو مانتے تھے اور عرب رومانوی قصوں کے شاعروں اور ادیبوں کے تخیل جنات سے بہت متاثر رہے ہیں۔ ''الف لیلہ'' نامی قدیم داستان میں جنات کثرت سے موجود ہیں۔ ''الف لیلہ'' کی کہانیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ عربوں نے دیگر قوموں کے علاوہ یہودیوں سے جادو کا فن سیکھا تھا۔ حضرت محمد ﷺ پر بھی ایک مرتبہ ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا۔ تاہم آپ ﷺ نے بری نظر سے بچنے، سانپ کے زہر سے محفوظ رہنے اور دیگر بیماریوں کا علاج کرنے کیلئے جادو کے استعمال پر پابندی لگا دی تھی۔ عرب آئینہ بینی کے ماہر تھے نیز وہ مذبوحہ جانور کی انتڑیوں سے مستقبل کے واقعات بتایا کرتے تھے۔ عرب مردہ جانور کے کندھے کی ہڈی دیکھ کر بتا دیتے تھے کہ سال اچھا ہو گا یا برا۔

آج کل ترکستان میں جلتے ہوئے کوئلے بھیڑ کے دائیں کندھے پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جلنے کی وجہ سے نمودار ہونے والے شگافوں، رنگ اور نیچے گرنے والے حصوں کا معائنہ کر کے قسمت کا حال بتایا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں جنات سے بھی پیش گوئی کروائی جاتی ہے۔ عرب جادوئی آئینے کو روحوں کے دیکھنے کیلئے استعمال کرنا بہت قدیم زمانے سے جانتے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ بادل یا دھوئیں میں لپٹی ہوئی شبیہہ آئینے اور دیکھنے والے کی آنکھ کے درمیان نظر آتی

تھی۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ منصور کے پاس ایک ایسا آئینہ تھا جس سے اسے دوست دشمن کا فرق پتا چل جاتا تھا۔ عرب مستقبل بینی کیلئے روشنائی اور پانی بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ شگونوں اور پیش گوئیوں پر لکھنے والے ایک عرب مصنف کے بقول ''جب پہاڑی درندے اور پرندے اپنی جگہیں چھوڑ دیں تو یہ شدید سردیوں کے موسم کا اشارہ ہوتا ہے، مینڈک اونچی آواز میں ٹرائیں تو یہ طاعون کی علامت ہے، اگر کسی گھر کے نزدیک الو اونچی آواز میں بولے تو اس گھر میں موجود مریض صحت یاب ہو جائے گا اور اگر اونچی آواز میں سانس لے تو رقم کھو جائے گی''۔

عربوں کا عقیدہ تھا کہ خاص نام جادوئی طاقت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ان الفاظ کو کپڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر پانی میں ڈبو یا جائے اور پھر اس پانی کو پیا جائے تو مختلف امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ ایسی دوشیزہ کو، جو کہ کسی نوجوان کی محبت حاصل کرنا چاہتی ہو، ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ خاص نقش پانی کے اس برتن میں ڈال دے، جس سے وہ نوجوان پیاس بجھاتا ہو تو مصنف کے بقول وہ نوجوان اس لڑکی سے شدید محبت کرنے لگے گا۔ تیر کی نوک کی شکل کے ہڈی کے ٹکڑے گلے میں ڈالے جاتے تھے جس کا مقصد خطرات سے محفوظ رہنا ہوتا ہے۔ یہ ایک قدیم رسم ہے جسے شامیوں سے لیا گیا تھا۔ شامی ایک ہڈی کے تین ٹکڑوں کو کتے اور شیر کے بال میں پرو کر اسی مقصد کیلئے پہنتے تھے۔ عربوں کا ایک عام قدیم عقیدہ یہ تھا کہ مقتول کی روح کو لازماً کیل دینا چاہئے ورنہ وہ اس جگہ سے ابھر آئے گی جہاں پر قتل ہوا تھا۔ شاید یہ عقیدہ بھی شامیوں سے لیا گیا تھا۔ مقتول کی روح کو کیل دینے کیلئے ایک نئی میخ کو اس جگہ ٹھونک دیا جاتا تھا جہاں قتل ہوا تھا۔

آج بھی مصریوں کے سر میں درد ہو تو وہ دیوار میں یا قاہرہ کے پرانے جنوبی دروازے میں کیل ٹھونک دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس طرح وہ درد کا باعث بننے والی بری روح کو کیل دیتے ہیں۔ میڈرڈ میں ۱۰۰۸ء میں سحر پر شائع ہونے والی ایک کتاب میں ستاروں کے علم کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ مریخ قدرتی سائنس، جراحت، دانت نکالنے، صفر گری لگنے،

نفرت، خراب ذائقوں وغیرہ پر اثر رکھتا ہے۔ برج حمل چہرے، کانوں، زرد اور سرخ رنگوں اور پھٹے ہوئے کھروں والے جانوروں سے تعلق رکھتا ہے۔ دنوں کو سیاروں کے علاوہ خاص فرشتوں سے بھی موسوم کیا گیا ہے: پیر کا دن جبرائیلؑ سے منگل کا دن اسرافیلؑ سے ہفتے کا دن عزرائیلؑ سے اور بدھ کا دن میکائیل سے۔ مصنف لکھتا ہے کہ جو لوگ سیاروں کی خدمت حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ جھک جائیں اور عربی، یونانی یا ہندوستانی میں ان کے نام بار بار ادا کریں۔ سلاو نسلوں کے جادوئی عقائد یورپ کے شمالی ملکوں کی لوک کہانیوں میں محفوظ ہیں۔ روس کے جادوگر الگ تھلگ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ روسی جادوگر پریوں، جنگل کی روحوں یا گوبلنوں سے جادو منتر سیکھتے تھے۔ ہر روسی جادوگر مرنے سے پہلے اپنے سب سے کم عمر بیٹے کو اپنا جادو کا فن سونپ جاتا تھا۔

روسی جادوگر کی بعض طبیعی خصوصیات مشہور تھیں۔ کہا جاتا تھا کہ جادوگر کی آنکھیں بے چین، چہرہ خاکستری اور آواز کرخت ہوتی ہے۔ روسی جادوگر گرمیوں کی دوپہر میں مشرق کی طرف منہ کر کے منتر پڑھا کرتے تھے۔ روسیوں کا عقیدہ تھا کہ جو منتر بول کر عمل میں لائے جائیں وہ بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ ایک منتر کا اثر یہ تھا کہ انسان کا نشہ اتر جاتا تھا، دوسرا منتر شراب کے خالی کنستر سے کیڑوں کو نکال دیتا تھا۔ فن لینڈ کے باسیوں نے جادوگری میں شہرت حاصل کر لی تھی۔ ان کے ہاں ٹیوٹونوں کی جادوئی رسومات و اعمال کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ منتر اور جادوئی نقش بیماریوں سے شفا پانے کیلئے دشمنوں سے تحفظ کیلئے طوفانوں سے حفاظت کیلئے اور محبت حاصل کرنے کیلئے استعمال کیے جاتے تھے۔ مردے کی حفاظت کیلئے قبر میں عنبر کے چھلے اور پتھریلے تیر رکھ دیئے جاتے تھے۔ بعض جڑی بوٹیوں کو مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے ان کے بازوؤں یا سروں سے باندھنے کا بھی رواج تھا۔ سلاووں کے ہاں برے مقاصد کیلئے جادو کرنے پر پابندی عائد تھی۔ سولہویں صدی میں جادوگری پر جرمانے اور دیگر سزائیں مقرر کر دی گئیں تھیں۔ ہمبرگ کے فوجداری ضابطے میں برے مقصد سے جادو کرنے والے کو زندہ جلا دینے کی سزا درج ہے۔ جادوگرنیوں کو سزائے موت دینے کا سلسلہ اسی زمانے میں شروع ہوا تھا۔ ٹیوٹونوں کے ہاں جادو

منتر بیشتر تحفظ و سلامتی کو یقینی بنانے اور اچھی قسمت کیلئے استعمال کیے جاتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ خاص الفاظ بولنے سے جادوئی اثر براہ راست پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے ان کی جادوئی رسومات میں منتر زیادہ پڑھے جاتے تھے۔ ان میں سے بہت سے ٹیوٹوں عیسائیت کے رنگ میں رنگے گئے اور مشرکانہ دیوی دیوتاؤں کی جگہ یسوعؑ مریمؑ اور یسوعؑ کے حواریوں کے ناموں نے لے لی۔ بیماریوں کے خلاف ان گنت منتر پائے گئے ہیں۔

یونانی اور رومی جادو

قدیم یونان میں جادوگری کے حوالے سے تھوڑی بہت جو معلومات ملتی ہیں ان کا سر چشمہ ہومر کی تخلیقات ہیں، جس نے اپنی اساطیری کہانیوں میں جادوگروں کا بکثرت ذکر کیا ہے۔ ٹیلیکینیز، ڈیکٹیلی اور کوریبینٹیز نیم الوہی طاقتوں کے حامل ایسے لوگ تھے جو جادو کے فن سے آگاہ تھے۔ ٹیلیکینیز فطرت کے سب اسرار سے آگاہ تھے، ڈیکٹیلی موسیقی اور صحت بخشنے کے فن کے کامل استاد تھے۔ انہوں نے اپنا علم اورفیس، فیثاغورث اور دوسروں کو دیا تھا جبکہ پرومیتھیس، میلامپس، ایگامیڈیز، سرسے اور میڈیا سب کے سب عظیم ترین جادوگر شمار ہوتے تھے۔ سرسے کی کہانی بہت مشہور ہے۔ وہ سمندروں میں رہا کرتی تھی اور راستہ بھٹک جانے والے ملاحوں کو اپنے سحر کا شکار بنا لیتی تھی۔ وہ اپنے جادو کے ذریعے انسانوں کو سور بنا دیتی تھی۔ میڈیا کا نظارہ ہی دہشت طاری کر دیا کرتا تھا۔ وہ جادوئی جڑی بوٹیوں کی دیوی تھی اور شباب عطا کرنے پر قادر تھی۔ وہ طوفانوں کے رخ موڑنے پر بھی قادر تھی۔ یہاں تک کہ اسکے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ چاند کو زمین پر لا سکتی ہے۔

ارسٹوفینیز کے زمانے میں تھیسالی جادوگروں اور جادوگرنیوں کا گڑھ تھا۔ کہا جاتا تھا کہ تھیسالے کی جادوئی جڑی بوٹیاں اس مقام پر اگتی ہیں جہاں میڈیا کا جادوئی صندوق گم ہوا تھا اور وہ وہاں سے اپنے پروں والے اژدھوں پر بیٹھ کر اڑ گئی تھی۔ ان جادوگروں سے جو ادویات اور مرہم منسوب ہیں، شاید ان چیزوں کو ان جادوگروں کی جادوئی طاقتوں کو استعمال میں لانے کیلئے بطور وسیلہ کام میں لایا جاتا تھا۔ سرسے کا مرہم اس کے شکاروں کو دوبارہ انسانی شکل میں لے آتا تھا جبکہ میڈیا کا مرہم لگانے والے پر دشمنوں کے ہتھیاروں کا اثر نہیں ہوتا تھا۔ ایفروڈائٹی نے فاعون کو ایک مرہم دیا تھا جس کے لگانے سے اس کی جوانی اور حسن لوٹ آیا تھا۔ ایفروڈائٹی نے پامفیلا کو چھوٹی چھوٹی ڈبیوں سے بھرا ہوا ایک صندوق دیا تھا۔ ہر ڈبی میں ایک خاص مرہم بھرا ہوا تھا جو قلب ماہیت کے کام آتا تھا۔ محبت کے سفوف کا تذکرہ کثرت سے کیا گیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ

قدیم یونان میں اس کا استعمال عام تھا۔

ایتھینے اور ہرمیز کی طرف سے جادو کی چھڑی کے استعمال والی کہانی سے پتا چلتا ہے کہ بابلیوں اور مصریوں کے جادو کا کچھ علم یونان بھی پہنچ گیا تھا۔ چوتھی صدی قبل از مسیح میں کلدانی اور فارسی جادو کا اثر واضح نظر آتا ہے کہ جب اوستھانیز نے یونانی کیمیادان ڈیموکرائٹس کو جادو کا فن سکھایا۔ اوستھانیز نے اپنے زمانے کے جادو کے تمام اسرار کو قلمبند کر لیا تھا۔ جادوئی طب کی پہلی کتاب بھی اسی سے موسوم کی جاتی ہے۔ یونانی جادوگروں کے حوالے سے عقیدہ پایا جاتا تھا کہ وہ فطرت کی قوتوں کے ساتھ قریبی شناسائی پیدا کر کے جادوئی طاقتیں اخذ کرتے ہیں حالانکہ جادو کو ایک تحفہ تصور کیا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ یہ پیدائشی طور پر حاصل ہوتا ہے یا خصوصی استحقاق ہوتا ہے۔ اس کو کسی غیر معمولی شے سے منسوب کیا جاتا تھا۔ چنانچہ "بری نظر" والے شخص کو جادوگر مانا جاتا تھا۔ یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ کبڑے، ایسی آوازیں نکالنے والے کہ جن کا مصدر کہیں دور محسوس ہو اور پیدائشی طور پر انتڑیوں کی جھلی والے افراد پیش گوئی کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔

دوسری قوموں کی طرح یونانیوں میں بھی بری روحوں کو شر کی وجہ تصور کیا جاتا تھا۔ جادوگر کا کام ان بری روحوں سے نمٹنا ہوتا تھا۔ بابلیوں کی طرح یونانیوں کا بھی عقیدہ تھا کہ زمین پر بھٹکنے والی مردہ افراد کی روحیں دیگر انسانوں کیلئے مشکلات و مصائب کا باعث ہوتی ہیں۔ وہ دیوتاؤں سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔ جادو کی انتہائی طاقتور دیوی ہیکاٹی کو مدد کیلئے پکارا جاتا تھا اور یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ وہ آفاقی قوتوں کی حامل ہے۔ جادوگروں کیلئے کچھ خاص علوم جاننا لازمی تھا۔ اس کے علاوہ اسے جادو کے لئے ضروری رسومات ادا کرنے کا طریقہ بھی لازمی سیکھنا ہوتا تھا۔ اس حوالے سے تھوڑا بہت تاریخی ریکارڈ محفوظ رہ گیا ہے۔ جادوگر کو تیاری کیلئے پہلے اپنے آپ کو پاک صاف کرنا پڑتا تھا۔ اسے بیان کردہ وقفوں کے بعد نہانا اور خاص اوقات میں جسم پر تیل ملنا پڑتا تھا۔ اس کو بعض خاص غذاؤں سے پرہیز کرنا ہوتا تھا اور فاقے کرنے پڑتے تھے۔ اسے باعصمت بھی رہنا ہوتا تھا۔

ایک قدیم یونانی مخطوطے میں لکھا ہے کہ "جادوگر کا لبادہ ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیئے۔ اس میں گرہ نہیں لگائی جانی چاہئے یا کسی اور طریقے سے بند نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ لبادہ لینن کا بنا ہوا ہونا چاہیئے۔ اس کا رنگ سفید ہو یا سفید زمین پر گہرے سرخ رنگ کی دھاریاں ہوں۔ سب سے بڑھ کر اس کا عقیدہ اپنی رسومات کی تکمیل پر ہونا چاہیے۔" جادوئی رسومات کی ادائیگی کا وقت بہت اہمیت کا حامل ہوتا تھا۔ ہیکاٹی کی مدد حاصل کرنے کیلئے سورج غروب ہونے کے بعد کا وقت یا سورج طلوع ہونے سے چند منٹ پہلے کا وقت موزوں تصور کیا جاتا تھا۔ جبکہ بہترین وقت نئے یا پورے چاند والی رات ہوتی تھی۔ بعد ازاں سیاروں اور ستاروں کے مقامات بھی اہمیت حاصل کر گئے اور یونانی جادوئی رسومات میں نجوم کے علم کا اثر بہت گہرا ہو گیا۔ جادوئی رسومات کی ادائیگی کیلئے قبرستانوں اور چوکوں کو انتہائی موزوں مقامات مانا جاتا تھا۔ ہوبرٹ نے یونانی جادوگروں کی تقریبات اور آلات کا احوال رقم کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سب سے زیادہ اہم جادوئی آلہ "جادو کی چھڑی" ہوتی تھی۔ اس کے بغیر جادوگر ادھورا ہوتا تھا۔ جادوئی رسومات کی ادائیگی میں لیمپ، پانی کے تسلے، علامتی استعمال کیلئے چابیاں، مختلف رنگوں کے دھاگے، پیتل کی پلیٹیں، کسی مردے کی لاش کے حصے اور جادو کا چرخا اہمیت رکھتے تھے۔

کسی شخص پر جادو کیا جاتا تو یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ جادوگر کے نزدیک ہو۔ اس کی جگہ اس مرد یا عورت کا ہم شکل پتلا بنا کر اس پر جادو کیا جاتا تھا اور جادوگر اس پتلے میں مختلف جگہوں پر سوئیاں گاڑ دیتا تھا۔ یہ پتلے جو مٹی یا موم سے بنائے جاتے تھے۔ کھوکھلے ہوتے تھے تاکہ منتروں کو کاغذ پر لکھ کر ان کے اندر ڈالا جا سکے۔ یوسیبیس لکھتا ہے کہ اس نے ہیکاٹی کا ایک پتلا دیکھا جسے چھپکلیوں کو مار کر، انہیں سکھا کر اور پھر ان کا سفوف بنا کر اس سفوف سے تیار کیا گیا تھا۔ اس کا جسم پرندے جیسا تھا۔ یہ ضروری ہوتا تھا کہ جس شخص کا پتلا بنایا گیا ہے اس کا نام اس پتلے پر لکھا جائے۔ جادوئی رسومات کے دوران متعلقہ روح کو بلانے کے لئے جادوئی نغمے گائے جاتے تھے۔

یہ مانا جاتا تھا کہ بار بار ادا کرنے سے منتروں کے الفاظ میں جادوئی اثر پیدا ہوتا جاتا

ہے۔ حرفوں کو خاص انداز اور خاص شکلوں میں جوڑ کر مانا جاتا تھا کہ وہ زیادہ موثر ہو گئے ہیں۔ یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ جادوئی حروف ابجد اور خاص اعداد سے جادوئی اثرات منسوب کر دیئے گئے تھے۔ طاق اعداد کو بہت اہمیت دی جاتی تھی، جیسا کہ عدد تین۔ اس عدد کے حاصل ضرب کو ہیکاٹی کیلئے مقدس تصور کیا جاتا تھا۔ جادوئی رسومات کے دوران یونانی لوگ قربانیاں بھی کیا کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جس دیوتا کی مدد مانگی جا رہی ہے، وہ ان قربانیوں سے خوش ہو جائے گا۔ عموماً ہرمیز کو شراب، شہد، دودھ، خوشبویات کھانے، خاص قسم کے کیک اور مرغ نذر کیا جاتا تھا جبکہ ایفروڈائٹ کو سفید فاختہ کی قربانی پیش کی جاتی تھی۔

قربانی اور چڑھاوے کا عمل تقریب میں انجام دیا جاتا تھا۔ یہ قربانی اور چڑھاوے کسی ایسے مقام پر رکھے جاتے تھے۔ جسے اس دیوی، دیوتا کیلئے مقدس مانا جاتا تھا۔ بعض اوقات چڑھاوے کی اشیاء کو زمین کے نیچے کی خوفناک دیوی ہیکاٹی کو خوش کرنے کیلئے کسی چوک میں رکھ دیا جاتا تھا۔ ان چڑھاووں کو "ہیکاٹی کا عشائیہ" کہا جاتا تھا۔ ان چڑھاووں کا مقصد دیوی کے غیض و غضب کو دھیما کرنا نیز زمین کے نیچے رہنے والے شرارتی اور بے چین بھوتوں کو زمین پر شر فساد پھیلانے سے روکنا ہوتا تھا۔

لیڈن (Leyden) میں تھیبز سے دریافت ہونے والا ایک یونانی مصری مخطوطہ محفوظ ہے۔ اس مخطوطے پر محبت پیدا کرنے، خواب دکھانے اور دیوی دیوتاؤں سے کلام کرنے والے منتر درج ہیں۔ اس میں کاروبار کو کامیابی عطا کرنے والی انگوٹھی بنانے کا طریقہ بھی درج ہے۔ برٹش میوزیم میں موجود ایک اور مخطوطے میں چور کو پکڑنے کا جادوئی طریقہ درج ہے: "بلور کا مرتبان لے کر اس میں پانی بھرو۔ پھر پانی میں لارل کی ایک ٹہنی ڈال دو۔ اس کے بعد ہر شخص پر اس پانی کو چھڑکو۔ پھر تپائی لے کر اس مرتبان کو تپائی پر رکھ دو۔ تپائی کو قربان گاہ پر رکھا جائے۔ لوبان اور مینڈک کی زبان کا چڑھاوا چڑھاؤ۔ بغیر نمک کے آٹے والی روٹیاں اور بکری کے دودھ کی پنیر لو۔ ہر شخص کو روٹی اور پنیر کے آٹھ آٹھ ٹکڑے دو اور منتر پڑھتے رہو۔ درج ذیل عبارت لکھ کر

اسے تپائی کے نیچے رکھ دو: اے لارڈ اپوہ! روشنی بردار! چور کو پکڑوا دے۔ جو شخص روٹی اور پنیر نہ کھا سکے، وہی چور ہوگا۔"

ایک اور یونانی مخطوطے میں کسی شخص کو بری روح سے نجات دلوانے کا طریقہ درج کیا گیا ہے۔ ہدایت دی گئی ہے کہ "اسم" ادا کرتے ہوئے متعلقہ شخص کو سفلر اور نفت کی دھونی دو۔ شاید یونانیوں کا خیال تھا کہ بدبو کی وجہ سے بری روح بھاگ جاتی ہے۔ یونانی محبت کے لئے جادو استعمال کرتے تھے ان میں سے "چاند کو نیچے لانے" والا جادو سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔ ارسٹوفینیز اور اس کے بعد آنے والے دوسرے مصنفوں نے اس جادو کا ذکر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یونان کے بعض حصوں میں آج بھی اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

لوسیان نے محبت کے مرض میں مبتلا نوجوان گلا کیاس کو کرائسس سے محبت ہو گئی تھی۔ اس کی حالت اتنی سنگین ہو گئی کہ عظیم ہائپو بوریئن جادوگر کی خدمات حاصل کرنا پڑیں۔ اس نے گلا کیاس کی حالت دیکھ کر فیصلہ کیا کہ ناکام محبت کو کامیاب کرنے میں کبھی بے اثر نہ رہنے والے منتر "چاند کو نیچے لانا" کو استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ہیکاٹی اور اس کے نائب بھوتوں کو مدد کیلئے بلایا گیا اور چاند اتر آیا۔ اب جادوگر نے مٹی کی ایک مورت بنا کر کہا کہ اسے کرائسس کے پاس لے جایا جائے۔ جیسے ہی وہ مورت کرائسس تک پہنچی وہ بیتاب ہو کر گھر سے نکلی اور گلا کیاس کے گھر آ گئی۔ اس کے دل میں بھی محبت کا شعلہ فروزاں ہو چکا تھا اسلئے وہ گلا کیاس سے لپٹ گئی۔

محبت کے حصول کے دو مزید طریقوں کا حوالہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ان دونوں طریقوں میں موم کے پتلے استعمال کیے جاتے تھے۔ پہلے طریقے میں مرد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک کتے کا موی پتلا بنائے جس کی لمبائی آٹھ انگلیوں کے برابر ہو۔ اس کی پسلیوں پر جادوئی الفاظ لکھے جائیں۔ پھر اس پتلے کو جادوئی لفظوں سے منقش تختی پر رکھ دیا جائے۔ پھر دونوں چیزوں کو ایک تپائی پر رکھ دیا جائے۔ اس کے بعد وہ آدمی کتے کی پسلیوں اور تختی پر درج جادوئی الفاظ پڑھے۔ اگر کتا غرانے لگے تو یہ شخص محبوبہ کو حاصل نہیں کر سکے گا لیکن اگر کتا بھونکنے لگے تو وہ شخص اپنی محبوبہ کو حاصل

کرلے گا۔

دوسرے طریقے میں ہدایت کی گئی ہے کہ محبت کرنے والا مرد دو موی پتلے بنائے۔ ایک پتلا مرد کا ہو اور دوسرا عورت کا۔ عورت کا پتلا ایسا بنایا جائے کہ وہ گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی ہو اور اس کے ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے ہوں جبکہ مرد کا موی پتلا اس طرح بنایا جائے کہ وہ اس کے سامنے کھڑا ہو اور اس نے ایک تلوار کی نوک عورت کی گردن میں کھبوئی ہوئی ہو۔ عورت کے بازوؤں پر بری روحوں کے نام لکھو۔ پھر اس کے جسم میں تیرہ سوئیاں کھبو دو۔ اس دوران محبت کرنے والا مرد منتر پڑھتا رہے۔ جادوئی الفاظ والی دھاتی پلیٹ پر دونوں موی پتلوں کو ۳۶۵ گرہوں والی ڈوری سے باندھ کر کسی ایسے فرد کی قبر میں دفنا دو جو کہ جوانی میں مر گیا ہو یا کسی ایسے فرد کی قبر میں جس کی موت تشدد وایذا سے واقع ہوئی ہو۔ اس کے بعد جہنم کے دیوتاؤں کیلئے لازماً تعریفی نغمہ گایا جائے۔ اس سارے عمل کے بعد محبت کرنے والے کو اپنی محبوبہ حاصل ہو جائے گی۔

یونانی کسی برتن میں پانی بھر کر پیش آنے والے واقعات کو بھی جادو کے عمل کے ذریعے دیکھا کرتے تھے۔ وہ گول منہ والے خاص قسم کے برتنوں میں پانی بھرتے اور ان کے اردگرد روشن مشعلیں لگا دیتے۔ اس کے بعد وہ دھیمی آواز میں منتر پڑھتے ہوئے ایک روح کو بلاتے اور اس سے وہ سوال پوچھتے جن کے جوابات انہیں مطلوب ہوتے۔ رومیوں نے بیشتر جادوئی عمل یونانیوں سے مستعار لئے تھے۔ رومن جادو کا پہلا تذکرہ "بارہ تختیوں" والے قانون میں آیا ہے۔ اس میں پابندی لگائی گئی ہے کہ جادو کے ذریعے کسی کے کھیتوں میں اگی ہوئی فصل کو اپنے کھیت میں منتقل نہیں کیا جائے۔ ایٹروسکن اور سابینز اپنی جادوئی قوتوں کے حوالے سے بالخصوص مشہور تھے۔ ایٹروسکن کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مردے کو بلا سکتے ہیں، بارش برسانے اور خفیہ چشموں کو دریافت کرنے پر قادر ہیں۔

جادو کی جو سادہ ترین صورت رومیوں میں بہت گہرا اثر رکھتی تھی اور آج بھی اٹلی میں موجود ہے، وہ ہے "بری نظر" جس کے بارے میں رومیوں کا عقیدہ تھا اور ہے کہ وہ اشخاص کی

صحت اور املاک پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ بری نظر کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے مختلف قسم کے جادو رائج تھے۔ سب سے زیادہ مشہور جادو مردانہ عضو تناسل کی شبیہہ کا استعمال تھا، جو سونے، چاندی یا پیتل کی بنی ہوتی تھی اور مرد، عورتیں اور بچے بھی اپنے گلے میں پہنا کرتے تھے۔

بہت سے رومن مصنفوں نے جادوگری کے قصے لکھے ہیں اور ورجل نے اپنے آٹھویں گیت میں ایک جادوگرنی اور اس کے نائب کی سرگرمیوں کا تفصیلی احوال بیان کیا ہے۔ ورجل نے اس جادوگرنی کو محبت کا ایک جادو کرتے ہوئے بھی دکھایا ہے۔ جادوگرنی اپنے نائب کو حکم دیتی ہے کہ وہ خوشبودار بخورات سلگائے۔ اس کے بعد وہ ایک طاقتور اثر والا منتر پڑھتی ہے۔ اس منتر کا اثر اتنا زبردست ہے کہ وہ چاند کو زمین پر لا اور سانپ کو کھیتوں میں بھسم کرسکتا ہے۔ اس کے بعد جس عورت کی محبت مطلوب ہوتی اس کے پتلے کے گرد تین رنگوں والی پٹیاں باندھی جاتی تھیں اور انہیں باندھنے کے دوران کہا جاتا: میں نے زہرہ کی پٹیاں باندھ دیں۔ اس کے بعد پتلے کو قربان گاہ کے گرد چکر دلایا جاتا تھا۔ بخورات والی آگ کے سامنے ایک مٹی کا اور ایک موم کا پتلا رکھا جاتا۔ مٹی کا پتلا سخت ہوتا تو محبوبہ کا دل سخت ہوجاتا اور اگر مومی پتلا نرم ہوجاتا تو محبوبہ کا دل نرم ہوجاتا۔ پھر متعلقہ پتلے پر روئی کے ٹکڑے کرکے ڈالے جاتے اور لارل کے پتوں کو آگ میں جلایا جاتا۔ جادوگرنی نے پونٹس کی سلطنت سے ایسی جڑی بوٹیاں حاصل کی ہوئی تھیں جن کے اثر کا کوئی توڑ نہیں تھا۔ ان جڑی بوٹیوں نے اسے اس قابل بنادیا تھا کہ وہ بھوکا بھیڑیا بن جاتی تھی۔ بھوتوں کو قبروں سے بلاسکتی تھی اور ایک کھیت میں پکی ہوئی فصل کو دوسرے کھیت میں منتقل کردیتی تھی۔

ہورلیس ہمیں ایک جادوئی عمل کے بارے میں بتاتا ہے، جو کینیڈیا نے اپنے تین نائبوں کے ذریعے کیا تھا۔ کینیڈیا کو ایک نوجوان سے محبت ہوگئی تھی اور وہ جادو کے ذریعے اس کے دل میں بھی اپنے لئے محبت جگانا چاہتی تھی۔ کینیڈیا اپنے بال زہریلے سانپوں کے گرد لپیٹ دیتی ہے۔ پھر وہ جنگلی انجیر اور سرو کے درختوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ جس جگہ اگے ہوئے ہیں، وہاں سے اکھڑ جائیں۔ پھر وہ خون میں لتھڑے ہوئے مینڈک کے انڈوں، الو کے پروں، تھیسالی سے

حاصل کردہ مختلف جڑی بوٹیوں اور مرے ہوئے کتے کے جبڑے کی ہڈیوں کو جلاتی ہے۔

ایک نائب، جس کے بال سمندری خارپشت یا سور کے بالوں کی طرح بالکل سیدھے کھڑے ہوئے تھے، ایورنس کے پانی کا زمین پر چھڑکاؤ کرتا ہے اور دوسرا نائب، جو کہ ستاروں اور چاند کو زمین پر لانے کا ماہر مانا جاتا ہے اس کا ہاتھ بٹاتا ہے۔ تیسرا نائب کدال سے زمین کھودتا جس میں ویریس کو ٹھوڑی تک دفنایا جاتا تھا، تا کہ جادو کا عمل مکمل ہوسکے۔ لوسیان ایک سفر کا احوال لکھتا ہے، جو کہ اس نے جادوگر متھروبارازانیز کے ساتھ کیا تھا وہ کہتا ہے: "ہم دریائے فرات کو عبور کرکے ایک تاریک جنگل میں داخل ہوگئے۔ جادوگر اس جنگل میں پہلے داخل ہوا تھا۔ پھر ہم نے ایک گڑھا کھودا اور ایک بھیڑ کو ذبح کرکے اس کا خون گڑھے کے ارد گرد چھڑکا۔ اس دوران جادوگر روشن مشعل تھامے ہوئے روحوں، انتقام لینے والوں، دہشت ناک ہیکاٹی، عظیم الجثہ پروسر پائن کو بلند آواز میں پکارتا رہا۔ ان پکاروں کے درمیان وہ وحشیانہ اور ناقابل فہم الفاظ میں خاص منتر بھی پڑھتا رہا۔"

روم میں محبت کے سفوف بھی بہت زیادہ فروخت ہوتے تھے اور انہیں زیادہ تر بوڑھی عورتیں بیچا کرتی تھیں۔ پوکلم ایماٹوریئم نامی محبت کے سفوف کی طلب بہت زیادہ تھی۔ ابتدائی رومن شہنشاہوں کے زمانے میں محبت کے سفوفوں کی خرید و فروخت اتنی زیادہ ہوگئی تھی کہ انہیں رومن فوجداری قانون کے تحت فرمان جاری کرنا پڑا کہ ایسے سفوف زہر ہوتے ہیں اور جو لوگ انہیں استعمال کرتے ہوئے پکڑے جائیں گے انہیں سخت سزا دی جائے گی۔ اگر محبت کے سفوفوں کے اجزاء کو مدنظر رکھا جائے تو ان کے زہریلے ہونے پر کوئی حیرت نہیں ہوگی۔ محبت کے سفوف جن اجزاء سے تیار ہوتے تھے ان میں سے کم سے کم گھناؤنے اور کراہت انگیز اجزاء یہ تھے:
بھیڑیئے کی دم کے بال، چیونٹیوں کے کھائے ہوئے مینڈک کے بائیں پہلو کی ہڈیاں، کبوتر کا خون، سانپوں کے ڈھانچے، مختلف جانوروں کی انتڑیاں۔

پلینی کہتا ہے: "اگر ننھی ابابیلوں کو گھونسلے سمیت ایک صندوق میں بند کرکے زمین میں

دفنا دیا جائے اور چند دنوں بعد زمین کھود کر دیکھا جائے تو چند ابابیلیں یوں مری ہوئی ملیں گی کہ ان کی چونچیں بند ہوں گی جبکہ دیگر کی چونچیں یوں کھلی ہوں گی گویا سانس لے رہی ہوں۔'' موخر الذکر ابابیلوں کو کسی کے دل میں محبت پیدا کرنے کیلئے اور اول الذکر کو کسی کے دل میں موجود محبت ختم کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔

کبالہ: قدیم یہودی جادو

جادو سے منسلک یہودی روایات بہت اہمیت کی حامل ہیں، کیونکہ دریافت یہ ہوا ہے کہ از منہ وسطیٰ تک جن رسومات پر عمل کیا جاتا رہا ہے، ان کا سرچشمہ یہی یہودی روایات تھیں۔ عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابوں میں جادو کے جو جو حوالے موجود ہیں، وہ بنیادی طور پر مصر سے مربوط ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے جادو مصریوں ہی سے سیکھا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب وہ مصر میں قید تھے۔ Book of Enoch کی ایک کہانی کہتی ہے کہ ''جادو کا فن دو فرشتوں نے انسان کو دیا تھا۔ ان کے نام ازUzzal اور ازائیل Azael تھے۔ موخر الذکر نے عورتوں کو جادو کا فن اور آرائشی اشیاء کا استعمال سکھایا۔'' ایک قدیم مصری روایت کے مطابق جادو کا فن ایک فرشتے نے انسانوں کو دیا تھا اس فرشتے کو ایک عورت سے محبت ہو گئی تھی۔

Book Of Tobit میں ایک کہانی موجود ہے۔ اس کے مطابق ایک بری روح سارہ کی محبت میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اس روح کے اثرات کو رافائیل نامی فرشتے نے ختم کیا۔ اس بری روح کو جس کا نام اشموڈئس تھا، بھگا دیا گیا اور بعد ازاں اسے ''شر کی طاقتوں کا بادشاہ'' کا نام دیا گیا۔ ان میں سے بہت سے نام آج بھی باقی ہیں اور جادو کی کتابوں میں درج ہیں۔ یہ ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں آج کے زمانے تک محفوظ چلی آئی ہیں۔ روحوں کی مدد حاصل کرنے کیلئے یہودی جادوگر دھواں پیدا کرتے، تحفے اور قربانیاں دیتے۔

ایک مشہور یہودی فلسفی موسیٰ بن میمون لکھتا ہے:

''بری روحوں کا پسندیدہ ترین تحفہ خون ہے۔ جادوگر کو خون کی بھینٹ لازماً دینا ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ بری روحوں کا کھانا کھاتا ہے تاکہ ان کا رفیق بن جائے۔ دھوئیں کی مہک ان روحوں کو بہت پسند ہوتی ہے۔'' اس کے علاوہ شمعیں جلائیں جاتیں، سیاہ دستے والا چاقو استعمال کیا جاتا اور بہت سی رسومات ادا کی جاتیں۔ جادوگر کو بری روحوں کے پراسرار ناموں سے آگاہی ہوتی تھی۔ اس کے بغیر وہ ان کی مدد حاصل نہیں کرسکتا تھا۔ یہ ایسے راز ہوتے تھے جنہیں اول اول تو لکھا

نہیں جاتا تھا۔ بلام انہی ناموں کے ذریعے جادو کرنے کے قابل ہوا تھا۔ اسے ایک عظیم جادوگر تسلیم کیا جاتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اس نے موآب کی بیٹیوں کو جادو سکھایا تھا۔ جادوگری کو اسرار کے پردوں میں ملفوف رکھا جاتا تھا اور جادوگروں کی کتابیں خفیہ رکھی جاتیں، جن تک صرف ماہرین کی رسائی ہو سکتی تھی۔ جادوگر اکثر و بیشتر جادوئی عبارتوں سے منقش پیالے استعمال کرتے تھے۔ پیالوں پر ان روحوں کے نام نقش ہوتے جو کہ جادوگر کے قبضے میں ہوتی تھیں۔ اگرچہ یہودیوں نے جادو پر کڑی پابندی عائد کر دی تھی اور ربیوں نے جادوگر کی سزا پتھر مار مار کر موت کے گھاٹ اتارنا متعین کی تھی، تاہم جادوئی عمل مقدس نام پر جاری رہے۔ شیطانی قوتوں کی بجائے ملکوتی قوتوں کے حوالے سے کیے جانے والے جادو پر پابندی نہیں تھی۔

جادو کے فن میں یہ خیالی تقسیم از منہ وسطیٰ تک جاری رہی۔ جب کالا جادو کہلانے والے جادو پر پابندی لگ گئی تو سفید یا اچھا Good جادو جاری رہا اور اسے جائز و قانونی تصور کیا جاتا تھا۔ یہودی جادوگری کے ریکارڈ کمیاب ہیں۔ گیسٹر کا ترجمہ کردہ ایک یہودی جادو درج ذیل ہے: ''بلور پر زیتون کے تیل سے ''اونکیل'' لکھو۔ پھر ایک سات سالہ لڑکے کے ہاتھ پر انگوٹھے سے انگلیوں کے سرے تک تیل ملو اور بلور کو اس کے ہاتھ پر تیل والی جگہ پر رکھو۔ پھر اسے کہو کہ مٹھی بند کر لے۔ اب تم ایک تین ٹانگوں والے سٹول پر بیٹھ جاؤ۔ لڑکے کو اپنی ٹانگوں کے درمیان اس طرح کھڑا کرو کہ اس کا کان تمہارے منہ کے سامنے ہو۔ تم سورج کی طرف منہ کر کے اس کے کان میں کہو، اونکیل! میں خداوند عظیم کے نام پر تجھ سے التجا کرتا ہوں، سچ کے خداوند کے نام پر، پالنے والے خداوند کے نام پر، الفا، آئیڈو کے نام پر کہ تو تین فرشتے بھیج، تب لڑکے کو انسان جیسی ایک شبیہہ دکھائی دے گی۔ تم اس منتر کو دو مرتبہ مزید پڑھو گے تو لڑکے کو دو مزید شبیہیں دکھائی دیں گی۔ لڑکا انہیں کہے گا کہ 'تمہاری آمد باعث رحمت ہو'۔ اب تم لڑکے سے کہو کہ وہ تمہاری خواہش ان تک پہنچائے۔

اگر وہ لڑکے کو جواب نہ دیں تو وہ ان سے التجا کرتے ہوئے کہے گا: کیسپر، کیلائی، ایمر

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

(یا) بلائکائیسر! میرا آقا اور میں تجھ سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ مجھے فلاں بات بتا دے یا یہ بتا کہ چوری کس نے کی تھی۔'' اسی طرح کی جادوئی ترکیب ''سلیمان کی چابی'' Key of Solomon نامی مخطوطے میں پائی گئی ہے اور لڑکے کو وسیلے کے طور پر استعمال کرنے کا طریقہ اٹھارہویں صدی تک کیگلیوسٹرو نے اپنایا ہوا تھا۔ مذکورہ بالا کتاب بعض دوسرے ناموں سے بھی پائی جاتی ہے

مثلاً: The wroke of Solomon The Wise یا The Key of King Solomon

بادشاہ سلیمان کے بارے میں ایسی یہودی روایات موجود ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ ان کے قبضے میں مافوق الفطرت قوتیں تھیں اور انہوں نے معبد کی تعمیر کیلئے انہیں استعمال کیا تھا۔ بادشاہ سلیمان سے بہت سی تحریریں بھی منسوب کی جاتی ہیں، جو کہ مخطوطوں کی شکل میں ملتی ہیں۔ ہم آگے چل کر ان پر تفصیل سے بات کریں گے۔ ان کتابوں کے تعارف میں فرق پائے جاتے ہیں، اور چند ایک تعارف تو، جو کہ بلاشبہ جعلی ہیں، نہایت عجیب و غریب ہیں۔ اس کتاب کے ایک تعارف میں بتایا گیا ہے کہ ''اس کتاب کا ترجمہ ربی ابن عذرا نے عبرانی سے لاطینی میں کیا تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ پروینس کے قصبے ارلیز لے گیا تھا۔ یہ قدیم عبرانی مخطوطہ اس شہر میں یہودیوں کی بربادی کے بعد شہر کے آرچ بشپ کے ہاتھ لگ گیا، جس نے اسے لاطینی سے پست زبان میں ترجمہ کیا۔''

ایک اور تعارف میں لکھا گیا ہے کہ ''یہ کتاب بابل کے ایک شہزادے نے، جس کا نام سیمیون تھا، بادشاہ سلیمان کو بھیجی تھی۔ اس کتاب کو دو دانا انسان لے کر آئے تھے۔ ان کے نام کا مازان اور زازانت تھے۔ آدم کے بعد کلدانی زبان کی یہ پہلی کتاب تھی۔ بعد ازاں اس کا ترجمہ عبرانی میں کیا گیا۔'' ایک اور مخطوطے کے پیش لفظ میں لکھا گیا ہے کہ ''یہ تمام خفیہ رازوں میں سب سے زیادہ خفیہ رازوں کی حامل کتاب ہے، جس کی توثیق یونان کے سب سے زیادہ دانا فلسفیوں نے کی ہے۔'' پراسرار کبالہ یا قبالہ (Kabala or Qabalah) کی تفہیم کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک مصنف کا کہنا ہے کہ یہ خفیہ روایتی علم ہے جو کہ سینہ بہ سینہ نسل در نسل

چلا آیا ہے۔ بظاہر کبالہ کئی حصوں میں منقسم لگتا ہے۔ اس کا بیشتر مواد مقدس یہودی تحریروں کے داخلی باطنی مفاہیم پر مشتمل ہے۔ تاریخ کے علماء کہتے ہیں کہ مصریوں کے ہاں مقدس سمجھی جانے والی باتوں کو تحریر نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ ضائع ہوگئیں۔ ماتھرز کہتا ہے کہ ''سب سے پہلے خداوند نے کبالہ فرشتوں کو پڑھایا تھا، جنہوں نے بعدازاں اسے انسان کو پڑھایا۔ اسے کبھی کسی نے لکھنے کی جرات نہیں کی۔ آخر شمعون جوکائی نے، جو کہ دوسرے معبد کی تباہی کے وقت زندہ تھا، اسے لکھا۔ اس کی موت کے بعد اس کے بیٹے ربی ایلیازر اور ربی ابیانے اپنے باپ کی تحریروں کو یکجا کر کے زوہر (Zohar)"The Key of King Solomon" کے نام سے شائع کروایا۔ اب یہ کتاب کبالہ ازم کی سب سے اہم کتاب ہے۔

''غیر تحریری کبالہ'' کی اصطلاح کا اطلاق خاص علم پر کیا جاتا ہے، جس کو کبھی نہیں لکھا گیا، جبکہ عملی کبالہ کا سوکار طلسماتی اور تقریباتی جادو سے ہے۔ جوزیفس لکھتا ہے کہ اس نے ایلیازر کو ایک آدمی کو بری روح کے قبضے سے نکالتے دیکھا ہے۔ اس مقصد کیلئے ایلیازر نے بری روح کے قبضے میں موجود شخص کی ناک تلے ایک انگوٹھی رکھی تھی اور منتر پڑھایا تھا۔ اس انگوٹھی میں سلیمان کی مہر کا نقش موجود تھا۔ اور مصنف لکھتا ہے کہ ''کبالہ مذہبی فلسفے کا ایک نظام تھا، جس کا اثر چودھویں صدی سے لے کر سترہویں صدی تک یہودیوں اور بہت سے فلسفیوں پر کافی گہرا تھا۔
زوہر بہت سی کتابوں پر مشتمل ہے، جن میں کچھ کے نام یہ ہیں: خفیہ کتاب اسرار Siphra Dtzenioutha ارواح کی کتاب House of Ellohim پاک کرنے والی آگ
Asch Metzareph

''پاک کرنے والی آگ'' نامی کتاب کیمیا سے متعلق ہے۔ جبکہ ''ارواح کی کتاب'' میں فرشتوں، روحوں اور بری روحوں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اصل میں یہ کتابیں کلدانی اور عبرانی میں لکھی گئی تھیں۔ ماتھرز کہتا ہے کہ ''دیوتا Jehovah کو عبرانی میں IHVH کہا جاتا ہے اور اس کا صحیح تلفظ چند ایک لوگوں ہی کو پتا ہے۔ یہ انتہائی خفیہ بھید اور رازوں

کا راز ہے۔ چنانچہ جب ایک راسخ العقیدہ یہودی کتاب کو پڑھتے پڑھتے اس لفظ تک پہنچتا ہے تو وہ مختصر سا وقفہ کرتا ہے یا اس کی جگہ Adonai, Adni Lord کا نام پڑھتا ہے۔ بری روحوں کا شہزادہ سمائیل سمال ہے، جو کہ زہر اور موت کا فرشتہ ہے۔''

ایک اور مصنف لکھتا ہے کہ ''یہودیوں نے خداوند کو ایک پراسرار نام دے رکھا تھا، جو کہ یوں لکھا جاتا ہے IHVH قدیم زمانوں سے یہودی مذہبی پیشوا اور عام یہودی اس لفظ کو زبان سے ادا نہیں کرتے۔ اس لفظ کا زبان سے ادا کیا جانا اس کو ناپاک کر دینا تصور کیا جاتا تھا۔ اس چیز سے بچنے کیلئے اس کی جگہ ایک متبادل نام استعمال کیا جاتا تھا'' جادوئی منتروں میں ایڈونائی، ایلوائی جیسے نام بکثرت پائے جاتے ہیں۔ انہیں عبرانی سے اخذ کیا گیا ہے۔ بائبل میں جادو کے اتنے زیادہ حوالے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے مشرقی اقوام میں اس کا بہت غلبہ ہوگیا تھا۔ عہد نامہ قدیم و جدید میں جادوگروں، نجومیوں، خوابوں کی تعبیر بتانے والوں، روحیں بلانے والوں، غیب کے حالات بتانے والوں، جادوگرنیوں وغیرہ کے نام کثرت سے ملتے ہیں۔ موسیٰؑ کے زمانے میں جادوگری پر پابندی لگادی گئی تھی جیسا کہ Deuteronomy xviii10.11 میں کہا گیا ہے: ''تمہارے خداوند نے ان چیزوں پر پابندی لگادی ہے۔'' Leviticus xx.27 میں کہا گیا ہے ''جس مرد یا عورت کے قبضے میں کوئی روح ہو اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے۔'' 2 Chron xxxiii.6 میں مناسیح نامی ایک شخص کا ذکر ہے جسے جادوٹونا آتا تھا اور جس کے قبضے میں ایک روح تھی۔

سال (Saul) نے اینڈور کی جادوگرنی سے ملاقات کا حوال بیان کیا ہے۔ Nahum iii.4 میں ایک جادوگرنی کا ذکر کیا گیا ہے۔ عہد نامہ جدید میں تین جادوگروں کے حوالے ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام سائمن تھا، جس نے سماریا کے لوگوں پر جادو کر دیا تھا۔ دوسرے جادو گروں کے نام الیمس اور بارجیزس بیان کئے گئے ہیں۔ بارجیزس پافوس جزیرے کا رہنے والا یہودی جادوگر تھا۔ عیسیٰؑ کے حواریوں کے زمانے میں افسس جادوگروں کا گڑھ بن گیا تھا۔ کہا

جاتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ پراسرار علوم وفنون کی کتابیں بھی لے کر آئے تھے۔ یقیناً اس زمانے میں اس شہر میں جادو کی کتابوں کے کتب خانے بھی ہوں گے۔ یونانی اور رومی یہودی جادو کو بہت وقعت دیتے تھے۔ جبکہ عربوں نے بھی ان سے استفادہ کیا۔ وسطی زمانے میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا کہ یہودی باطنی طاقتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ مشرق میں Gabbetes کہلانے والے بوڑھے مریضوں کا علاج پراسرار عملوں سے کیا کرتے تھے۔ یہودی آج بھی تعویذ پہنتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مخصوص عبرانی الفاظ والے تعویذ انہیں بری روحوں اور دشمنوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ شامی یہودی آج بھی قدیم جادوئی رسومات ادا کرتے ہیں۔ ان تقریبات میں وہ دھواں پیدا کرتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں۔

جادو قدیم مصر میں

قدیم مصر کے مخطوطوں سے پتا چلتا ہے کہ مصر میں آج سے ہزاروں برس پہلے جادو پر عمل کیا جاتا تھا۔ بابلیوں کی طرح مصریوں نے بھی جادو کو دیوتاؤں سے منسلک کیا ہوا تھا۔ تھوتھ، انسانوں کو دانش اور علم و آگہی عطا کرنے والا دیوتا تھا، اور آئسس جادو کی دیوی تھی۔ گارڈیز کہتا ہے کہ ''مصر میں مذہب نام کی کوئی شے موجود نہیں تھی، وہاں صرف ''ہانگے'' ہوتی تھی یعنی جادوئی طاقت۔'' مصریوں کا عقیدہ تھا کہ جادو دیوتاؤں کی عطا ہے۔ تھوتھ کو سب سے زیادہ طاقتور جادوگر تسلیم کیا جاتا تھا، ہورس سے بھی جادوئی طاقتیں منسوب کی جاتی تھیں اور آئسس کو عظیم جادوگرنی مانا جاتا تھا، جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے:

''اے آئسس! اے عظیم ساحرہ! مجھے آزادی عطا کر، دیوتا اور دیوی کے غضب سے بچا، اور دردناک موت سے بچا اور مجھ پر حاوی ہونے والے درد سے نجات دلا۔'' ایک کہانی میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بچے کو بچھو ڈنگ مارتا ہے تو آئسس اسے صحت عطا کرتی ہے۔ وہ پکار پکار کر کہتی ہے:

''میرے پاس آؤ، میرے پاس آؤ! کیونکہ میرا کلام طلسم ہے اور زندگی کا حامل ہے۔ میں اپنے باپ کے سکھائے ہوئے کلام کے ذریعے شر کو رفع کردوں گی۔'' وہ بچے کی روح اس کے جسم میں واپس لانے کیلئے اپنے ہاتھ اس پر رکھ کر کہتی ہے: ''ٹیفن آجا، زمین پر نمودار ہو، ابھی رخصت مت ہو!'' بیفن کے زہر، اس کے جسم سے نکل جا، میں آئسس ہوں، جادوئی کلام والی عورت، جو کہ جادو کے عمل کرتی ہے، جس کی آواز سحر پھونکتی ہے۔ اے ڈنک مارنے والے کیڑے، میری اطاعت کر! اے میسٹف کے زہر، اوپر مت جا! اے پیٹیٹ اور تھیٹیٹ کے زہر، رک جا! اومیٹیٹ سر کے بل گر جا!'' پھر آئسس وہ جادو والے الفاظ ادا کرتی ہے، جو کہ اسے دیوتا سیبن نے زہر کو اس سے دور رکھنے کیلئے اسے بتائے تھے اور کہتی ہے: ''اے زہر! مڑ جا، واپس چلا جا، دفع ہو جا!'' چیوپس کے عہد حکومت کے ایک ہزار سال بعد امینوسوم کے عہد میں لکھے گئے ایک مخطوطے

کے مطابق کوپٹوس کے معبد میں آئسس دیوی کے لئے خفیہ رسومات ادا کی جاتی تھیں۔ اہرام سے دریافت ہونے والے اوناس کے مخطوطے سے پتا چلتا ہے کہ تقریباً ۳۵۰۰ قبل از مسیح میں اس کے ساتھ جادوئی طاقت رکھنے والے الفاظ پر مشتمل کتاب دفنائی گئی تھی۔ مصریوں کے ہاں جادو کا مقصد دیوتاؤں سے اپنی مرضی کے مطابق کام کروانا اور انہیں اپنی خواہش کے مطابق بلوانا تھا۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے جادوگر مخصوص الفاظ یا منتر پڑھتا تھا یا لوگ پے پی رس اور قیمتی پتھروں پر لکھے ہوئے منتر اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ یہ عمل بہت عام ہوگیا تھا اور اس امر پر کم حیرانی ہوتی ہے کہ مصری ابتدائی زمانوں ہی میں جادوگروں کی قوم مشہور ہوگئے تھے۔

حضرت موسیٰؑ نے بھی مصریوں کے تمام علوم پر عبور حاصل کرلیا تھا اور عہد نامہ قدیم میں آیا ہے کہ انہوں نے مصریوں کی ساری دانش و حکمت حاصل کرلی تھی اور وہ قول اور عمل کے اعتبار سے نہایت طاقتور بن گئے تھے۔ انہوں نے فرعون کے درباری جادوگروں کے ہر جادو کا بخوبی توڑ کر کے انہیں ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا تھا۔ Plolemaic عہد کے ایک مخطوطے میں ستنو آنامی شہزادے کی کہانی موجود ہے۔ یہ شہزادہ جادو جانتا تھا اور اس نے جادو کی کتابوں کی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ ایک روز وہ کچھ لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔ اس کی باتیں سن کر بادشاہ کا ایک وزیر ہنسنے لگا۔ اس پر ستنو آ نے کہا: ''آؤ میں تمہیں جادو کی طاقت والے لفظوں پر مشتمل ایک کتاب دکھاؤں۔ اس کتاب کو خود تھوتھ نے لکھا تھا۔ اس کتاب میں دو منتر درج ہیں۔ پہلے منتر کو پڑھ کر دریا، سمندر، پہاڑ، جنگل، آسمان، زمین، دوزخ سب کچھ تمہارے سامنے عیاں ہو جائے گا۔ تم اس کے ذریعے چرند، پرند اور حشرات الارض کو دیکھ سکتے ہو۔ اس کے اثر سے مچھلیاں سمندر کی سطح پر ابھر آتی ہیں۔ دوسرے منتر کے اثر سے مردہ انسان زندہ ہو جاتا ہے۔''

ستنو آ اور اس کا بھائی اس کتاب کو ڈھونڈنے نکلے۔ کہا جاتا تھا کہ وہ میمفس میں پتاہ نیفر کا کے مقبرے میں موجود ہے۔ ستنو آ نے وہاں پہنچ کر قبر کے پاس کھڑے ہو کر منتر پڑھا تو زمین شق ہوگئی اور وہ اندر چلے گئے۔ وہاں کتاب موجود تھی۔ قبر کتاب کی وجہ سے روشن ہو رہی تھی۔

انہوں نے اس روشنی میں پتاہ نیفر کا اور اس کی بیوی کو دیکھا۔ ستنو آنے کہا کہ وہ اس کتاب کو لے جانے کیلئے آیا ہے۔ پتاہ نیفر کا کی بیوی اہورا نے التجا کی کہ وہ ایسا نہ کرے۔ جب ستنو آنے اصرار کیا تو پتاہ نیفر کا نے کہا کہ وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں اور جیتنے والا کتاب کا حقدار ہو گا۔ ستنو آ کھیل جیت جاتا ہے اور ایک منتر پڑھ کر کتاب سمیت آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ یہ کہانیاں کافی دلچسپ ہیں اور ان سے پتا چلتا ہے کہ قدیم زمانے میں جادو پر کتابیں لکھی جاتی تھیں، جو کہ اب نایاب ہو چکی ہیں۔ مصری جادو پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ اسی لیے مصریوں کی زندگی پر جادو کا اثر بہت گہرا اور ہمہ گیر تھا۔ زندگی، موت، محبت، نفرت، صحت اور بیماری۔ مصری ہر معاملے میں جادو سے مدد لیتے تھے۔ مذہبی اور طبی امور کے ساتھ جادو کا بلاواسطہ ربط تھا اور معبدوں میں رہنے والے مذہبی پیشوا جادوگر ہوتے تھے۔

مصریوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس کے جسم میں بری روحیں گھس گئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ بیماری کا علاج تبھی ممکن ہے جب ان بری روحوں کو مذکورہ شخص کے جسم سے نکال باہر کیا جائے۔ اس طرح جادو مصریوں کے طبی علاج معالجے کا ایک حصہ بن گیا تھا۔ مریض علاج کیلئے خود چل کر معبد آتے یا انہیں اٹھا کر لایا جاتا۔ یہاں دواؤں اور جادو کے ذریعے ان کا علاج کیا جاتا۔ جادوگر مذہبی پیشوا سب سے پہلے مرض کا اور مریض کے جسم میں داخل ہونے والی بری روح کا تعین کرتا۔ اس کے بعد وہ مریض کو ان سے نجات دلانے کیلئے مخصوص جادوئی عمل کرتا۔ ایک قدیم مصری مخطوطے میں درج ہے کہ ”بیماری کا علاج کرنے والے کو لازماً جادو کا ماہر ہونا چاہئے۔ اسے بیماریوں پر قابو پانے کیلئے جادوئی تعویذ تیار کرنے پر کامل قدرت حاصل ہونی چاہئے۔“ وہ جسمانی کے ساتھ ساتھ نفسیاتی طریقوں سے بھی علاج کیا کرتا تھا۔ قدیم مصر میں علاج کے عمل میں ایسی رسوم ادا کی جاتی تھیں جو شاید نفسیاتی مریضوں پر شفا بخش اثرات ڈالتی تھیں۔

بعض اوقات مریض کو معبد میں سلا دیا جاتا۔ اسے جو خواب دکھائی دیتے، جادوگر

مذہبی پیشوا انہیں دیوی، دیوتا کے پیغامات تصور کرتے ہوئے ان کی تعبیر و تشریح کرتے تھے۔ جب مریض نیند سے بیدار ہونے پر خود کو بھلا چنگا پاتا تو سمجھا جاتا کہ دیوی، دیوتا نے اسے شفا عطا کر دی تھی۔ جہاں تک جادوئی رسومات کا تعلق ہے تو انہیں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا تھا، تاہم اس سلسلے میں خاص اصول وقوانین کی پابندی لازمی ہوتی تھی اور جادوگر کو اپنا منہ ہمیشہ مشرق کی طرف کر کے کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک جادوئی عمل کے دوران یہ جملہ ادا کرنا پڑتا تھا کہ ”شام کے وقت، جب سورج غروب ہو رہا تھا“ نیز ایک دوسرے جادوئی عمل میں سات گرہیں لگائی جاتی تھیں۔ ایک صبح کے وقت اور دوسری شام کے وقت، یوں یہ سلسلہ جاری رہتا یہاں تک کہ سات گرہیں لگا دی جاتیں۔

یہ امر نہایت لازمی تصور کیا جاتا تھا کہ جادوگر مذہبی پیشوا کو زندگی کے معاملات میں صاف ستھرا کردار اپنانا چاہئے نیز اسے اپنا کام لازماً خفیہ انداز میں انجام دینا ہوتا تھا۔ اس پر بعض خاص حوالوں سے سخت پابندیاں بھی عائد ہوتی تھیں۔ قدیم مصری طبی مخطوطے منتروں سے بھرے پڑے ہیں، تاہم منتر اور ادویاتی علاج میں فرق رکھا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ معالج ایک عام آدمی ہوتا تھا اور جادوگر ایک مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ دواؤں کے بارے میں بھی مصریوں کا عقیدہ تھا کہ وہ جادوئی اثر کی حامل ہوتی ہیں، جیسا کہ پے پی رس ایبرس کے درج ذیل جملے سے واضح ہے: ”ہورس کا جادو علاج میں فتح یاب رہا۔“ ماسپیرو کہتا ہے۔ ”طبی معالج کتاب کے مطابق اپنے فن کو بروئے عمل لاتا تھا جبکہ مذہبی پیشوا مذہبی جذبے کے ذریعے عمل کرتا تھا۔“

مصری جادو میں شبیہوں کا استعمال بہت اہمیت رکھتا تھا۔ یہ شبیہیں فوری طور پر موثر نہیں بن جاتی تھیں بلکہ ان میں جادوئی طاقت پیدا کرنی پڑتی تھی اور جادوگر ان پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتا تھا۔ بعض اوقات دیوتاؤں کی شبیہیں پے پی رس پر یا مریض کے ہاتھ پر بنا دی جاتیں اور وہ انہیں چاٹ لیتا۔ مریض کو تعویذ گنڈے بھی پہنانا ضروری تصور کیا جاتا تھا تا کہ اس پر جادو کا اثر زیادہ سے زیادہ ہو۔ گنڈے بائیں پیر پر باندھے جاتے تھے جبکہ تعویذ گردن میں ڈالے جاتے تھے۔

جس ڈوری سے تعویذ بندھا ہوتا اس میں سات جادوئی گرہیں ڈالی گئی ہوتی تھیں۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ کسی مرد، عورت یا جانور کا پتلا ذی روح کے اوصاف وخصائص کا حامل ہوتا ہے اور اس پر جادوئی عمل اسی یقین کے ساتھ کیے جاتے تھے۔ اس قسم کا جادو مصر میں چوتھے سے بارہویں شاہی خاندان کے عہد تک جاری رہا۔ اس قسم کے جادو کا قدیم ترین واقعہ ویسٹکر پے پی رس میں درج ہے۔ یہ واقعہ نیبکا کے عہد میں رونما ہوا۔ نیبکا تقریباً ۳۸۳۰ قبل از مسیح میں مصر کا حکمران تھا۔ نیبکا ایک مرتبہ اپنے درباریوں سمیت اپنے ایک اعلیٰ ترین افسر ایبانر سے ملنے گیا۔ نیبکا کا ایک سپاہی ایبانر کی بیوی پر عاشق ہوگیا۔ بعدازاں ایبانر کو اطلاع ملی تو اس نے موم سے مگرمچھ کا پتلا بنایا اور اسے کہا کہ "جب وہ میرے گھر آئے اور نہانے لگے تو تم اسے ہلاک کر دینا۔" پھر اس نے اپنے ملازم سے کہا کہ جب وہ سپاہی اس کے گھر آئے اور نہانے لگے تو تم مگرمچھ کے پتلے کو پانی میں ڈال دینا۔ ملازم نے اس کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ موم کا مگرمچھ جیتا جاگتا بارہ فٹ لمبا مگرمچھ بن گیا۔ اس نے سپاہی کو دبوچ لیا اور اسے گھسیٹ کر پانی میں لے گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سپاہی سات دن پانی کے نیچے رہا۔

ساتویں دن ایبانر بادشاہ کے ساتھ سیر کرنے نکلا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ وہ ایک شخص کے ساتھ بیتنے والا ایک انوکھا واقعہ چل کر دیکھے۔ پانی کے پاس پہنچ کر اس نے مگرمچھ سے کہا: "اس آدمی کو باہر لے آ۔" مگرمچھ اس سپاہی کو لے کر پانی سے نکل آیا۔ ایبانر نے مگرمچھ کو پکڑا تو وہ موم کے مگرمچھ میں ڈھل گیا۔ تب اس نے بادشاہ کو اپنی بیوی کی بے وفائی کا حال سنایا اور بتایا کہ وہ اس آدمی کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی ہے جسے مگرمچھ پانی میں سے لے کر نکلا ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا: "پکڑ و اسے اور لے جاؤ۔" یہ سنتے ہی مگرمچھ نے دوبارہ اسے دبوچا اور تیزی سے پانی میں اتر کر نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ اس دلچسپ وعجیب کہانی سے پتا چلتا ہے کہ مومی پتلے مصر میں کم از کم پانچ ہزار سال پہلے جادوئی مقاصد کیلئے استعمال کیے جاتے تھے۔ ممکن ہے اس سے بھی پہلے انہیں جادو کے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہو۔

اس جادوئی طریقے پر عمل کا ایک حوالہ مزید بھی ملتا ہے۔ مصر کے بادشاہ رعمسیس سوم (۱۲۰۰ قبل از مسیح) کے خلاف ایک سازش میں اسے استعمال کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے، جس کا نام ہوئی تھا، شاہی کتب خانے سے جادو پر لکھی گئی ایک کتاب چرالی۔ اس نے اس کتاب میں درج جادو کے سارے طریقے سیکھ لئے۔ اس نے موم کے پتلے بنائے اور شاہی محل میں انہیں استعمال کرنے لگا۔ جادو کے ذریعے بہت سے خوفناک کام کیے۔ وہ لوگوں کے مومی پتلے بنا کر ان پر جادوئی عمل کرتا، جس سے وہ لوگ مفلوج ہو جاتے۔ اس کہانی سے پتا چلتا ہے کہ رعمسیس سوم کے شاہی کتب خانے میں جادو پر لکھی ہوئی کتابیں موجود تھیں۔ مصر کے بہت سے بادشاہ بھی جادوگر تھے۔ ان میں سے سب سے زیادہ مشہور نیکٹینیبس تھا، جو کہ مصر کا آخری مقامی بادشاہ تھا۔ وہ تقریباً ۳۵۸ قبل از مسیح میں حکمران تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ علم نجوم، شگونوں کی تعبیر کے علم، زائچے بنانے اور جادوئی اعمال کا ماہر تھا۔ مخطوطوں میں محفوظ ریکارڈ میں اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ سب بادشاہوں پر اپنی جادو کی طاقت سے حاوی ہوگیا تھا۔ وہ پانی کے ایک بڑے پیالے میں موم کے بنے ہوئے بحری جہازوں اور دشمن کے سپاہیوں کے مومی پتلوں کو ڈالتا، پھر اپنے مومی بحری جہازوں اور سپاہیوں کے مومی پتلوں کو ڈالتا۔ اس کے بعد وہ ایک مصری جادوگر کا لبادہ پہنتا اور آبنوس کا عصا تھام کر منتر پڑھتا اور دیوتاؤں کو مدد کیلئے پکارتا۔ اس عمل کے نتیجے میں مومی جہازوں اور فوجیوں میں جان پڑ جاتی اور ان میں جنگ شروع ہو جاتی۔ اس کا خیال تھا کہ اس کی بحریہ نے پیالے میں دشمن کو برباد کر دیا تو پھر حقیقت میں بھی وہ فاتح و غالب رہے گی۔ یوں نیکٹینیبس جادو کے ذریعے جنگوں میں کامیابیاں حاصل کرتا تھا۔

اس کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا ہے وہ لوگوں کو خواب دکھانے کے فن کا بھی ماہر تھا۔ اس مقصد کیلئے وہ کسی شخص کا مومی پتلا بناتا اور اس پر کچھ جڑی بوٹیوں کا رس ٹپکاتا۔ یوں جس شخص کا پتلا ہوتا اسے خواب دکھائی دیتے تھے۔ تیرہویں صدی کے ایک عرب مصنف ابوشاکر کے بقول ارسطو نے سکندر اعظم کو زنجیروں سے بندھا ہوا ایک ڈبا دیا تھا، جس کے اندر بہت سے مومی پتلے

حاصل کرنے کیلئے تیل استعمال کئے جاتے تھے اور آج بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ از منہ وسطیٰ میں معروف ہونے والے بہت سے منتر مصریوں سے لئے گئے تھے، جیسا کہ سولہویں صدی کے ایک مخطوطے سے عیاں ہے:

''اپنے بائیں ہاتھ پر بیسا کا خاکہ بنا کر ہاتھ پر کالا کپڑا لپیٹ لو۔ پھر کسی سے بات کئے بغیر لیٹ جاؤ۔ کوئی کچھ پوچھے تو اس کا جواب بھی مت دو۔ پھر کالے کپڑے کا باقی ماندہ حصہ اپنی گردن سے لپیٹ لو۔''

''گائے کے خون، فاختہ کے خون، سیاہ روشنائی، ملیری کے عرق، لوبان، شنگرف، بارش کا پانی ملا کر آمیزہ تیار کرو۔ سورج غروب ہونے سے پہلے آمیزے سے اپنی درخواست لکھو۔ لکھتے ہوئے پڑھتے رہو، سچے ولی کو مقدس معبد سے بھیج۔ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، لمپسیور، سو مارنا، باریاس، ڈارڈالام، لورلیکس۔ اے آقا مقدس دیوی کو بھیج، انوتھ انوتھ، سلبانا، چیمبرے، برانتھ، ابھی، ابھی، جلدی، جلدی، آج رات ہی آجا۔''

مصر کے لوگ زائچے بھی بنایا کرتے تھے۔ بج (Budge) نے مصر کو زائچے کی جنم بھومی قرار دیا ہے۔ برٹش میوزیم میں ایک یونانی مخطوطہ موجود ہے، جس میں درج ہے: ''مصریوں نے محنت شاقہ کے ساتھ نجوم کا علم دریافت کیا اور اسے آنے والی نسلوں کو سونپ دیا۔'' نیکٹیبس سونے، چاندی اور ببول کی لکڑی سے بنی ہوئی ایک تختی زائچے بنانے کیلئے استعمال کیا کرتا تھا۔ اس تختی کے ساتھ تین پٹیاں منسلک ہوتی تھیں۔ باہر والی پٹی پر زیوس دیوتا کی شبیہہ بنی ہوتی تھی۔ دوسری پٹی پر بارہ برجوں کے نشان اور تیسری پٹی پر سوج اور چاند بنے ہوتے تھے۔ وہ اس تختی کو ایک چھوٹی سی تپائی پر رکھ دیتا۔ پھر ایک چھوٹے سے ڈبے میں سے پٹیوں پر موجود سات ستارے نکالتا اور ۸ قیمتی پتھروں کے درمیان رکھ دیتا۔ ''اس نے انہیں اس ترتیب سے رکھا جس ترتیب سے اس کا خیال تھا کہ اولیپاس کی پیدائش کے وقت ستارے موجود تھے اور پھر اس نے اس کی قسمت سے انہیں آگاہ کیا۔'' کہا جا سکتا ہے کہ تعویذ اور طلسم کی جنم بھومی بھی قدیم مصر ہے۔ مصری انہیں

زندہ اور مردہ ہر دو کیلئے استعمال کیا کرتے تھے۔ مصریوں کی سب سے اہم جادوئی سنگی تختی ۱۸۲۸ء میں اسکندریہ میں دریافت ہوئی تھی۔ اس کی قدامت کے حوالے سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس کا تعلق چوتھی صدی قبل از مسیح سے ہے۔ قیاس کیا گیا ہے کہ یہ کسی عمارت میں طلسم یا تعویذ کے طور پر نصب کی گئی تھی۔ اس پر مصر کے کچھ عظیم دیوتاؤں، بری روحوں اور عفریتوں کی شبیہیں بنی ہوئی ہیں نیز مصری رسم الخط میں منتر اور جادوئی اسماء درج ہیں۔ درمیان میں ہورس کی شبیہہ ہے، جو کہ دو مگر مچھوں پر کھڑا ہے۔ اوپر بیس (Bes) کا سر ہے۔ دائیں بائیں ہورس اور رع سانپوں پر کھڑے ہیں۔ شاہین کے روپ میں اوسیرس ہے، سانپ پر آئسس کھڑی ہے جبکہ نخبیت کو گدھ کے روپ میں دکھایا گیا ہے۔ تھوتھ کو بھی کنڈلی مارے سانپ پر کھڑا دکھایا گیا ہے جبکہ یولچیٹ کو سانپ کے روپ میں دکھایا گیا ہے۔ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ جادوگر بادشاہ نیکٹیبس کا نام بھی اس سنگی تختی پر لکھا ہوا ہے۔

ہندو، چینی اور جاپانی جادو

ہندوستان میں بہت قدیم زمانے سے جادو پر عمل کیا جاتا رہا ہے، بالخصوص کچھ خاص ذاتوں میں۔ خاص طور پر یوگیوں کا دعویٰ تھا کہ اپنی جادوئی قوتوں کے ذریعے وہ مادی دنیا پر تسلط رکھتے ہیں۔ ان کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ انہوں نے دھاتوں کو تبدیل کرنے کا راز (مثلاً لوہے کو سونا بنانے کا راز) پالیا ہے۔ ان کی ایک روایت کے مطابق وہ تیرہویں صدی میں اس راز سے آگاہ ہو گئے تھے۔

یوگی دینا ناتھ کی کہانی میں اس کا حوالہ ملتا ہے۔ یوگی دینا ناتھ ایک روز ایک زرگر کی دکان کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک لڑکے کے سامنے پیتل کے سکوں کا ڈھیر پڑا ہوا دیکھا۔ اس نے لڑکے سے بھیک مانگی۔ اس نے جواب دیا کہ یہ سکے اس کے نہیں ہیں بلکہ یہ تو اس کے باپ کی ملکیت ہیں۔ اس نے سکوں کی جگہ یوگی کو اپنے کھانے میں سے ایک روٹی اور تھوڑا سا سالن لینے کی پیشکش کی۔ یوگی اس لڑکے کی فیاضی اور دیانت داری سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے بھگوان وشنو سے پرارتھنا کی کہ وہ اسے اس لڑکے کو انعام دینے کی قوت عطا کرے۔ اس کے بعد اس نے لڑکے کو ہدایت کی کہ وہ جس قدر پیتل اکٹھا کر سکتا ہے، اکٹھا کر لے اور اسے پگھلائے۔ لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ یوگی نے اس پگھلے ہوئے پیتل پر جادوئی سفوف چھڑکا اور منتر پڑھے تو وہ سارا پیتل سونے میں تبدیل ہو گیا۔

برہمن بھی ایسا علم رکھتے تھے جس میں جادو کا ایک نمایاں کردار تھا۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس شبیہوں اور پراسرار علامتوں والی خفیہ کتابیں ہوا کرتی تھیں۔ جادوئی رسومات زندگی سے لے کر موت تک ان کی تقریبات کا نمایاں حصہ ہوتی تھیں۔ مدراس میں بچے کی پیدائش اور صنف کے تعین کیلئے جادوگر عورت کو خیمے کے باہر بٹھا دیتا اور اس کے گھٹنوں پر ناریل رکھ دیتا۔ اس کو کاٹنے کے بعد اندازہ لگایا جاتا کہ بچے کی صنف کیا ہو گی، جڑواں بچے پیدا ہوں گے یا نہیں نیز بچے کے زندہ یا مردہ پیدا ہونے کی پیشگوئی کی جاتی تھی۔ شادی کی رسومات

میں وید سفید چیونٹی کے بلوں کے نزدیک چاول اور دال بکھیر دیتا جبکہ پانی سے بھرے ہوئے پانچ تسلے بھی رکھے جاتے تھے۔ شادی کی تمام رسومات ادا ہونے تک بیج پھوٹ پڑے ہوتے تھے اور دولہا دلہن انہیں کاٹ کر زرخیزی کو یقینی بنانے کے لئے بستی میں بکھیر دیتے تھے۔ شادی کی رسومات میں بیجوں اور دالوں کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اس کے پیچھے یہ عقیدہ تھا کہ دولہا دلہن کی شادی شدہ زندگی بہتر ہو گی۔

مدراس کے پنڈتوں میں مردے کو زندہ کرنے کی جادوئی رسم کا بہت رواج تھا۔ جب کسی مدراسی پنڈت کو کوئی شخص نقصان پہنچا دیتا تو وہ خود اپنا ہی کوئی عضو کاٹ دیتا۔ یہ خبر اس کے ہم ذاتوں تک پہنچ جاتی اور وہ سب اکٹھے ہو جاتے۔ وہ تلی ہوئی مچھلی کو پانی میں ڈالتے۔ مچھلی زندہ ہو جاتی۔ یہ ان کی جادوئی طاقتوں کا ایک اظہار تھا۔ اسی طرح وہ کٹے لیموں کو جوڑ دیتے۔ ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں شر کو رفع کرنے اور کسی نقصان سے بچنے کیلئے جادو کو عام استعمال کیا جاتا تھا۔ ہندوستانی جادوئی رسومات میں ایسے درختوں کو بھی استعمال کیا جاتا تھا جن کے بارے میں ان کو یقین ہوتا تھا کہ ان میں جنات رہتے ہیں۔ بڑ کے درخت کو مقدس مانا جاتا تھا اور ہندوستانیوں کا عقیدہ تھا کہ اسے کاٹنے والا شخص بیمار ہو جاتا ہے نیز اس کے سب بال جھڑ جاتے ہیں۔

عورتوں پر قابض بری روحوں کو بھگانے کی غرض سے ہندو تین مختلف رنگوں والے ریشمی یا سوتی دھاگے لے کر انہیں اکیس یا بائیس گرہیں دیتے۔ انہیں گنڈے کہا جاتا تھا۔ گرہ لگاتے ہوئے پنڈت منتر پڑھ پر پھونک مارتے جاتے۔ جب ساری گرہیں لگا لی جاتی تھیں تو پھر اس گنڈے کو عورت کی گردن میں لٹکا دیا جاتا تھا یا بازو کے اوپر والے حصے پر باندھ دیا جاتا تھا۔ جب جادوگر پنڈت کو یقین ہو جاتا کہ گنڈے کے اثر سے بری روح بھاگ گئی ہے تو اسے اتار کر پھینک دیا جاتا تھا۔ شبیہوں سے بھرے ہوئے جادوئی مربعے مختلف مقصد کیلئے استعمال کئے جاتے تھے۔ ایک جادوئی مربع میعادی بخار کے علاج کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ دوسرا گائیوں کا دودھ بڑھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ تیسرے جادوئی مربعے کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ

اسے گردن میں پہننے والے شخص کو ہر فرد پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ایک اور جادوئی مربعے کے حوالے سے عقیدہ تھا کہ اس کو پہننے والے کی قسمت اچھی ہو جاتی ہے۔ بیر یا بری روح کو قابو کرنے کا ایک قدیم طریقہ یہ تھا کہ جمعے کے دن چاند کی نو تاریخ کو برت رکھا جاتا تھا اور شام کو میٹھے دودھ میں چاول ڈال کر کھائے جاتے تھے۔ رات کو آٹھ بجتے تو برت رکھنے والا شخص سرخ کپڑے پہنتا، وہ عطر لگاتا اور زمین پر سرخ سیسے سے ایک دائرہ بنا دیتا۔ پھر وہ ۴ الائچیاں، تھوڑا سا کتھا، چھالیا اور ۸ لونگیں لے کر اس دائرے کے اندر بیٹھ جاتا۔ دائرے میں بیٹھ کر وہ شخص دیسی گھی کا چراغ روشن کرتا اور پانچ ہزار مرتبہ کہتا کہ جادو تو ستاروں کو توڑ سکتا ہے۔ اس عمل کے بعد روح اس کے قبضے میں آجاتی۔

مسلمان جادو پر یقین رکھتے ہیں لیکن جادو کی اس قسم کی مذمت کرتے ہیں جس میں شیطان یا بدروحوں سے مدد لی جاتی ہے۔ اگر جادو کسی نیک روح یا نیک جن کی مدد سے کیا جائے تو اس کو روا سمجھا جاتا ہے، خواہ اس کے نتائج تباہ کن ہی کیوں نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا جادو کسی شخص کو ہلاک یا مفلوج کر دے یا دیگر ہولناک نتائج پیدا کرے۔ اس قسم کے جادو سے تحفظ کیلئے پر اسرار حرفوں میں لکھے ہوئے طلسم دھاتوں پر نقش کروا کر لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں ایک عقیدہ آفاقی طور پر پایا جاتا ہے۔ وہ عقیدہ ہے ہواؤں، زمین، آسمان اور درختوں میں رہنے والی روحوں کی موجودگی کا۔ ہندوستان میں جادوئی رسومات کا اتنا عام ہونے کی وجہ شاید یہی عقیدہ ہے۔ ویدک رسومات میں دھرم اور جادو کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ قدیم ترین ہندو کتاب وید میں زیادہ تر تو دیوتاؤں کی مناجات ہیں تاہم اتھروید میں جادو مرکزی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں جادوگر کی بہتری یا اس کے دشمنوں کی تباہی کے لئے منتر اور جادو کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

ویدک ادب اس حوالے سے اہمیت کا حامل ہے کہ یہ تین ہزار سال پہلے کی جادوئی رسومات کا احوال بیان کرتا ہے۔ اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ بھینٹ دینے والا پروہت جادوگر بھی

ہوتا تھا، تاہم بری روحوں سے اتحاد یا برے مقاصد کے حصول اور کسی کو نقصان پہنچانے کیلئے اس کا استعمال ممنوع تھا۔ جادوئی طاقتوں کے حصول کیلئے ہندو الگ تھلگ زندگی بسر کرتے، فاقہ کشی کرتے اور خاموش رہتے تھے۔ جادوئی رسومات کے ساتھ ساتھ بھینٹ بھی چڑھائی جاتی تھی اور انہیں ویران مقامات پر ادا کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے قبرستان، چوک، ویران گھر یا جنگل میں کوئی جھونپڑا عموماً استعمال کیا جاتا تھا۔ بعدازاں مغرب والوں نے بھی اس روایت کو اپنا لیا تھا۔

ہندو جادوگر کو اپنا منہ جنوب کی طرف رکھنا پڑھتا تھا۔ جس کے حوالے سے ان کا عقیدہ تھا کہ اس طرف بری روحیں رہتی ہیں۔ دیگر رسومات میں سورج کے رخ پر بائیں سے دائیں طرف رخ پھیرا جاتا تھا، تاہم کبھی کبھار وہ دائیں سے بائیں کو بھی رخ پھیر لیتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ بعض اوقات بری روحیں انسانی شکل میں نمودار ہو جاتی ہیں، عموی طور پر مسخ شدہ انسانی شکلوں میں۔ تاہم یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ جانوروں یا پرندوں کے روپ میں بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ بعض جادوگر اپنے دشمنوں کو نقصان پہنچانے کیلئے جانوروں کا روپ دھار لیتے تھے۔ رگ وید میں ایسے جادوگروں کا ذکر موجود ہے جو رات کے وقت پرندوں کی طرح اڑا کرتے تھے۔ رات کے وقت بری روحیں بہت زیادہ متحرک وفعال ہوتی تھیں، کہا جاتا تھا کہ وہ ایسے مقامات پر کثرت سے پائی جاتی ہیں جہاں چار راستے ملتے ہوں۔ بری روحیں منہ کے راستے انسان میں داخل ہو جاتی تھیں۔ بری روحیں انسانوں کا خون پی سکتی تھیں، اس کی ہڈیوں کا گودا اور اس کا گوشت کھا سکتی تھیں نیز اسے بیمار اور پاگل اور گونگا کر سکتی تھیں۔ پیدائش، شادی اور موت کے مواقع پر بری روحیں خاص طور پر خطرناک ہو جایا کرتیں تھیں۔ وہ انسان کی جائیداد، اس کے مویشیوں اور فصلوں کو بھی نقصان پہنچا سکتی تھیں لہٰذا ان تمام پر حفاظتی جادو کروائے جاتے تھے۔

ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ جس درخت پر آسمانی بجلی گرتی ہے، ٹوٹنے کے بعد اس درخت میں وہ بجلی موجود رہتی ہے۔ ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جانوروں کی کھال کے ذریعے ان کے اوصاف انسانوں میں منتقل ہو جاتے ہیں اور کہا جاتا تھا کہ جو شخص بکرے کی کھال پر بیٹھتا ہے وہ خوشحال ہو

جاتا ہے۔ جو شخص بیل کی کھال پر بیٹھے گا، وہ بہادر ہو جائے گا اور اس میں غیر معمولی جرات پیدا ہو جائے گی۔ فتنہ انگیز روحوں سے جسم کو محفوظ رکھنے کیلئے کھانے میں پرہیز کیا جاتا تھا۔ اس مقصد کیلئے ہندو برت رکھتے تھے، جن کے دوران خاص غذائیں کھانے پر پابندی ہوتی تھی۔ نو بیاہتا جوڑے کو شادی کے ابتدائی تین دنوں میں نمکین اور ترش پکوانوں سے پرہیز کرنا ہوتا تھا۔ برے اثرات سے بچنے یا اچھی قسمت کیلئے لکڑی اور دیگر چیزوں کے بنے ہوئے تعویذ اپنے پاس رکھے جاتے تھے۔ انہیں انسان کے لئے بھگوان کا تحفہ مانا جاتا تھا۔ بخار کو رفع کرنے کیلئے ایک بوٹی پر منتر پھونک کر اسے استعمال کیا جاتا تھا۔ دوسری بوٹی کو سانپ کے زہر کا علاج مانا جاتا تھا۔ ایک شبد میں ایک مرہم کا ذکر یوں آیا ہے: ''اے مرہم تجھے جس شخص کے ہر عضو پر مالش کیا جارہا ہے، اس کی ہر بیماری دور کردے۔'' ایک دوسرے شبد میں پانی کی معالجاتی خصوصیات کا ذکر یوں کیا گیا ہے: ''پانی صحت بخش ہوتا ہے، پانی بیماریوں کا تعاقب کرتا ہے، پانی تمام امراض سے صحت بخشتا ہے، بھگوان کرے پانی تجھے شفا عطا کرے۔''

بری روحوں کو بھگانے اور جادو کا توڑ کرنے کیلئے آگ کو سب سے زیادہ موثر مانا جاتا تھا۔ آگ کے دیوتا کو یوں مدد کیلئے بلایا جاتا تھا: اے اگنی! جادوگروں اور ان کی مددگار بری روحوں کو بھسم کردے۔'' پیدائش والے کمرے سے بری روحوں کو نکالنے کیلئے دھونی دی جاتی تھی۔ پنڈت ایک دونوں سروں سے جلتی ہوئی لکڑی کو مردے کے گرد گھمایا کرتے تھے، اس رسم کے دوران جنوبی آگ سے ایک اور جلتی ہوئی لکڑی لائی جاتی تھی اور اسے جنوب کی سمت رکھ دیا جاتا تھا، تاکہ تمام بری روحیں بھاگ جائیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ سیسہ جادوئی طاقتیں رکھتا ہے اور اسے بری روحوں کو بھگانے اور مخالف جادوگروں کے جادو کا توڑ کرنے کیلئے اکثر استعمال کیا جاتا تھا۔ ضرر رساں مواد کو سیسے کے ذریعے ہٹایا جاتا تھا۔ کسی کو کوئی برا خواب نظر آتا تو اس کے چہرے کے سامنے سے سیسے کا ٹکڑا گزارا جاتا تاکہ وہ برے اثرات سے محفوظ رہے اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ان کا عقیدہ تھا کہ برا خواب دیکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ شاہی تقریب کے موقع پر

بادشاہ کو مکھن، شہد، بارش کے پانی اور دیگر جادوئی اثر والی اشیاء کے آمیزے کی مالش کی جاتی تھی تاکہ اسے ان کی قوت حاصل ہو جائے۔

مختلف درختوں سے بھی جادوئی قوتیں منسوب کی گئی تھیں لاکھ سے رنگے ہوئے دھاگے میں ملیٹھی کی جڑ کو باندھ کر دلہن اسے اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیتی تھی۔ اس کے حوالے سے عقیدہ تھا کہ دولہے کے دل میں دلہن کی محبت برقرار رہے گی۔ ویدک جادو میں بھی مٹی یا موم کے پتلوں کو استعمال کیا جاتا تھا۔ دشمن کو ہلاک کرنے کیلئے اس کا مٹی کا پتلا تیار کیا جاتا اور دل کے مقام پر تیر کھبو دیا جاتا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ دشمن کا موی پتلا تیار کرکے اسے آگ پر پگھلا دیا جاتا۔ انہیں یقین تھا کہ اس طرح دشمن مرجائے گا۔ دشمن کی فوج کو تباہ کرنے کیلئے گوندھے ہوئے آٹے سے سپاہی، ہاتھی اور گھوڑے بنائے جاتے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرکے دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ کیڑوں کو گھروں وغیرہ سے نکالنے کیلئے یوسیرا پودے کی اکیس جڑوں کو جلایا جاتا۔ جلاتے وقت یہ لفظ ادا کئے جاتے: ''میں تمام نر اور مادہ کیڑوں کے سر پتھر سے کچلتا ہوں، میں ان کے چہرے آگ سے جلاتا ہوں۔'' یہ عمل جادوگر کیا کرتا تھا۔ جانوروں کی آوازوں یا پرندوں کی آوازوں اور اڑانوں سے شگون لیے جاتے تھے اور مستقبل کیلئے بھیڑیئے، لگڑ بگڑ، الو، کوے اور گدھ کو خصوصی اہمیت دی جاتی تھی۔ ایک سوترا میں الو سے یوں خطاب کیا گیا ہے:

''اے الو! بستی کے گرد بائیں سے دائیں چکر لگا کر ہمارے نصیب اچھے کردے۔''

منتر جادوئی رسومات کے دوران یا ان کے بغیر پڑھے جاتے تھے۔ دیوتاؤں سے التجا کی جاتی کہ وہ دشمن افراد پر عذاب نازل کریں۔ دوسری طرف شراب سے بچنے کیلئے جادو کئے جاتے تھے۔ اتھروید سے اس قسم کا ایک منتر درج کیا جاتا ہے: ''ہمیں شراب سے بچا، جو کہ آگ ہے، طوفان ہے۔ ہم پر عذاب نازل کروانے والے کو یوں تباہ کردے جیسے آسمانی بجلی درخت کو تباہ کردیتی ہے۔'' یہاں میں اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ ویدک جادو کی رسومات ویسی ہی ہیں جیسی کہ بعد ازاں یورپ میں ادا کی جاتی تھیں۔

چین میں جادو پر عمل کا زمانہ اتنا قدیم ہے کہ اس کے بارے میں یقینی طور پر کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے کہ چین میں کتنے ہزار سال سے جادو موجود ہے۔ جادو آج بھی چین کے لوگوں کی زندگیوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چینی شعبدہ بازی میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ جادوگری کے حوالے سے ان کے ہاں بے شمار کتابیں پائی جاتی ہیں۔ ہم اختصار کے ساتھ چین میں رائج رہنے والی ایسی جادوئی رسومات کا ذکر کریں گے جن کا مصدر و ماخذ مقامی معلوم ہوتا ہے۔

قدیم چین میں جادوگروں کو وو (WU) کہا جاتا تھا، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت۔ مستقبل بینی اور شگون گوئی کے حوالے سے انہیں ممتاز مقام دیا جاتا تھا۔ انہیں درباروں میں اور امراء کے ہاں منعقدہ تقریبات میں انعام و اکرام سے نوازا جاتا تھا۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مردہ افراد کی روحوں کو بلا سکتے ہیں۔ چینی جادوگر مستقبل کی پیش گوئی کے حوالے سے بھی معروف ہوئے تھے۔ کنفیوشس مت کے فروغ کے بعد تاؤمت پھیلنا شروع ہوا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عیسائی سن کے آغاز سے ہزاروں سال پہلے وجود پذیر ہوا تھا۔ بارش برسانے کیلئے جو رسوم ادا کی جاتی تھیں ان میں جادوگرنیوں کا رقص خصوصی اہمیت رکھتا تھا۔ ۹۴۷ قبل از مسیح کی ایک روایت کے مطابق بادشاہ مو نے اپنی بانسری پر جادوئی دھن بجا کر ایک ہمہ گیر خشک سالی سے نجات پائی تھی۔ چین میں چوتھی صدی تک لوگ اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے جادوگروں سے مدد حاصل کیا کرتے تھے۔ جادو پر لکھی گئی ایک کتاب ''پاؤ۔۔۔پو۔۔۔زو'' کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے جادوگر کوہنگ نے لکھا تھا۔ اس کتاب میں بری روحوں کو جادوئی آئینے کے ذریعے شکست دینے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔

چینی جادو کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کا عقیدہ تھا بے شمار درخت، پودے اور جڑی بوٹیاں جادوئی خواص کے حامل ہیں اور وہ انہیں اپنی جادوئی رسوم میں استعمال کرتے تھے۔ شانسی میں خشک سالی کے دوران بید کے درخت کو بارش برسانے کے جادو میں استعمال کیا جاتا تھا۔ بعض

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

اوقات لوگ بید کا تاج سر پر رکھا کرتے تھے۔ آڑو کی شاخیں اور پتیاں جادوئی طاقت سے مالا مال تصور کی جاتی تھیں اور پیشہ ور روحوں کو طلب کرنے کیلئے آڑو کے درخت کی لکڑی کی ایک چھڑی استعمال کیا کرتا تھا۔

تاؤمت کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ چین میں جنم لینے والا مذہب ہے۔ اس مذہب کی بنیادی کتاب ''تاؤتیہہ کنگ'' ہے، جو کہ لاؤ تزے سے موسوم کی جاتی ہے۔ اسے کنفیوشس کا ہم عصر بتایا گیا ہے۔ تاؤ کے بارے میں عقیدہ تھا کہ وہ ساری ہستی کا اصول اور سارے علم کا قلب ہے۔ موجودہ زمانے کے تاؤمت کا بانی چانگ تاؤلنگ کو قرار دیا جاتا ہے جو کہ ۳۴ء میں زندہ تھا۔ تاؤمت جادو اور توہمات کا مرکب دکھائی دیتا ہے، جس میں مستقبل کی پیش گوئی کرنے کا عمل بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس مقصد کیلئے کنفیوشس کی قبر پر اگنے والی شیبہہ تساؤ نامی گھاس کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کو احتیاط کے ساتھ توڑ کر پیکٹ بنائے جاتے ہیں۔ چینیوں کا عقیدہ ہے کہ کنفیوشس کی قبر کی مقدس مٹی سے اس گھاس میں روحانی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ چین میں قدیم زمانوں سے کچھوؤں کے خولوں اور درختوں کی چھال کے ذریعے مستقبل کی پیش گوئیاں کی جاتی رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم دانا بادشاہوں نے انہی ذرائع سے لوگوں کو موسموں اور دنوں کو مقدس ماننے، روحانی ہستیوں کا احترام کرنے اور اپنے قانون اور احکامات کی پیروی کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ چینی قدیم زمانے میں علم نجوم کے علم، بغیر لکھنے والے کے قلم کے لکھنے اور حاضرات کے عمل کے ماہر تھے۔

وہ اپنے گھروں میں بری روحوں کا داخلہ روکنے اور خوش قسمتی لانے کیلئے داخلی دروازوں پر خاص پودوں کو لٹکایا کرتے تھے۔ بالکل ایسے ہی جیسے کہ یورپ کے بعض دیہاتی آج بھی کرتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو بیمار کرنے والی روحوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ان کے بالوں میں سرخ دھاگے گوندھ دیتے تھے۔ اس کے مقصد کیلئے وہ ان کے کپڑوں میں مختلف دیوتاؤں اور داناؤں سے منسوب کر کے بٹن ٹانکا کرتے تھے۔ قدیم چینی اپنے دشمن کو نقصان پہنچانے کیلئے اس

کا مٹی یا موم کا پتلا بنا کر اس میں سوئیاں چبھویا کرتے تھے۔ عظیم مصور کو کائی چیبہ نے اپنی رومانوی داستان میں ان سب جادوئی رسومات و روایات کو بیان کیا ہے۔ وہ چوتھی صدی سے تعلق رکھتا تھا اور جادو پر عقیدہ رکھتا تھا۔ اسے ایک لڑکی سے محبت ہو گئی تھی مگر وہ اس پر توجہ نہیں دیتی تھی۔ اس نے لڑکی کی تصویر بنائی اور اس کے دل میں ایک کانٹا چبھو دیا۔ ٹھیک اسی وقت لڑکی کے دل میں درد ہونے لگا۔ اس کے بعد جب کو کائی اس سے ملنے گیا تو اس نے بیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ اس نے گھر واپس آ کر تصویر کے دل میں سے کانٹا نکال لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی وقت بے چاری لڑکی کو قرار آ گیا، تاہم محبت برقرار رہی۔

جاپانیوں کی جادوئی رسومات آٹھویں صدی سے تعلق رکھتی ہیں۔ تاہم ان کی بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ جاپان میں اس سے بھی پہلے زمانوں میں جادو پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔ جاپان کی جادوئی رسومات ''اینگی شکی'' میں مجتمع کی گئی ہیں، جو کہ دسویں صدی میں لکھی گئی تھی۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جادوگر مذہبی پیشوا جادوئی رسومات ادا کیا کرتے تھے جس سے ان کی ساحرانہ قوتوں میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ اولین رسوم فصل کی کٹائی سے مربوط تھیں اور ہر سال بیج بونے کے موسم میں بھی ادا کی جاتی تھیں۔ اس موقعے پر سفید گھوڑے یا سفید سور یا سفید مرغ کی قربانی دی جایا کرتی تھی۔ نویں صدی کے ایک مخطوطے میں درج ہے کہ اگست کی فصل کے دیوتا می توشی نوکامی نے چاول کے کھیتوں کو بددعا دے دی۔ تاہم اس کے پیروکاروں نے اسے خفیہ جادوئی عمل کے دوران سفید جانوروں کی قربانی دے کر منا لیا اور یوں فصل کو تباہ ہونے سے بچا لیا گیا۔

آٹھویں رسم کو ''عظیم محل میں خوش قسمتی لانے والی رسم'' کہا جاتا ہے۔ اس میں محل کو مصیبتوں سے محفوظ رکھنے کیلئے افلا کی جادوئی الفاظ دیئے گئے ہیں۔ نویں رسم میں بتایا گیا ہے کہ مذہبی پیشواؤں کا ایک ٹولہ اپنے نائبین کے ہمراہ سارے محل میں چاول بکھیرتا ہوا پھرتا رہا۔ اس دوران مذہبی پیشواؤں نے محل کے چاروں کونوں میں قیمتی پتھر آویزاں کر دیئے۔ جاپانی جادو میں

بری روحوں کو بھگانے کیلئے چاول کثرت سے استعمال کئے جاتے تھے۔ جس کمرے میں بچے کی پیدائش ہونے والی ہوتی، اس میں چاول بکھیر دیئے جاتے تھے۔ اسی طرح چوکوں میں مستقبل بینی کے عمل کے دوران چاول بکھیرے جاتے تھے۔ چوک میں چاولوں سے ایک لکیر لگا دی جاتی اور جو پہلا شخص اسے پار کر کے جو بات کرتا اسے پیش گوئی تصور کیا جاتا تھا۔ قیمتی پتھروں کے حوالے سے عقیدہ پایا جاتا تھا کہ وہ جس کمرے میں ہوں، اس کمرے میں رہنے والے برے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ تمام تر جاپانی جادو میں جواہرات اور چمکیلے پتھروں کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ سرخ رنگ کے پتھروں کے حوالے سے جاپانیوں کا عقیدہ تھا کہ وہ تاریکی میں چھپی غیر مرئی قوتوں کو روشنی میں آنے سے پہلے ہی ختم کر دیتے ہیں۔

''عظیم پاکیزگی کی رسم'' کہلانے والی دسویں رسم میں بہت سی رسومات شامل ہوتی ہیں۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ شہنشاہ تمام گناہوں کے اثرات سے پاک کر سکتا ہے۔ شہنشاہ کو دیوتاؤں کا نائب تصور کیا جاتا تھا اور اسے مطلق حاکمیت حاصل ہوتی تھی۔ قدیم جاپان میں اپنے ہمسائے کے جانوروں پر جادو کرنا جرم تصور کیا جاتا تھا۔ ایک قدیم مخطوطے میں بیان کیا گیا ہے کہ جب اعلیٰ مذہبی پیشوا افلا کی رسوم ادا کرتا ہے تو وہ رسوم اس قدر طاقتور ہوتی ہیں کہ زمینوں اور آسمانوں سے دیوتا اسے سننے کیلئے آ جاتے ہیں اور جو کوئی مسئلہ ہوتا ہے وہ حل ہو جاتا ہے۔ ستائیسویں رسم میں بہت سے منتر شامل ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ آسمانوں سے ایک قاصد، جس کا نام ایے۔ نو۔ ہو ہو تھا، شہنشاہ کے لئے ساٹھ سفید، سرخ اور سبز جواہرات پر مشتمل الوہی خزانے لے کر آیا تھا۔ ان جواہرات کے بارے میں یوں بیان کیا گیا ہے:

''سفید جواہرات شہنشاہ کو امیر بنا دیں گے۔ سرخ جواہرات اسے صحت عطا کریں گے۔ سبز جواہرات کے اثر سے شہنشاہ اپنی سلطنت میں امن و ہم آہنگی قائم کرے گا۔ ہر جوہر دیوتاؤں کو پکارتے ہیں۔ ایم رے ون کہتا ہے'' چنانچہ جادو جاپانیوں کے فطری مذہب کی بنیاد ہے۔'''' کوجیکی'' میں ایک دلچسپ روایت درج ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ جاپان میں مقامی جادو

اہم کردار ادا کرتا تھا:

"مقدس پتھروں کے ملک اڈزوشی کی دیوی کی ایک بیٹی تھی، جس کا نام اڈزوشی کی دوشیزہ دیوی تھا۔ ۸۰ دیوتاؤں کی خواہش تھی کہ وہ اس کے ساتھ شادی کریں مگر کوئی ایک بھی اپنی خواہش میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس کے طلب گاروں میں دو بھائی بھی شامل تھے۔ بڑا بھائی "خزاں زدہ پہاڑوں کا درخشاں جوان" کہلاتا تھا جبکہ چھوٹے بھائی کا نام "بہار والے پہاڑوں کا دھند والا جوان" تھا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا کہ میں نے اڈزوشی کی دوشیزہ سے شادی کی درخواست کی تھی مگر میں اسے حاصل نہیں کر سکا۔ کیا تم اسے حاصل کرو گے؟ چھوٹے بھائی نے جواب دیا: میں اسے آسانی کے ساتھ حاصل کرلوں گا۔ اس پر بڑے بھائی نے کہا: اگر تم اس دوشیزہ کو حاصل کرلو گے تو میں اپنے کپڑے اتار دوں گا۔ اپنے قد کے برابر اونچے برتن میں شراب تیار کروں گا اور پہاڑوں اور دریاؤں کی ہر چیز تمہیں دے دوں گا۔

چھوٹے بھائی نے اپنی ماں کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ اس کی ماں نے رات بھر میں لباس تیار کیا اور ایک تیر اور کمان بنائی۔ پھر لباس بیٹے کو پہنایا اور تیر کمان دے کر دوشیزہ کے گھر کی طرف روانہ کیا۔ وہاں پہنچ کر لباس اور تیر کمان پھول بن گئے جو اس نے دوشیزہ کے کمرے میں لٹکا دیئے۔ جب دوشیزہ کمرے میں آئی تو انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ جونہی اس نے انہیں اٹھایا وہ بے اختیار ہو کر گھر سے نکلی اور سیدھی نوجوان کے گھر پہنچ گئی۔ دونوں کی شادی ہوگئی اور اس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ تب چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا کہ میں نے اڈزوشی کی دوشیزہ کو حاصل کرلیا ہے۔ بڑے بھائی نے شرط پوری کرنے سے انکار کر دیا۔ چھوٹا بھائی اپنی ماں کے پاس پہنچا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا۔ وہ اپنے بڑے بیٹے سے ناراض ہوگئی۔ اس نے ایک گرہ دار بانس لیا اور اس سے ایک ٹوکری بنائی جس میں آٹھ سوراخ تھے۔ اس ٹوکری میں اس نے بانس کے پتے، سمندری آنسو اور پتھر رکھے۔ پھر اس نے بددعا دی کہ تم بانس کے پتوں کی طرح سرسبز ہونے کے بعد مرجھا جاؤ، سمندری آنسوؤں کی طرح بہو اور پتھروں کی طرح دریا میں ڈوب جاؤ اور

ہیجڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد اس نے ٹوکری کو دھوئیں میں رکھ دیا۔ اس کے نتیجے میں بڑا بھائی بیمار ہوگیا اور آٹھ سال کے اندر اندر مردانہ قوت سے محروم ہوگیا۔"

جاپانیوں کا یہ عام عقیدہ ہے کہ انسانی زندگی اور سمندر کے بہاؤ میں ایک پراسرار تعلق ہے۔ چنانچہ روایت کے مطابق مذکورہ بالا کہانی کے بڑے بھائی کی قسمت سمندر کے اتار چڑھاؤ سے مربوط ہوگئی۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ "جب سمندر فراز پر ہوتا ہے تو انسان پیدا ہوتا ہے اور مضبوط ہو جاتا ہے اور جب سمندر اترتا ہے تو انسان توانائی کھو دیتا ہے، بیمار ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔"

عمل حاضرات اور شیطان کے ساتھ معاہدے

عمل حاضرات جادوئی فنون کی وہ شاخ ہے جس کے تحت مردے کی روح کے ذریعے سے مستقبل کے حالات معلوم کئے جاتے تھے۔ اگرچہ اس کا تعلق برے یا کالے جادو سے تھا تاہم اس پر عمل کی اجازت اس صورت میں دی جاتی تھی کہ بری روحوں کی بجائے نیک روحوں سے امداد لی جائے گی۔ قدیم زمانے میں کسی مردے سے زندہ انسانوں کے مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا رواج عام تھا۔ یونانی دیومالائی کہانیوں میں اس عمل کے بہت سے حوالے ملتے ہیں نیز ہومر اور ورجل نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ لوسیان ہیرو مینی پس کی داستان بیان کرتا ہے جس نے ایک میگس سے مدد لی تھی۔ وہ زرتشت کا شاگرد اور جانشین تھا۔ مینی پس نے سنا تھا کہ وہ ایسے منتر جانتا ہے جن کے پڑھنے سے ہیڈیز کے پھاٹک غیر مقفل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ کسی بھی مردے کی روح کو بلا سکتا ہے۔ مینی پس اس سے ملنے کے مقصد کے تحت بابل گیا اور اس شخص سے ملا۔ اس کا نام متھروبارزانیز تھا۔ مینی پس نے کافی منت سماجت اور انعام واکرام کے وعدوں کے بعد اسے راضی کیا کہ وہ اسے مستقبل کے بارے میں آگاہ کرے۔

تالمود میں جادو کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے درجے میں برے منتر، جادوئی بد دعائیں، بری روحوں کو بلانا، بری روحوں کی مدد سے مردے کو بلانا شامل ہے اور ان سب کی سزا، بت پرستی کی طرح موت ہے۔ دوسرے درجے میں ایسی جادوئی سرگرمیاں آتی ہیں جو کہ بری روحوں کی مدد سے انجام دی جاتی ہیں اور تیسرے درجے میں نجوم کا علم اور پست روحوں کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہے۔ جادو کی مختلف شاخوں کو جو نام دیئے گئے ہیں ان کے معانی متعین کرنے کی کوشش کرتے ہوئے سب سے پہلے جو دلچسپ وضاحتیں سامنے آتی ہیں وہ ازمنہ وسطی کے مصنفوں نے کی ہیں۔ تیرہویں صدی میں حاضرات کا عمل کرنے والوں کو شعبدے باز کہا جاتا تھا، جس سے پتا چلتا ہے کہ لوگ انہیں شک کی نظر سے دیکھتے تھے اور چرچ نے حاضرات کے عمل پر

پابندی لگائی ہوئی تھی۔ پندرہویں صدی کے ایک مخطوطے میں جادوگروں کے حوالے سے ان خیالات کا اظہار کیا گیا ہے:۔

”پہلے لوگ مدد کیلئے خداوند کو پکارتے تھے لیکن اب جادو اور حاضرات کے عمل کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود جادوگر اور حاضرات کا عمل کرنے والے اپنے آپ کو خداوند کے مقام پر جائز کرنے لگے ہیں۔ وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ صرف ہم تمہاری مشکلات حل کر سکتے ہیں۔ جادوگر خداوند کو قربانی دینے سے انکاری ہیں اور شیطان کو قربانی دیتے ہیں۔ جادوگر بے خبر لوگوں کی روح اور جسم کو عذاب کا سزاوار بنا رہے ہیں۔“ ”اس ہلاکت انگیز پودے کو اکھاڑ پھینکو اور اس فن کے سارے پیروکاروں کو فنا کر دو“ اسی زمانے کا ایک اور مصنف بیان کرتا ہے کہ: ”قدیم زمانے میں حاضرات کا عمل عیسائی اور غیر عیسائی سب کرتے تھے۔ یہ شیطانوں کو قابو کرنے کا عمل تھا نیز انہیں اپنے احکامات کے تابع بنانے کا۔ اس عمل کو دو طرح سے کیا جاتا تھا۔

اول: فطری طریقے سے، مثلاً جڑی بوٹیوں، پودوں اور پتھروں کو استعمال کرنا نیز سیاروں اور آسمانی اثرات کو۔ یہ طریقہ قانونی ہے۔

دوئم: حاضرات کے عمل کی دوسری قسم وہ ہے، جسے شیطان کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس طریقے پر دنیا میں طویل عرصے سے عمل کیا جا رہا ہے۔ مقدس صحیفے میں اس کی توثیق کی گئی ہے جہاں فرعون کے جادوگروں کے موسیٰ اور ہارونؑ سے لڑنے کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ عہد نامہ جدید میں سائمن میگس کا ذکر ہے، جس کی سرکوبی سینٹ پیٹر نے کی تھی۔ نیکی کے فرشتے شیطانوں پر قابو پا سکتے ہیں۔ کوئی شخص اس وقت تک حاضرات کا عمل کرنے سے قاصر ہوتا ہے جب تک وہ شیطان سے معاہدہ نہیں کر لیتا۔ بعض شیطان کمانڈر ہوتے ہیں اور ان کی ماتحتی میں بہت سے کمتر درجے کے شیطان ہوتے ہیں۔ بڑے شیطان ان کے ذریعے شر پھیلاتے ہیں۔ بری روحوں کے بھی نو سلسلے ہیں جیسا کہ نیک فرشتوں کے نو سلسلے ہیں جیسا کہ ایک بری روح نے یسوع سے کہا تھا کہ جھک جاؤ اور میری پرستش کرو۔ اس سلسلے کا سردار بیلز بیس ہے۔ دوسرا سلسلہ مینڈر یورم کہلاتا ہے۔ اس

کا سردار پیتھون ہے۔ اس قسم کی روحیں پیش گوئیوں کے ذریعے دھوکا دیتی ہیں۔

تیسرے سلسلے کا نام "غصے کے ظروف" ہے۔ وہ تمام قسم کے شرانگیز فنون کے خالق ہیں۔ ان کا سردار بیلیعل ہے۔ چوتھے سلسلے کا نام ہے "برے انتقام والے۔" اس سلسلے کا سردار ایسموڈیئس ہے۔ پانچویں سلسلے کا نام ہے۔ "شعبدہ باز۔" یہ جھوٹے معجزے دکھانے والی روحوں کا سلسلہ ہے جو شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرتی ہیں۔ ان کا سردار شیطان ہے۔ چھٹا سلسلہ فضائی قوتوں پر مشتمل ہے جو کہ بادلوں کی کڑک اور آسمانی بجلی میں خود کو سمو دیتی ہیں، ہوا کو آلودہ کر دیتی ہیں، قحط اور دیگر مصائب کا باعث بنتی ہیں۔ ان کا سردار میریزم ہے، جو کہ جنوبی بری روح ہے۔ یہ نہایت شرانگیز اور غضبناک روح ہے جسے پال نے افیزیئنز میں "ہوا کی قوت کا شہزادہ" کہا ہے۔

ساتواں درجہ منتقم مزاج روحوں کا ہے، جو کہ شر اور جھگڑوں کا بیج بوتی ہیں، جنگوں اور بربادیوں کا سبب بنتی ہیں۔ ان کا سردار اپولیئن کہلاتا ہے جسے عبرانی میں اباوان کہتے ہیں۔ یہ تباہی اور بربادی پھیلانے والی روح ہے۔ آٹھواں سلسلہ الزام لگانے والی روحوں کا ہے۔ ان کا سردار ایستاروتھ ہے، جو کہ چغل خور اور افترا پرداز ہے۔ نویں درجے میں ورغلانے والی روحیں اور جنات شامل ہیں۔ ان کا سردار میمن ہے۔ خاص قوتوں کے حصول جوانی کی بحالی اور دیگر خواہشات کی تکمیل کے عوض شیطان سے معاہدے کرنے کے متعلق بھی بہت سی روایات ملتی ہیں۔ بلاشبہ روایات زیادہ تر جھوٹی ہیں تاہم مخطوطوں میں بعض ایسی دستاویزات کی نقول بھی دی گئی ہیں، جو کہ ایسے ہی انوکھے معاہدوں کی عکاس ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ شیطان کے ساتھ معاہدے کرنے والا شخص اپنے خون سے دستخط کرتا تھا، کیونکہ اس کو سب سے زیادہ مقدس مانا جاتا تھا۔ سترہویں صدی میں کیے جانے والے ایک معاہدے کی نقل میں دستخط کنندہ اتفاق کرتا ہے کہ "میں خداوند کو ہر شے کا خالق ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ تین سینٹس (Saints) اور مقدس تثلیث کی توہین کرتا ہوں۔ نجات کے تمام اسرار کو

پیروں تلے روندتا ہوں اور مقدس کنواری اور سب سینٹس کے چہرے پر تھوکتا ہوں۔ عیسائیوں اور عیسائیت پر لعنت بھیجتا ہوں، چرچ کے احکامات پر لعنت بھیجتا ہوں۔ شیطان کے لئے قربانی دینے، اس کی پرستش کرنے، معصوم بچے اس کی نذر کرنے اور اسے خالق ماننے کا عہد کرتا ہوں۔" اپسالا کی لائبریری میں ڈینیئل سلٹھینیئس نامی ایک شخص کا شیطان کے ساتھ کیا گیا معاہدہ موجود ہے، جس میں اس نے اپنے آپ کو شیطان کو بیچ دیا ہے۔

روحوں کو بلانے کے طریقے، رسومات اور تقریبات "تقریبات کی کتاب" میں بیان کئے گئے ہیں۔ روحیں بلانے والا شخص وہ ہوتا ہے، جو کہ جادو کے فن کا ماہر ہوتا ہے اور جو تمام بری روحوں پر قابو پانے والے منتروں سے آگاہ ہوتا ہے۔ روحیں بلانے والا شیطان کے ساتھ معاہدہ نہیں کرتا۔ روحیں بلانے والا تو بری روحوں کو قابو میں رکھتا ہے تاکہ ان سے سوال پوچھ سکے۔ اس مقصد کیلئے وہ پراسرار رسوم ادا کرتا ہے۔ وہ یہ رسوم کسی غار میں ادا کرتا ہے جس میں سیاہ پردے لٹکا دیئے جاتے ہیں اور ایک جادوئی مشعل روشن کر دی جاتی ہے۔ روحیں بلانے کیلئے دوسری موزوں جگہ کسی قدیم قلعے یا گرجا گھر کے کھنڈرات ہیں۔ وقت رات کے بارہ بجے سے دن ایک بجے تک موزوں ہوتا ہے یا پھر چاند کی چودھویں رات یا ایسے ایام کہ جب آندھی، بارش، کڑک، چمک کے ساتھ طوفان آئے ہوئے ہوں۔ موزوں جگہ اور وقت کے انتخاب کے بعد ایک جادوئی دائرہ کھینچا جاتا ہے اور روحیں بلانے والا اپنے نائب کے ساتھ اس کے اندر کھڑا ہو جاتا ہے۔ نو مربع فٹ کے رقبے میں زمین پر متوازی لکیریں، مربعے اور مثلثیں بنائی جاتی ہیں اور ان پر ایک دائرہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے چھ انچ اندر ایک اور دائرہ بنایا جاتا ہے۔ جبکہ جادوگر اور اس کا نائب درمیان میں کھڑے رہتے ہیں۔ دائرہ مکمل ہونے کے بعد جادوگر اس وقت تک باہر نہیں نکلتا جب تک روح بلانے کا عمل پورا نہیں ہو جاتا وگرنہ وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

روح کے بلانے اور اس سے تمام سوالات دریافت کرنے کے بعد اسے واپس بھیجنے کے عمل کی بہت اہمیت ہوتی تھی اور اس کے بعد یہ تقریب ختم ہو جاتی تھی۔ ایک قدیم مخطوطے میں

درج ہے: "جادوگر کو اس وقت تک لازماً منتظر رہنا چاہئے جب تک کہ بلائی گئی ساری روحیں واپس نہ چلی جائیں۔ جب آخری چیخ بھی بند ہو جائے، جب آگ کے سارے الاؤ بجھ جائیں تب وہ دائرے سے باہر نکلے۔ اس طرح وہ بحفاظت گھر واپس روانہ ہو سکتا ہے۔" ایک پرانے فرانسیسی ادیب نے سترہویں صدی میں ایک جادوگر کے گھر کی دلچسپ سیر کا احوال قلمبند کیا ہے:

"چھتوں پر اور کونوں میں عجیب و غریب قسم کے جانور موجود تھے، جو کہ ہنوز زندہ معلوم ہوتے تھے۔ یہاں سانپ رینگ اور پھنکار رہا ہے، وہاں چمگادڑ پر پھیلائے ہوئے ہے، ادھر شیطانی حسن والا چمکدار آنکھوں والا مینڈک بیٹھا ہے اور ادھر ایک عجیب و غریب مچھلی کا ڈھانچہ رکھا ہے۔ اس کمرے میں ایک بھٹی، عرق نکالنے کا سامان اور جادوگری کے تمام آلات ولوازم موجود ہیں۔ کمرے میں ہر طرف عجیب و غریب وضع کے برتن اور کتابیں بند اور آدھی کھلی ہوئیں۔ موم پر بنائی گئی تصاویر اور کچھ علامتی شبیہیں موجود ہیں اور اس پراسرار کمرے کے درمیان میں ایک انگیٹھی پڑی ہے، جس سے نیلے رنگ کا شعلہ اٹھ رہا ہے جو کہ جادوگر کو نمایاں کر رہا ہے۔ جادوگر نے ایک لمبا، دم والا سیاہ لبادہ پہنا ہوا ہے۔ اس کا قد لمبا ہے۔ اس نے بائیں ہاتھ میں ایک کتاب اور دائیں ہاتھ میں جادوگری والی چھڑی تھامی ہوئی ہے۔ اس کے چوڑے سینے پر چاند، سورج اور ستارے نظر آرہے ہیں۔ سر پر اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ اس کے جوتے لمبے ہیں۔ اس کی وضع قطع متانت آمیز نہیں ہے۔ اس کی نگاہ مرکوز رہتی ہے۔ اس کی گھنی ڈاڑھی اس کے سینے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس نے ہاتھ ہلا کر مجھے اشارتاً سلام کیا۔ انگیٹھی کا شعلہ یکا یک تیزی سے بھڑکنے لگا۔ گہرا دھواں مرغولوں کی صورت میں بلند ہونے لگا اور تیزی سے سارے کمرے میں بھر گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی کسی موکل روح کو بلا رہا تھا۔ دفعتاً انگیٹھی کے درمیان میں اسے ایک جناتی پیکر نمودار ہوا۔" ازمنہ وسطیٰ میں کوئی شخص کسی کے خلاف اس سے زیادہ خطرناک الزام نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ جادوگر ہے۔ ۱۳۲۴ء میں لائیسسٹر کے رابرٹ مارشل اور جان نانگھم پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ جادو کے ذریعے بادشاہ کو قتل کرنے کی سازش کر رہے تھے۔ مارشل وعدہ معاف گواہ بن گیا اور اس نے

بتایا کہ کچھ خاص شہری جان نانگھم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ وہ جادوگر ہیں اور ایک خاص رقم کے عوض بادشاہ کو قتل کرنے کا معاہدہ ہو گیا۔ انہوں نے جان کو سات پونڈ موم دیا۔ مارشل اور جان نے اس موم سے سات پتلے بنائے، چھ ان لوگوں کے جنہیں قتل کیا جانا مقصود تھا اور ساتواں رچرڈ ڈی سووے کا، جسے آزمائشی طور پر قتل کیا جانا تھا۔ یہ کام کوونٹری سے کچھ دور واقع ایک پرانے ویران مکان میں انجام دیا گیا۔ جب پتلے تیار ہو گئے تو جادوگر نے مارشل کو سیسے کی ایک میخ دی اور کہا کہ اسے رچرڈ کے پتلے کے سر میں ٹھونک دے۔ اگلے دن جادوگر نے اسے رچرڈ کا حال دیکھنے کیلئے اس کے گھر بھیجا۔ وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ رچرڈ پاگل ہو چکا ہے۔ پھر میخ کو سر سے نکال کر پتلے کے دل میں کھبو دیا گیا۔ تین دن بعد رچرڈ مر گیا۔ نانگھم مقدمے کے ختم ہونے سے پہلے قید خانے میں مر گیا جبکہ مارشل کو سزائے موت دے دی گئی تھی۔

وچ کرافٹ اور شیطان پرستی

وچ کرافٹ (سفلی علم) پر عقیدہ شاید شمالی نسل کے لوگوں کی وحشی دیومالاؤں سے اخذ کیا گیا تھا۔ عبرانی لفظ میکاسیپاہ کا مطلب ہے جادو کرنا، جادوئی نقش اور زہر تیار کرنا، یہ لاطینی لفظ وینی فیکا کا مترادف ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بائبل میں ''وچ'' (Witch) کا جو لفظ آیا ہے، اس کے معانی بعد میں اس لفظ سے منسوب کئے گئے معانی سے مختلف تھے۔ جیسا کہ سکاٹ لکھتا ہے: ''بائبل میں کسی شیطانی طاقت کے ساتھ معاہدہ کرنے کے حوالے سے کوئی لفظ موجود نہیں ہے۔'' اس کے برعکس پورے عیسائی عہد میں اور وسطی زمانوں میں یہ نام ایسے افراد (مردوں اور عورتوں) کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بری روحوں کی مدد سے انسانی طاقت سے ماوراء کام انجام دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر دوسرے لوگوں کی زندگیوں اور قسمتوں پر برے عمل کرنا نیز انسانوں اور جانوروں پر جادو کرنا۔ کہا جاتا تھا کہ وچ (Witch) شیطان کے ساتھ اپنے خون سے دستخط کر کے ایک معاہدہ کرتی ہے اور اس سے پراسرار طاقتیں حاصل کر لیتی ہے۔ اس معاہدے کی شرائط کی رو سے اسے عیسائی مذہب سے انکار کرنا ہوتا تھا۔ وہ چند برسوں یا اپنی پوری زندگی کیلئے اپنی روح شیطان کے حوالے کر دیا کرتی تھی۔

سر والٹر سکاٹ کہتا ہے: ''جادوگرنیاں (Witches) عموماً بدصورت، کریہہ المنظر، بوڑھی اور معذور ہوا کرتی تھیں۔ وہ زیادہ رومن کیتھولک ہوتی تھیں، تاہم بعض جادوگرنیاں لادین (Atheist) بھی ہوتی تھیں۔ وہ مزاجاً سنکی ہوتی تھیں۔ وہ اکثر و بیشتر زہریلی ہوتی تھیں اور عموماً پاگل ہوتی تھیں۔ کہا جاتا تھا کہ وہ شیطان کے ساتھ دو طرح کے معاہدے کرتی تھیں۔ اول عوامی دوم خفیہ۔ شیطان کے ساتھ معاہدہ کرنے والی عورتوں کو عیسائیت سے انکار کرنا پڑتا تھا۔ انہیں صلیب کو پیروں تلے روندنا ہوتا تھا۔ روزے سے ہوتیں تو روزہ توڑنا پڑتا۔ انہیں شیطان کی اطاعت کا عہد کرنا ہوتا تھا، اس کے قصیدے گانے پڑتے تھے اور اپنی روح اور جسم اسے سونپنا پڑتا تھا۔ بعض جادوگرنیاں اپنے آپ کو کچھ برسوں کیلئے بیچتی تھیں اور بعض جادوگرنیاں

ساری زندگی کیلئے۔ پھر وہ شیطان کو بوسہ دیتیں اور معاہدے پر اپنے خون سے دستخط کرتیں۔ تقریب کے اختتام پر ناچ گانا اور پینا پلانا ہوتا۔ وہ رقص کے دوران چیخیں مارتیں'' ہا ہا! شیطان، شیطان! ناچو، ناچو، ! کھیلو کودو، کھیلو کودو! سبت سبت'' کہا جاتا تھا کہ ان کے روانہ ہونے سے پہلے شیطان انہیں مرہم اور گنڈے دیا کرتا تھا۔'' سولہویں صدی کے ایک مخطوطے میں درج ہے

''جادوگرنیاں ایسی عورتیں ہوتی تھیں جو کہ شیطان کو اپنا خدا تسلیم کر لیتی تھیں۔ وہ بخوشی اس سے نشان بنوایا کرتی تھیں۔ شیطان ان کی آنکھ پر مینڈک کے پیر جیسا نشان بنا دیا کرتا تھا۔ وہ اس نشان کے ذریعے ایک دوسری کو پہنچانتی تھیں۔ ان کا آپس میں زبردست اتفاق اور بھائی چارہ ہوتا تھا۔ وہ اکثر و بیشتر اجلاس منعقد کرتی تھیں۔ جن میں تمام تر غلاظتیں بکھیری جاتی تھیں اور جہنمی کام کئے جاتے تھے۔ ان اجلاسوں میں شیطان کی پرستش کی جاتی تھی، جو اکثر و بیشتر دیوقامت بکرے کے روپ میں وہاں آیا کرتا تھا۔ اگرچہ جادوگرنیوں کے اجلاسوں کے حوالے سے بہت خرافات لکھی گئی ہیں، تاہم ایسے شواہد بھی ملے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خفیہ مقامات پر اجلاس کیا کرتی تھیں، جن میں پراسرار رسومات ادا کی جاتی تھیں اور قیاساً ان اجلاسوں کے اختتام پر ناچ گانا بھی ہوتا تھا۔

سولہویں صدی کے ایک مخطوطے میں الونسو ڈی کیسٹرو کا بیان کردہ جادوگرنیوں کے خفیہ اجلاس کا دلچسپ احوال ملتا ہے۔ وہ سپین کا ایک عالم فاضل شخص تھا۔ اس کا ایک دوست جادوگر تھا۔ وہ اس جادوگر کے ساتھ جادوگرنیوں کے ایک خفیہ اجلاس میں شریک ہوا تھا۔ اس نے شرکت کیلئے بہانہ کیا تھا کہ وہ شیطان کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ جادوگر ایک اندھیری رات میں اسے شہر سے باہر مضافات میں لے گیا۔ وہ وادیوں اور جنگلوں سے گزرتے ہوئے ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جو چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھری ہوئی تھی۔ یہاں اس نے بے شمار مردوں اور عورتوں کو جوش و خروش کی کیفیت میں ادھر سے ادھر آتے جاتے دیکھا۔ انہوں نے اس کا استقبال خوشی اور گرمجوشی کے ساتھ کیا۔ کیونکہ اس نے شیطان سے معاہدہ جو کرنا تھا۔ انہوں نے اسے کہا

کہ دنیا میں اس سے زیادہ مسرت بخش عمل کوئی اور نہیں ہے۔ آگے کا حال کیسٹرو کی زبانی سنئے:

''انہوں نے میرا استقبال کرتے ہوئے شیطان کی بے پناہ ستائش و تعریف کی اور عیسائیت کے حق میں شدید ترین توہین انگیز کلمات ادا کیے۔ انہوں نے مختلف قسم کے تیلوں اور مرہموں سے ایک دوسرے کی مالش کی۔ مالش کا اثر یہ ہوا کہ وہ اپنے بارے میں درست شعور سے محروم ہو کر اپنے آپ کو پرندے اور جانور تصور کرنے لگے۔ بعض اوقات وہ ایسے مرہموں کی مالش کرتے تھے کہ انہیں محسوس ہوتا کہ وہ ہوا میں اڑ سکتے ہیں۔'' یہ بیان اپنے وقت کے ایک ذہین اور باشعور شخص کا ہے، جو صداقت کی تلاش میں جادوگرنیوں کے اجلاس میں جا پہنچا تھا اور اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جادوگرنیوں کے عقل و ہوش سے ماورا باتوں اور دعووں کی حقیقت یہ تھی کہ وہ نشہ آور مرہم وغیرہ استعمال کرتی تھیں۔ ڈی لینسر نے جادوگرنیوں کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے شیطان کے بارے میں یوں لکھا ہے:

''وہ سیاہ رنگ کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی گردن پر دو سینگ اگے ہوئے ہیں جبکہ سر پر سینگوں والا تاج رکھا ہے۔ اس کی پیشانی پر بھی ایک سینگ اگا ہوا، جس سے نکلنے والی روشنی جلسہ گاہ میں پڑ رہی ہے۔ اس کے بال سور کے بالوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اس کا چہرہ پیلا ہے، جس پر بے قراری کی علامات نمایاں ہیں۔ اس کی آنکھیں گول ہیں، جو پوری طرح کھلی ہوئی اور بڑی بڑی ہیں۔ ان میں شعلے سے بھڑکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور گھناؤنا پن جھلکتا ہے۔ اس کی بکرے جیسی ڈاڑھی ہے۔ اس کی گردن اور باقی جسم بدہیئت ہے اور بکرے جیسا ہے۔ تاہم اسکے ہاتھ پاؤں انسانوں جیسے ہیں۔''

شیطان سے معاہدہ کمرے کے درمیان میں بنے ہوئے ایک دائرے میں کھڑے ہو کر کیا جاتا تھا اور شیطان کو کوئی نذرانہ پیش کیا جاتا تھا۔ اس تقریب میں بخورات بہت زیادہ مقدار میں جلائے جاتے تھے۔ بڑی سی انگیٹھی تو ان تقریبات کا لازمی حصہ ہوتی تھی جس میں تمام ایسی نباتاتی اور حیوانی اشیاء جلائی جاتی تھیں جو زیادہ سے زیادہ دھواں پیدا کر سکتی ہوں۔ جادوگرنیوں

کے ساتھ بڑے بڑے مینڈک ہوتے تھے، جنہیں انہوں نے سرخ مخمل کے لباس پہنائے ہوتے تھے اور ان کے گلوں میں گھنٹیاں لٹکائی ہوتی تھیں۔ باسک صوبے میں مینڈک وچ کرافٹ میں ایک اہم کردار ادا کرتا تھا۔ جب کوئی نئی جادوگرنی شیطان سے معاہدہ کرتی تو اس کا تعارف کروانے والی کو ایک مینڈک دیا جاتا، جو اس وقت تک اس کے پاس رہتا جب تک نئی جادوگرنی اس کی دیکھ بھال کی اہل نہیں ہو جاتی تھی۔ مینڈک کو ایک کلاہ دار چغہ پہنایا گیا ہوتا تھا، جو کہ پیٹ پر سے کھلا ہوا ہوتا تھا۔ اسے باندھنے کیلئے ایک پٹی ہوتی تھی۔ یہ چغہ عموماً سبز یا سیاہ مخمل کا ہوتا تھا۔ اس مینڈک کا بہت خیال رکھنا پڑتا تھا۔ اسکی مالکہ اس کو کھلاتی پلاتی اور سہلاتی چمکارتی تھی۔ وہ بلاذربہ اور پوست کا عرق استعمال کرتی تھیں۔ شاید انہی کے اثر سے انہیں ہواؤں میں روحیں اڑتی نظر آیا کرتی تھیں۔

یہ جادوگرنیاں کسی شخص پر جادو کرنے کے جو طریقے استعمال کرتی تھیں ان میں سے ایک یہ تھا کہ وہ متعلقہ شخص کا مٹی یا موم سے پتلا تیار کرتی تھیں۔ اس پتلے کی تیاری کے دوران منتر پڑھے جاتے تھے۔ پتلا تیار کرنے کے بعد ایک ابابیل کو مار کر اس کا دل پتلے کے دائیں بازو کے نیچے اور جگر بائیں بازو کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد پتلے کے سارے جسم میں نئی سوئیاں کھبو دی جاتی تھیں۔ ہر سوئی کھبوتے ہوئے منتر پڑھے جاتے تھے۔ بعض اوقات قبرستان کی مٹی میں انسانی ہڈیوں کا سفوف ملا کر اس آمیزے سے پتلا بنایا جاتا تھا۔ اس کے بعد پتلے پر خاص قسم کے جادوئی نشان نقش کر دیئے جاتے، جن کے بارے میں عقیدہ تھا کہ وہ متعلقہ شخص کو ہلاک کر دیں گے۔ برٹش میوزیم میں ایک مخطوطہ موجود ہے، جس کا عنوان درج ذیل ہے:

A Discourse of Withchcraft,as it was acted in the family of Mr.Edward of Fairfax Fuyston, York, 1621.

اس مخطوطے میں مسٹر فیئر فیکس نے بتایا ہے کہ کس طرح چھ جادوگرنیوں نے اس کی اکیس سالہ بیٹی ہیلن، سات سالہ بیٹی الزبتھ اور ایک بچے ماڈ جیفری پر جادو کیا تھا۔ ایک جادوگرنی کا نام مارگریٹ ویٹ تھا۔ جو بیوہ تھی اور اس کی موکل سیاہ رنگ کی، کئی ہاتھ پیروں والی کوئی عجیب سی

مخلوق تھی۔ ایک اور جادوگرنی کا نام جینیٹ تھا، جو بہت بوڑھی اور بیوہ تھی۔ اس کی موکل سفید رنگ اور سیاہ دھبوں والی بلی تھی۔ ۲۸ اکتوبر ۱۶۲۱ء کو ہیلن فرش پر بے سدھ پڑی پائی گئی۔ وہ کافی دیر تک اسی حالت میں رہی۔ اس پر کئی دن تک ایسے ہی دورے پڑتے رہے، جن کی وجہ کا پتا نہیں چلتا تھا۔ ۳ نومبر کو اس نے اونچی آواز میں کہا: اوہ مجھے زہر دیا گیا ہے۔ پھر اس نے اپنی ماں کو بتایا کہ ایک سفید بلی اس پر سوار ہے اور اس کا دم گھونٹ رہی ہے۔ انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ اس کا وہم ہے لیکن ۱۴ نومبر کو اس نے ایک بار پھر گھر والوں کو جگا دیا اور بولی کہ اس کے بستر کے قریب ایک سیاہ کتا موجود ہے۔ اس کی بہن الزبتھ کو بھی اسی طرح کے دورے پڑنے لگے اور نتیجہ یہ نکالا گیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ انہیں بستی کی دو بوڑھی عورتوں پر شک تھا، جن کے بارے میں لوگوں کو یقین تھا کہ وہ جادوگرنیاں ہیں۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور کہا جاتا ہے کہ جب انہیں سزا دی گئی تو لڑکیاں ٹھیک ہو گئیں۔

اس مخطوطے میں بہت سی عجیب و غریب تصویریں دی گئی ہیں۔ ان تصویروں میں جادوگرنیوں اور انوکھے جانوروں اور پرندوں کو دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر عجیب مخلوقات دکھائی گئی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیوں کو نظر آتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ جادوگرنی کا موکل جو کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا، بلی، کتے یا مینڈک کا روپ دھار لیتا ہے۔ اسی لئے سیاہ بلی کو جادو اور وچ کرافٹ سے منسوب کیا جاتا تھا۔ قدیم زمانوں میں نیولے کو بھی وچ کرافٹ میں استعمال کیا جاتا تھا۔ The Golden Ass میں اپولیس نے لکھا ہے کہ تھیسالی کی جادوگرنیاں مردے کے کان کاٹ لیتی تھیں اور انہیں پراسرار مرکبات تیار کرنے کیلئے استعمال کرتی تھیں۔ تھیلی فرون لکھتا ہے کہ وہ ایک مرتبہ آدھی رات تک قبرستان میں چھپ کر انتظار کرتا رہا۔ آخر ایک جادوگرنی نیولے کی شکل میں وہاں آئی اور اس نے اتنے اعتماد سے اسے دیکھا کہ اس جیسے چھوٹے جانور میں اس قدر اعتماد کا پایا جانا غیر معمولی تھا۔

کہا جاتا ہے کہ دوران خون کو دریافت کرنے والے مشہور فزیشن ڈاکٹر ولیم ہاروے نے ایک مرتبہ

ایک موکل کو چیر پھاڑ کر اس کا طبی معائنہ کیا تھا۔ یہ کہانی نوٹیسٹائن نے یوں بیان کی ہے:

''یہ ۱۶۸۵ء کی بات ہے کہ جنوب مغربی انگلستان کے جسٹس آف دی پیس نے خط لکھ کر بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے ڈاکٹر ولیم ہاروے سے وچ کرافٹ کے بارے میں اس کی رائے پوچھی۔ ہاروے نے جواب دیا کہ اسے یقین ہے کہ اس قسم کی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی۔ اس نے ایک جادوگرنی سے اپنی ملاقات کا قصہ بھی لکھا۔ وہ جادوگرنی شہر سے باہر جنگل کے سرے پر ایک الگ تھلگ واقع مکان میں رہتی تھی۔

ہاروے نے جھوٹ موٹ اسے کہا کہ وہ بھی ایک جادوگر ہے اور اسی موضوع پر اس کے ساتھ گفتگو کرنے آیا ہے۔ جادوگرنی کو یقین آ گیا کہ وہ جادوگر ہے۔ تب ہاروے نے کہا کہ وہ اس کے موکل کو دیکھنا چاہتا ہے۔ عورت نے ایک برتن میں دودھ انڈیلا اور ''چچ چچ'' کی آواز نکالی۔ کہیں سے ایک مینڈک نکلا اور اس نے تھوڑا سا دودھ پیا۔ ہاروے نے جادوگرنی کو چند میل دور جا کر جو کی شراب لانے پر راضی کر لیا۔ ہاروے نے اس کی غیر موجودگی میں مینڈک کو چیر پھاڑ ڈالا اور دودھ اس کے معدے میں پایا۔ اس سے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ ایک عام مینڈک ہی ہے۔ بڑھیا نے اسے سدھا لیا تھا اور یہ یقین کرنے لگی تھی کہ اس میں اس کی موکل روح رہتی ہے۔ واپس آ کر بڑھیا نے مینڈک کی لاش دیکھی تو شیرنی کی طرح ہاروے پر جھپٹی۔ اس نے جادوگرنی کو رقم دینا چاہی مگر وہ ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ تب ہاروے نے اسے بتایا: وہ بادشاہ کا ڈاکٹر ہے اور اسے یہ جاننے کیلئے بھیجا گیا ہے کہ وہ بڑھیا جادوگرنی ہے یا نہیں۔ اگر وہ جادوگرنی ہے تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔ یہ سن کر بڑھیا ڈر گئی اور ہاروے کی جان بخشی ہوئی۔''

پندرہویں صدی کے آغاز سے لے کر سترہویں صدی کے اختتام تک پورے یورپ میں وچ کرافٹ کے خلاف خوفناک اور وحشیانہ اقدامات کیے گئے۔ جادوگرنیوں کو چن چن کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ وچ کرافٹ کے خلاف پہلا پاپائی فرمان گریگوری نہم نے ۱۲۳۳ء میں جاری کیا تھا۔ ۱۴۸۴ء میں پوپ انوسینٹ ہشتم نے وچ کرافٹ اور ہر قسم کی جادوگری پر

ممانعت کا مشہور فرمان جاری کیا اور ہولناک "غیر معمولی عدالتیں" قائم کرنے کا حکم دیا۔ پوپ کے فرمان میں وچ کرافٹ کو کفر قرار دیا گیا تھا اور اس پر عمل کرنے والوں کو سخت قید اور موت تک کی سزا کا حکم دیا گیا تھا۔ پوپ الیگزینڈر ششم نے وچ کرافٹ کے خلاف فرمان دوبارہ جاری کیا، تاہم اچانک جادوگرنیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہونے لگا۔ اعتراف کرنے والوں سے چرچ بھرے رہتے اور دوسری طرف جادوگرنیوں کو پکڑ کر تشدد کیا جاتا اور اعتراف کروانے کے بعد زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ صرف جنیوا میں ۱۵۱۵ء کے تین ماہ کے دوران ۵۰۰ جادوگرنیوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ کومو کے پادری نے ۱۰۰۰ جادوگرنیوں کو زندہ جلوایا۔ سورین میں صرف ایک مذہبی محتسب نے ۹۰۰ جادوگرنیوں کو زندہ جلوایا۔ بادشاہ ایتھیلسٹن کے عہد میں ایک قانون منظور کیا گیا کہ وچ کرافٹ سے ہونے والی موت کی سزا موت ہوگی تاہم اگر نقصان کم ہو تو جادوگرنی کو قید یا جرمانے کی سزا ہو گی۔ انگلینڈ میں ہنری ششم کے عہد میں وچ کرافٹ کے خلاف ایک قانون منظور ہوا جبکہ ہنری ہشتم، الزبتھ اور جیمز اول کے ادوار میں مزید قوانین بنائے گئے۔ جیمز اول نے جادوگرنیوں کو سزائیں دینے میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ سکاٹ لینڈ میں وچ کرافٹ بہت عام تھا اور اسی نسبت سے احتساب بھی وسیع پیمانے پر ہوا۔ بادشاہ جیمز ششم نے، انگلینڈ کا جیمز اول بننے سے پہلے، جادوگرنیوں کے خلاف متعدد مقدمات میں فعال حصہ لیا۔ جادوگری کے الزام کا نشانہ بننے والے بدقسمت افراد پر ہولناک تشدد کیا جاتا تھا۔ ان میں سے بعض لوگ اعلیٰ مناصب کے حامل تھے، مثلاً لیڈی فالس اور دیگر، جن کے مقدمات کا احوال پٹ کیئرن نے لکھا ہے۔

مبینہ جادوگرنیوں سے اعتراف کرنے کا ایک طریقہ یہ تھا کہ ان کے جسموں میں سوئیاں کھبوئی جاتی تھیں۔ سکاٹ لینڈ میں یہ عمل عام ہو گیا تھا اور اسے سرانجام دینے والے مردوں کو "سوئیوں والے" کہا جاتا تھا۔ سکاٹ جینیٹ پیسٹن آف ڈیلکائتھ کے مقدمے کا حال بیان کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ مجسٹریٹوں اور وزیروں نے مشہور "سوئیاں والے" کو اصرار کر کے کہا کہ وہ اپنے فن کا مظاہرہ کرے۔ اس نے تین انچ لمبی پنیں اس کے جسم میں ایک جگہ کھبوئیں،

جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ وہ شیطان کے نشان ہیں۔ جلاد کا بیان ہے کہ جینٹ کو ان جگہوں پر پنیں کھبوئے جانے پر درد ہوا نہ ہی وہاں سے خون نکلا۔ اس سے انہوں نے ثابت کیا کہ وہ ایک جادوگرنی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بوڑھے افراد کے جسموں کے بعض حصے ایسے ہوتے ہیں جو بے حس ہو چکے ہوتے ہیں اب یہ بھی مانا جانے لگا کہ سوئیاں کھبونے والوں کے پاس ایسی سوئیاں ہوتی تھیں جو اندر سے کھوکھلی ہوتی تھیں اور جسم پر رکھ کر دبانے سے آدھی سوئی اوپر والے کھوکھلے حصے میں چلی جاتی جبکہ تماشائی یہ سمجھتے کہ سوئی جسم میں داخل ہوئی ہے۔

1664ء میں انگلینڈ کی پارلیمنٹ نے وچ کرافٹ کے خلاف ایک قانون منظور کیا۔ جب دارالامراء میں اس پر بحث ہوئی تو بارہ بشپوں نے شرکت کی تھی۔ پیوریٹن اس امر پر اصرار کرتے رہے کہ جادوگرنیوں کو سزائے موت دیے جانے کا احیاء ہونا چاہئے، تاہم دیگر نے اتفاق نہیں کیا۔ آخر "لانگ پارلیمنٹ" کے تحت تشدد و تعذیب کا ہولناک سلسلہ پھوٹ پڑا۔ زیچری گرے بیان کرتا ہے کہ اس نے اس دور میں موت کی سزا پانے والی تین ہزار جادوگرنیوں کی فہرست دیکھی۔ وچ کرافٹ کا الزام اتنا عام ہو گیا کہ معاشرے کا کوئی طبقہ شک اور الزام سے محفوظ نہ رہا اور ہزاروں عورتوں کو اذیتیں دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کئی ہزار ہلاکتوں کے بعد سر جان ہالٹ نے بدقسمت ملزموں کے خلاف اشتعال اور غیض و غضب کی اس لہر کے آگے بند باندھ دیا۔ انگلینڈ میں اس جرم میں آخری سزا پانے والوں میں ایک عورت اور اس کی بیٹی شامل تھیں۔ بیٹی کی عمر صرف نو سال تھی۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے اپنی روحیں شیطان کو فروخت کر دی تھیں اور "اپنی جرابوں کو کھینچ کر اور صابن کا جھاگ بنا کر" طوفان لے آئی تھیں۔

اٹھارہویں صدی میں جان ویزلے اور ولیم بلیک سٹون جیسے افراد بھی وچ کرافٹ پر یقین رکھتے تھے۔ آخر 1735ء میں پارلیمنٹ نے وچ کرافٹ کے خلاف قانون کو منسوخ کر دیا، تب کہیں جا کر جادوگرنیوں کا خوف ختم ہوا۔

1735ء کے وچ کرافٹ ایکٹ (جارج دوم) میں جو کہ آج بھی نافذ ہے، کہا گیا

ہے کہ ''وچ کرافٹ، جادوگری اور شعبدہ بازی پر کسی کو سزا نہیں دی جائے گی، تاہم اگر کوئی شخص یہ ''دکھاوا'' کرتے ہوئے پایا گیا کہ وہ جادوگر ہے یا کھوئی ہوئی چیزوں اور قسمت کا حال بتا سکتا ہے تو اسے ایک سال کیلئے قید کر دیا جائے گا۔ اور اس دوران ہر تین ماہ بعد اسے لکڑی کے شکنجے میں کر جائے گا۔'' روحوں کے قابض ہو جانے کے معاملے پر کافی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ اس عقیدے کا ماخذ قدیم مہذب لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بری روحیں انسان کے جسم میں داخل ہو سکتی ہیں اور اسے بیمار کر سکتی ہیں نیز وہ اس وقت تک انسانی جسم کے اندر رہتی ہیں جب تک منتر پڑھ کر انہیں نہ نکالا جائے۔ بائبل کے مطابق بعض اوقات بری روحیں دکھائی دیتی ہیں اور بعض اوقات دکھائی نہیں دیتیں۔ ان گنت تصویروں میں دکھایا گیا ہے کہ سینٹ لوگوں میں سے بری روحوں کو نکال رہے ہیں۔ ایسی تصویروں میں بری روح یا شیطان کو سینگوں اور کانٹے دار دم والا دکھایا گیا ہے۔

ہم جادوگر قرار پانے والوں کے احوال پڑھتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ ان میں سے زیادہ تر افراد پاگل تھے یا مرگی کے مریض تھے یا ایسی ذہنی بیماریوں کا شکار تھے، جن کا اس زمانے میں لوگوں کو پتا نہیں تھا۔ پندرہویں صدی میں اس موضوع پر لکھا جانے لگا کہ شیطانی طاقت یا بری روحوں کا غلبہ حقیقت نہیں ہے۔ اس حوالے سے سب پہلے نائیڈر نے لکھا، جو کہ ایک ڈومیکین فرائیر تھا۔ وہ ۱۴۳۸ء میں کولمر میں فوت ہوا۔ جان وائیر نے ۱۵۶۳ء میں لکھا کہ شیطان کا اثر محض تصوراتی ہوتا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اس طرف توجہ دینے لگے کہ جن بیماریوں کا سبب بری روحوں کو قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے اسباب قدرتی ہوتے ہیں اور بوکے نے اعلان کیا کہ فزیشن ایسی بیماریوں کا علاج کر سکتے ہیں۔ شینک نے ڈراؤنے خوابوں پر تحقیق کی اور لکھا کہ یہ محض ریح کے اثرات سے نظر آتے ہیں۔ اس نے بری روحوں کے قبضے میں آئے ہوئے لوگوں کو بیمار قرار دیا۔ اس نے کہا کہ چرچ میں عبادت کرنے اور فزیشن سے علاج کروانے سے وہ لوگ صحت یاب ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک جادوگر ہونے کا اعتراف کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے تو انہوں نے

خوفناک تشدد سے بچنے کیلئے ایسے اعتراف کیے تھے۔ تاہم سولہویں صدی کے اواخر میں مرگی اور ہپوکونڈریا جیسی بیماریوں کو دریافت کرنے والے افراد فرنیلیس اور ییمبروز پیرے بھی یہ مانتے تھے کہ بری روحیں انسانی جسم میں داخل ہو کر پاگل پن سے ملتی جلتی کیفیت پیدا کر سکتی ہیں۔

شارکوٹ نے ہپناٹزم کے تجربات سے ثابت کر دیا ہے کہ ہسٹریا کے مریض پر ہپناٹزم کر دیا جائے تو اس کی شریانیں اتنی سخت ہو جاتی ہیں کہ سوئی کھبونے پر خون نہیں بہتا۔ پس جدید سائنس کی روشنی نے ان توہمات کو ختم کر دیا ہے جو ماضی میں عام تھے۔ جادوگرنیاں کئی قسم کے مرہم اور تیل بنایا اور استعمال کرتی تھیں۔ ان اشیاء کے حوالے سے عقیدہ تھا کہ یہ انہیں ہوا میں اڑنے اور روحوں کو دیکھنے کے قابل بناتی اور دیگر پراسرار اثرات پیدا کرتی ہیں۔ ان مرہموں کی تیاری اور اجزا خفیہ رکھے جاتے تھے۔ تاہم مختلف مخطوطوں میں ہم نے متعدد ایسے نسخے اور ترکیبیں ڈھونڈی ہیں، جو کہ سولہویں صدی میں استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ ہیپلسام پورٹا نے سولہویں صدی میں اٹلی میں استعمال ہونے والے ایک مرہم کا نسخہ مہیا کیا ہے۔ یہ مرہم ایکونائٹ زہریلے پودے کو سفیدے کے پتوں کے ساتھ ابال کر اور اس میں کالک اور انسانی چربی ملا کر تیار کیا جاتا تھا۔ اس مرہم کا اہم جزا ایکونائٹ ہوتا تھا، جو اٹلی میں عام پایا جاتا تھا۔ یہ بہت زہریلا ہوتا ہے۔ اس میں موجود زہر ایکونائٹین اتنا خطرناک ہوتا ہے کہ اس کی معمولی سی مقدار بھی فوری موت کا باعث بن جاتی ہے۔ جب ایکونائٹ سے جسم پر مالش کی جائے تو یہ پہلے جسم میں سنسنی پیدا کرتا ہے اور پھر بے حس کر دیتا ہے۔ کالک کو محض مرہم کو رنگ دینے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ جبکہ چکنائی مرہم بنانے کیلئے استعمال ہوتی تھی۔ ایک اور مرہم بھی متعدد زہریلی جڑی بوٹیوں کو تیل میں ابال کر اور پھر اس میں افیون اور چمگادڑوں کا خون ملا کر تیار کیا جاتا تھا۔ اس میں شامل بیلاڈونا بہت زیادہ نشہ آور شے ہے۔ یہ ایک طاقتور زہر ہے اور اگر کھا لیا جائے تو خفقان پیدا کرتا ہے۔ اس کا موثر جز ائیروپائن آنکھوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ افیون حواس مختل کر دیتی ہے اور انسان کو وا ہے دکھائی دینے لگتے ہیں، آخر میں استعمال کنندہ سو جاتا ہے۔ چمگادڑوں کا خون بلاشبہ پراسراریت

پیدا کرنے کیلئے ڈالا جاتا تھا۔

ایک اور مرہم ایکونائٹ، بیلا ڈونا، اجوائن خراسانی، ایک زہریلی بوٹی دھتورے اور بچے کی چربی کو ملا کر تیار کیا جاتا تھا۔ دھتورا نہایت زہریلی بوٹی ہے۔ اگر اسے کھا لیا جائے تو خفقان پیدا کرتی ہے۔ اس میں کونین نامی الکلائیڈ پایا جاتا ہے، جو کہ اعضا کو سن کر دیتا ہے۔ اس امر میں بہت کم شبہ پایا جاتا ہے کہ جادوگر اور جادوگرنیاں ان جڑی بوٹیوں کے خواص اور اثرات سے آگاہ تھے۔ وہ اپنی تقریبات میں انہیں آگ میں جلا کر نشہ آور دھواں بھی پیدا کرتے تھے۔ جادوگرنیاں جادو کرنے اور واہمے دکھانے کیلئے بھی مرہم استعمال کرتی تھیں۔ ''روحیں دکھانے والا مرہم''

بیل کے پتے کا زرد پانی، چیونٹی کے انڈے اور سفید مرغی کی چربی کو ملاؤ اور اس مرکب کو اپنی آنکھوں پر ملو۔ تمہیں روحیں نظر آنے لگیں گی۔'' اینگلو سیکسن بھی بیل کے پتے کو پانی میں ملا کر آنکھوں کیلئے استعمال کرتے تھے۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ آنکھوں کو صاف اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔ یہ آنکھوں کی بیماریوں کے خلاف ایک معروف گھریلو ٹوٹکا تھا۔

شیطان کی پوجا

سولہویں صدی میں ہونے والی شیطان کی پوجا کے حوالے سے بیشمار انوکھی کہانیاں لکھی گئی ہیں اور اگرچہ ان میں سے اکثر جھوٹی ہیں تاہم آج تک موجود تاریخی ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ نہ صرف اس زمانے میں یہ گھناؤنی رسومات ادا کی جاتی تھیں بلکہ بعد کے زمانے میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا تھا۔ ان غلیظ تقریبات میں چرچ سے نکالے ہوئے پادری حصہ لیا کرتے تھے۔ یہ پادری شیطان کے پجاری بن جاتے تھے اور اپنے مفاد کیلئے ہر گندے سے گندا عمل کرنے پر تیار ہوتے تھے۔ 1593ء میں بارڈنگس کی پارلیمنٹ نے پئیر اوپیٹیٹ کو زندہ جلانے کا حکم دیا۔ اس شخص نے اعتراف کیا تھا کہ وہ بیس سال سے جادوگرنیوں کی تقریبات میں شیطان کی پوجا کر رہا ہے۔ 1597ء میں ژاں بیلون کو عشائے ربانی کی توہین کرنے اور شیطان کی پوجا کی تقریبات

منعقد کرنے کے الزام میں زندہ جلا دیا گیا۔ 1609ء میں شیطان کی پوجا کرنے کے الزام میں متعدد دوسرے پادریوں کو گرفتار کیا گیا۔

سترہویں صدی کے تقریباً وسط میں لووائیلز کے گرجا گھر موسوم بہ سینٹ لوئی اور سینٹ الزبتھ سے وابستہ نن میڈیلین ہیونٹ نے اپنا اعتراف سننے والے پادری کی ہدایت پر شیطان کی پوجا کی عیسائیت کی توہین سے معمور تقریبات کا احوال لکھا۔ اس میں اس نے بتایا کہ اس نے بھی یسوع کی توہین کی اور مقدس روٹی کو پیروں تلے روندا تھا۔ 1647ء میں اس معاملے میں ملوث ایک پادری کو زندہ جلا دیا گیا۔ شہنشاہ لوئی xiv کے دور میں جادوگری پورے فرانس میں پھیل گئی۔ پیرس میں تو جادوگری کسی متعدی مرض کی طرح عام ہوگئی تھی اور اونچے طبقے سے لے کر عوام الناس تک ہر کوئی جادوگروں کی باطنی قوتوں پر یقین کرنے لگا تھا۔ جادوگروں کی بہتات ہوگئی اور حد تو یہ ہے کہ ملک کی بعض اعلیٰ حیثیت والی شخصیات نے اپنے ناپسندیدہ رشتہ داروں کو ہلاک کروانے یا کسی کی محبت حاصل کرنے کیلئے ان کی خدمات حاصل کیں۔ اس وقت کی نمایاں جادوگرنی لاوائزن (کیتھرائن ڈیسہیز) تھی۔ اس سے اس زمانے کی کئی پراسرار اموات منسوب تھیں۔ اسکے جرائم کی ساتھی بدنام زمانہ ایبے گیوبرگ تھی۔ وہ جن مکانوں میں اپنی مکروہ کاروائیاں کرتی تھیں، ان میں شیطان کی پوجا کی تقریبات بھی منعقد کی جاتی تھیں۔ کہا جاتا ہے، اور شاید سچ کہا جاتا ہے، کہ شیطان کی پوجا کی تقریبات میں ننھے بچوں کو قتل کیا جاتا تھا۔ سینٹ یوستاک چرچ کے پادری لیمگنن کو اس الزام میں موت کی سزا دی گئی تھی کہ وہ شیطان کو ننھے بچوں کی بھینٹ دیا کرتا تھا۔

اٹھارہویں صدی میں بھی یہ شیطانی سرگرمیاں جاری رہیں اور 1793ء میں شہنشاہ لوئی xvi کے قتل کے بعد والی رات شیطان پرست اکٹھے ہوئے اور انہوں نے شیطان کی پوجا کی۔ شیطان کی پوجا کی تقریبات میں ادا کی جانے والی توہین آمیز رسومات کے حوالے سے کئی بیانات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ ایک بیان کے مطابق قربان گاہ کو لینن کے تین کپڑوں سے ڈھانپا جاتا تھا اور اس پر چھ سیاہ شمعیں رکھی جاتی تھیں۔ درمیان میں الٹی صلیب یا شیطان کی شبیہہ ہوتی

تھی۔ عبادت کی کتاب غیر بپتسمہ یافتہ بچے کی کھال میں بندھی ہوتی تھی۔ قبائیں سیاہ رنگ کی پہنی جاتی تھیں۔ پھولوں پر ایک سیاہ برش کے ذریعے گندا پانی چھڑکا جاتا تھا یا اس مقصد کیلئے شراب استعمال کی جاتی تھی۔ پادری اپنے بائیں ہاتھ میں الٹی صلیب تھامے ہوتا تھا۔ پھر جس بچے کی بھینٹ دینا ہوتی تھی اسے سٹیج پر لایا جاتا اور حاضرین گھناؤنی چیخوں اور مجنونانہ نعروں سے اس کا استقبال کرتے۔ کہا جاتا ہے کہ روٹی بعض اوقات کالی اور گول ہوتی تھی، جس پر خوفناک ڈیزائن بنے ہوتے تھے یا پھر خون سے لتھڑی ہوئی اور سرخ ہوتی تھی۔ بعض اوقات یہ روٹیاں کالی اور تکونی ہوتی تھیں۔

بھینٹ چڑھنے والے کے جسم میں پادری سب سے پہلے خنجر گھونپتا تھا۔ اس کے بعد اسے زمین پر گرا دیا جاتا اور پیروں تلے روندا جاتا تھا۔ آخر میں تقریب کے تمام شرکا رقص کرتے تھے۔ گیسکونی میں اسی طرح کی رسوم سینٹ سیکیئر کی پوجا کے نام سے ادا کی جاتی تھیں۔ گیسکن کسانوں کا عقیدہ تھا کہ پادری ان کے ذریعے برے انسانوں سے انتقام لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پوجا کسی ایسے برباد اور ویران چرچ میں کی جاتی تھی جہاں الو بولتے ہوں، چمگادڑیں پھڑپھڑاتی ہوں اور مینڈک ٹراتے ہوں۔ پادری رات کے وقت آتا اور گیارہ بجے پوجا شروع ہوتی جو کہ نصف شب کو اختتام پذیر ہوتی۔ وہ شراب تو نہیں مگر ایسے کنوئیں کا پانی پیتا جس میں ایک غیر بپتسمہ یافتہ بچے کو ڈبویا گیا ہوتا تھا۔ وہ اپنے بائیں پاؤں سے زمین پر صلیب کا نشان بناتا اور بہت سے ایسے کام کرتا جنہیں دیکھ کر کوئی عیسائی اپنی آنکھیں پھوڑ لے۔

ان کا عقیدہ تھا کہ اس دوران وہ شخص، جس کیلئے یہ رسمیں ادا کی جا رہی ہوتی تھیں، آہستہ آہستہ موت کے گھاٹ اتر رہا ہوتا ہے اور کسی کو سمجھ نہیں آتی کہ اسے کیا ہو رہا ہے۔ اٹھارہویں صدی کے اواخر میں لمبرگ میں "بکرے" کہلانے والوں کی ایک تنظیم رونما ہوئی۔ اس تنظیم کے ارکان ایک خفیہ معبد میں رات کے وقت اکٹھے ہوتے تھے۔ یہاں وہ جہنمی رسومات ادا کرتے اور شیطان کے قصیدے گاتے۔ اس دوران وہ اپنے چہروں پر بکروں کے چہروں جیسے

نقاب چڑھائے رکھتے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ 1772ء اور 1774ء کے دوران ٹریبونل آف فوقیومنٹ نے اس قسم کے چار سو افراد کو پھانسیوں پر چڑھوایا۔ تاہم پوری تنظیم کا خاتمہ 1780ء میں ہوا۔

(بحوالہ جادو کی تاریخ)

حسد، جادو، علاج اور دفاع

حسد کی لغوی تعریف: لسان العرب میں ہے، حسد ایک معروف چیز ہے۔

(حَسَدَ یَحْسِدُہ' وَ یُحْسُدُہ' حَسَدًا وَ حَسَّدَہ')

''ان تمام کا مطلب ہے کہ کسی کی نعمت اور فضیلت تبدیل ہونے کی تمنا کرے، یا اس سے اس کے چھن جانے کی آرزو رکھے۔''

حسد کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ محسود (حسد زدہ) سے نعمت کے زوال کی تمنا رکھنا، اگرچہ خود کو اس کی مثل حاصل نہ ہی ہو، یا یہ آرزو رکھنا کہ دوسرے کو کوئی نعمت حاصل ہی نہ ہو۔

حسد کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اس کینہ کا نتیجہ ہوتا ہے جو غضب کی پیداوار ہے۔

حسد اور رشک میں فرق

(حسد) یہ ہے کہ آدمی یہ تمنا رکھے کہ فلاں سے نعمت زائل ہو جائے یا وہ اس سے چھن کر مجھے حاصل ہو۔

(غبط) (یا رشک) یہ ہے کہ آدمی تمنا کرے کہ اسے بھی اس نعمت کی مانند مل جائے مگر دوسرے سے زوال نعمت کی آرزو نہ ہو۔

حسد کا ثبوت قرآن وسنت سے

حسد کے متعلق قرآن وحدیث میں واضح ثبوت ملتے ہیں، چند ایک ذکر کیے جاتے ہیں: ارشاد ربانی ہے:

(وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ)

''اہل کتاب میں سے زیادہ تر کی خواہش ہے، کہ وہ تمہیں بھی تمہارے ایمان کے بعد کافر بنا کر واپس لوٹا دیں یہ ان کے دلوں میں حسد کی وجہ سے ہے۔''

(اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ اٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا) (النساء: ۴/۵۳/۵۴)

''کیا یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالی نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے؟ پس تحقیق ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے انہیں عظیم ملک دیا۔''

رسول ﷺ نے فرمایا:

(اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)

''کہ حسد نیکیوں کو اس طرح ملیامیٹ کر دیتا ہے جیسا کہ آگ ایندھن کا نام ونشان مٹا دیتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا مزید فرمان ہے:

(لَاتَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا)

''آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں قطع تعلق نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، آپس میں ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔''

نبیؐ نے فرمایا: میری امت کو بھی وہی بیماری آلے گی جو پہلی امتوں میں تھی۔

لوگوں نے کہا پہلی امتوں کی بیماری کیا تھی؟'' آپؐ نے فرمایا:

(اَلْاَشَرُ وَ الْبَطَرُ وَ التَّکَاثُرُ وَ التَّنَافُسُ فِی الدُّنْیَا وَ التَّبَاعُدُ وَ التَّحَاسُدُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْبَغْیُ ثُمَّ الْھَرَاجُ)

''بے رخی، اور تکبر اور کثرت کی طلب، دنیا میں ریس کرنا، اس میں بہت دور تک چلے جانا، آپس میں حسد کرنا، یہاں تک کہ سرکشی پیدا ہوگی پھر قتل وغارت ہوگی (یعنی یہ پہلی امتوں کی بیماریاں ہیں جو اس امت میں بھی ہوں گی۔)

نظر بد لگانے والے اور حاسد کے درمیان فرق

نظر بد لگانے والا اور حاسد ایک چیز میں دونوں مشترک ہیں اور ایک چیز میں مختلف ہیں دونوں میں قدر مشترک یہ پائی جاتی ہے کہ ہر ایک کے نفس کی اور ذہنی کیفیت یوں ہو چکی ہوتی ہے کہ جیسے ان کا مقصد ہی دوسروں کو اذیت پہنچانا ہے۔

لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ نظر بد لگانے والا جب نظر زدہ کو دیکھتا ہے، یا آمنا سامنا کرتا ہے تو وہ اس وقت اپنی خبیثانہ نفسی کیفیت اختیار کرتا ہے جب کہ حاسد کا حسد محسود کی موجودگی اور عدم

موجودگی دونوں صورتوں میں سلگتا رہتا ہے۔

اس تعریف سے حاسد اور نظر لگانے والا دونوں الگ الگ ہو جاتے ہیں کہ نظر بد والا اس کو بھی نظر
دیتا ہے، جس سے اسے حسد نہیں ہوتا، مثلاً: حیوان، کھیتی وغیرہ اگر چہ ان کے مالک سے دو
ہی رکھتا ہو بلکہ بعض اوقات تو وہ خود اپنی ذات اور بیوی بچوں کو بھی نظر بد لگا بیٹھتا ہے۔ کیونکہ نظر
سبب کسی چیز کو پسند کرنا اور عظیم سمجھنا بھی ہوتا ہے۔

اور جب یہ نظر بد والا کسی بھی چیز کو تعجب کی نگاہ سے دیکھے گا اور تیز نظری کا مظاہرہ کرے گا تو سا
خواہ کوئی بھی ہو اس کا نفس ایسی کیفیت اختیار کرے گا جو نظر زدہ میں اثر انداز ہوگی۔

اس تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ حسد کی برائی میں زیادہ عمومیت پائی جاتی ہے بہ نسبت نظر لگا
والے کے یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر نظر لگانے والے میں حسد کا مادہ بھی ضرور ہوگا اور یہ ضرو
نہیں کہ ہر حسد کرنے والے میں نظر کا مادہ بھی پایا جائے۔ لہٰذا جب حسد کی برائی سے اللہ کی
طلب کی جائے گی تو نظر لگانے والے کی برائی سے خود بخود اللہ کی پناہ طلب ہو جائے گی۔

حسد کے مراتب اور درجہ بندی

حسد کے تین مراتب ہیں، جن کی تفصیل کو ہم اختصار کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں:

(۱) دوسرے کی نعمت کے زوال کی آرزو رکھنا، یعنی انسان دوسرے کے لئے نعمت کی موجود
برداشت نہ کر سکے اسے یہ چیز پسند نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر اپنا انعام کرے ہر آن ا
کی یہی تمنا ہو کہ اس میں نقص وعیب ہو، یعنی دوسرا بندہ فقیر رہے یا جہالت میں پھنسا رہے یہ
نہایت ہی خطرناک اور سخت حرام ہے۔

(۲) کسی کے پاس کوئی اچھی چیز دیکھ کر خواہش اور لالچ رکھنا کہ وہ چیز اس کی بجائے اسے
جائے۔

(۳) رشک کا حسد اور وہ یہ ہے کہ بندہ یہ تمنا رکھے کہ اسے بھی دوسرے کی مانند نعمت میسر آئے
اس کی یہ آرزو نہ ہو کہ دوسرے سے نعمت چھن جائے اس میں کوئی حرج نہیں ایسے آدمی کو معیوب
قرار نہیں دیا جا سکتا، بلکہ یہ تقریباً اس ریس کے زمرہ میں آتا ہے، جس کی بعض امور میں ترغیب

گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

(وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ) (مطففین: ۸۳/۲۶)

"اس (جنت) میں چاہئے رغبت کریں رغبت کرنے والے۔"

صحیح حدیث میں نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ)

"رشک جائز نہیں مگر دو آدمیوں میں، ایک وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا ہے اور اسے حق میں صرف کرنے کی توفیق دی ہے۔ دوسرا وہ آدمی قابل رشک ہے جسے اللہ نے حکمت (دین کا علم) عطاء کی ہو اور وہ اس کے مطابق ہی فیصلے کرتا ہے اور اس کی لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔"

حسد کے اسباب (انسان کے دل میں حسد کیوں پیدا ہوتا ہے؟)

حسد کے کچھ اسباب وعلل ہیں جو حاسد کی رگوں میں تیزی سے گردش کرتے ہیں۔ جن سے حاسد کا دل غیظ وغضب سے بھر جاتا ہے اور جس سے حسد کرتا ہے اس کے خلاف دماغ میں غم وغصہ کی لہر دوڑ جاتی ہے بعض اوقات تو قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ان میں سے اہم ترین اسباب درج ذیل ہیں:

(۱) حاسد امور دنیا کے بارے میں رب العالمین کی تقسیم پر رضامند نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر قناعت اختیار کرتا ہے۔ تو اس ذہنیت والا حاسد اپنے اندر دائمی ناراضی پاتا ہے، کہ فلاں کے پاس مال کیوں ہے؟ میرے پاس کیوں نہیں؟ فلاں عزت کے اعلیٰ مقام پر یا جاذب نظر اور پسندیدہ کیوں ہے؟ اور میں ایسا محبوب عوام کیوں نہیں؟ حالانکہ اسے رب کبریا کی قسمت پر راضی رہنا چاہئے:

(۲) حسد کا سبب کینہ، عداوت، اور بغض بھی بنتا ہے اور جس سے بغض ہو اس کے بارے میں بغض رکھنے والا یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس پر کوئی نعمت کرے بلکہ اس کے برعکس وہ اسے محرومی قسمت ہی میں دیکھنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

(وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا) (آل عمران: ۳/۱۲۰)

"اور اگر تمہیں برائی پہنچے تو یہ خوش ہوتے ہیں۔"

یہ ایک ایسا نامراد سبب ہے کہ یہ انسان کو انسان کے قتل تک کی طرف دھکیل دیتا ہے اور حسد زدہ کے مال ومنال چھیننے تک نوبت پہنچا دیتا ہے اور اس کی پردہ دری تک سے گریز نہیں کیا جاتا۔

(۳) حسد کا ایک سبب خود پسندی بھی ہے اور یہ ایک خطرناک بیماری ہے جو انسان کو حسد تک پہنچاتی ہے بلکہ حاسد کو حق کے قبول کرنے سے روک دیتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

(اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ) (اعراف:۷/۶۳)

"کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تمہی میں سے ایک آدمی کے ذریعہ سے ذکر (قرآن) آیا ہے۔"

مغرور و خود پسند آدمی اس لیے حق کو رد کرتا ہے کہ وہ اپنے اوپر کسی دوسرے کی بلندی پسند نہیں کرتا۔

(۴) حسد کا عمومی باعث یہ چیز ہے کہ ایک ہی معاشرہ میں بعض گروہ تقسیم کار میں اشتراک رکھتے ہیں یا ہم پیشہ ہوتے ہیں تو وہ آپس میں حسد کرتے ہیں جیسا کہ علم میں ہم پلہ ہیں یا تجارت میں ہم پیشہ ہیں وغیرہ اور یہ آپس میں حسد کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ کسی دوسرے معاشرے سے تعلق رکھنے والے پر حسد نہیں آتا، خواہ وہ اپنے معاشرے کے آدمی سے بڑھ کر ہی کیوں نہ ہو۔

حسد کا علاج

جب ہمیں یہ معلوم ہو چکا کہ حسد ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا علاج کیا ہے؟ تو اس کا جواب درج ذیل ہے:

(۱) حاسد اگر ایمانداروں سے حسد کرتا ہے، تو اسے یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ ایمانداروں سے حسد کر کے وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں شریک ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ دشمنان الٰہی پسند نہیں کرتے کہ وہ ایمانداروں پر نعمت الٰہی کا اثر و نشان دیکھیں تو حاسد گویا ان کا شریک عمل بن رہا ہے۔ لہٰذا اسے اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

(۲) حاسد کو یہ بات دماغ میں بٹھا لینی چاہئے کہ جس سے حسد کر رہا ہوں اس حسد کے ذریعہ سے میں اس کا زیادہ نقصان نہیں کر سکتا، بلکہ اس سے پہلے خود حاسد کا اپنا نقصان ہوگا۔ کیونکہ حاسد اپنے دل کی بے کلی کا دکھ اٹھاتا ہے، غم اور صدمہ دل فگار برداشت کرتا ہے حالانکہ جو یہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ حسد کرنے والوں کی خواہش پر جن سے حسد کیا جا رہا ہے ان سے سب کچھ چھین لیتا تو پھر کسی کے پاس کوئی نعمت بھی باقی نہ رہتی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر مکمل رضامندی کا اظہار کرے کیونکہ دنیا میں جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسردہ نہ ہو، کیونکہ اس کا انجام ہی زوال اور فناء ہے حسد کرنے والے کو چاہئے کہ وہ یہ بات دل میں اتار لے کہ وہ حسد کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

(اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ) (الزخرف:۴۳/۳۲)

"کیا تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا ان کا کام ہے؟ (نبوت بھی اللہ کی ایک رحمت ہے) ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کی روزی بانٹ دی ہے ان میں ایک کو دوسرے سے کئی درجے بڑھا کر رکھا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ ایک دوسرے سے تعاون کرائے (یعنی کام لے سکے) اور جو مال متاع (دنیا میں) یہ لوگ (اکٹھا کرتے ہیں) تیرے مالک کی رحمت (مہربانی) اس سے کہیں بہتر ہے۔"

معاشرہ پر حسد کے مہلک اثرات

حسد امتوں کی ایک بیماری ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے:

(دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَ الْبَغْضَآءُ)

’’پہلی امتوں کی بیماریاں دبے پاؤں تمہارے درمیان سرایت کریں گی وہ حسد اور بغض ہیں۔‘‘

یہ حسد کا مرض جس قوم میں رونما ہوا ہے وہ بٹ گئی، کشت وخون کا شکار ہوئی، اس کی عظمت وبلندی

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

’’اور اس چیز کی تمنا نہ کرو جس کے ذریعے سے اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر فضیلت دی، مردوں کے لئے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور سوال کرو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔‘‘

ہر صاحب شر پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ خواہ وہ حسد کی شر والا ہو یا وہ نظر بد کی شر والا ہو، یا ان کے علاوہ ہو، انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بیماریاں اس قدر خباثت رکھتی ہیں کہ یہ صرف افراد کو ہی

جن، جادو اور نظر بد سے متعلق چند واقعات

یہ کچھ واقعات ہیں جو آسیب، جادو، اور نظر بد کے بارے میں ہیں۔ ان میں سے اکثر کے ساتھ ہمیں خود واسطہ پڑا ہے اور بعض ہم سے ان حضرات نے بیان کئے ہیں جن کی امانت و دیانت پر ہمیں اعتماد ہے۔ ہماری ترجیح یہی ہے کہ ہم وہی حقیقی واقعات یہاں بیان کریں گے جن کی ہمیں تاکید و تحقیق ہے۔ کیونکہ یہ ایک بہت ہی وسیع میدان ہے اور اس بارے میں مبالغہ آمیزیاں بھی بہت ہیں۔ مگر جو ہم ذکر کریں گے ہم ان کے ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ ہم ان لوگوں کے ناموں اور شخصیات سے آشنا ہیں جن کو یہ حادثات پیش آئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہر بیماری سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

جن زدگی کے متعلقہ واقعات

(۱) ''اس نے میرے اوپر گر گر کر مجھے تکلیف کیوں پہنچائی تھی؟''

۱۴۲۱ھ، ذوالحج کے مہینہ کا ایک دن تھا ہم میں سے ایک شیخ نے ایک عمر رسیدہ خاتون پر دم پڑھا، قراءت شروع کرنے کے بعد جن نے ایسا کلام کرنا شروع کر دیا جس کا معنی سمجھ نہ آتا تھا، پھر ایسی گفتگو کی جو کہ واضح تھی اور پھر شیخ اور جن کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

شیخ: اس عورت میں آپ کے داخل ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جن: اے شیخ!...... اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی بہتر جزا دے۔

شیخ: کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟

جن: جی ہاں! آپ ہمارے شیخ ہیں۔ میں آپ سے گزشتہ سال سے آشنا ہوں، جس دن آپ نے آب زم زم پر دم پڑھا تھا، جو کہ اس عورت کے گھر والوں نے آپ کے سامنے پیش کیا تھا تو میں نے بھی اس سے نوش کیا تھا۔

شیخ: پھر تو آپ مسلمان ہیں؟

جن: جی ہاں! میں مسلمان ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔

شیخ: تو پھر آپ اس مسکین عورت میں کیوں داخل ہوئے ہیں؟

جن: یہ عورت آج سے چھ سال پہلے اپنے قافلہ کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جارہی تھی۔ جب یہ خشکی کے راستہ واپس آئے تو ان کا قافلہ ریاض کے قریب نماز فجر کی ادائیگی کے لئے ٹھہرا یہ عورت بس سے اتری اور چلتے چلتے اس کا پاؤں پھسلا اور یہ میرے اوپر گر پڑی۔ اس نے مجھے اذیت دی تو میں اسے چمٹ گیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں نے اسے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔

شیخ: اسے تنگ کرنے سے آپ کو کیا فائدہ؟

جن: نہیں فائدہ تو کوئی نہیں۔

شیخ: کیا اس بے چاری نے قصداً آپ پر خود کو گرایا تھا اور تکلیف دی تھی؟

جن: نہیں!

شیخ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

(وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ)

"اچھے لوگ غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

پھر دوسری بات یہ ہے کہ آپ انصاف نہیں کر رہے ہیں بلکہ ظلم کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ تو غیر ارادی طور پر گری تھی جب کہ آپ قصداً اس پر زیادتی کر رہے ہیں اور آپ نے ظلم میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے جو کہ حرام ہے۔

جن: یہ درست ہے۔ شیخ آپ جانتے ہیں میں اس کے ساتھ کیا کرتا تھا! میں اس کے صرف حلق میں اذیت پہنچاتا تھا، جس کی وجہ سے یہ اکثر بیمار رہتی تھی اور اس کے بیٹے اسے ہسپتال میں لے جاتے تھے اور میں ہسپتال کے دروازے تک پہنچ کر اس سے نکل جاتا تھا۔ ہسپتال والے ہر ممکن طریقے سے اسے چیک کرتے مگر اسے بالکل تندرست پاتے چیک اپ کے بعد جب وہ اسے واپس لاتے تو میں پھر اسے چمٹ جاتا اور دوبارہ نئے انداز پر لوٹتا تھا اور جدید طریقہ سے اسے ایذااورسانی شروع کر دیتا تھا۔

شیخ: کیا آپ کی بیوی ہے؟

جن: جی میری اولاد بھی ہے، میں ان کی ملاقات کے لئے جاتا ہوں، پھر اس عورت کی جانب لوٹ آتا ہوں۔

شیخ: اب کیا خیال ہے؟

جن: جو آپ حکم کریں!

شیخ: میرا حکم ہے کہ آپ اس عورت سے نکل جائیں اور دوبارہ کبھی بھی اس کی جانب نہ آئیں۔

جن: میں آپ کے کہنے سے نکل جاتا ہوں۔

شیخ: نہیں! میری وجہ سے نہیں، بلکہ اللہ کی رضاء کی خاطر نکلو!

جن: شیخ! سچ جانیں ہم اسے مارنا چاہتے تھے۔

شیخ: کیا تم روحیں قبض کرنے کا اختیار رکھتے ہو؟

جن: نہیں۔

شیخ: اب یہ گفتگو چھوڑو اور اس سے نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہ اور ظلم سے) توبہ کرو۔ اس کے بعد وہ جن چلا گیا اور وہ عورت بہترین حالت میں صحت یاب ہوگئی۔ چند ماہ بعد پھر جن زدگی کا شکار ہوگئی۔ تب اس عورت کے جن سے مندرجہ ذیل بات چیت ہوئی:

شیخ: اب تم دوبارہ کیوں لوٹ آئے ہو، جب کہ تم نے واپس نہ آنے کا عہد کیا تھا؟

جن: میں اس جن کا بیٹا ہوں جو اس عورت سے نکلا ہے۔ کیونکہ یہ مجھ پر اور میرے باپ دونوں پر گری تھی اس لئے میں نے بھی اس سے بدلہ لینا ہے۔

شیخ: تمہارا نام کیا ہے؟

جن: میرا نام محمد ہے اور میرے باپ کا نام عبدالقادر ہے۔

شیخ: اے محمد! میں تم سے زیادہ طویل گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ سے ڈرو اور چلے جاؤ اور اپنے باپ سے جا ملو۔

اس کے بعد کچھ ہی دیر بعد وہ بھی چلا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حکم سے وہ عورت بہترین صحت کی حالت میں ہوگئی۔

(۲) ''ہم لوگوں کو دین سے دور ہونے کی بنا پر چمٹتے ہیں''

ایک دن ہمارے ایک شیخ نے ایک ایسے نوجوان کو دم کیا کہ جسے جن چمٹ گیا تھا، دوران علاج جن سے درج ذیل گفتگو کا تبادلہ ہوا:

شیخ: آپ کون ہیں؟

جن: میں شیخ فرج ہوں، اپنے قبیلہ کا شیخ ہوں۔

شیخ: آپ اس نوجوان انسان کو کیوں چمٹے ہیں؟

جن (الٹا شیخ سے غصیلے لہجے میں سوال کرتا ہے) تم اس نوجوان کو تنگ کیوں کرتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں اب اس سے نمٹوں جو اس نوجوان کو تنگ کرتا ہے؟

شیخ: کیا آپ مسلمان ہیں؟

جن: جی میں مسلمان ہوں اور اللہ سے ڈرتا ہوں۔

شیخ: کیا آپ جانتے ہیں کہ خوشی، غم، اور غضب وغیرہ عارضی صفتیں ہیں۔ یہ کسی وقت بھی انسان پر ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اور کسی بھی وجہ سے ہو سکتی ہیں اور یہ وہ اوصاف ہیں جو انسانوں اور جنوں دونوں میں یکساں جاری ہیں؟

جن: جی ہاں! معاملہ تو اسی طرح ہے، لیکن چاہتا ہوں کہ میں ذرا پاؤں سیدھے کرلوں کیونکہ میں ایک عمر رسیدہ شیخ ہوں۔ (جن زدہ کو اچھی طرح جکڑ کر باندھ دیا گیا ہوا تھا۔)

شیخ: آپ کی عمر کتنی ہے؟

جن: ۳۲۰ سال، اور میرے زیادہ تر ساتھی وفات پا چکے ہیں۔

شیخ: اے شیخ فرج!...... یہ بتائیں آپ لوگوں کو اذیت کیوں دیتے ہیں؟

جن: کیونکہ یہ دین سے دور ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دور ہوتے ہیں۔

شیخ: لیکن اے شیخ فرج!...... تمہارے جنات حضرات عام طور پر پر انسانوں پر مسلط ہوتے ہیں اور وہ نیک لوگوں کو بھی معاف نہیں کرتے تم انہیں سمجھاتے کیوں نہیں؟

جن: ہمارا سب جنوں پر غلبہ نہیں ہو سکتا۔

شیخ: کیا اب آپ اس نوجوان انسان سے جائیں گے یا کیا ارادہ ہے؟

جن: میں عنقریب بغیر کسی دم پڑھے چلا جاؤں گا لیکن آپ چاہتے ہیں کہ میرے ساتھ یمن کا سفر کریں؟

شیخ: وہ کیسے ممکن ہے؟

جن: میں آپ کو اڑا کر لے جاؤں گا۔

شیخ: ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ آپ صرف یہ کریں کہ اس انسان سے چلے جائیں نہ ہمیں اڑائیں اور نہ ہی ہم آپ کے ساتھ اڑ سکتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ فرج جن چلا گیا اور نوجوان ہوش میں آگیا اسے معلوم تک نہ تھا کہ کیا ماجرا ہوا ہے۔!!

(۳) ''اس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو میں اسے چمٹ گیا''

ایک دفعہ مخلد نامی جن ایک عورت کو چمٹ گیا۔ عورت پر دم کی وجہ سے وہ حاضر ہوا، جن کو نکالنے کی کوشش کے دوران اور قراءت شروع کرنے کے بعد جن گفتگو کرنے لگا۔

اس وقت اس سے شیخ کی درج ذیل گفتگو ہوئی:

شیخ: آپ کا نام کیا ہے؟

جن: میرا نام مخلد ہے۔

شیخ: آپ مسلمان ہیں یا کافر؟

جن: میں کافر ہوں، مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ (اور پھر پکار اٹھا)

(اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)

شیخ: (اللہ آپ کا یوں اچانک مسلمان ہونا قبول فرمائے، آپ یہ بتائیں کہ آپ اس عورت کو کب سے چمٹے ہوئے ہیں؟ اور سبب کیا ہے؟

جن: بیس سال سے چمٹا ہوا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صحرا میں پیشاب کر رہی تھی۔

اس وقت یہ چھوٹی تھی اس نے دعاء (قضائے حاجت) نہ پڑھی تو میں اسے چمٹ گیا۔

شیخ: اب اللہ پاک نے آپ پر احسان کیا ہے، آپ اسلام لا چکے ہیں اور اسلام ظلم کو حرام قرار دیتا ہے۔ آپ اس عورت سے چلے جائیں۔

جن: ہاں میں چلا جاؤں گا۔ اور یہ بھی معاہدہ کرتا ہوں اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹوں گا۔

اور واقعتاً وہ عملاً چلا گیا مگر دو گھنٹے گزرنے کے بعد پھر لوٹ آیا اور کہنے لگا میں شیخ سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب شیخ آئے تو اس سے کہنے لگے:

شیخ: آپ دوبارہ کیوں لوٹے ہیں؟

جن: اے شیخ! آپ جانتے ہیں کہ بچے کو وضوء اور نماز کی تعلیم دی جاتی ہے اور میں اسلام لایا ہوں۔ آپ نے مجھے دینی معاملات تو سکھائے نہیں میں چاہتا ہوں آپ مجھے وضو اور نماز سکھائیں۔

شیخ کے کہنے پر ایک بھائی جو وہاں موجود تھا گیا اور وہ پانی لایا شیخ نے اس کے سامنے وضو کیا اور نماز ادا کی اور بعض دینی معاملات حل کئے اس کے بعد شیخ نے اس سے کہا:

شیخ: اب جاؤ نیک لوگوں کو تلاش کرو اور ان سے ملو وہ آپ کو اسلام کی ضروریات کی تعلیم دیں گے۔

جن: میں کسی اور کو نہیں جانتا اور نہ اب میں اپنے گھر والوں سے مل سکتا ہوں، کیونکہ ہو سکتا ہے میرے اسلام لانے کی وجہ سے وہ مجھے قتل کر دیں۔

شیخ: صبر کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں۔

(ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا)

"جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے نکلنے کی جگہ بنا دیتا ہے۔"

اس کے بعد وہ جن اس عورت سے نکل کر چلا گیا۔

(۴) "میں اس دوشیزہ سے محبت کرتا ہوں"

خلیج کے علاقے میں ساحلی مقامات پر ایک جن ایک شادی شدہ عورت کو چمٹ گیا۔ شیخ کے دم پڑھنے کے دوران اس کا خاوند بھی موجود تھا۔ جن اس آسیب زدہ دوشیزہ کی زبانی بولا اور کہا:

جن: میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ یہاں علاقہ سے نکل جائے۔ کیونکہ یہ علاقہ عنقریب تباہ ہونے والا ہے۔

شیخ: آپ کو یہ کس نے بتایا ہے؟

جن: ایک جادوگر نے۔

شیخ: کیا آپ کافر ہیں یا مسلمان؟

جن: میں اور جادوگر دونوں غیر مسلم ہیں۔

شیخ: تم اور جادوگر دونوں جھوٹ بولتے ہو۔

جن: ہم جھوٹ نہیں بولتے، ہم تو یہ باتیں آسمان سے چرا کر لاتے ہیں۔

شیخ: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ

نہیں سن سکتے عالی فرشتوں سے (اور جب یہ کچھ سننے کی نیت سے پر جاتے ہیں تو) نہیں ہر جانب سے انگارے مارے جاتے ہیں۔"

اور جب شیخ نے باقاعدہ قراءت شروع کی تو سورت صفات کی مذکورہ آیت بار بار دہراتے رہے:

جن: (آیت سن کر) (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)

"میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی تعلیم حاصل کروں جس کی اسلام لانے کے بعد ضرورت ہے اور آخر اس نے بعض اسلامی تعلیمات سیکھیں اور اس نے اپنا "یوشع" نام بدل کر "عبدالرحمٰن" رکھا۔

شیخ: کیا یہ بات صحیح ہے کہ یہ علاقہ عنقریب تباہ ہو گا؟

جن: اللہ جانتا ہے (یہ کلمہ اس نے تین مرتبہ دہرایا)۔

یہ جن مذکورہ دوشیزہ سے بہت ہی مشکل سے نکلا کیونکہ اس کے ساتھ اس کا گہرا تعلق قائم ہو چکا تھا اسے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا گیا اور کہا گیا کہ اس قسم کا تعلق اور محبت حرام ہے تو اس کے بعد وہ چلا گیا۔

آسیب زدگی کے متعلقہ واقعاتی شہادتیں

(۱) اللہ کے ذکر نے جادو بے اثر کر دیا!

یہ واقعہ ہمیں ایک شیخ صاحب نے سنایا، جو کہ ہر طرح سے قابل اعتماد ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے ایک جادو کا عمل دیکھا جس کے متعلق بتایا گیا کہ وہ درخت کے اوپر کیا گیا ہے وہ جادو کا عمل اس طرح کیا گیا تھا کہ دو پتھر تھے جو بہت ہی چھوٹے سے تھے ان میں سے ایک بمشکل بندوق کی گولی کے برابر ہوگا ان دونوں کو ایک کاغذ میں لپیٹ کر رکھا گیا تھا یہ جادو کا عمل سیمنٹ کی ایک گیند کے اندر بند تھا اور پھر اسے درخت پر رکھ دیا گیا تھا جب وہ سیمنٹ کی گیند توڑی گئی تو اس کے اندر جادو جل کر راکھ ہو چکا تھا جب ہم نے اس کاغذ کو جو اوپر لپٹا ہوا تھا کھولنا چاہا تو وہ ہاتھ لگاتے ہی ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اتنا سخت جادو ہونے کے باوجود بے اثر رہا، اس لئے کہ جادو زدہ بہت عمدہ طور پر ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والا تھا۔ اور وہ قرآن مجید کا حافظ تھا خود کو دم کرتا رہتا تھا اور سورت بقرہ کی قراءت کے ذریعہ سے بارہا خود کو دم کیا کرتا تھا کسی چاہنے والے نے اس پر یہ جادو کیا تھا لیکن وہ حافظ قرآن اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا اور جو جادو اسے تکلیف دینے کے لئے کیا گیا تھا وہ سب بے اثر ہوا۔

(۲) مجھے اس کی گرل فرینڈ نے جادو کے زور پر اس سے چمٹ جانے کیلئے بھیجا ہے:

ایک شیخ بیان کرتے ہیں کہ امریکا سے پڑھے ہوئے ایک نوجوان پر میں نے دم کیا میں تقریباً ایک سال تک اسے دم کرتا رہا میں اس پر دم پڑھتا تو وہ اس کے بعد بڑی سخت تکالیف برداشت کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی بھی اس کے میکے چھوڑ دی وہ حاملہ تھی اس نے بچی کو جنم دیا اس نے اس معصوم بچی کو دیکھا تک نہ تھا اور میں جب بھی اس پر دم پڑھتا تو وہ لرزہ براندام ہو جاتا اور عجیب و غریب حرکات شروع کر دیتا ہم اس کے بارے میں بہت ہی حیران تھے، پتہ نہیں چل رہا تھا کہ اسے آسیب ہے یا جادو ہے، یا نظر ہے، یہاں تک کہ اس کے گھر والے بھی اس کے بارے میں بہت حیران و پریشان تھے، خصوصاً اس کی والدہ اس کی وجہ سے بہت ہی زیادہ پریشان تھی۔

اسی حالت میں تقریباً ایک سال گزرنے کے بعد ایک دفعہ میں جب اس پر دم پڑھ رہا تھا اور اس دن میں نے پڑھائی میں بہت شدت اختیار کی اور ساتھ میں نے اسے مارا بھی تو اچانک ایک جن اس کی زبانی بولنے لگا اور چلانے لگا جس قدر میں اسے مارنے میں اضافہ کرتا وہ اسی قدر چلانے لگتا یہاں تک کہ اس نے کہا میں نکل کر جا رہا ہوں۔

اس کے نکل کر جانے سے پہلے اس سے میرا یوں مکالمہ ہوا:

شیخ: تو کون ہے اور اس میں کیوں آیا ہے؟

جن: میں اسے چمٹ گیا تھا اور اس میں جادو کے ذریعہ آیا ہوں۔

شیخ: یہ بتاؤ اسے کس نے جادو کیا ہے؟

جن: مجھے نہیں پتہ۔

شیخ: (میں نے اسے اور مارا اور کہا) تجھے پتہ ہے تو بتاتا کیوں نہیں ہے؟

جن: ''جوڈی'' نامی ایک نوجوان لڑکی ہے جسے اس نے امریکا میں تعلیم کے دوران گرل فرینڈ بنا رکھا تھا تو جب یہ واپس آنے لگا تو اس پر اس نے جادو کر دیا کہ دوبارہ پھر امریکا لوٹ آئے۔

شیخ: بہتر ہے کہ تو اب واپس چلا جا۔

جن: میں نہیں جا سکتا کیونکہ میں جادو کے ذریعہ بھیجا گیا ہوں۔

تب میں نے اسے بہت سنگدلی سے پیٹا تو وہ چلا اٹھا چھوڑ دو مجھے جانے دو میں چلا جاتا ہوں اور میں نے اس سے وعدہ لیا کہ وہ اب دوبارہ نہیں آئے گا اور تب اس نوجوان کو تکلیف سے افاقہ ہو گیا۔ میں نے اسے توبہ کی نصیحت کی، اللہ کی طرف رجوع کا کہا، نمازوں کی مکمل حفاظت کا سمجھایا قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور اذکار کی نگہبانی کا کہا کچھ عرصہ اس پر عمل کرنے سے اس کی حالت بہت بہتر ہو گئی لیکن اس اللہ کے بندے نے اس بات کی مستقل پابندی نہ کی اور نئے سرے سے ایک دفعہ اس کی پھر وہی حالت لوٹ آئی شاید حقیقت حال تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن میرے خیال میں جب اس نے اس (نماز، قرآن کی تلاوت اور اذکار کرنے والی) نصیحت کو اپنانے میں کوتاہی کی تو ہو سکتا ہے اسے دوبارہ نئے سرے سے جادو کیا گیا ہو اور وہی کیفیت ہو گئی ہو۔

نظر بد سے متعلقہ حیران کن واقعات

(۱) مرغیاں مرگئیں گائے پتھرا گئی

ہمارے ایک قابل اعتماد بھائی نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو نظر لگانے میں مشہور تھا ایک دن وہ اپنے ایک بھائی کے فارم میں گیا وہاں مرغیاں دیکھیں جن کی تعداد سو کے قریب تھی جل کر کہنے لگا ”یہ مرغیوں کی کیا بھیڑ لگا رکھی ہے؟“ دوسرے دن وہ سب کی سب مرغیاں مرگئی تھیں۔

یہی آدمی جو نظر بد میں مشہور تھا ایک کھیت میں داخل ہوا وہاں ایک بہت خوبصورت موٹی تازی گائے دیکھی جس کی کوہان کھیتی کے چھپر سے بھی بلند تھی اس نے کہا ”واہ! یہ گائے تو ایک ٹیلے کی مانند ہے۔“ بس یہ کہنے کی دیر تھی کہ گائے کے تھن اندر کو کھنچ گئے اور وہ وہیں پتھرا گئی۔

(۲) کاروبار تباہ، بیٹے کا ایکسیڈنٹ اور خود ڈاکٹروں کا محتاج ہوگیا:

ع۔ل (یہ کسی کے نام کی جانب اشارہ ہے) اپنا واقعہ سناتے ہوئے رو رہے تھے کہ مجھے بڑی سخت نظر لگ گئی ہے، جو بہت ہی تکلیف دہ ہے اور درج ذیل واقعہ بیان کیا: ایک دفعہ ”میں اپنے خاندان کے ہمراہ اپنے گھر کے باغیچہ میں بیٹھا ہوا تھا یہ گزشتہ گرمیوں کی بات ہے میں بہت ہی پرسکون بیٹھا ہوا تھا یہ عصر کے بعد کا وقت تھا آفتاب غروب ہونے کے قریب تھا کہ اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا میں اکیلا ہی سامنے تھا میں نے اس آنے والے مہمان کا استقبال کیا اور اسے احترام سے بٹھایا۔ میرے ایک بیٹے نے اسے قہوہ، کھجوریں، چائے اور پھل پیش کئے۔ میرے مہمان نے حیرانی نگاہوں سے گھر کے قیمتی سامان اور گھر کے خوبصورت ماربل فرشوں کو دیکھنا شروع کیا میں اس کی نظروں کو یوں محسوس کر رہا تھا گویا وہ تیر ہیں جو سیدھے میرے دل میں پیوست ہو رہے ہیں آخر مجھ سے رخصت ہوتے وقت بہت ہی عجیب وغریب اور حسرت بھرے انداز سے کہنے لگا: ”آپ تو ایک بہت ہی خوش نصیب آدمی ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں بہت ہی صاحب ثروت و دولت مند ہو گئے ہیں! اور آپ کا خاندان بہت بڑا ہے اور دولت بھی وافر ہے“!

اس مہمان کے جانے کے بعد میرے حالات یکسر بدل گئے میرا کاروبار ٹھپ ہوگیا میرے اس لڑکے کا جس نے اسے کھانا پیش کیا تھا ایکسیڈنٹ ہوا، جس سے وہ بمشکل جانبر ہوسکا، مگر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی، زندگی بچ گئی ادھر میری صحت دن بدن گرنا شروع ہوگئی، آخر میں نے اپنے محل کو تالا لگایا اور اب معالجوں کے ہاں در در کے دھکے کھا رہا ہوں۔“

شعبدہ بازوں کے کرتب دکھانے کے واقعات

(۱) اس نوجوان کو جادو کیا گیا ہے!

اس سے میری ملاقات خلیج عربی کے کنارے ہندوستانی لوگوں کی آبادی میں ہوئی تھی اور اس نے میرا پرجوش استقبال کیا تھا میری اس نوجوان کے ساتھ بات ہوئی تو پتہ چلا کہ وہ اپنے کسی پیچیدہ نفسیاتی مرض کے سلسلہ میں اس علاقہ کے ایک مشہور نجومی کے پاس جانا چاہتا تھا میں نے اسے سمجھایا اور نصیحت کی کہ یہ کام خطرناک ہے اور نجومی کے پاس جانا حلال نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو نجومی کے پاس آئے گا اس سے سوال کرے گا اور اسکی تصدیق کرے گا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

تاہم وہ نوجوان میرے سمجھانے کے باوجود جانے پر اصرار کر رہا تھا تب میں نے کہا: اگر آپ نے نجومی کے پاس ضروری ہی جانا ہے تو پھر مجھے بھی ساتھ لے چلو تاکہ میں ان کے جھوٹ بیان کرنے کی دلیل پیش کرسکوں۔ تو اس نوجوان نے اس پر اتفاق کیا۔

اور جب ہم اس شعبدہ باز کے پاس حاضر ہوئے تو میں نے ہی بات کا آغاز کیا۔ اور میں نے ایک فرضی کہانی گھڑی جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہ تھا میں نے کہا: ”اس نوجوان کو یہ تکلیف ہے“ یہ سن کر شعبدہ باز نے کہا: ”جو آپ ذکر کر رہے ہیں، وہ درست ہے، اس نوجوان کو جادو ہے، نجومی، چونکہ میری من گھڑت بات کی تصدیق کر چکا تھا حالانکہ میری بیان کردہ باتوں کا سرے سے وجود ہی نہ تھا اس لئے وہ نوجوان یہ ماجرا دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا کیونکہ اسے علم تھا کہ میری یہ بات درست نہ

تھی مگر نجومی نے اسے سچا کہہ دیا تھا اور یہ ماجرا دیکھ کر وہ نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور میرے ساتھ باہر چلا آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر توبہ کی۔

اور الحمدللہ اب اسے معلوم ہو چکا تھا کہ یہ لوگ جھوٹ کے طوفان باندھنے والے اور دجال ہیں۔

(۲) تم میاں بیوی سات سال سے جادو کا شکار ہو

ایک شخص ایک نجومی کے پاس گیا اسے خانگی اور گھریلو مشکلات درپیش تھیں اس کا خیال تھا کہ یہ مشکلات کسی جادو کے عمل کی وجہ سے ہیں نجومی نے اس شخص سے کہا کہ ''کل آنا۔'' جب دوسرے دن وہ اس کے پاس گیا تو اس نجومی نے کہا: تم دونوں میاں بیوی کو تو جادو ہو گیا ہے اور اس کو سات سال ہو چکے ہیں حالانکہ ان کی شادی کو ابھی دو سال بھی پورے نہ ہوئے تھے!!!

(۳) ایک عجیب وغریب داستان

شیخ یٰسین احمد عید کہتے ہیں: ایک شہر میں ایک آدمی فوت ہوا۔ اسے فوت ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور اس نے ترکے میں ایک بہت ہی خوبصورت محل چھوڑا تھا وہ محل بہت وسیع وعریض اور بہت زیادہ کمروں پر مشتمل تھا، نقش ونگار سے مزین تھا اور انوکھی سجاوٹ والا اور دیدہ زیب تھا اور محل کے صحن میں سنگ مرمر کا بنا ہوا ایک حوض تھا جس میں بہت ہی عمدہ کام ہوا تھا اور اس کے گھیرے پر مختلف شکلوں اور رنگوں والی مورتیاں تھیں جن کے منہ سے پانی اچھلتا تھا۔

اس آدمی کی کوئی اولاد نہ تھی جو اس کی وارث بنتی وہ گھر اس آدمی کی وفات کے بعد خالی پڑا رہا اور خراب ہونا شروع ہو گیا اور اس میں دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خودرو پودے اور جھاڑ جھنکار اگنا شروع ہو گئے آخر اس کے رشتہ دار ورثاء نے اسے فروخت کرنے کا متفقہ فیصلہ کر لیا انہیں امید تھی کہ وہ بہت زیادہ مالیت میں فروخت ہو گا مگر یہ کیا کہ ادھر انہوں نے اسے فروخت کرنے کا اشتہار دیا، ادھر یہ بات اچانک مشہور ہو گئی کہ یہ محل تو جنوں کی رہائش گاہ ہے اور اس میں بھوتوں کا بسیرا ہے یہ خبر اس طرح پھیل گئی کہ ہر مجلس کا موضوع سخن بن گئی اور اگر کوئی اس بات پر یقین نہ کرتے

ہوئے اس محل میں تحقیق کے لئے داخل ہوتا تو واپسی پر وہ بھی اس چیز کا معتقد ہو چکا ہوتا کہ واقعتاً اس میں جنات نے بسیرا کر رکھا ہے۔

اور اس طرح کل تک جو لوگ اسے خریدنے کے خواہش مند تھے اب اس کے بارے میں بات کرنے سے بھی ہچکچانے لگے آخر جب یہ محل پورے علاقے میں اور دور دور تک بھوت بنگلے کے طور پر مشہور ہو گیا۔ اور ورثاء اس کی فروخت سے بالکل مایوس ہو چکے تھے تو اچانک ایک دن اسی محلے کا ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کی علاقے میں کوئی شہرت اچھی نہیں تھی اور اس نے محل کے بارے میں ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں جو لوگوں میں مشہور تھیں اور اس کے بھوتوں کا بسیرا بن جانے پر افسوس کرتا رہا اور آخر ورثاء پر احسان کرنے کے سے انداز میں اسے خریدنے کی پیشکش کر دی آخر کوڑیوں کے بھاؤ بہت کم قیمت میں سودا طے ہوا اور اس نے طے شدہ رقم کا چوتھا حصہ بطور بیعانہ ادا بھی کر دیا قبل اس کے ورثاء اس مکان کی باقی ماندہ تمام رقم وصول کرتے کہ ایک دن ایک بہادر نوجوان آیا جسے اس گھر کے متعلق اطلاع پہنچ چکی تھی کہ اس میں جن وغیرہ ہیں جیسا کہ لوگ کہتے ہیں یہ نوجوان ان لوگوں میں شمار ہوتا تھا جو جنوں کے معاملہ کی پرواہ نہ کرتے تھے اور کسی عفریت یا بھوت سے گھبراتے نہ تھے وہ اس مکان کے ورثاء کے پاس آیا اور ان سے معمولی رقم کے بدلے ذمہ داری اٹھائی کہ میں محل کے سب جنات وغیرہ کو پکڑ لوں گا یا بھگا دوں گا انہوں نے (مالکوں نے) بات قبول کر لی اور اسے آدھی اجرت ادا بھی کر دی۔

رات کے وقت وہ نوجوان مکان میں گیا اور اپنے ساتھ ایک آٹو میٹک ریوالور لے لیا تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے اور جب وہ گھر کے اندر پہنچا تو تھوڑی دیر آرام کیا اور شمع بجھا کر سو گیا کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا لحاف کھینچ رہا ہے اس نوجوان نے لحاف کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا ''تو لحاف کھینچنے والا کون ہے؟'' اس نے کہا ''میں جن ہوں جن! اور ساتھ ہی خوفناک قہقہے لگانے لگا اور پھر رک کر بولا ''اس لحاف کو چھوڑ دے نہیں تو میں تیرے جسم سے چمٹ جاؤں گا۔'' نوجوان نے لحاف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی اچانک ایک قلابازی کھائی اور اس جن کے سینہ پر سوار ہو بیٹھا اور ریوالور کا رخ اس کے سر کی جانب کر کے گرجدار آواز میں للکارا: ''مجھے بتا تو کون ہے؟'' وہ

جن سخت خوف زدہ ہوا اور کہنے لگا: ''مجھے چھوڑ دے میں تجھے صحیح صورتحال سے آگاہ کرتا ہوں۔''

نوجوان نے کہا: جن کے بچے! جلدی بول نہیں تو میں تیری کھوپڑی میں سوراخ کرنے لگا ہوں۔

''وہ گھگھیاتے ہوئے بولا: نہیں! نہیں میں جن نہیں ہوں بلکہ میں تم جیسا ایک عام انسان ہوں میرے اور آپ میں صرف یہ فرق ہے کہ میرا رنگ سیاہ ہے اور شکل ڈراؤنی ہے'' نوجوان نے اسے چھوڑ دیا اور لائٹ آن کی تاکہ دیکھے کہ یہ کون ہے دیکھا تو وہ ایک سیاہ فام آدمی تھا جو لباس سے برہنہ تھا نوجوان نے کہا: ''اے سیاہ فام! مجھے بتا کہ اس محل میں تیرے آنے کا سبب کیا ہے؟

اس نے کہا: حقیقت تو یہی ہے جو کہ میں نے بتادی کہ میں ایک فقیر آدمی ہوں کما نہیں سکتا اور میں اپنے ایک بہت بڑے خاندان کا واحد کفیل ہوں میں ایک آدمی کے پاس آیا میں نے اس سے کہا ''مجھے کوئی کام بتائے کہ میں گزر اوقات کر سکوں۔'' اس نے مجھے معقول معاوضے پر یہ کام دیا کہ میں اس محل میں ہر رات جاؤں اور صبح تک وہیں اس میں ٹھہروں۔'' اور اس نے مجھے خاص طور پر یہ کہا تھا کہ ''جب میں یہ محسوس کروں کہ کوئی اس گھر کے قریب آیا ہے تو تالیاں بجانا شروع کردوں اور کبھی کبھی ڈھولک بجانا شروع کردوں۔'' جو صرف اسی مقصد کے لئے تیار کی ہوئی تھی جب میں دیکھتا کہ آنے والا جرأت مند ہے اس کی پرواہ نہیں کرتا تو میں یک دم پانی کا نل کھول دیتا اور پانی مورتیوں کے منہ سے آواز کے ساتھ نکلنے لگتا، جب کہ میں حوض پر چڑھ جاتا اور مختلف آوازوں سے چلانا شروع کردیتا جو آنے والے کو خوف میں مبتلا کردیتیں اور مجھے اس نے اس کام کو صیغہ راز میں رکھنے کا کہہ رکھا تھا۔

جب نوجوان یہ سب سن چکا تو اسے ساتھ ہانک لایا اور مکان کے ورثاء کے حوالے کردیا اور اس کا تمام ماجرا بیان کردیا۔ جس سے محل کے مالکان کو پتہ چل گیا کہ اس آدمی کو مزدوری پر مکان میں جن کا ڈرامہ رچانے کے لئے بھیجنے والا وہی شخص تھا جو مکان سستی قیمت پر خریدنا چاہتا تھا اور اسی لئے اس نے یہ ڈرامہ رچایا تھا۔

(بحوالہ جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ)

سحر بندش نکاح و شادی

کوئی بھی کینہ پرور اور حاسد فرد خاندان، کسی عامل یا جادوگر سے پلیدی عمل یا سفلی علم کے ذریعہ ایسا جادو کروادیتا ہے۔ جس سے اول تو عورت کے لیے رشتہ ہی نہیں آتا اور اگر آتا بھی ہے تو عورت شادی سے انکار کردیتی ہے اور باوجود کوشش و بسیار کے اس کے لیے آمادہ نہیں ہو پاتی اور اس رشتے میں ہزاروں نقائص اور مین میخیاں نکالنا شروع کردیتی ہے۔

علامات سحر

دائمی سردرد رہنا سینے میں عصر سے لے کر رات گئے شدید گھٹن، تنگی اور عجیب قسم کی خلش، مرد کو پہلی نگاہ ہی میں بدصورت اور نقص والا قرار دینا۔ نیند میں سخت بے چینی رہنا۔ معدے میں کبھی کبھی مروڑ اٹھنا۔ پٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد، پاخانہ اور پیشاب سخت بدبودار ہونا وغیرہ وغیرہ

علاج

ذیل کے اعمال کے ذریعے ایسے سحر کا بخوبی علاج ہوسکتا ہے اور مریضہ تندرست ہوجاتی ہے اور شادی کے لیے بخوبی آمادہ ہوجاتی ہے۔

۱۔ روزانہ صبح جاگنے پر اور رات کو سوتے وقت آیت الکرسی گیارہ مرتبہ، معوذتین سات مرتبہ اول و آخر درود شریف شفاء سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے دم کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر پورے جسم پر اچھی طرح اپنے ہاتھ پھیر لے۔

۲۔ ہر روز تازہ پانی پر باوضو حالت میں ذیل کا عمل پڑھ کر دم کرکے پانی پلائیں۔

سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف گیارہ مرتبہ، چہارم قل سات مرتبہ، آیت الکرسی سات مرتبہ سِحْرُ دفع شو دِ بِحَقِ اللّٰہِ عَلِیِّ الْعَظِیْمِ o فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا o فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ مَاجِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ o اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ o وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی اکیس مرتبہ اول و آخر درود شفاء گیارہ گیارہ مرتبہ۔

۳۔ کلونجی کا تیل لے کر اس پر سورہ مزمل اور درج بالا آیات سحر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس تیل کی مالش سینے اور سر کی نسوں میں کریں اور بعد میں نیم گرم پانی پر چٹکی

برابر نمک ڈال کر علیٰ ایک سو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پانی سے غسل کریں۔

۴۔ ہر وقت دعائے ذیل کا ورد زبان پر جاری رکھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اکتالیس یوم کے عمل مسلسل سے ہمیشہ کیلئے اس سحر سے نجات کلیہ حاصل ہو جاتی ہے۔

رکاوٹ نکاح

بعض اوقات ایسا سحر کروایا جاتا ہے جو عین نکاح کے وقت رکاوٹ کا باعث بن جاتا ہے جس سے نکاح میں تاخیر در تاخیر مدت العمر تک جاری رہتی ہے یا پھر رشتہ کسی نہ کسی وجہ اختلاف کا باعث بن کر ٹوٹ جاتا ہے اکثر ایسے معاملات میں وجہ حقیقی کوئی نظر نہیں آتی ذیل کے اعمال سے اس کا بخوبی توڑ کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ اس مقصد کے لیے ہر نماز کے بعد اول و آخر درود ابراہیمی سات سات مرتبہ، سو مرتبہ یَا الْعَلِیُّ الْعَظِیْم، سورہ رحمٰن تین مرتبہ اور آیت الکرسی اکیس مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور ذیل کی دعائیں مانگیں اور انہیں آیات کا پانی دم کر کے بچی کو پلائیں اور انہیں کے پانی سے روزانہ غسل کروائیں تا حصول مقصد اس عمل کو جاری رکھیں دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ اَسْاَلُکَ بِطَاعَۃِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَۃِ اِلٰی اَجْسَادِھَا الْمُلْتَئِمَۃِ بِعُرُوْقِھَا وَبِطَاعَۃِ الْقُبُوْرِ الْمُشَقَّقَۃِ عَنْ اَھْلِھَا وَدَعْوَاتِکَ الصَّادِقَاتِ بِہِمْ وَاَخْذِکَ الْحَقِّ مِنْھُمْ وَقِیَامَ الْخُلْقِ کُلِّھِمْ مِنْ مَّخَافَتِکَ وَشِدَّۃِ سُلْطَانِکَ یَنْتَظِرُوْنَ قَضَآءَ لَکَ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَکَ اَسْاَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلٍ وَالشُّکْرَ فِیْ قَلْبِیْ وَذِکْرَکَ فِیْ لِسَانِیْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَا اَبْقَیْتَنِیْ بِاللّٰہِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

یَا مَنْ یُّقَدِّرُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارَ قَدِّرْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ (دفع شود السحر بندش شادی رشتہ فلاں بنت فلاں بحق محمد مصطفیٰ ﷺ) اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَکْرَمُ یَا کَرِیْمُ رَحْمٌ کُنْ یَا رَحِیْمُ بِلُطْفِکَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی ﷺ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا مُجِیْبُ الدَّعْوَۃِ یَا اللّٰہُ یَا مُجِیْبُ الدَّعْوَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ○ اٰمِیْنَ ○

۲۔ ذیل کا عمل بھی مسلسل تین ماہ تک کرنے سے بفضل ایزدی سحر ٹوٹ جاتا ہے اور مقصود حاصل ہو جاتا ہے اس مقصد کے لیے قبلہ رخ بیٹھ کر باوضو حالت میں ذیل کا نقش زعفران و گلاب سے بنائیں اور اس پر انہی کلمات کا اکتالیس مرتبہ دم کریں ساتھ میں سورہ فاتحہ بمعہ بسم اللہ شریف گیارہ مرتبہ اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی بھی پڑھ کر دم کریں اور اس کو لڑکی کے بازو یا گلے میں موم جامہ کر کے باندھ دیں۔

اور بعد از نماز عشاء لڑکی تین مرتب سورہ مزمل ایک مرتبہ سورہ رحمان اور اکیس مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر اللہ کے حضور دعا گو رہیں۔ انشاء اللہ اس عمل سے سحر بالکل ٹوٹ جائے گا اور بہت جلد رشتہ مل جائے گا بوقت نکاح اس نقش کو کھول کر دودھ میں حل کر کے لڑکے اور لڑکی کو پلانے سے کوئی بھی سحر نکاح میں رکاوٹ نہ بنے گا۔

نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ — یا رحمٰن
یا وکیل — یا وکیل

الٓمٓ

کٓھٰیٓعٓصٓ	الٓمٓرٰ
یٰسٓ	طٰسٓمٓ
قٓ	عٓسٓقٓ

صٓ — طٰسٓ — حٰمٓ

یا کریم — یا رحیم
یا وکیل — یا وکیل

۲۔ شادی میں رکاوٹ کے لیے ذیل کا عمل بھی نافع ہے

(i) اس مقصد کے لیے لڑکی یا لڑکے کو چاہیے کہ وہ پنج گانہ نماز کو اختیار کرے اور ہر نماز کے بعد اول وآخر درود ابراہیم گیارہ گیارہ مرتبہ اور اسم الٰہی یا العلی العظیم سات سو سات مرتبہ اور آیت الکرسی گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا کیا کرے۔

(ii) روزانہ گیارہ دن آیت مبارکہ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ اکتالیس مرتبہ اور علی ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر پانی کو دم کریں اور اس سے غسل بھی کریں۔

(iii) ذیل کا نقش زعفران وگلاب سے قبلہ رخ بیٹھ کر بنائیں اور موم جامہ کرکے گلے میں یا بازو پر باندھیں۔

نقش: ۷۸۶

یا جبرائیل — یا میکائیل

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

یا اسرافیل — یا عزرائیل

اس نقش پر سورہ فتح اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔

۳۔(i) ذیل کا عمل بھی نقش کے سخت بندش کے توڑ کے لیے بے حد نافع ہے۔ اس مقصد کے لیے روزانہ بعد از نماز فجر اور بعد از نماز عشاء اکتیس مرتبہ عبارت ذیل کو پڑھے اول وآخر درود شریف ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور ایسا لڑکی یا لڑکا اپنے اوپر نہ صرف دم کرے بلکہ پانی پر دم کرکے اس پانی کو صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت پی لیا کریں پانی پیتے وقت یہ الفاظ دہرائیں۔ بِاَمْرِ دفع شود سحر بحق لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تین بار دہرائیں پانی پینے والا اور دم کرنے والا کام تا حصول مقصد جاری رکھیں۔

(ii) بعد از طلوع آفتاب باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر اسی عبارت کو زعفران و گلاب سے سبز ریشمی پارچہ پر لکھیں اور اس پر اسی عبارت کو اکتیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور خوشبو لگا کر موم جامہ کرکے گلے میں یا بازو پر باندھ لیں۔

(iii) اس نقش کی پشت پر ذیل کی عبارت تحریر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ قَوْلِكَ هٰذَا وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ فلاں بنت فلاں (لڑکے یا لڑکی اور ماں کا نام) زَوْجًا مُوَافِقًا غَيْرَ مُخَالِفٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

قَادِرُ رَبِّ قَدَرَ قَضَاءُ قَعَهْقَرَ اَقُوْلُ بِقَرْقَارٍ مَعَ قَرْقَشٍ فِيْ قَيْعُوْشٍ بِحَقِّ خَلَايِسِ قُطْبِ الْقَمْقَامِ الْقَنَاقِنِ فَقَرْ قَرِيْرِىْ تَقَبَّلْ بِقَبُوْلِ قُرْبِ قُدْسِ عَنِ الْقِرَامِ قَيَا قَيُّوْمُ بِقَوْقِهِمَا فِيْ قَيْقَاتٍ بِقَقْقَصَةٍ قَقْقَصَةُ فَقَهْرُ قَطَاطِيْ وَقِسْمِ قُقْنَهْ يَا قَوِيُّ

درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسَرِّ الْاَنْوَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ

۴۔ بندش کے توڑ کے لیے ذیل کا عمل بھی بے حد مفید اور پراثر ہے۔

اس مقصد کے لیے لڑکے یا لڑکی کا پرانا لباس لے کر اس میں سوا کلو کالے ماش، سات عدد کالی مرچ سات عدد لونگ سالم، سات عدد ٹکڑے دار چینی، سوا چھٹانک سیندور رکھ کر اس پر سورہ طٰہ اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کو کسی ایسی جگہ پر رکھ دیں جہاں کیڑے مکوڑے عام ہوں اور وہ اس کو کھا جائیں۔ جیسے جیسے کیڑے مکوڑے اس کو کھائیں گے سحر کا اثر ٹوٹتا جائے گا۔

یہ کام قمری مہینے کے تیسرے بدھ، جمعرات، ہفتہ کو کریں۔

اس کے بعد گھر واپس آکر دریا یا نہر کے پانی پر سورہ طٰہ ایک مرتبہ اور سورہ الناس سات مرتبہ اور عَلِیُّ ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر غسل کرلیں اور غسل کے بعد تھوڑا سا شہد لے کر اس پر اول

کلمہ گیارہ مرتبہ، بسم اللہ شریف اکیس مرتبہ، تیسرا کلمہ اکیس مرتبہ اور درود شفاء اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کو چاٹ لیں اور اپنے سینے پر اس کا دم بھی کریں اور ذیل کا نقش سورہ طٰہٰ زعفران و مشک سے باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سبز ریشمی کپڑے پر بنا کر اس پر سورہ طٰہٰ اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں اور اس کو موم جامعہ کر کے اپنے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس سحر سے نجات کے ساتھ ساتھ اچھی جگہ رشتہ طے ہو جائے گا اور آئندہ کے لیے ایسے سحر سے محفوظ بھی رہیں گے۔

(ii) اس کے ساتھ ہی سورہ طٰہٰ کا اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی بھی بنا لیں اور اس پانی کو صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت بسم اللہ اقطع المحر بحرمت سورہ طٰہٰ پڑھ کر پیا کریں یہ عمل اکتالیس روز جاری رکھیں۔

نقش سورہ طٰہٰ

۷۸۶

یاجرائیل — یامیکائیل

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

یااسرافیل — فلاں بنت فلاں سحر و بندش دفع شود — یاعزرائیل

۵۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لے مجرب اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لیے روزانہ بعد از نماز فجر اور نماز عصر سورہ ممتحنہ پانچ بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما دیں اور ایک عدد نقش سورہ ممتحنہ زعفران و گلاب سے بنائیں اور اپنے گلے میں ڈال لیں۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

اکتالیس یوم کے بعد ان نقوش کو اتار کر آٹے میں ان کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کے آگے دریا میں ڈالیں۔

بیالیسویں روز سورہ ممتحنہ کا نقش زعفران و گلاب سے بنا کر اس پر اسی سورہ کو اکیاون مرتبہ اول و آخر درود شفاء گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ہمیشہ کے لیے پہن لیں یہ نقش سبز ریشمی کپڑے پر بنانا ہے نقش پہننے سے قبل اکیاون روپیہ فقراء میں بطور خیرات تقسیم کریں۔

اس کے علاوہ روزانہ آیت الکرسی اور سورہ والناس سات سات مرتبہ پڑھ کر اس کے پانی سے بھی غسل کریں اور اپنے اوپر دم بھی کریں یہ عمل اکیس روز جاری رکھیں۔

نقش سورہ ممتحنہ:

۷۸۶

یاجرائیل — یامیکائیل

۲۵۳۳۷	۲۶۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

یااسرافیل — یاعزرائیل

۶۔ ذیل کا عمل بھی اس سحر کے توڑ کے لیے مفید اور مجرب ہے۔

اس مقصد کے لیے بوقت تہجد اٹھ کر بارہ رکعت نماز نفل دوگانہ اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین ایک مرتبہ پڑھیں بعد از سلام پھیرنے کے آیت مبارکہ **سلام قول من رب الرحیم** گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگیں۔ پھر روزانہ بعد از نماز فجر سورہ یٰسین کو اکیس مرتبہ روزانہ جس میں اسی آیت مبارکہ کو اکیس اکیس مرتبہ دہرایا جائے پڑھیں پھر طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ذیل کا ایک نقش زعفران و مشک سے تیار کروائیں اکتالیس یوم میں جب اکتالیس نقوش تیار ہو جائیں تو ان کو آٹے کی گولیوں میں بند کر کے دریا پر مچھلیوں کو ڈالیں۔

بیالیسویں روز چار عدد نقوش تیار کریں اور ان کو اس طرح استعمال میں لائیں۔

ایک نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ دوسرے کو ہوادار جگہ پر لٹکائیں۔ تیسرے نقش کو اپنے سونے والی جگہ کے عین اوپر چھت میں لگائیں اور چوتھے نقش کو اپنے گھر کے داخلی دروازے پر لگائیں یہ چاروں نقش سبز ریشمی کپڑے پر بنانے ہیں اور اس کام کو کرنے سے پہلے اکیالیس روپے بطور خیرات فقراء میں تقسیم کر دیں۔

نقش یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میکائیل	۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰	جبرائیل
	۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲	

علی — یا ھو اللہ — یس — والقرآن الحکیم — علی

عزرائیل	۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶	اسرافیل
	۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵	

۷۔ بندش سحر شادی لڑکی کے توڑ کے لیے ذیل کا عمل بھی بے حد مفید اور مجرب ہے۔

اس مقصد کے لیے اسم الٰہی علی کو ایک انچ مربع چاندی کی تختی پر شرف شمس میں خوبصورت کر کے کندہ کروائیں۔

بوقت طلوع آفتاب بروز سوموار سورج کی طرف منہ کر کے ذیل کے ذکر کو ایک سو دس مرتبہ باوضو حالت میں پڑھ کر اس نقش پر دم کریں پھر اکیس روپے خیرات فقراء میں تقسیم کر کے اس نقش کو لڑکی کے گلے میں ڈال دیں روزانہ اس ذکر کو تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر لڑکی دم کیا کرے۔ اکیس یوم کے اندر اندر سحر کا اثر ٹوٹ جائے گا اور بہت جلد مقصود حاصل ہو جائے گا۔

ذکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى الَّذِىْ لَا يُشَابِهُ عُلُوُّكَ عُلُوَّ الْمَخْلُوْقَاتِ وَلَا يُمَاثِلُ نُوْرُكَ نُوْرَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَالْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ كُرْسِيُّكَ الْقَدِيْمُ الَّذِىْ وَسِعَ جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ دعُرْشُكَ الْعَظِيْمُ وَالْعَلِيُّ عَلٰى عُلُوِّ الدَّرَجَاتِ وَكُلِّ مَوْجُوْدٍ فِيْهِ كَذَرَّةِ الذَّرَّاتِ وَاَمَّا عُلُوُّا الدَّرَجَاتِ الْعَلْوِيَاتِ وَكُلُّ مَوْجُوْدٍ فِيْهِ كَذَرَّةِ الذَّرَّاتِ وَاَمَّا عُلُوُّ ذَاتِكَ نُمُنَزَّهٌ عَنِ الْحَالِ وَالْمَكَانِ وَمُقَدَّسٌ عَمَّا وَجَدَ فِى الدُّهُوْرِ وَالْاَزْمَانِ لِاَنَّهٗ عُلُوُّ عَظْمَةٍ وَجَلَالٍ وَنُمُوُّ كِبْرِيَا وَكَمَالٍ اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّ رَحْمَتِكَ عَلٰى كُلِّ لَعَلْوِيَاتِ وَسَمُوُّ اِلٰهِيَّتِكَ عَلٰى عَظِيْمِ وَالْجَلَالِ رَوَاحِدَنِيَّةِ وَاحْدِ نَبِيِّكَ عَلٰى شَرَفِ تَطْهِيْرِ الْكَمَالَاتِ اَنْ تَعْلِىَ قَدْرِىْ عِنْدَكَ بِمُحَاسِنِ الطَّاعَاتِ وَتَجْعَلُنِىْ مُخْلِصَافِيْهِ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فِىْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ اِلَى الْمِمَاتِ ٥ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ فِىْ حِصْنِكَ وَضَعْ عَنِّىْ كُلِّ مُعَانِدٍ وَاَنْزِلْ قَهْرَ عُلُوِّكَ عَلٰى مَنْ يُرِيْدُ ضَرَرِىْ مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَمَارِدٍ ٥ اَللّٰهُمَّ خُذْ بِقَلْبِىْ اِلٰى عُلُوِّ رَحْمَةِ اسْتَوَائِكَ وَخُذْ بِفُوَادِىْ اِلٰى تَجَلِّىْ عُلُوِّ قُدْسِكَ وَاجْعَلْنِىْ اَهْلًا لَوْلَا نَبِيِّكَ مَعَ رُسُلِكَ وَاَنْبِيَائِكَ يَا اللّٰهُ يَا عَلِيُّ

۸۔(i) ذیل کا عمل بندش سحر رشتہ کے توڑ کے لیے بے حد مفید اور نافع المجرب ہے۔

اس مقصد کے لیے ہر روز بعد از نماز عشاء اپنے مقصود کو سامنے رکھ کر قبلہ رخ بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ اول و آخر درود پاک بر عمل نمبر ۳ گیارہ گیارہ مرتبہ اور ایک سو اکتیس (۱۳۱) مرتبہ

یا الھی بلطف لطیف والقی السحر بحق ایاک نعبدوا وبحق ایاک نستعین یا لطیف یا لطیف یا لطیف پڑھ کر اللہ کے حضور دعا بھی مانگیں اور اپنے اوپر دم بھی کریں یہ عمل چالیس روز کرنا ہے۔

(ii) اور القی السحرة ساجدین بحق علی العظیم ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر پانی دریا یا نہر یا بہتے نل پر دم کر کے اس سے اکیس روز غسل فرما دیں۔

(iii) بعد از نماز فجر باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سفید کاغذ پر زعفران و مشک سے ذیل کا نقش بنا کر اس پر سورہ فاتحہ اکہتر مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اسے اپنے گلے میں موم جامہ کر کے پہن لیں اور دوسرا نقش پانی کی بوتل میں ڈال کر روزانہ نہار منہ پیا کریں انشاء اللہ العزیز الحکیم تمام سحر ٹوٹ جائے گا اور رشتے آنے شروع ہو جائیں گے۔

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما وجعلنا من الماء کل

یا لطیف | الحی السحرۃ ساجدین فی ایاک نعبد و ایاک نستعین | یا لطیف

[illegible]

۹۔ ذیل کا عمل بھی بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لیے روزانہ بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز نفل دوگانہ اس طریقہ سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں بعد از سورہ فاتحہ سورہ یٰسین تین مرتبہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھیں بعد از سلام پھیرنے کے بعد اول و آخر درود پاک اکیس اکیس مرتبہ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَنْوَارِ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ

اور آیت مبارکہ ذیل تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا بھی کریں اور اپنے اوپر دم بھی کرے اور اس کا پانی بھی بنا کر پیا کریں۔

اور ذیل کی آیت مبارکہ کا نقش بھی بنا کر اپنے گلے میں یا بازو میں باندھیں نقش سفید ریشمی کپڑے پر زعفران و مشک سے بنائیں۔

آیت حسب ذیل ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ.

نقش کی صورت یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰسین

سبحن الذی خلق الازواج کلها مما تنبت الارض

یٰسین

ومن انفسهم ومما لا یعلمون

یٰسین

سحرالامراض

چونکہ انسانی جسم کا حکمران انسان کا دماغ ہوتا ہے اور وہی جسم کے ہر اعضاء کو کنٹرول کرتا ہے اور انسانی حواس اسی کے حکم کے تحت ہر امر کو بجالاتے ہیں اور اس میں ذرہ برابر بھی تاخیر نہیں کرتے۔ اس طرح انسانی جسم ایک مشین کی مانند اپنے کمپیوٹر یعنی دماغ کے ذریعے اپنا ہر کام انجام دیتی ہے جدید سائنس نے بھی اس بات کو واضح کیا ہے اور صاف الفاظ میں بیان کیا ہے کہ اگر انسانی کمپیوٹر کا کوئی چپس یعنی حسی ریشہ خراب ہو جائے تو وہ جس عضو کے افعال انجام دینے سے متعلق ہوگا وہ عضو کام کرنا چھوڑ دے گا اور اس طرح اس عضو معطل سے متعلق بیماری عود کر آئے گی۔

جادوگر یا عامل بھی اس مقصد کے لیے جو بھی کالا سفلی علم یا عمل کرتا ہے اس میں سب سے زیادہ زور دماغ کے ان حیاتی ریشوں کو ضعف پہنچانا اور ان کے عمل دخل کو روک دینا ہے اور اس طرح انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

ایسے میں ڈاکٹر اور حکماء اس کی ایسی بیماری کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں جس کی اصل طبی وجوہ موجود نہ ہوں یا ہوں بھی تو وہ ایک دوسرے میں اس طرح ملی جلی ہوئی ہوں کہ ان میں کی واضح بیماری کی کوئی بھی شکل سامنے نہیں آتی اور لاتعداد ادویات جو کہ قیمتی سے قیمتی بھی ہوتی ہیں کارگر ثابت نہیں ہوتیں اور مریض اپنے آپ کو مردہ سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور اللہ کی رحمت کاملہ سے مایوس ہو جاتا ہے حالانکہ یہ ساری کارگزاری سمجھ سے بالکل بالاتر ہوتی ہے۔

یہاں یہ ایک احتمال پیدا ہوتا ہے کہ شاید جادو (معاذ اللہ) حکم ربی سے زیادہ طاقتور ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اصل میں اس میں زیادہ عمل دخل انسان کے اپنا اعمال اور بدبختی کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کے عزیز و اقارب یا دوست احباب یا نیک انسان اس سے تنگ آکر اس کو عمل بد میں جکڑ دیتے ہیں تاکہ اس کو سزا مل سکے۔ اس میں ایسے وقت مرضی اللہ تعالیٰ کی بھی شامل ہوتی ہے اور اسی رضا کے تحت جادوگر یا عامل کا وار چلتا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہوتا ہے۔ وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ (اور وہ کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر نقصان نہیں پہنچائے گا)

بہر حال ایسی صورت حال میں مریض کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ اپنا یقین کامل ذات باری تعالیٰ پر پختہ کرے اور اس بات کو اپنے ذہن میں بٹھالے کہ ماسوائے موت کے کوئی شے مجھے ضرر اور نقصان حکم الٰہی کے بغیر نہیں پہنچا سکتی اور یہ کہ میرا مرض عارضی ہے اور مجھے اس سے شفاء کاملہ طفیل حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر حال میں حاصل ہوگی اس کے علاوہ جس قدر بھی وہ استغفار پڑھ سکے پڑھتا رہے۔

سحرالامراض کی علامات

۱۔ کسی ایک عضو کا معطل ہو جانا یا سارے جسم کا معطل ہو جانا۔
(اس میں فالج، لقوہ، بے حسی، پورے وجود کا سن رہنا، دماغ کا ماؤف رہنا، سر ہر وقت چکراتے رہنا آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھایا رہنا، بہرہ پن پیدا ہو جانا۔ کسی ایک اعضاء میں یا پورے جسم میں سوئیاں سی چبھنا، ایسے محسوس ہونا کہ کسی نے ڈنگ مار دیا ہو یا کوئی چھری یا چاقو کی نوک سے زخمی کر رہا ہو وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ مرگی کا دورہ پڑنا اور مریض کا سخت تشنج میں آجانا

۳۔ خوفناک قسم کے خواب آنا (ان میں ڈر اور خوف سے مریض کا کانپنا اور نیند کے بعد اس خوف کے ہاتھوں یا تو گنگ ہو جانا یا پھر چیخنا چلانا وغیرہ شامل ہے)

۴۔ غصے میں آپے سے باہر ہو جانا آنکھوں معدہ اور دل کے مقام پر شدید جلن ہونا وغیرہ۔

شناخت

اگر انسان بیمار ہو جائے اور کسی بھی طریق علاج ظاہری (ڈاکٹری و حکماء) سے صحت یاب نہ ہوتا ہو اور پھر اس کے مرض کو جادو والا سمجھنے کے لیے ذیل کا طریق شناخت ہے۔

اس مقصد کے لیے باوضو حالت میں آیت مبارکہ القی السحرۃ ساجدین اور سورہ والناس گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں باری باری پھونک لگائیں اگر جادو ہوگا تو مریض یا تو چیخنے چلانے لگے گا یا پھر وہ ہاتھ پاؤں کی بے حسی اور سر میں شدید درد کا اظہار کرے گا۔

جادو کی شدت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی عمل اکتالیس مرتبہ کر کے ان کے کانوں میں زور زور سے تین تین پھونکیں ماریں۔

مریض کی حالت غیر محسوس ہوگی اور وہ ہائے مر گیا جیسے الفاظ بھی کہے گا بہرحال یہ روحانی معالج کے اوپر منحصر ہے کہ وہ کس طریق سے مرض کی شدت کا اندازہ لگاتا ہے اور اس کے علاج کے لیے کونسا عمل مفید ترین سمجھتا ہے۔

علاج

ذیل میں تمام ایسی بیماریوں کے اعمال دیئے جا رہے ہیں جو مجرب، نافع اور اکسیری حکم بفضل ایزدی رکھتے ہیں یاد رہے کہ ہر مرض ذات باری تعالیٰ کے حکم سے دفع ہوتی ہے ہر مرض کا باری باری علاج دیا جاتا ہے۔

سحر سرسام

اس سحر سے دماغ کی دو جھلیوں کے درمیان اچانک ٹیسوں کے ساتھ ورم سا ہو جاتا ہے اکثر یہ گرم ہوتا ہے اور انسان اس کی گرمی کے ہاتھوں دماغ میں شدید جلن محسوس کرتا ہے ڈاکٹر لوگ ایسے مریضوں کا علاج بذریعہ آپریشن کرتے ہیں جس سے جھلیوں کے درمیان ورم عارضی طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دماغ میں جلن بدستور رہتی ہے اس کے توڑ کے لیے ذیل کا علاج مفید ہے۔

۱۔(i) روغن بلسان لے کر اس پر سورہ عنکبوت گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کی مالش سر پر صبح و شام اکیس یوم تک مسلسل کی جائے۔

(ii) ذیل کی آیات مبارکہ اکتالیس مرتبہ اور اسم الٰہی "یا مُقسِطُ" تین سو مرتبہ اور درود شفا اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور اس پانی کو روزانہ صبح و شام تین تین گھونٹ بسم اللہ شافی و نجیتہ السحر السر بحق یا مقسط پڑھ کر پئیں اکیس روز عمل جاری رکھیں۔

(iii) اسی آیت مبارکہ کو باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر زعفران و مشک سے لکھ کر اور اس پر اکہتر مرتبہ اسی آیت مبارکہ کو پڑھ کر دم کریں اور اس کو موم جامہ کر کے سر پر باندھ دیں اس سے اس مرض کا خاتمہ ہو جائے گا اور مکمل شفا ہو جائے گی۔

آیت مبارکہ

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ o قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا

۲۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لیے بے حد مفید ہے۔

(i) کچے سوت کے کالے اور سرخ رنگ کے نو تار لے کر ان کو باہم ملائیں اور ان پر درود پاک اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ ال محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ وبارک وسلم اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ان کے سروں پر گانٹھیں لگائیں اس کے بعد سورہ الم نشرح اس طریق میں پڑھیں کہ اس میں جب بھی حرف ک آئے جیسے الم نشرح لک (یہاں ایک گرہ) صدرک (یہاں دوسری گرہ) غرضیکہ مکمل سورہ الم نشرح کے ہر ک پر ایک ایک گرہ لگاتے جائیں یہاں تک کہ مکمل سورہ الم نشرح ختم ہو جائے۔

(ii) اسی سورہ مبارکہ کو اکیاون مرتبہ اول آخر درود شریف بالا نمبر 1 گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کریں اور یہ پانی مریض صبح و شام پانچ پانچ گھونٹ بسم اللہ شافی و نجیتہ السحر السر بحق سورہ الم نشرح پڑھ کر پی لے پانی پینے والا عمل اکیس یوم تک جاری رکھیں انشاء اللہ العزیز الحکیم مکمل شفاء حاصل ہوگی اور سحر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

سحر سدرو دوار یعنی شدید چکر سر میں آنا اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا:

اس سحر کی علامات بہت واضح ہیں کہ بغیر کسی بیماری اور وجہ کے انسان کے سر میں ٹیسیں سی اٹھتی ہیں اور یکدم سر میں شدید چکر اور جھٹکے لگتے ہیں آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے اور قدرے وقت کے بعد (یہ وقفہ چند منٹ سے لے کر ایک گھنٹے تک محدود ہو سکتا ہے) خود بخود تکلیف رفع ہو جاتی ہے اور انسان سکون محسوس کرتا ہے طبی لحاظ سے معائنہ پر کوئی بھی بیماری یا

تکلیف ظاہر نہیں ہوتی بعض اوقات یہ تکلیف گھنٹوں بعد ہوتی ہے اور بعض اوقات شدت پکڑ کر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہوتی رہتی ہے انسان سخت بے چینی اور اضطراب محسوس کرتا ہے اور بار بار سر کو پکڑ کر چیختا بھی ہے اور کہتا ہے ہائے میرا سر۔

اس تکلیف کے نمو ہونے کے وقفوں کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

ایسے میں ذیل کے اعمال اس مرض کے دفعیہ اور توڑ سحر کے لیے کارگر ہوتے ہیں۔

(i) ذیل کی آیات کو باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سفید کاغذ پر زعفران ومشک سے لکھیں اور اس پر اول و آخر درود شریف ہزارہ گیارہ گیارہ اور آیات کو اکسٹھ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے موم جامہ کر کے سر پر باندھ دیں۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

(ii) انہیں آیات کا روزانہ ایک سو ایک مرتبہ اول و آخر درود شریف ہزارہ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کریں اور مریض صبح و شام پانچ پانچ گھونٹ بسم اللہ شافی ونجینة السحر السدو دوار پڑھ کر پی لیا کرے یہ عمل کم از کم اکیس یوم جاری رکھیں۔

انشاء اللہ العزیز الحکیم اس سے جان چھوٹ جائے گی اور آئندہ ایسی شکایت سحر کبھی نہ ہوگی۔

۲۔(i) ذیل کی آیات مبارکہ کسی سفید کپڑے کے ٹکڑے پر زعفران سے باوضو حالت میں لکھیں اور اس پر انہیں آیات کو ایک سو گیارہ مرتبہ اول و آخر درود پاک ہزارہ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کو خوشبو لگا کر موم جامہ کر کے مریض کے سر پر باندھ دیں۔

(ii) انہی آیات کا ایک سو گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف ہزارہ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم پانی کر کے روزانہ بسم اللہ شافی ونجینة السحر السدو دوار پڑھ کر پی لیا کریں۔ اکیس روز عمل جاری رکھیں انشاء اللہ العزیز ہمیشہ کے لیے ایسے سحر سے نجات مل جائے گی۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○

۳۔ ذیل کی آیات کو مریض کی پیشانی پر باوضو حالت میں زعفران کے ساتھ سات مرتبہ صبح اور سات مرتبہ شام کو لکھیں اور انہیں آیات کا اکیس مرتبہ اول و آخر درود ہزارہ سات سات مرتبہ دم کیا کریں انشاء اللہ العزیز الحکیم سات سے گیارہ روز کے اندر اندر مکمل شفا مل جائے گی اور سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

سحر کابوس

یہ سحر اس قسم کا ہے کہ اس میں مبتلا شخص کو اکثر و بیشتر بہت زیادہ نیند آتی ہے اور نیند میں مریض کسی بھاری شکل کے انسان، حیوان یا ڈراونی شکل والی عجیب و غریب مخلوق کو دیکھتا ہے اور شکل اس کے اوپر سوار ہو کر اس کے سینے کو دباتی اور سانس کو گھونٹتی ہے جس سے وقتی طور پر سانس کی حرکت بند ہو کر آواز رک جاتی ہے نیند میں انسان چیخنا چلانا چاہتا ہے مگر باوجود کوشش کے کامیاب نہیں ہو پاتا۔ جونہی وہ شکل سینے کے اوپر سے اپنا وزن ہٹاتی ہے مریض فوراً بیدار ہو جاتا ہے اور بدحواسی کے ساتھ اپنے آپ کو ٹٹولتا ہے اور حیران و سرگرداں ہوتا ہے اس کو کوئی طبی وجوہ بھی نہیں ہوتیں اس سحر کا علاج ذیل کے اعمال سے کیا جاسکتا ہے۔

۱۔(i) سورہ مدثر کی آیات ذیل کو باوضو حالت میں زعفران و مشک سے کسی سفید کاغذ پر لکھیں اور اس پر سورہ مدثر گیارہ مرتبہ اور درود پاک اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور

اس کو مریض کے گلے میں سیدھے بازو پر باندھیں۔

آیات مبارکہ

یَاۤ اَیُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ٥ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ٥ وَرَبَّکَ فَکَبِّرۡ ٥ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرۡ ٥ وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ٥ وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَکۡثِرُ ٥ وَلِرَبِّکَ فَاصۡبِرۡ ٥

(ii) سورہ مدثر سات مرتبہ اول و آخر درود شریف ہزارہ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی بنائیں اور اس پانی کو دن رات میں پانچ مرتبہ بسم الله شافی ورد السحر بحرمتہ ابی سورہ مدثر پڑھ کر مریض پیے۔ انشاءاللہ العزیز الحکیم اکیس یوم کے عمل سے اس بیماری و سحر سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا مل جائے گا۔

۲۔ ذیل کا عمل بھی بے حد مجرب اور نافع ہے۔

(i) آیات ذیل باوضو حالت میں سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے لکھیں اور ان پر انہی آیات ذیل کو ایک سو تیرہ مرتبہ اول و آخر درود شریف ہزارہ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور موم جامہ کر کے مریض کے گلے یا بازو میں باندھیں۔

(ii) یا لطیف کا بکثرت ورد ہر وقت کرتے رہیں اور ایک سو انتیس مرتبہ یا لطیف اول و آخر درود شفا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے دن میں پانچ مرتبہ بسم الله شافی بحرمتہ یا لطیف یا لطیف پڑھ کر روزانہ پیا کریں۔ انشاءاللہ العزیز الحکیم اکیس یوم میں ہمیشہ کے لیے اس تکلیف اور سحر سے مکمل نجات مل جائے گی۔

آیات مبارکہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (یہاں مریض کا نام لکھیں) اور خواب نرسد

۳۔ اس مقصد کے لیے ذیل کا عمل بھی بے حد مجرب اور نافع ہے۔

بعد از نماز عصر باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سبز ریشمی کپڑے پر زعفران کے ساتھ نقش بنائیں اور انہیں اسماء مبارکہ کا ایک ہزار ایک مرتبہ ورد معہ اول و آخر درود شفاء اکتالیس مرتبہ کر کے

اس پر دم کریں اور اسے قدرے عطر خس لگا کر چاندی کے خول میں بند کر کے گلے میں ڈال لیں اور انہیں اسماء مبارکہ کو روزانہ بعد از فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔ انشاءاللہ العزیز الحکیم اس سحر سے بالکل نجات مل جائے گی۔

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیلؑ — میکائیلؑ

یا اللهُ	یا رحمٰنُ	یا رحیمُ
یا مالِکُ	یا قُدُّوسُ	یا اَحدُ
یا مُؤمِنُ	یا مُهَیمِنُ	یا سَلامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ		

اسرافیلؑ — بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ وَّ خَلَائِقَ — عزرائیلؑ

۴۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لیے نافع اور مجرب ہے خاص طور پر کسی نہ کسی شئے سے ڈر کر بچہ بار بار جاگ جاتا ہو اور ڈر کے مارے سونے کا نام نہ لے۔

اس مقصد کے لیے ذیل کی سورہ مبارکہ کو باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سفید کاغذ پر تین مرتبہ لکھیں۔ نیچے درود شریف شفاء لکھیں اور اسی سورہ مبارکہ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کر کے موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں سورہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ وَالۡعَصۡرِ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٥ آگے درود شفاء نقش عمل نمبر ۳ کے نیچے جو لکھا ہوا ہے وہ تحریر کریں۔

سحر المفلوج

اس سحر سے مراد یہ ہے کہ انسان کے کچھ اعضاء یا سارا جسم بے حس ہو جاتا ہے اور ان میں خون کا دورہ ختم ہو جاتا ہے اور ایسے مرض کو فالج کہا جاتا ہے۔ طبی لحاظ سے ہر قسم کا علاج معالجہ کے بھی مریض مکمل شفایاب نہیں ہو پاتا یا پھر اس مرض میں ریڑھ کی ہڈی میں ایسی نہ معلوم علامات کا ظہور ہوتا ہے جس کا علاج عام طب والوں کے پاس نہیں ہوتا۔ ماسوائے اس کے کہ وہ ان ہڈیوں کو نکال کر انسان کو ہمیشہ کے لیے ناکارہ بنا دیں اور انسان بستر مرگ سمجھ کر بقیہ زندگی ایڑیاں رگڑتا رہے۔

اس کا علاج ذیل کے عمل سے بخوبی ہو جاتا ہے اور سحر کا اثر ٹوٹ کر مریض اس قابل ہو جاتا ہے کہ آیا اسے کوئی طبی خرابی تو نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو مسلسل تین ماہ کے عمل سے ہمیشہ کے لیے اس سحر سے نجات مل جاتی ہے اور انسان صحت یاب ہو جاتا ہے اور آئندہ کے لیے ایسے سحر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۱۔(i) ذیل کی آیات کو قلعی دار تانبے کی پلیٹ پر مشک وگلاب سے تحریر کریں اور اس کو پاک پانی میں ڈال کر اس پر سورہ دُخان سات مرتبہ اور آیت الکرسی گیارہ مرتبہ، معوذتین، سات سات مرتبہ دم کریں اور اس کے پانی کو مریض پر دن میں تین مرتبہ بسم اللہ شافی بسم اللہ کافی بسم اللہ باقی پڑھ کر چھڑکاؤ کریں۔ پانی باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر بنایا کریں کوشش کریں کہ روزانہ تازہ پانی بن سکے آیات حسب ذیل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُ مَاكُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَه‘ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَه‘ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخٰلِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَه‘ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ "وَّرَحْمَةٌ" لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

(ii) کلونجی کے تیل پر ذیل کی سورہ ہائے مبارکہ وادعیات اکتالیس مرتبہ دم کر کے صبح وشام مریض کی پیشانی اور متاثرہ عضو پر مالش کیا کریں۔

سورہ فاتحہ بمعہ بسم اللہ شریف، سورہ اخلاص، سورہ الناس، آیت الکرسی

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ ○ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سُقْمًا ○

(iii) ذیل کا نقش قرآنی بعد از نماز عصر قبلہ رخ بیٹھ کر باوضو حالت میں سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے بنائیں اور اس کو عطر حنا لگا کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور روزانہ اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی و درود ہزارہ پڑھ کر صبح وشام مریض کو دم بھی کریں۔

یامیکائیل ۷۸۶ یاجرائیل

۴۷۷۷ع۲۶۶	۴۷۷۰ع۲۶۶	۴۷۷۵ع۲۶۶
۴۷۷۲ع۲۶۶	۴۷۷۴ع۲۶۶	۴۷۷۶ع۲۶۶
۴۷۷۳ع۲۶۶	۴۷۷۸ع۲۶۶	۴۷۷۱ع۲۶۶

یاعزرائیل یااسرافیل

۲۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لیے مفید ہے۔

اس مقصد کے لیے تانبے کے قلعی شدہ برتن پر زعفران سے ذیل کی آیات باوضو حالت میں تحریر کی جائیں اور ان آیات کا ایک سو ایک مرتبہ بمعہ اول و آخر درود چھڑکیں۔

(ii) اسی طرح انہی آیات بالا کا دم کر کے پانی بنائیں اور مریض کو وقفے وقفے سے پلایا کریں اور انہی آیات و درود پاک کا اسی تعداد میں تین تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر روزانہ دم کیا کریں۔

(iii) نقش عمل بالا ایک کو بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

(iv) کلونجی کے تیل والا عمل نمبر ا بھی بنا کر مریض کی مالش صبح و شام کیا کریں۔

(v) مریض کے ہاتھ سے کچھ صدقہ و خیرات بھی دیں۔

☆ شروع سورہ بقرہ الٓمّٓ سے لے کر مُفلِحُونَ تک۔

☆ آیت الکرسی شروع سے لے کر خَالِدُوْنَ تک۔

☆ سورہ بقرہ کی آخری تین آیات لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ سے لے کر آخر سورہ بقرہ تک۔

☆ سورہ اعراف کی تین آیات اِنَّ رَبَّکُمُ سے مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک۔

☆ سورہ بنی اسرائیل کی آیات قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ سے ختم سورہ تک۔

☆ سورہ صٰفٰت شروع سے لے کر لَازِبٍ تک۔

☆ سورہ رحمٰن کی آیات یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے لے کر فَلَا تَنْتَصِرَانِ تک۔

☆ سورہ حشر کی آخری آیات لَوْ اَنْزَلْنَا سے ختم سورہ تک۔

☆ سورہ جن کی آیات شروع سے لے کر شَطَطًا تک۔

۲۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لیے مفید ہے۔

(i) ذیل کے نقش کو روزانہ باوضو حالت میں چینی کی طشتری پر زعفران سے لکھیں اور اسے خالص شہد کے شربت سے دھو لیں اور صبح و شام مریض کو یہ شربت بسم اللہ شافی و کافی رد سحر المفلوجہ بحق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پلائیں۔

(ii) ہر کھانے اور پینے والی شے پر درود شفاء اور درود ہزارہ سات سات مرتبہ اور بسم

اللہ شریف اکیس مرتبہ پڑھ کر کھلائیں۔

(iii) درود ہزارہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر روزانہ صبح فجر عصر اور عشاء کی نماز کے بعد دم کیا کریں۔

(iv) نیز ذیل کا نقش نمبر ۲ اور جس کی پشت پر عمل نمبر ا میں دیا گیا نقش بھی بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

(v) عمل نمبر ا میں دیئے گئے کلونجی کے تیل کی روزانہ صبح شام مالش بھی کریں۔

نقش نمبر ا چینی کی پلیٹ والا:

میکائیلؑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جبرائیلؑ

۸۸۵	۸۷۸	۸۹۳
۸۸۰	۸۸۲	۸۸۴
۸۸۱	۸۹۶	۸۷۹

اسرافیلؑ عزرائیلؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ی	ف	ا	ش
شفا	۳۰۱	۹	۸۱
۳۰۲	۳	۷۸	۸
۷۹	۷	۳۰۳	۲

سحر لقوہ

اس میں چہرے کی حالت بگڑ جاتی ہے اور منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے باوصف علاج معالجہ کے مریض تندرست نہیں ہو پاتا۔ کھانے اور پینے سے مریض بیزار اور تنگ ہو جاتا ہے آواز بھی بگڑ جاتی ہے۔

اس سحر کے توڑ کے لیے ذیل کے اعمال نافع اور کارگر ہیں۔

۱۔(i) سورہ یسین، سورہ مزمل اور سورہ جمعہ اکتالیس مرتبہ، اول و آخر درود پاک ہزارہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر گل قند پر باوضو حالت میں بعد از نماز ظہر دم کریں اور اس گل قند کو مریض روزانہ صبح نہار منہ کھائے۔ اس کے علاوہ انہی سورہ ہائے کا اس تعداد میں پڑھ کر پانی بھی بنا کر مریض کو صبح و شام اور رات کو سوتے وقت بسم اللہ شافی رد سحر لقوہ، بحرمتہ ایں سورہ ہائے مبارکہ با شافی کہہ کر پلایا کریں۔

(ii) کلونجی کے تیل پر انہی سورہ ہائے مبارکہ اور درود پاک کے ساتھ آیت الکرسی بھی اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور صبح و شام اس تیل کی متاثرہ حصے پر مالش کریں۔

(iii) ذیل کا نقش مبارک باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر بعد از نماز عصر زعفران و مشک سے بنائیں اور فقراء میں گیارہ روپیہ خیرات تقسیم کر کے مریض کے گلے یا بازو پر باندھیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس سحر سے اکیس یوم کے مسلسل عمل سے ہمیشہ کے لیے نجات مل جائے گی۔

نقش حسب ذیل ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۵۲۵۲	۵۵۲۵۵	۵۵۲۵۸	۵۵۲۶۵
۵۵۲۵۷	۵۵۲۶۶	۵۵۲۵۱	۵۵۲۵۶
۵۵۲۶۷	۵۵۲۶۰	۵۵۲۵۳	۵۵۲۵۰
۵۵۲۵۴	۵۵۲۴۹	۵۵۲۶۸	۵۵۲۵۹

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ

نقش

پشت کے

۶۶۶۴۴۷۷۷	۶۶۶۴۴۷۸۰	۶۶۶۴۴۷۷۵
۶۶۶۴۴۷۷۲	۶۶۶۴۴۷۷۴	۶۶۶۴۴۷۷۶
۶۶۶۴۴۷۷۳	۶۶۶۴۴۷۷۸	۶۶۶۴۴۷۷۱

وما ھو الشفاءٌ و رحمۃٌ للمومنین

۲۔ اس مقصد کے لیے ذیل کا عمل بھی بیحد مفید ہے۔

(i) بازار سے ایک عدد جنگلی کبوتر لائیں اور اس کو ذبح کر لیں اور اس کا گوشت صفا پاک کر لیں۔ اب اس گوشت پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سات سو چھیاسی مرتبہ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ لیں اور اس گوشت کو پکا لیں اب اس گوشت کو مریض صبح و شام بسم اللہ شافی بسم اللہ کافی، بسم اللہ باقی کل سحر دفع شود بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم تین مرتبہ پڑھ کر کھائے کھانا کھانے کے ساتھ درود شریف ہزارہ اکیالیس مرتبہ اور بسم اللہ شریف ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کیا ہوا پئیں۔

(ii) کلونجی کا تیل لے کر اس پر عمل نمبر۱۰ افالج میں دیئے گئے طریق کے مطابق تیل کو تیار کر لیں اور اس کی مالش صبح و شام کریں۔

(iii) ذیل کا نقش زعفران و گلاب سے سفید کاغذ پر بنا کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈال لیں یا بازو پر باندھیں۔

نقش۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]	۶۶۶۴۴۷۷	۶۶۶۴۴۷۷۵
۶۶۶۴۴۷۷	۶۶۶۴۴۷۷۴	۶۶۶۴۴۷۷۶
۶۶۶۴۴۷۸۳	۶۶۶۴۴۷۷۸	۶۶۶۴۴۷۷۱

سحر الصرع (مرگی)

مرگی دو قسم کی ہوتی ہے ایک بدنی اور دوسری سحری۔ بظاہر دونوں میں فرق کرنا بے حد مشکل ہے لیکن ذیل کی علامات سے ان کی شناخت ہوسکتی ہے مگر اس معاملے میں نہایت غور وفکر اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ عضوی صرع کی تشخیص و تحقیق دماغ کے ای سی جی سے ہوسکتی ہے جبکہ سحری یا جناتی صرع کی تشخیص میں ای سی جی ناکام رہتی ہے۔

☆ عضوی صرع میں تشنج اور شدید اختلاج ہوتا ہے اور دورے کے بعد گہری نیند طاری ہوتی ہے جبکہ سحری و جناتی صرع میں معاملہ اس کے الٹ ہوتا ہے اور مریض تشنج اور شدید اختلاج کی نسبت بے ہوشی اور جکڑن سے دوچار ہوتا ہے اور دورے کے بعد نیند سے محروم رہتا ہے۔

☆ عضوی صرع کا تشنج چند منٹ تک جاری رہتا ہے اور دورہ کے دوران مریض گفتگو بالکل نہیں کرسکتا جبکہ سحری و جناتی صرع میں جکڑن جسم گھنٹوں پر محیط ہوتی ہے اور مریض اکثر دورے کے دوران اول فول بکتا ہے یا پھر عجیب وغریب لہجے میں بات کرتا ہے۔

☆ عضوی صرع دن رات میں کسی بھی وقت ہوسکتا ہے جبکہ سحری و جناتی صرع روحانی علاج، قرآنی آیات کی تلاوت یا پھر کسی جن وغیرہ کو کسی بھی رنگ میں تنگ کرنے سے طاری ہوتا ہے۔

☆ عضوی صرع کا مریض خود بخود چند منٹ کے بعد ہوش میں آجاتا ہے جبکہ سحری و جناتی صرع کے مریض کے لیے روحانی معالج کو قرآن پاک کی تلاوت اور بار بار کے ورد سے مشکل سے ہوش میں لاتا ہے۔

☆ عضوی صرع کا مریض ادویات اور بعض حالتوں میں آپریشن سے صحت یاب ہوجاتا ہے جبکہ سحری یا جناتی صرع کا مریض اس وقت تک تندرست ،ر صحت یاب نہیں ہوتا جب تک سحر کا اثر ختم ہوجائے یا جن بھاگ جائے یا جلادیا جائے۔

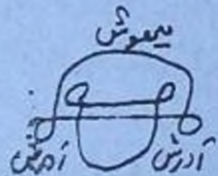
عضوی صرع کا مریض دورہ کے دوران اپنی زبان کاٹ لیتا ہے اور بے اختیار پیشاب اس کا نکل جاتا ہے جبکہ جناتی یا سحری صرع کا مریض ایسا کام اس وقت کرسکتا ہے جب اس پر قرآن پاک پڑھا جاتا ہے۔

☆ عضوی صرع کا مریض تلاوت قرآن پاک سے سکون وراحت محسوس کرتا ہے اور اس کا تشنج اور پٹھوں کی سختی نرم پڑ جاتی ہے جبکہ جناتی یا سحری صرع میں تلاوت قرآن پاک سے مریض چیختا چلاتا ہے اور بے ہوش ہوکر جسم کو پہلے سے بھی زیادہ جکڑ لیتا ہے۔

شناخت صرع

اس مقصد کے لیے کسی چوراہے سے مٹی کی بنی ہوئی کسی ٹھیکری کا ٹکڑا لاکر اپنے پاس محفوظ رکھیں اس پر ذیل کا نقش بنا کر اپنے پاس رکھیں اور ایسی صورت میں مریض کے سینے کے اوپر رکھیں اگر مریض زور سے یا آہستہ ہنسے تو صرع جناتی یا سحری ہے اور اگر مریض بدستور تشنج کی حالت میں رہے اور خاموش رہے تو صرع بدنی ہے اس کا علاج ڈاکٹری یا حکیمانہ طور پر کیا جائے البتہ اس کے ساتھ بعض نقوش مرگی اور آیات وغیرہ دم کر کے دیئے جاسکتے ہیں وہ موضوع ایک الگ بات ہے جس کا ذکر یہاں نہیں کیا جارہا ہے۔

نقش ٹھکیری (۱۵)



اگر مریض میں ایسی علامات پائی جائیں تو ان کا علاج ذیل کے اعمال خاص سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

(i) اس مقصد کے لیے سورہ بقرہ کی تلاوت بار بار ایسے مریض کو سنائی جائے اور خود بھی ایک بار سورہ بقرہ مکمل پڑھ کر مریض کے اوپر دم کیا جائے اور اسی کا پانی بنا کر مریض کو اس سے نہلایا جائے یہ عمل مسلسل اکتالیس یوم تک جاری رکھیں۔

(ii) سورہ بقرہ کا ذیل کا نقش زعفران و گلاب سے سفید کاغذ پر شرف شمس و مشتری میں سفید کاغذ پر بنائیں اور اس کو موم جامہ کر کے اس پر سورہ بقرہ کا تین دن روزانہ دم کیا جائے اور مریض کے گلے میں باندھ دیں نقش اس طریق سے باندھیں کہ مریض اس کو اتار نہ سکے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

یا جبرائیل — یا میکائیل

۲۳۶۸۹۴	۲۳۶۹۰۸	۲۳۹۰۵	۲۶۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۰۰	۲۳۶۹۰۴

یا اسرافیل — یا عزرائیل

(iii) اس کے ساتھ آیت الکرسی ایک سو ایک مرتبہ کلونجی کے تیل پر دم کر کے اس کی مالش پیشانی کنپٹیوں اور رانوں کے اوپر صبح و شام کی جائے۔

انشاء اللہ العزیز الحکیم اکیس یوم کے عمل مسلسل سے اس سحر سے نجات مل جائے گی اور مریض شفایاب ہو جائے گا۔

۲۔(i) اس مقصد کے لیے شرف شمس میں ذیل کا نقش معظم سفید کاغذ پر باوضو حالت میں زعفران و گلاب سے بنائیں اور اس پر آیت الکرسی تین سو تیرہ مرتبہ اور درود پاک ہزارہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مریض کو گلے میں باندھ دیں۔

(ii) آیت الکرسی ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر کسی بوتل میں پانی بنا لیں اور مریض کو اس کا پانی صبح و شام پانچ پانچ مرتبہ پلائیں۔

(iii) آیت الکرسی کا روزانہ صبح و شام اکتالیس مرتبہ اور درود شریف ہزارہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم بھی کریں۔

(iv) عمل نمبر ا میں بیان کردہ کلونجی کے تیل والا عمل بھی کریں۔

یہ تمام اعمال اکیس روز تک مسلسل کرنے سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے اور سحر الصرع و جناتی صرع ختم ہو جاتا ہے۔

نقش حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل — میکائیل

بسم اللہ	اللہ لا الہ الا ھو	الحی القیوم	لا تاخذہ سنۃ ولا نوم	لہ ما فی السموات	وما فی الارض	من ذا الذی یشفع عندہ	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم
الرحمن	الحی القیوم	لا تاخذہ سنۃ ولا نوم	لہ ما فی السموات	وما فی الارض	من ذا الذی یشفع عندہ	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم
الرحیم	لا تاخذہ سنۃ ولا نوم	لہ ما فی السموات	وما فی الارض	من ذا الذی یشفع عندہ	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم	ولا یحیطون بشیء من علمہ
الحمد للہ	لہ ما فی السموات	وما فی الارض	من ذا الذی یشفع عندہ	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم	ولا یحیطون بشیء من علمہ	الا بما شاء وسع کرسیہ
رب العالمین	وما فی الارض	من ذا الذی یشفع عندہ	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم	ولا یحیطون بشیء من علمہ	الا بما شاء وسع کرسیہ	السموات والارض
ایاک نعبد	من ذا الذی یشفع عندہ	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم	ولا یحیطون بشیء من علمہ	الا بما شاء وسع کرسیہ	السموات والارض	ولا یؤدہ حفظھما
ایاک نستعین	الا باذنہ	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم	ولا یحیطون بشیء من علمہ	الا بما شاء وسع کرسیہ	السموات والارض	ولا یؤدہ حفظھما	وھو العلی
الرحمان الرحیم	یعلم ما بین ایدیھم	وما خلفھم	ولا یحیطون بشیء من علمہ	الا بما شاء وسع کرسیہ	السموات والارض	ولا یؤدہ حفظھما	وھو العلی	العظیم

اسرافیل ننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین قل ھو للذین آمنوا ھدی و شفاء عزرائیل

۳۔ اس مقصد کے لیے ذیل کا عمل بھی بے حد مفید ہے۔

(i) مرگی کے دورے کی صورت میں مریض کو دونوں کانوں میں باری باری سورہ رحمان ایک ایک مرتبہ پڑھ کر پھونک لگائیں۔

(ii) سورہ رحمان ہر روز سات مرتبہ پڑھ کر مریض کو دم کریں اور اس کا پانی بنا کر روزانہ اسے صبح و شام پلائیں اس کے ساتھ ہی درود شریف ہزارہ بھی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

(iii) کلونجی کے تیل پر ذیل کی آیات اکہتر مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کی صبح و شام مالش کریں۔

آیات یہ ہیں:

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ o

وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سَاجِدِیْنَ o قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ o وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ o سورہ والناس (۱۱مرتبہ)

(iv) ذیل کا نقش زعفران و گلاب سے باوضو حالت میں بعد از نماز عصر بنا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں باندھیں۔

نقش

۷۸۶

یاجبرائیل — یامیکائیل

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۲۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

یااسرافیل — یاعزرائیل

سحر خمول (کاہلی و سستی و خلوت پسندی)

اس قسم کے سحر میں ایک اچھا بھلا انسان اچانک سب سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے اور خلوت یعنی تنہائی کو زیادہ پسند کرتا ہے حالانکہ اس کی کوئی معاشرتی، سماجی گھریلو وجوہات کوئی بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کوئی طبی وجوہ سامنے آتی ہے۔

اس کی علامات میں بالکل تنہائی ہر ایک سے بے رخی، مکمل سکوت و خاموشی، پریشان خیالی، سر درد، محفلوں اور ہجوم سے نفرت کھانا اور دور بھاگنا، سستی، کاہلی اور کڑھنا ہے اس کے علاج کے لیے ذیل کا عمل بے حد نافع اور مجرب ہے۔

علاج: (i) سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا دم صبح کو کریں اور دوپہر کو بوقت ظہر سورہ آل عمران اور مغرب کے وقت سورہ یٰسین، سورہ حشر، سورہ القارعہ، سورہ فلق اور سورہ والناس سب کا ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں اس کے ساتھ درود شریف ابراہیمی گیارہ مرتبہ اور درود ہزارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

(ii) اس کے ساتھ ہی اسے آیت الکرسی، سورہ والناس اور اسم "علی" اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی کو دم کر کے اس سے غسل کروائیں اور یہی پانی اسے پینے کے لیے دیں جو وہ صبح و شام پیتا رہے۔

(iii) مریض کے کانوں میں صبح اور شام بار بار اذان دیں یہ تمام عمل مسلسل پینتالیس یوم جاری رکھنے سے مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

(iv) مریض کو ذیل کا نقش بھی زعفران و گلاب سے سفید کاغذ پر بنا کر اس کے گلے میں ڈالیں اور اسے ہدایت کریں کہ وہ بسم اللہ کافی بسم اللہ شافی کھلا ورد رکھے۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶ سامنے

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۴

۷۸۶ پیچھے

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

سحر امراض الاخلاط

اس سحر سے مراد وہ سفلی علم یا جادو ہے جس کے ذریعے عموماً عورتیں اپنے نفاس وحیض والے کپڑے کا پانی پلاتی ہیں یا پھر اس کے ذریعے مرد پر ایسا عمل کرتی ہیں جس سے مرد ان کا تابع ہو جائے اور ہر وقت ان کے آگے پیچھے پھرتا رہے۔

دوسری طرف بعض مرد بھی ایسے غلط قسم کے جادوئی عمل کسی بھی عورت کو تابع فرمان بنانے کے لیے کرتے ہیں، تاکہ اپنے جنسی مذموم ارادوں کو پورا کر سکیں اسی طرح گھر کا کوئی فرد سارے گھر والوں کو پریشان کرنے اور اپنے مذموم ارادوں کے لیے بھی ایسے اعمال کرواتا ہے۔

علامات

اگر عورت نے مرد کو حیض ونفاس والے کپڑے کا پانی پلایا ہو تو عموماً مرد عورت کا فریفتہ ہو جاتا ہے اور اس کی ہر بات پر اس صورت میں تابعداری کرتا ہے جب عورت اس کو برے کام کے لیے کہتی ہے اور اس نشے میں وہ ہر بات کر گزرتا ہے جو خلاف ایمان وشرع ہے جھوٹ کا عموماً ساتھ دیتا ہے بعض اوقات اس کے اوپر ایسے جادوئی کلمات بھی پڑھے جاتے ہیں جس سے مرد بالکل دیوانوں کی طرح عورت کے آگے پیچھے پھرتا رہتا ہے اور اپنے دیگر کاموں کی طرف رغبت کم کر دیتا ہے اور اگر خدانخواستہ عمل الٹ ہو جائے تو مرد یا تو انجانی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے یا پھر پاگل پن کے دورے بھی پڑنے لگتے ہیں۔

(ii) اس طرح اگر مرد اپنی عورت یا کسی دوسری عورت کو پلیدی پر مشتمل جادوئی

اعمال کے ذریعے قابو کرتا ہے اس سے عورت ایک طرف تو اس کی دیوانی ہو جاتی ہے لیکن دوسری طرف کئی انجانی بیماریوں کا شکار بھی ہو جاتی ہے اور اس کی صحت کو دیمک کی مانند گھن لگ جاتا ہے۔

(iii) گھر والوں پر عمل پلیدی والسحر سے کھانے پینے کی اشیاء میں پلیدی ڈال دی جاتی ہے خواہ یہ گھر کا کوئی فرد کرے یا عامل کے تابع موکلین بد ایسا کام انجام دیں اس سے گھر والوں میں یا تو پھوٹ پڑ جاتی ہے یا وہ بیمار ہو جاتے ہیں ان کا ذہن اچھے اعمال سے ہٹ کر برے اعمال کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ جس میں بے شرمی کے کاموں کی زیادتی اور فحش کلام کا زور ہو جاتا ہے ایک دوسرے سے ہر وقت کھنچاؤ رہتا ہے طبیعت میں ایک خاص چڑ چڑے پن کا عروج ہو جاتا ہے گھر کی فضا میں بدبو کی بساندسی پھیل جاتی ہے اور باہر سے آنے والا فرد اس کو فوراً محسوس کر لیتا ہے جبکہ گھر والے اس فضا کو خوشبو کی مانند تصور کرتے ہوئے اس سے خوش وخرم رہتے ہیں اور اگر ذرا برابر بھی خوشبو کی بساندان کے نتھنوں میں پڑ جائے تو اس کو بدبو سے تعبیر کرتے ہوئے اس سے بھاگتے ہیں اور برا مانتے ہیں کلام الٰہی سے ان کی چڑ سی ہو جاتی ہے اکثر یہی علامات عمل نمبر ا اور عمل نمبر ۲ میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔

پہچان

ہر حال ایسے تمام اعمال میں کھانے پینے، پہننے والے کپڑوں اور گھر سے کبھی ہلکی اور کبھی بہت تیز بدبو آتی ہے۔ جس میں سانس لینے سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے باہر سے آنے والے شخص کی طبیعت اس سے خراب ہوتی ہے اور اکثر متلی کی شکایت ہو جاتی ہے یہ بات گھر سے باہر تعلق رکھنے والا فرد ہی محسوس کر سکتا ہے جبکہ گھر والے اس کے عادی ہو جاتے ہیں اور ان کو بالکل محسوس نہیں ہوتا۔

علاج

ایسے تمام معاملوں میں علاج قدرے صبر وتحمل اور پاکیزگی کا تقاضہ کرتا ہے ہر وقت باوضو رہنا اور گھر میں تلاوت کلام پاک کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے اور اگر گھر میں کسی کیسٹ پلیئر پر تلاوت قرآن پاک کا صبح سے رات گئے تک اہتمام ہو تو علاج میں بہت سہولت ہو جاتی ہے اور

ایسے اشیاء یا سحر سے نجات جلد مل جاتی ہے بصورت دیگر ان کے علاج کے لیے محنت شاقہ اور کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی طرح ایسی عورت اور مرد کے لیے یہ لازم ہے کہ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں اور ہر وقت تیسرے کلمے کا ورد رکھیں ابتداء میں تکلیف تو ہوگی لیکن اگر متواتر ہمت سے کام لیں گے تو اس کے عادی ہو جائیں گے اور ایسی اشیاء طعام جن میں سے بدبو آتی ہوگی طبیعت ان کے کھانے سے ہاتھ کھینچ کر ان غیر مرئی پلید اشیاء کے کام کو ناکام بنا دیں گی اور طبیعت میں سکون پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔

(بالترتیب) ذیل میں دیئے گئے اعمال سے ایسے تمام سحر کا توڑ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

عورت کی طرف سے کئے گئے سحر پلیدی کا علاج

(i) روزانہ صبح کو چینی کی پلیٹ پر آیات شفاء شہد اور زعفران سے باوضو حالت میں تحریر کریں اور ان کو گلاب کے عرق سے دھو کر ان پر بسم اللہ شریف اکیس مرتبہ اور پہلا کلمہ سات مرتبہ پڑھ کر اسکو دن میں ہر گھنٹے کے بعد پانچ گھونٹ بسم اللہ شافی بحرمت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر پی لیں۔ یہ عمل اکیس یوم تک کرنا ہے۔

(ii) ہر وقت اسم الٰہی یامقیت کا ورد رکھیں۔

(iii) ذیل کا نقش زعفران و گلاب سے سفید ریشمی کپڑے پر بنائیں اور اس کو عطر خس لگا کر موم جامہ کر کے مرد اپنے سیدھے بازو پر باندھے اور دوسرا نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈالے۔

(iv) صبح و شام اور رات کو سوتے وقت سورہ فاتحہ وصل بسم اللہ شریف، آیت الکرسی، سورہ فلق اور سورہ والناس اور درود شریف ہزارہ سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

(v) کھانے پینے کی اشیاء پر تیسرا کلمہ اور درود شریف ہزارہ تین تین مرتبہ پڑھ کر کھائیں پئیں۔

آیات شفاء

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

نقش اول

درج بالا آیات کے نیچے سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس تحریر کریں اور ان کے نیچے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُحْیِیْ وَاَنْتَ الْمُمِیْتُ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنْتَ الْبَارِئُ وَاَنْتَ الْمُبْتَلِیْ وَاَنْتَ الْمُعَافِیْ وَاَنْتَ الشَّافِیْ خَلَقْتَنَا مِنْ مَّآءٍ مُّھِیْنٍ وَّجَعَلْتَنَا فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِکَ الْعُلْیَا بِیَدِہِ الْاِبْتِلَاءُ وَالْمُعَافَاۃُ وَالشِّفَاۃُ وَالشِّفَاءُ وَالدَّوَاءُ اَسْئَلُکَ بِمُعْجِزَاتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَرَکَاتِ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَحُرْمَۃِ کَلِیْمِکَ مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

نقش دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۷۷۵ع۶۶۶	۴۷۷۰ع۶۶۶	۴۷۷۷ع۶۶۶
۴۷۷۶ع۶۶۶	۴۷۷۴ع۶۶۶	۴۷۷۲ع۶۶۶
۴۷۷۱ع۶۶۶	۶۶۶۴۷۷۸	۴۷۷۳ع۶۶۶
وننزل	من القرآن	ماھو
شفاء	ورحمته	للمئومنین

قل هُوَ الَّذِیْنَ آمَنُوا هُدًی وَّشِفَاءٌ

مرد کی طرف سے کئے گئے پلیدی کے اعمال

(i) اوپر درج بالا عمل نمبرا میں جزو (i) کے مطابق آیات شفاء چینی کی پلیٹ پر تحریر کریں اور ان کے نیچے ذیل کا نقش بنائیں اور اس کو اسی طرح گلاب سے دھو کر اس طریق سے روزانہ پیا کریں یہ عمل اکیس یوم کا ہے۔

نقش یہ ہے (۲۲)

بسم اللہ شافی بسم اللہ کافی بسم اللہ باقی

لآ اِلٰہ	ھو الطاھر	ھو الطاھر	ھو الطاھر	لآ اِلٰہ
اِلَّا اللّٰہ	ھو الطاھر	ھو الطاھر	ھو الطاھر	اِلَّا اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	ھو الطاھر	ھو الطاھر	ھو الطاھر	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

بسم اللہ باقی بسم اللہ کافی بسم اللہ شافی

(ii) کھلا ہر وقت اسم الٰہی ھوالحی القیوم پڑھا کریں۔

(iii) صبح و شام سورہ فاتحہ وصل بسم اللہ شریف، سورہ فلق، سورہ والناس اور تیسرا کلمہ و درود شریف ہزارہ سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

(iv) عمل نمبرا میں طریق بمطابق (iv) نقش اول اور نقش دوم بنائیں اور نقش دوم کے ساتھ نقش بالا (i) پڑھ کر دم کریں اور اس سے غسل کریں اور بعد از غسل آیت الکرسی سات مرتبہ اور سورہ والناس سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

انشاء اللہ العزیز الحکیم اس سحر سے مکمل جان چھوٹ جائے گی۔

گھر کی صورت میں

(i) روزانہ صبح کو آیات شفاء چینی کی پلیٹ پر شہد و زعفران سے لکھیں اور اس کے نیچے ذیل کا نقش بھی بنائیں اور اس کو عرق گلاب سے دھو کر وہ پانی جمع کر لیں اور اس پانی کو روزانہ

صبح نہار منہ گھر کے تمام افراد بسم اللہ شافی کٓھٰیٰعٓصٓ بحق شافی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر پئیں نقش حسب ذیل ہے۔

علیؑ ولیؑ

بسم الله	الرحمن	الرحیم	بسم الله
الرحمن	الرحیم	بسم الله	الرحمن
الرحیم	بسم الله	الرحمن	الرحیم
بسم الله	شافی	بسم الله	کافی
بسم الله	باقی	بسم الله	ہادی
لا اله	الا الله	محمد	رسول الله

علیؑ ولیؑ

(ii) عمل نمبر (i)(iv)A کے مطابق آیات مبارکہ کا نقش اول اور ذیل کے نقوش اس کی پشت ثانی اس کی پشت پر بنائیں نقوش اس قدر تعداد میں تیار کریں جس قدر گھرانے کے افراد ہونگے اور ہر نقش پر انہی آیات کا اکتالیس مرتبہ ورد کریں اور دم کر کے عطر خس لگا کر موم جامہ کر کے عورتیں اپنے گلے میں ڈالیں اور مرد سیدھے بازو پر باندھیں۔ نقوش ڈالنے سے قبل اکتالیس روپیہ فقراء میں بطور صدقہ وخیرات تقسیم کردیں۔

نقش ثانی یہ ہیں (۴۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھیعص

بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۷۷۷۷۵ ۷۸۶	۷۷۷۰ ۷۸۶	۷۷۷۷ ۷۸۶	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۷۷۷۶ ۷۸۶	۷۷۷۷ ۷۸۶	۷۷۷۳ ۷۸۶	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ	۷۷۷۱ ۷۸۶	۷۷۷۸ ۷۸۶	۷۷۷۵ ۷۸۶	لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ
لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ	وَنُنَزِّلُ	مِنَ الْقُرْاٰنِ	مَا هُوَ	لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ
لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ	شِفَآءٌ	وَّرَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	لا الہ الا اللہ	محمد رسول اللہ

کھیعص

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم وبحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبحرمت قرآن الکریم یا فتاح یا معطی یا

(iii) گھر کے تمام افراد تیسرے کلمہ کا کھلا ورد رکھا کریں

(iv) گھر کے تمام افراد گیارہ دن پانی پر آہستہ آیت الکرسی گیارہ مرتبہ سورہ رحمان کی آیت یمعشر الجن سے الا بسلطان گیارہ مرتبہ سورہ والناس سات مرتبہ اور علی اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے غسل کریں یہ کام گیارہ روز کرنا ہے۔

(v) گھر میں جس قدر کمرے ہوں اتنی ہی تعداد میں ذیل کا نقش شرف شمس میں کاغذ پر زعفران ومشک سے تیار کریں اور ان کو ان کمروں کے داخلی دروازوں پر چسپاں کر دیں اور ایک گھر کے بڑے داخلی دروازے پر چسپاں کر دیں اور ایک نقش علیحدہ بنا کر اس کو کسی پانی والی بوتل میں ڈال لیں اور سات دن اس بوتل سے تھوڑا سا پانی لے کر اس میں مزید پانی ملا لیں اور گھر کے اندر دیواروں پر چھڑکیں انشاءاللہ العزیز الحکیم گھر ہمیشہ کے لیے ایسی تمام غیر مرئی مخلوقات، جن، بھوت، پریت، سحر، جادو ہمہ اقسام سے پاک صاف ہو جائے گا۔ (اجازت ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٣٦٨١	٣٦٧٤	٣٦٨٨	٣٧٠٧
٣٦٨٦	٣٦٩٥	٣٧٤٠	٣٦٧٥
٣١١٦	٣١٦٩	٣٦٨٣	٣٧٩١
٣٦٨٣	٣٦٦٨	٣٦٦٨	٣٦١٨
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سحر الھول والخوف

ایسے سحر میں انسان کا دل ہر وقت ہول کھاتا رہتا ہے اس کی طبیعت ہر کام کرنے سے گھبراتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کچھ نہ کچھ ظہور پذیر بری حالت میں ہو جائے گا اور اس سے طبیعت میں بے چینی سے حد بڑھ جاتی ہے اور اس طرح انسان بدحواس، پریشان حال، چڑچڑا، عدم توجہی کا شکار ہو جاتا ہے اگر سحر معمولی ہو تو صرف دل کی گھبراہٹ طاری رہتی ہے اور اگر سحر زیادہ سخت ہو تو اس سے ہر وقت انجانا خوف چھایا رہتا ہے اور ذہن پریشان حالی کا مجموعہ بن جاتا ہے۔

علاج

اس کے لیے ذیل کے اعمال بے کارگر ہیں۔

(i) ہول دل عام ہو یا خاص ذیل کی دعا مسلسل پڑھتے رہیں اس سے ہول دل مکمل طور پر ختم ہو جائے گا شرط یہ ہے کہ باوضو بلا لحاظ تعداد اس کو پڑھتے رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ عَظِيْمُ الْبُرْهَانِ شَدِيْدُ السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَانٍ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَمَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

(ii) ذیل کی دعا ہر نماز کے بعد سات مرتبہ، سورۃ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف سات مرتبہ، آیت الکرسی سات مرتبہ دو سورہ فلق والناس تین تین مرتبہ اور تیسرا کلمہ سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ عَافِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ○ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ○ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(iii) ذیل کی عبارت چینی کی طشتری [illegible] پر باوضو حالت میں شہد و زعفران سے تحریر کریں اور اس کو عرق گلاب سے دھو کر اس عرق کو صبح و[illegible]پہر اور شام کو مریض بسم اللہ شافی الکافی المعافی بحق لا الہ الا اللہ محمد [illegible] رسول اللہ پڑھ کر پی لیا کریں اس عمل کو اکیس

روز مسلسل کرنے سے ہمیشہ کے لیے اس سحر سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے اور اگر سات دن تک مسلسل کرلیا جائے تو پھر کبھی بھی کسی معاملے میں ایسی صورت سے دوچار ہونا ہوگا اور نہ ہی ایسا سحر زندگی بھر اثر انداز ہوگا۔

عبارت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہِ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنَ لَکَ فِی النَّوَائِبِ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِعَظْمَتِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ ھُوَ الشَّافِیْ ھُوَ الْکَافِیْ ھُوَ الْمُعَافِیْ بِحَقِّ اللّٰہِ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہ

(۱۷) ذیل کا نقش بھی زعفران وگلاب سے تحریر کر کے گلے میں دل کے مقام پر باندھیں نقش اوپری عبارت تحریر کر کے نیچے یہ نقش بنائیں (ھوالمعافی کے بعد یہ نقش بنے گا)

نقش

٨٠	١٠	٦٠
٣٠	٥٠	٧٠
٤٠	٩٠	٢٠

بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ

ہول دل و خوف دفع شود

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نقش (۲۶)



۲۔ ذیل کے نقوش تیار کئے جائیں جو زعفران اور گلاب سے لکھے جائیں اور ان نقوش پر انہی آیات کا اکیس مرتبہ دم کیا جائے ایک نقش کسی پانی والی بوتل میں ڈالیں (زیادہ بہتر ہوگا کہ دریا یا نہر کا پانی لا کر ابال کر اور چھان کر استعمال کیا جائے یا پھر کسی کنویں کا پانی لیا جائے) اور اس پانی کو بسم اللہ شافی و کافی بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر صبح دوپہر اور شام اکیس یوم تک استعمال کریں۔

اور دوسرا نقش خوشبو لگا کر موم جامہ کر کے گلے میں دل کے مقام پر باندھیں۔

کھیعص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطھرکم بہ ویذھب عنکم رجز الشیطان ولیربط علی قلوبکم ویثبت بہ الاقدام وربطنا علی قلوبھا لتکون من المؤمنین ولیربط علی قلوبکم بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ بحق محمد علی النبی الکریم

۳۔ ذیل کا عمل بھی سحر ہول دل اور خوف سے نجات کے لئے بہترین ہے۔

(i) اس مقصد کے لیے بعد از نماز فجر اور بعد از نماز عشاء اول و آخر درود شریف ہزارہ اکیس اکیس مرتبہ اور آیت مبارکہ سلام قولا من رب الرحیم آٹھ سو اٹھارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پیا کریں اور اپنے اوپر دم بھی کریں یہ عمل چالیس روز جاری رکھیں۔

(ii) اسی آیت مبارکہ کا نقش ذیل بنا کر اس کے اوپر ۸۱۸ مرتبہ اسی آیت مبارکہ اور تین مرتبہ سورہ یٰسین شریف پڑھ کر دم کر لیں اور اسے عطر خس لگا کر موم جامہ کر کے اپنے گلے میں دل کے مقام پر باندھ لیں۔

(iii) آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ اور علی ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی سے روزانہ گیارہ یوم تک غسل کریں۔

(iv) اس آیت مبارکہ کا سرسوں کا تیل پر ۸۱۸ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس تیل کی ہلکی مالش روزانہ سر، پیشانی کنپٹیوں کے ارد گرد اور دل کے مقام پر کریں یہ عمل اکیس یوم تک جاری رکھیں۔

انشاء اللہ بفضل ایزدی سارا سحر ختم ہو جائے گا اور ہمیشہ کے لیے اس سے محفوظ ہو جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام	قولا	من رب	رحیم
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

سحرالپستان

یہ سحر کی وہ قسم ہے۔ جس میں کسی عورت کے پتلے پر پستانوں کی شکل بنا کر اس پر سحر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات ایسی گرہیں سی باندھ دی جاتی ہیں اور نیچے مسحور کا نام اس کی والدہ کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

اگر اس پتلے کو کسی نم والی جگہ پر دفن کر دیا جائے تو عورت کے پستانوں میں پیپ نما چھالے سے محسوس ہوتے ہیں اور ان میں شدید درد ہوتا ہے اور بعض اوقات ٹیسیں بھی بے انتہا پڑتی ہیں۔ اس کی طبی وجوہ کچھ بھی سامنے نہیں آتیں اور نہ ہی بیماری کی سمجھ آتی ہے۔ جس سے عورت بیچاری بے حد اذیت سے دوچار ہوتی ہے اگر اس کو آگ کے مقام پر دفن کر دیا جائے تو اس سے عورت کے پستانوں میں ہر وقت تپش اور شدید خارش سی ہوتی ہے علی ہذا القیاس اس کے مختلف رنگ روپ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عورت نہ تو بچے کو دودھ پلانے کے قابل رہتی ہے اور نہ ہی اس کے پستان اپنی اصل ہیئت میں رہتے ہیں ہر وقت عورت ایک عجیب وغریب قسم کے درد میں مبتلا رہتی ہے۔ جس کی طبی وجوہات کچھ بھی نہیں ہوتیں اور نہ ہی ڈاکٹری علاج معالجہ سے ختم ہوتا ہے۔

علاج

ذیل کا عمل اس کے لیے بے حد مفید ہے۔

۱۔ اس کے لیے کلونجی کا تیل لے کر اس میں ذیل کا نقش نیل سے بنا کر ڈال دیں اور اس تیل کی شیشی کو چوبیس گھنٹہ تک پڑا رہنے دیں اس مقصد کے لیے بہتر یہی ہے کہ نیلی رنگ کی شیشی لی جائے اس شیشی کو صبح کو دھوپ میں ایک گھنٹہ رکھیں اور پھر اس کو اٹھا کر اس پر ذیل کی آیات کا ایک سو پانچ مرتبہ دم کر لیں اور پھر اس تیل کی مالش پستانوں پر دن بوقت چاشت اور رات کو سوتے وقت کی جائے اور نیم گرم پانی سے صبح اور شام کو کسی کپڑے سے دھو لیں اور اول و آخر درود شفا اکتالیس مرتبہ، آیت الکرسی گیارہ مرتبہ اور بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ العزیز الحکیم اس مرض سے گیارہ سے اکیس یوم کے اندر اندر مکمل نجات مل جائے گی۔

نقش

۸	۴۴	۴۷	۱
۴۶	۲	۷	۴۵
۳	۴۹	۴۲	۶
۴۳	۵	۴	۴۸

آیات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سَاجِدِیْنَ بِحَقِّ قَہَّارٌ قَہْرٌ فِی السِّحرِ ٥ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ مَاہُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَہُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ ہُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہُدًی وَّ شِفَآءٌ بِحَقِّ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ٥

۲۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لیے مفید ترین ہے۔

اس مقصد کے لیے بعد از نماز عصر زعفران وگلاب سے ذیل کے دو نقوش تیار کریں اور ان میں سے ایک نقش موم جامہ کر کے مریضہ کے گلے میں باندھ دیں اور دوسرا نقش کلونجی کے تیل میں ڈال کر اس کو تین دن بند رہنے دیں تین یوم کے بعد اس پر درود شفاء اور آیات بالا اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کی مالش صبح ورات کو کریں اور چار گھنٹہ بعد نیم گرم پانی میں دھو کر اپنے اوپر انہی آیات اور درود شفا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کرے انشاء اللہ العزیز گیارہ یوم کے

اندر اندر مرض السحر سے شفایابی ہوگی۔ (۲۸)

۸	۱۲	۱۵	۱
۱۴	۲	۷	۱۳
۳	۱۷	۱۰	۶
۱۱	۵	۴	۱۶

انت الشافی بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ

سحر الفرج (شرمگاہ کی خارش)

بعض اوقات جادوئی عمل سے انسان کے اعضائے رئیسہ کو خارش میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اس میں مرد کے عضو تناسل اور عورت کی شرمگاہ بھی شامل ہوتی ہے اور اس وجہ سے کھجلی اس قدر بے بہا ہوتی ہے کہ الامان اور انسان دوسرے کے سامنے از حد شرمندگی اٹھاتا ہے اور نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔

علاج:

ذیل کے عمل سے اس سحر کا بخوبی علاج کیا جاسکتا ہے۔

(i) اس مقصد کے لیے ذیل کا نقش تحریر کر کے اس کو سرسوں کے تیل میں ڈال کر تیل کو سنبھال لیں اور روزانہ صبح اور رات کو اس تیل کی مالش کریں اور پھر نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں یہ عمل گیارہ دن کیا جائے۔

نقش (a۲۸)

[illegible]

(ii) ذیل کے دو عدد نقوش زعفران و گلاب و نیل کے ساتھ تیار کیے جائیں ایک نقش پانی کی بوتل میں ڈال لیں اور دوسرے کو موم جامہ کر کے گلے میں پہن لیں اس پانی کو روزانہ علی الصبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت تین گھونٹ بسم اللہ شافی دانت الشافی کافی السحر الخرجی بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(iii) اس کے علاوہ رات کو سوتے وقت آیت الکرسی سات مرتبہ جس میں کلمہ یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سات مرتبہ پڑھا جائے۔ اور درود شفاء گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے سویا کریں اور صبح کو بھی اسی طرح اپنے جسم پر دم کیا کریں۔

انشاء اللہ العزیز الحکیم مکمل شفاء السحر ہو جائے گی اور یہ بیماری ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے گی

۷۸۶

الہ ۱۳۶	الرح [illegible]	الہ ۱۳۱	الرح ۱۲۲
[illegible] ۲۵۳۳۶	۲۵۳۳۲ ۲۵۳۳۰	۲۵۳۲۶ ۲۵۳۲۱	۲۵۳۳۷ ۲۵۳۳۲
۲۵۱۱۳ ۲۵۱۱۹	۲۵۱۱۰ ۲۵۱۲۵	۲۵۱۱۸ ۲۵۱۱۱	۲۵۱۱۳ ۲۵۱۱۱
[illegible] ۱۲۶	الرح ۱۲۰	الرح ۱۲۱	الہ ۱۳۲

سحر التیش (بخار)

اس میں جادو کے ذریعے مختلف اعمالوں کے تحت انسان کو بخار میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس سے کسی بھی طور پر باوجود یکہ معالجہ کے بخار اترنے کا نام نہیں لیتا۔ مریض ہر وقت بخار کی حرارت میں تپار ہتا ہے اور اس پر بخار کی وجہ سے ایک قسم کی غشی طاری رہتی ہے مریض کا دل کسی بھی بات کو کرنے یا کھانے پینے پر نہیں کرتا۔ ایسے میں ذیل کے اعمالات کارگر ہیں۔

علاج

باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر بسم اللہ شریف ۷۸۶ مرتبہ سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے لکھیں اور اس کے نیچے آیات شفاء اور ذیل کے دو عدد نقوش بھی بنائیں اور اس کو کسی بوتل پانی والی میں ڈال لیں اور اس پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف اول و آخر درود ہزارہ اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں اور اس پانی کو مریض کو ہر گھنٹے بعد تین گھونٹ بسم اللہ شافی کل شافی شفاء بحق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پلا دیں اور اس کے منہ پر اور بدن پر چھینٹے لگائیں انشاء اللہ العزیز الحکیم سات یوم کے اندر اندر شفائے کاملہ نصیب ہوگی اور اس سحر کا اثر بالکل ٹوٹ جائے گا اس عمل کو چالیس یوم تک ہر ساتویں روز نیا نقش اور پانی بنا کر استعمال کرنے سے مکمل طور پر سحر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا اور آئندہ روک تھام ہو جائے گی۔

دوسرے نقش کو عطر حنا لگا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

نقش درج ذیل ہیں:

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

٧٨٦

كهيعص	٦٦٦ع٣٧٧٥	٦٦٦ع٣٧٧٠	٦٦٦ع٣٧٧٧
حم	٦٦٦ع٣٧٧٦	٦٦٦ع٣٧٧٤	٦٦٦ع٣٧٧٢
حمعسق	٦٦٦ع٣٧٧١	٦٦٦ع٣٧٧٣	٦٦٦ع٣٧٧٣
المص	لا الہ الا	اللہ محمد	رسول اللہ

آیات شفاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۲۔ ذیل کا عمل بھی بے حد مفید ہے۔

(i) اس مقصد کے لیے نقش معظم جو کہ اعمال گھر میں پلیدی سحری میں (۷) پر دیا گیا ہے اس نقش کو سات عدد زعفران وگلاب سے تیار کر لیں اور ان پر بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ، چہارم قل گیارہ گیارہ مرتبہ، درود شریف اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔

(ii) ایک نقش خوشبو لگا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور دوسرے نقش کو سبز رنگ کی بوتل میں ڈال کر پانی بنالیں اور یہ پانی مریض کو بِسْمِ اللّٰهِ شافی حق شافی بخار سحر رفع شود بحق اللہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر دن میں سات مرتبہ پلائیں اور اس پانی کے چھینٹے بدن اور منہ پر لگالیں۔

(iii) اور ایک نقش کو تیل سرسوں میں ڈال کر اس تیل کی مالش سات یوم تک مریض کے سر پیشانی کنپٹیوں اور پسلیوں اور پشت پر کریں۔

پینے والا پانی ایک نقش ہفتہ بھر کام دے گا اگلے ہفتہ میں دوسرا نقش بوتل میں ڈال کر استعمال میں لائیں اس طرح پانچ نقوش پانچ ہفتہ تک کام دیں گے۔

(۱۷) روزانہ سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ اور درود ہزارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر مریض کو صبح وشام دم بھی کریں اس سحر سے شفاء کاملہ ہمیشہ کے لیے حاصل ہو جائے گی۔

۳۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لیے بے حد مفید اور کارگر ہے۔

اس مقصد کے لیے بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر بارہ عدد نقوش زعفران وگلاب سے لکھیں اور ان پر اسی کا ایک سو ایک مرتبہ معہ اول وآخر درود ہزارہ اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

ایک نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

روزانہ ایک نقش پانی کی بوتل میں ڈال کر پانی بنائیں اور مریض کو ہر گھنٹے کے بعد یہ پانی بسم اللہ شافی السحر الحرارت بہ وصل الحمد للہ رب العالمین بحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر پلائیں۔ اور اسی پانی کے چھینٹے مریض کو لگائیں اور دن میں صبح وشام اسی کا سات مرتبہ پڑھ کر دم بھی کریں انشاء اللہ العزیز الحکیم گیارہ روز میں بخار بالکل ختم ہو جائے گا اور سحر کا اثر بھی ٹوٹ جائے گا۔

نقش (۳۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی | یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی

وهو السميع العليم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ○

یا حی | یا سلام | یا سلام | یا سلام | یا سلام | یا سلام | یا حی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَآءٌ لِّمَا
فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
هُدًى وَّشِفَآءٌ بحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[illegible]

عمل خاص (ایک مجرب المجرب عمل)

حفاظت ہر قسم کے سحر، آسیب، جن، بھوت، پریت، ستارگان، سیارگان جمع آفات وبلیات وغیرہ

آج کے پر آشوب دور میں ہر شخص کسی نہ کسی سحر و جادو، آسیب، جن بھوت، پریت، ستارگان، سیارگان کے اثرات کے تحت کسی نہ کسی مشکل اور مصیبت میں گرفتار ہے اور اس کی وجہ سے ازحد پریشان حال ہے۔ تمام ظاہری و باطنی علوم اللہ تعالیٰ نے ہی متعلم کرائے ہیں اور وہی اعلم العلم ہے اس نے کائنات کی ہر شے تخلیق کی ہے لیکن ساتھ ہی اس نے تخلیق آدم کے ساتھ انسان کو وہ علم بھی عطا کیا ہے جس کی مدد سے کائنات کی کسی بھی شے کے اچھے اور برے اثرات سے انسان ہمیشہ کے لیے محفوظ رہ سکتا ہے۔

شرط صرف یہ ہے کہ انسان کا اپنا یقین محکم ذات باری تعالیٰ پر اٹل اور پختہ ہو کیونکہ وہ احسن الخالقین ہے اور اس نے انسان کو اپنے امور کی انجام دہی کے لیے پیدا کیا ہے اور اس کام عطا کیا ہے اگر انسان اس ذات واحدہ پر یقین کی بجائے اپنا یقین وعقیدہ و ایمان جھوٹے ساحروں، جادوگروں اور ان کے اعمال پر باندھ لے تو پھر اس کے لیے دنیا میں جائے امان کہیں بھی نہیں ہے اور وہ ہر قسم کے اثرات کو فوری قبول کرتا اور ان کے زیر اثر جانوروں سے بھی بدتر زندگی گزارتا ہے۔

ایک طرف وہ اشرف المخلوقات ہونے کا دعویدار ہوتا ہے اور فی الحقیقت خالق کائنات نے اسے بنایا بھی اسی لیے ہے اور دوسری طرف وہ حیوانات سے بھی زیادہ بدتر حرکات کے ذریعے اس اعلیٰ وارفع منصب سے اپنے آپ کو گرا کر نا صرف اپنے لیے بلکہ تمام انسانیت کیلئے تذلیل کا باعث بنتا ہے اور پھر حیران وسرگرداں ہو کر پھرتا ہے۔

بہر حال احادیث مبارکہ کتب معتبرہ کے مطابق ذیل کا عمل وہ عمل ہے جس کی مثال بہت مشکل سے ملتی ہے اور یہ عمل بزرگان عظام اور اولیائے امت کے زیر استعمال بھی رہا ہے اس کے باعث انسان **کل جمیع الافات و بلیات و السحر** ٹونے ٹوٹکوں، خبیث الارواح جن

وانس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی امان میں رہتا ہے۔

فقیر کو بھی اس کی اجازت اس کے بزرگان سے ملی ہوئی ہے جس کی اجازت فقیر تمام مسلمانوں کو دے رہا ہے اور دعا گو ہے کہ وہ اس عمل کو اپنا کر اپنی زندگیوں کو سنوار لیں اور بے جا توہمات اور خرابیوں سے بچ سکیں۔

ترکیب عمل

عمل کو اختیار کرنے کے لیے یہ لازم ہے کہ آپ رزق حلال اور نماز پنجگانہ شروع کریں اس عمل کو نوچندی سوموار سے شروع کریں اس دن روزہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا استقامت مانگیں اکتالیس یوم کے بعد اس عمل کو روزانہ چالیس یوم تک بلاناغہ اکتالیس مرتبہ پڑھ لیں اکتالیس یوم کے بعد اس کو روزانہ کسی مقررہ نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں ہمیشہ کے لیے فائدہ ہی فائدہ حاصل ہوگا اور بے جا پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔

اول وآخر درود ابراہیمی گیارہ گیارہ مرتبہ یا پھر درود ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّنَا يَا كَرِيْمُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَّخَلَائِقِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ دَائِمًا اَبَدًاo

بعد از فراغت عمل کھلا درود پاک جس قدر پڑھا جا سکے پڑھیں۔

چالیس یوم کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کھلا درود سلام پیش کریں اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ رب العزت سے دعائے استقامت مانگیں اور حسب توفیق نیاز بارگاہ رسالت میں پیش کریں اور تمام اولیاء امت اور فقیر اور اس کے تمام بزرگان کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ عمل یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يَا مَلَائِكَةُ كُلُّكُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ اَنْ تُغِيْثُوْنِيْ وَتُعِيْنُوْنِيْ وَاَنْ تَمُدُّوْنِيْ فِيْ مُرَادِيْ وَمَقْصُوْدِيْ وَاحْفَظُوْا اِلٰى مَالِيْ وَاَهْلِيْ وَوَالِدِيْ وَذُرِّيَّاتِيْ وَاِخْوَانِيْ وَاَحِبَّائِيْ وَاَصْدِقَائِيْ وَمَا اَحَطْتُ عَلَيْهِ شَفَقَةُ قَلْبِيْ مِنْ اٰفَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنْ نَحْوِ سَاتِهِمْ وَنُحُوْسَاتِ الزُّحَلِ وَالْمُشْتَرِيْ وَالْمِرِّيْخِ وَالشَّمْسِ

وَالزُّهرۃِ وَالعطارِدِ وَالقمرِ وَالرّاسِ وَالذّنبِ وَالاکلیل وَمن شرّ کلّ ذی شرٍّ
الجنّ وَالانسِ وَالشیاطینِ وَساحرٍ وَفاجرٍ وَظالمٍ وَباغٍ وطاغٍ ومارِدٍ ومعاند
وَناطقٍ وَساکتٍ وَمتحرکٍ وَساکنٍ وَهامۃٍ وشامۃٍ ولامۃٍ وذکرٍ وانثی وَمن الانس
السّمآءِ وَالارضِ وَمن شرّ البریّۃِ وَالبحریۃِ اجمعین وَاعلمو ابصارهم وَالسنتهم
لِسانهم وَایدیهم وَعلّمونی علم الّذی یکون نافعًا وصرفًا علی جمیع العلوم
وَاعطونی رزقًا حلالًا طیبًا وَجلّبتکم لِجلبِ قلوب الخلقِ من الرّجال وَالنساء
الیّ بالمودّۃِ وَالمحبّۃِ وَالصرونی نصرۃً علی سائر الاعداء وَاخبرونی مالی
الحوادثِ الخیرِ وَالشرّۃِ قبل الوقتِ الوقوع وما اطلب من اِخبارِ العالم العجل
العجل العجل السّاعۃِ السّاعۃِ الوَاحا الوَاحا بِحقِ سیّدِ الابرار
محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وَالہ وصحبہ وولدہ الشّریف السیدی
محی الدّین حضرتِ الشیخ عبد القادرِ الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وبحق
سلیمان بن داؤد علیهما السّلام وبرحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

مسان

مسان ایک ایسا مرض ہے جو اکثر اوقات بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ اس کے لاحق ہونے کی وجوہات مختلف ہیں لیکن عام طور پر جادوئی اثرات ہوتے ہیں اور اس میں بچوں کو ہندوانہ طریق سے تیار کردہ مردوں کی راکھ کسی نہ کسی شئے میں رکھ کر کھلا دی جاتی ہے چونکہ اس راکھ پر ساحر یا عامل نے بذریعہ چلہ کشی محنت کی ہوتی ہے اس طرح وہ اس راکھ کے ذریعے انسانی جسم میں اس کے جناتی موکل داخل کر دیتا ہے جو بچے کو دن بدن بیمار اور کمزور سے کمزور تر کرتے چلے جاتے ہیں اور اگر ان کا باقاعدہ علاج نہ کیا جائے تو یہ بچے کی موت کا سبب بھی بن جاتے ہیں۔

علامات

اس کی علامات میں بچے کا دن بدن سوکھتے چلے جانا اکثر اوقات ہاتھ پاؤں میں تشنج پیدا ہو جانا آنکھوں کے ڈھیلوں کا کھنچ جانا، آنکھوں میں موت کی سی زردی پیدا ہو جانا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا، مرض کے غلبہ کی صورت میں اکثر بے ہوشی جیسے دورے پڑنا، الٹی سیدھی باتوں کا غلبہ، بچے کا کھانے پینے سے انکار وغیرہ شامل ہیں۔

اس کی عام شکل ام الصبیان (بچوں کو سوکڑا پن) بھی کہلاتی ہے۔ اس مرض میں بچے کے جگر، گردے اور دیگر اعضاء اپنا فعل درست طور پر انجام نہیں دے پاتے اور بچہ علاج معالجے کے باوجود بھی تندرست نہیں ہو پاتا۔

اس مرض کے لاحق ہونے میں اکثر حسد، عداوت، بغض جیسی وجوہات شامل ہوتی ہیں اور مسان کروانے والا اپنی عاقبت کو بھول کر ایسا کام کرواتا ہے جبکہ ساحر یا عامل کا دل تو ویسے ہی پتھریلا اور اپنے انجام سے خالی ہوتا ہے اسے تو صرف اور صرف مال وزر کی ہوس ہی تنگ کرتی ہے اور خوف خدا جیسی شئے اس کے نزدیک تر نہیں پھٹکتی۔

علاج

ذیل میں مختلف اعمال اس کے علاج کے لئے دیئے جا رہے ہیں۔

صدقہ

ایسے بچے کا علاج کرنے سے قبل ذیل کا صدقہ دیں اور پھر علاج شروع کر دیں۔

1۔ بچے پیمائش قد کے مطابق ایک عام سفید کپڑا لیں اس میں سوا سیر کالے ماش رکھیں اس پر قدرے ہلدی اور نمک کا چھڑکاؤ کریں سیندور سوا تولہ ملائیں۔ اور اس کے اوپر سورہ جن کا پڑھا ہوا تیل سات قطرے ڈال کر اس کی گٹھری بنالیں اور اس گٹھڑی کو بچے کے سرہانے سوموار کی رات کو رکھ دیں۔ اور منگل علی الصبح اس کو لے جا کر دریا یا نہر میں ان الفاظ کے ساتھ بہادیں۔ یا خواجہ خضر علیہ اسلام یہ سب کچھ آپ کے حوالے:

پھر دریا سے منہ ہاتھ خود بھی دھوئیں اور ایک برتن میں دریا کا پانی لے کر آئیں۔

اس پانی میں قدرے نمک ملائیں اور اس پانی کو گرم کر کے اس کے اوپر سورہ جن شروع سے شططا تک ایک مرتبہ اور چاروں قل تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور اس پانی سے تر کئے ہوئے کپڑے سے بچے کے جسم کو صاف کریں اور اس کپڑے کو بعد میں سادہ پانی میں اچھی طرح صاف کر کے پانی کو کسی برتن میں محفوظ کر لیں۔ دریا کے پانی سے روزانہ صبح و شام سات دن یہ عمل کر کے کپڑے اور محفوظ شدہ پانی کو لے جا کر دریا یا نہر میں بہادیں۔

۱۔ اس کے علاوہ قبلہ رخ بیٹھ کر باوضو حالت میں فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پانی یا میٹھی شئے پر اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف کا دم کریں اور بعد از نماز نہار منہ بچے کو مٹھائی یا پانی کھلا پلا دیں۔ اس عمل کو اکتالیس یوم بلا ناغہ جاری رکھیں۔

۲۔ اس کے علاوہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد سورہ طارق ایک مرتبہ پڑھ کر مریض کے دائیں کان میں پھونک ماریں۔ اور پھر ایک بار پڑھ کر بائیں کان میں پھونک ماریں۔ اس کے بعد ایک بار پڑھ کر دائیں آنکھ میں اور ایک بار پڑھ کر بائیں آنکھ میں، پھر ایک بار پڑھ کر دائیں نتھنے میں اور ایک بار پڑھ کر بائیں نتھنے میں پھونک لگائیں اس کے بعد ایک مرتبہ پڑھ کر مریض کے منہ پر پھونک لگائیں۔

آخری بار دو مرتبہ سورہ طارق کو پڑھ کر پورے جسم پر دم کریں۔ یہ عمل بھی مسلسل اکتالیس یوم جاری رہے گا۔

۳۔ اس کے بعد ذیل کی آیات باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سفید کاغذ پر زعفران و مشک سے لکھیں۔ اور انہی آیات کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کریں۔ اور نقش کو موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

آیات درج ذیل ہیں

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ○ (ایک مرتبہ)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ○ (ایک مرتبہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ○ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ○ (ایک مرتبہ)

آیت الکرسی ایک مرتبہ سورہ فلق اور سورہ والناس ایک ایک مرتبہ

۴۔ دھلے ہوئے تلوں کا مصفا۔ تیل لے کر اس پر سورۃ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ، آیت الکرسی سات مرتبہ پارہ نمبر ۲۳ سے آیت مبارک و الصافات سے لازب تک تین مرتبہ سورہ جن شروع سے شططا تک تین مرتبہ، چہار قل سات سات مرتبہ، درود پاک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ سِحْرٍ وَ السَّاحِرِیْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

بچے کا سر منڈوا دیں اور روزانہ صبح بچے کو پورے جسم پر اس طرح تیل کی مالش کریں۔ کہ جسم کا کوئی حصہ رہ نہ جائے مالش صبح کو کریں اور سہ پہر کو نیم گرم پانی اور صابن سے بچے کو نہلا دیں۔ یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔

۵۔ نہلانے کے بعد بچے کو درود شفاء ذیل گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔

درود شفاء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِہَا وَ عَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِہَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَائِہَا وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ وَّ خَلَائِقٍ۔

۲۔ مسان کے علاج کے لئے ذیل کا عمل بھی مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے قبلہ رخ بیٹھ کر باوضو حالت میں سفید کاغذ پر زعفران و مشک سے ذیل کے اکتالیس نقوش تیار کریں اور ان پر آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ اور درود شفاء اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔

ہر روز ایک نقش پانی کی بوتل میں ڈالیں اور یہ پانی مسان والے مریض کو دن میں سات مرتبہ بسم اللہ الشافی شفا بحق لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ کر پلائیں۔ نقش کا خالی کاغذ سنبھال لیں۔ اور روز نیا پانی بنا کر پلائیں۔

چالیس یوم کے عمل کے بعد چالیس نقوش کو آٹے کی گولیوں میں لپیٹ کر دریا پر جا کر مچھلیوں کے آگے ڈال دیں۔ اکتالیسواں نقش پہلے روز ہی موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

انشاء اللہ العزیز اس عمل سے مسان کا مرض ختم ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔ (۳۴)

بحق باللہ العلی العظیم

ہ ۵ دد ۱۱ دد ۱۱ ۱

۳۔ مسان کے لئے ذیل کے عمل بھی مفید ہیں

اس مقصد کے لئے روغن زیتون لیں اور اس پر اکیس مرتبہ سورہ مزمل بمعہ بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف، اکتالیس مرتبہ درود پاک تنجینا پڑھ کر دم کر لیں اور اس تیل

کی مالش بچے کے تمام جسم پر کریں اور دو گھنٹے کے بعد بچے کو نہلا دیں غسل کسی کچی زمین پر کروائیں تا کہ پانی نالی میں نہ بہے۔

انشاء اللہ العزیز اکیس یوم کے عمل مسلسل سے مسان سے چھٹکارا مل جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی سورۃ مزمل گیارہ مرتبہ اور درود شریف تنجینا گیارہ مرتبہ کا پانی بھی دم کر کے بنا لیں اور روزانہ بچے کو پانچ مرتبہ تین تین گھونٹ پلائیں۔

مجرب عمل ہے۔

۴۔ مسان کے دفعیہ کے لئے ذیل کا عمل بھی مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے چار عدد نئی کوری ٹھیکری لیں اس بات کا خیال رہے کہ ان کو پانی قطعی طور پر نہ لگا ہو۔ ان پر ذیل کا نقش اصحاب کہف علیحدہ علیحدہ ٹھیکری پر بنا لیں اور ان ٹھیکریوں کو آگ میں رکھ دیں۔ جب ٹھیکریاں خوب اچھی طرح گرم ہو جائیں۔ ان کو باری باری اٹھا کر بچے کی چار پائی کے چاروں پایوں کے نیچے رکھ دیں۔ اور چار پائی کے نیچے اس جگہ چالیس یوم تک پڑا رہنے دیں۔

جب بچہ تندرست ہو جائے تو ان چاروں ٹھیکریوں کو اٹھا کر دریا یا نہر میں بہا دیں۔ بہاتے وقت یہ الفاظ کہیں یا خواجہ خضرؑ آپ کے حوالے!

اکتالیسویں یوم یہی نقش باوضو حالت میں سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے بنا کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

چالیس یوم تک مسلسل درود پاک تنجینا اکتالیس مرتبہ پڑھ کر بچے کو دم کرتے رہیں۔

۷۸۶

۱۰۳۶	۱۰۱۰	۱۰۲۴	۱۰۳۰
۱۰۲۲	۱۰۳۲	۱۰۳۴	۱۰۱۲
۱۰۲۶	۱۰۲۰	۱۰۱۴	۱۰۴۰
۱۰۱۶	۱۰۳۸	۱۰۲۸	۱۰۱۸

۵۔ ذیل کا عمل بھی اس مقصد کے لئے مجرب ہے۔

اس مقصد کے لئے ڈیڑھ پاؤ اجوائن سیاہ لیں۔ اس پر پوری سورہ نصر۔ اذا جاء نصر الله و الفتح، سے لے کر توابا...... تک اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ اور اس دم شدہ اجوائن کے چار برابر حصے کر کے بچے کی چار پائی کے چاروں پایوں کے ساتھ ایک ایک پوٹلی بنا کر باندھ دیں۔ پوٹلی باندھتے ہوئے سورہ نصر تین تین مرتبہ پڑھتے ہوئے چار پائی کے اس کونے پر پھونک بھی لگائیں۔ چار پائی چالیس یوم تک اسی جگہ رہے اور اسے اس جگہ سے نہ ہلائیں۔

بعد از چالیس یوم ان چاروں پوٹلیوں کو دریا میں جا کر بہا دیں۔ بہاتے وقت الفاظ یا خواجہ خضرؑ آپ کے حوالے کہیں اور بعد ازاں دریا کے پانی سے اچھی طرح وضو کر کے واپس گھر آئیں۔ اکتالیسویں دن ذیل کا نقش بنا کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش زعفران و مشک سے سفید کاغذ پر بنائیں۔

۷۸۶

یا جبرائیلؑ   یا میکائیلؑ

٦	١	٨
٧	٥	٣
٦	٩	٤

یا اسرافیلؑ   یا حی یا قیوم   یا عزرائیلؑ

٦۔ اس مرض کے لئے ذیل کا عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

اس مقصد کے لئے ایک پاؤ تیل سرسوں لے کر اس پر آیت ذیل ایک ہزار تیرہ مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ یہ دم بعد از نماز عشاء باوضو حالت میں کریں۔

اس تیل سے روزانہ بچے کو پورے جسم پر مالش رات کو کریں اور صبح کو بچے کو نہلا دیں۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم گیارہ سے اکیس یوم میں بچہ قوی اور تندرست ہو جائے گا۔

آیت مبارکہ

فَانْظُرْ اِلٰى آثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ

الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

بعد از شفاء و تندرستی اسی آیت مبارکہ کا نقش زعفران و مشک سے سفید کاغذ پر بنا کر بچے کو موم جامہ کر کے پہنچا دیں ہمیشہ کے لئے بچے کی جان اس بیماری سے چھوٹی رہے گی۔

لب مرگ مسان والے بچے کے لئے مجرب عمل

تھوڑا سا گڑ لے کر اس پر ذیل کے کلمات ۱۶۶۲ مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ اور ان کی سات عدد گولیاں چنے کے برابر بنا لیں۔ اس میں سے ہر روز ایک گولی بعد از نماز فجر نہار منہ بچے کو کھلا دی جائے اور ساتھ ہی اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں۔

کلمات یہ ہیں

اَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ اَبْ زَدَمْ خُشْكِ شُوْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ از دنیا بروقت و نیز ناپیدا شود بحق لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

بوقت درمیان عصر اور مغرب ذیل کا ایک نقش روزانہ، زعفران و گلاب سے کسی سفید کاغذ پر لکھیں اور اس کو پانی میں حل کر کے پانی مریض کو پلا دیں۔ روزانہ کا کاغذ سنبھال کر رکھیں۔ سات یوم تک پانی پلانے کے بعد ان کاغذوں کی آٹے سے گولیاں بنا کر دریا یا نہر میں مچھلیوں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم بچہ صحت یاب ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

۱۳۸	۱۴۲	۱۴۵	۱۳۱
۱۴۴	۱۳۲	۱۳۷	۱۴۳
۱۳۳	۱۴۸	۱۴۰	۱۳۶
۱۴۱	۱۳۵	۱۳۴	۱۴۶

۸۔ ذیل کا عمل اس مقصد کے لئے مجرب اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر ذیل کا نقش زعفران وگلاب سے بنائیں اور اس کو انہیں آیات کا سات مرتبہ دم کر کے موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ اور روزانہ انہی آیات کا ورد گیارہ مرتبہ کر کے بچے کو دم کریں سات یوم کے بعد اس نقش کو گلے سے اتار کر اس کا پانی بنائیں اور اس میں سے بچے کو غسل صحت دیں۔ آٹھویں روز نیا نقش بنا کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ اس طریق سے تین ہفتے مسلسل عمل سے بچہ مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے گا بعد از شفاء حسب توفیق نیاز و شیرینی آقا حضور ﷺ پیش کر کے بچوں میں تقسیم کر دیں۔

نقش یہ ہے (۳۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



۹۔ ذیل کا عمل بھی مجرب ہے۔

اس مقصد کے لئے زیتون کا تیل لے کر اس پر بعد از نماز ظہر سورہ یٰسین سات مرتبہ اس طریقے سے پڑھ کر دم کریں۔ کہ یٰس والقران الحکیم و بحق سلام و قولا من رب رحیم کی تکرار ۲۷ مرتبہ اس آیت مبارکہ پر پہنچنے پر کر کے اور اس کے بعد سورہ یٰسین کو مکمل کرے اس طرح دم شدہ تیل سے اس کے پورے جسم کی مالش کریں اور اسی آیت مبارکہ کے اکتالیس نقش ذیل تیار کریں ایک نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور روزانہ ایک نقش کا پانی بنا کر مریض کو پلائیں انشاء اللہ العزیز صحت یابی ہوگی۔

نقش

۷۸۶

س	ل	ا	م
۴	۳۸	م	۳۱
۲۸	۳	۳۲	۸ ح
۲۹	۶	۲۷	۲

۱۰۔ ذیل کا عمل بھی بے حد نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے باوضو حالت میں سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے ذیل کا نقش بنا کر اس پر اسی آیت مبارکہ کا ایک سو ایک مرتبہ دم کر کے موم جامہ کریں اور بچے کے سیدھے بازو یا گلے میں باندھ دیں۔ انشاء اللہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

آیت مبارکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

مسان کی شکار عورتوں کے لئے

ایسی عورتیں جن کو مسان کھلایا گیا ہو اور اس کے بچے پیدا ہوتے ہی اس بیماری کا شکار ہو کر مر جاتے ہوں۔ اور زندہ نہ رہتے ہوں۔ تو ایسے میں ذیل کے اعمال بے حد مجرب اور نافع ہیں جن سے یہ شکایت ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہے۔

۱۔ ذیل کی آیات کو زعفران و گلاب سے کسی سفید کاغذ پر لکھ کر بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے گلے میں ڈال دیں اور بچے کا ہاتھ لگوا کر گیارہ روپے فقراء میں خیرات کر دیں آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ٥ مِّنْ وَّرَائِهٖ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ٥ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَ مِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

۲۔ جب عورت کو حمل کے تین ماہ ہو جائیں۔ تو کچے نیلے سوت کے اکتالیس دھاگے لے کر جو عورت کے قد کے برابر ہوں ان دھاگوں پر سورہ الطارق اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس عدد گرہیں اس طرح لگائیں کہ ہر بار گرہ لگاتے ہوئے دھاگے پر پھونک لگائیں۔ بعد میں پورے دھاگہ پر سورہ والطارق کو تین مرتبہ پڑھ کر مکمل طور پر پھونک لگائیں اس دھاگے کو عورت اپنی کمر میں باندھ لے اور اس کی حفاظت کرے۔

اگر اس دوران کبھی جماع کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس دھاگے کو کھول کر علیحدہ رکھ دیں اور بعد از غسل دوبارہ پہن لے۔ زچگی کے فوری بعد اس دھاگے کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ بچہ کو مسان کی شکایت کبھی بھی نہ ہوگی اور بچہ تندرست رہے گا بے حد مجرب عمل ہے۔

۱۔ جب عورت کو تین ماہ کا حمل ہو جائے تو اکتالیس عدد نیلے رنگ کے دھاگے اکتالیس عدد عورت کے قد کے برابر لے کر ان پر سورہ یٰسین مبین در مبین پڑھ کر ہر مبین پر ایک ایک گرہ لگاتے جائیں۔ اس طرح تین مرتبہ سورہ یٰسین سادہ پڑھ کر دم کریں۔ اور اس دھاگے کو عورت اپنی کمر میں باندھ لے۔ زچگی کے فوری بعد اس دھاگے کو بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بچہ صحیح و سلامت تندرست و توانا رہے گا۔

جب عورت کو تین ماہ کا حمل ہو جائے تو اکتالیس عدد سات سفید دھاگے کچے ریشم کے عورت کے قد کے برابر لے کر ان پر باوضو حالت میں گیارہ مرتبہ سورہ مزمل شریف پڑھ کر ہر بار ایک گرہ لگائے اس طرح کل گیارہ گرہیں لگائے اور بعد میں اس پر سات مرتبہ سورہ مزمل شریف پڑھ کر دم کرے۔ اور اس دھاگے کو عورت اپنی کمر پر باندھیں۔ بعد از زچگی اس دھاگے کو اتار کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ بے حد مجرب عمل ہے۔

جب عورت کا حمل تین ماہ کا ہو جائے تو ذیل کے نقش اور عبارت کو باوضو حالت میں کسی سفید کاغذ پر زعفران اور مشک سے لکھ کر کالے ڈورے میں موم جامہ کر کے بند کریں اور عورت اپنی کمر پر اس طریق سے باندھے۔ کہ نقش عورت کے رحم کے اوپر آئے۔

مجامعت یا صحبت کی صورت میں اس نقش کو اتار دیں۔ اور بعد از غسل پھر کمر پر باندھ لیا جائے۔ بعد از زچگی اس نقش کو نئے ڈورے اور کپڑے میں بند کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ اور حسب توفیق نیاز تقسیم کر دیں۔ نقش بمعہ عبارت حسب ذیل ہے۔

نقش

٧٨٦

١٧	٣١	٢٨	٢٤
٢٩	٢٣	١٨	٣٠
٢٢	٢٦	حاملہ اور حاملہ کی ماں کا نام	١٩
٣٢	٢٠	٢١	٢٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الٰہی بحرمت سورہ یوسف الٰہی بحرمت سورہ ہود، الٰہی بحرمت سورہ یونس، الٰہی بحرمت سورہ مزمل الٰہی بحرمت سورہ مدثر، الٰہی بحرمت سورہ تکویر، الٰہی بحرمت سورہ والشمس الٰہی بحرمت قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْب

مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ

الٰہی بحرمت لئنہا انچہ مسان و مسانی در وجود فلاں بنت فلاں (حاملہ اور اس کی ماں کا نام لکھیں) مسطوطہ شدہ باشد دفع شد

۲۔ جب عورت حاملہ ہو جائے تو سیاہ مرچ و سیاہ اجوائن لے کر اس پر سورہ وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰهَا بمعہ بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ اور درود شریف شفا اول و آخر اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔ حاملہ عورت روزانہ صبح نہار منہ تین دانے سیاہ مرچ اور قدرے اجوائن کھایا کرے۔ یہ عمل زچگی تک اور اس کے بعد بچے کے دودھ چھوٹنے تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم اس عمل سے بچہ صحیح و سلامت پیدا ہوگا۔ اور کبھی بھی مسان کا شکار نہ ہوگا۔

نوٹ: جب پہلی مرچیں اور اجوائن ختم ہو جائے تو دوبارہ اس طریق پر بنالی جائیں۔

نظر بندی، نظر لگنا یا لگانا

نظر بد کی حقیقت

۱۔ بقول حافظ ابن کثیر: نظر بد سے مراد کسی انسان کا اپنے جیسے کسی بھی دوسرے انسان، دوست، احباب، بچے وغیرہ کو دشمنی یا حسد کی نگاہ وارادہ سے بغور دیکھنا کہ اس ارادہ کی نگاہ کی تاثیر سے اس شخص پر اثر ہو جائے اور وہ اس وجہ سے بیمار پڑ جائے۔

اور یہ کہ نظر بد کا اللہ کے حکم سے لگنا اور اثر انداز ہونا حق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۲۔ بقول حافظ ابن حجر: خبیث الطبع انسان کا اپنی حاسدانہ نظروں سے دوسرے کو نقصان پہنچانا۔

۳۔ بقول حافظ ابن قیم

''اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبعیتیں پیدا کر دی ہیں اور ان سے کئی خواص اور اثر انداز ہونے والی کیفیات ودیعت کی ہیں اور کسی بھی عقلمند کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے کیونکہ یہ چیز خود دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے۔

جیسے کسی انسان کا کسی شخص کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی سرخ ہو جانا یا دشمن پر نظر پڑتے ہی، پیلا ہو جانا ہے اور یہ سب کمال روحوں کی تاثیر سے ہوتا ہے۔

چونکہ روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں اور ان میں سے زیادہ حسد کرنے والی روح وہ ہوتی ہے جو دوسری کو اذیت پہنچا کر خوش ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حسد کرنے والے سے پناہ مانگی ہے اور یہ ایسی شئے ہے جس سے حقیقت میں انسانیت سے خارج انسان ہی انکار کر سکتا ہے۔

اسی لئے قرآن پاک میں نظر بد کے متعلق یوں فرمان ہوتا ہے۔

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ

ترجمہ: ''اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن کو سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں، یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔''

بقول حافظ ابن کثیرؒ

''اگر تیرے لئے اللہ کی حفاظت وحمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہو جاتا۔''

ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے کہ:

''نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔''

''نظر بد کا لگنا حق ہے۔ اور انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے۔''

''نظر بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے۔''

''اللہ کی قضاء و تقدیر کے بعد سب سے زیادہ اموات نظر بد کی وجہ سے میری امت میں ہونگی۔''

اس لئے آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

''نظر بد کے معاملے میں دم کیا کرو۔'' (عن عائشہ صدیقہؓ از بخاری شریف)

نظر بند اور حسد میں فرق

۱۔ ہر نظر لگانے والا حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا۔

۲۔ حسد، بغض اور کینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور حاسد کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ دوسروں کو ملی ہوئی نعمت اسے مل جائے جب کہ نظر بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنا ہے۔

۳۔ حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کرتا ہے جبکہ نظر لگانے والا کسی موجود چیز ہی کو نظر لگاتا ہے۔

۴۔ انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کر سکتا اپنے آپ کو نظر بد لگا سکتا ہے۔

انسانی نظر بدی سے بچاؤ کے لئے فرمان رسول اللہ ﷺ یہ ہے کہ کسی بھی شئے کو دیکھنے اور پسند کرنے پر ''ماشاء اللہ'' اور بارک اللہ کے الفاظ بولے جائیں تا کہ اس کی نظر استحسان کا برا اثر نہ ہو اور ایسی نظر بد کی نشانی ماتھے پر سیاہ نشان کا ہونا ہے۔ (عن ابو سعید خذریؓ ام سلمہؓ)

علاج

ذیل میں دیئے گئے طریقے اور اعمال اس کے علاج کے لئے بے حد کارگر اور مفید طلب ہیں۔

۱۔ بفرمان رسول پاک ﷺ

''جس شخص کی نظر لگی ہو۔ اگر اس کا پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے اور پھر جس پانی سے وہ غسل کرے اس پر پانی کو نظر بد سے متاثر شخص کے اوپر سے بہا دیا جائے اس سے نظر بد سے نجات مل جاتی ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات اگر مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کیا جائے تو بھی نظر بد ختم ہو جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْکَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْکَ وَ مِنْ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْکَ اور بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْکَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِيْ عَيْنٍ (سات سات مرتبہ)

۳۔ نظر بد کے شکار شخص کے سر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھیں اور پھر سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ والناس سات سات مرتبہ اور ذیل کے کلمات سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاؤُکَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا۔

۴۔ بفرمان نبوی ﷺ (عن حضرت معمرؓ از مسلم و بخاری)

عطر کی شیشی لے کر اس پر سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، سورہ اخلاص ایک مرتبہ، معوذتین ایک مرتبہ، آیت الکرسی، ایک مرتبہ باوضو حالت میں زعفران وگلاب سے سفید کاغذ یا سفید ریشمی پارچہ پر لکھیں اور سات مرتبہ انہی سورتوں کا دم عطر کے اوپر بھی کریں اور اس عطر کو اس کاغذ یا ریشمی پارچہ میں لپیٹ کر رکھ دیں جس کسی کو بھی نظر بد لگ گئی ہو۔ روئی سے ذرا سا عطر اس شخص کے ماتھے پر لگا دیں فوراً نظر بد سے آرام آ جائے گا۔

۵۔ نظر بد سے بیمار شخص کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

باوضو حالت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، آیت الکرسی سات مرتبہ، چاروں قل سات

سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ پھر دعا ذیل اللہ تعالیٰ کے حضور مانگ کر ایک چھری پر پہلا کلمہ تین مرتبہ اور سات مرتبہ آیت الکرسی اور اول و آخر درود پاک شفاء سات سات مرتبہ پڑھ کر بیمار اپنے گھر کے داخلی دروازے سے کچھ دور اس چھری سے دو گہری لکیریں کھینچ دے۔ اور دروازے کے عین سامنے ایک چھوٹی سی ڈھیری مٹی کی بنا کر اس پر اینٹ رکھ دے۔ اس عمل سے فوراً شفایابی حاصل ہو جائے گی اور آئندہ کے لئے نظر بد سے محفوظ و مامون بھی ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے:

اِلٰی صَمَدِیْ مِنْ عِنْدِکَ مَدَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

۶۔ اگر کسی کو غیر مرئی مخلوق، جن، بھوت، پری، ڈائن وغیرہ کی نظر بد لگ جائے تو ذیل کا عمل بے حد مجرب ہے۔

ایک دو فٹ لمبی چھڑی لے کر اس کو پاک صاف کر لیں۔ اور اس پر اکتالیس مرتبہ سورہ مزمل شریف پڑھ کر دم کریں۔ اول و آخر درود شفاء گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور بسم اللہ شریف سات سو چھیاسی مرتبہ بھی پڑھ کر دم کریں۔

اس چھڑی کو مریض کے سایہ میں گاڑ دیں۔ مریض تھوڑی دیر میں ہی تندرست ہو جائے گا۔

۷۔ مریض کے سر پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر ذیل کا عمل دن میں تین مرتبہ کرنے سے شفایابی حاصل ہو جاتی ہے۔

بِسِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَ عَیْنُ اللّٰہِ نَاظِرَۃٌ اِلَیْنَا بِحَوْلِ اللّٰہِ لَا یُقْدَرُ عَلَیْنَا وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

۸۔ نظر بد کے لئے ذیل کا عمل بھی بے حد نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے معوذتین بمعہ اول و آخر درود شریف شفاء سات سات مرتبہ ہر ایک پڑھ کر دم کریں اور ذیل کی آیات و دعا کا نقش زعفران و گلاب سے باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر بنائیں اور اس پر اسی آیت و دعا کو گیارہ دفعہ پڑھ کر دم کریں اور موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

دعا و آیت یہ ہے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ

۹۔ ذیل کی آیات مبارکہ کا دم بھی بے حد نافع اور مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ وَ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَ مَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے نظر بد کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ ذیل کا عمل بھی بے حد مفید اور مجرب ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد از نماز عشاء مریض کو چارپائی پر لٹا کر اس کے دائیں کان میں ذیل کی آیت مبارکہ اکیس مرتبہ پڑھ کر پھونک لگائیں اس آیت مبارکہ کو ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کے ساتھ اور بیس مرتبہ بغیر بسم اللہ شریف پڑھنا ہے۔ پھر مریض کی کروٹ بدلوا کر چاروں قل شریف دو دو مرتبہ پڑھ کر مریض کے بائیں کان میں پھونک ماریں۔ وقت معینہ پر تین دن تک اس عمل سے مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

آیت مبارکہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ○ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

۱۱۔ نظر بد کے دفعیہ کے لئے ذیل کا عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

اس مقصد کے لئے سورہ الھمزہ اکیس مرتبہ پڑھ کر مریض کو سات دن تک دم کرنے سے مریض ہمیشہ کے لئے نظر بد سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ نظر بد کے دفعیہ کے لئے ذیل کا عمل بھی مفید ہے۔

ذیل کی آیات مبارکہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ مریض شفایاب ہو جائے گا۔

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝

۱۳۔ جو بچہ بار بار نظر بد کا شکار ہو جاتا ہے اس کے لئے نقش ذیل بے حد مفید ہے۔

اس نقش کو زعفران و گلاب سے باوضو حالت میں بنا کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں بچہ کبھی بھی نظر بد کا شکار نہ ہوگا۔

نقش

یاغفور

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

یاغفور یاغفور

یاغفور

۱۴۔ نظر بد کے لئے ذیل کا عمل بھی بے حد مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر ذیل کا نقش سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے بنائیں اور اس پر اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر لیں۔

اس کو لاعلاج نظر بد والے کے گلے میں ڈال دیں۔ فوری طور پر نظر بد سے نجات مل جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رب العالمین	الحمدلله	الرحمن	بسم الله	بسم الله
وایاک نستعین	ایاک نعبد	یوم الدین	مالک	الرحمن الرحیم
علیهم	انعمت	صراط الذین	المستقیم	اهدناالصراط
امین	الصالین	ولا	الیهم	غیر المغضوب

رحمن شافی رحیم شافی کل شافی

۱۵۔ جس جانور کو نظر بد لگ جائے تو ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے تھوڑا سا گوندھا ہوا آٹا خمیر کر کے اس میں قدرے نمک ملا کر اس ذیل کی آیات اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس جانور کو کھلائیں۔ فوراً اس کی نظر بد ختم ہو جائے گی۔

آیت مبارکہ:

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۝

(بحوالہ جادو کی تاریخ)

اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کے اوصاف

1	الملک	بااختیار بادشاہ	90	مشترک
2	القدوس	پاک ذات	170	جمالی
3	السلام	ہمیشہ قائم رہنے والا	131	جمالی
4	المومن	بے خوف، امن کرنے والا	136	جمالی
5	المھیمن	سچا شاہد	145	جمالی
6	العزیز	غالب	94	جمالی
7	الجبار	زور آور	206	جلالی
8	المتکبر	بڑائی والا	662	جلالی
9	الخالق	پیدا کرنے والا	731	جلالی
10	الباری	زمانہ کا خالق	213	مشترک
11	المصور	صورتیں بنانے والا	236	جمالی
12	الغفار	بخشنے والا	1281	جمالی
13	القھار	ظالموں پر قہر کرنے والا	306	جلالی
14	الوھاب	بخشنے والا	14	جمالی
15	الرزاق	روزی دینے والا	308	جمالی
16	الفتاح	کھولنے والا	489	جمالی
17	العلیم	سب کچھ جاننے والا	150	جمالی
18	القابض	قبض کرنے والا	902	جلالی
19	الباسط	کھولنے والا	72	جمالی
20	الرافع	بلند کرنے والا	351	جمالی

21	الخافض	نیچے کر دینے والا	1481	جلالی
22	المعز	عزت دینے والا	117	جمالی
23	السمیع	سب کچھ سننے والا	180	جمالی
24	البصیر	دیکھنے والا	302	جمالی
25	الحکیم	صاحب حکمت	78	جلالی
26	العدل	منصف	104	مشترک
27	اللطیف	پاک ذات	129	جمالی
28	الخبیر	سب کچھ سے خبردار	812	جمالی
29	الرقیب	محافظ حقیقی	312	جمالی
30	المجیب	دعا قبول کرنے والا	95	جمالی
31	الواسع	بہت مہربان	137	جمالی
32	الحکم	کام سنوارنے والا	68	جمالی
33	الودود	نیکوں کو دوست رکھنے والا	20	جمالی
34	المعظم	سب سے عظیم بزرگ	105	جمالی
35	الغفور	بخشنے والا	1286	جمالی
36	الشکور	شکر قبول کرنے والا	526	جمالی
37	العلی	برتر سے برتر	110	جمالی
38	الکبیر	سب سے بڑا	232	جمالی
39	الحفیظ	حفاظت کرنے والا	997	جمالی
40	المقیب	قوت دینے والا	75	جمالی
41	الحسیب	حساب کرنے والا	80	مشترک

42	الجلیل	عظمت والا	73	جلالی
43	الکریم	کرم کرنے والا	270	جلالی
44	المجید	بزرگی والا	57	جلالی
45	الباعث	بھیجنے والا رسولوں کا	573	مشترک
46	الشہید	مردوں کو زندہ کرنے والا	219	مشترک
47	الحق	سچا گواہ	108	جمالی
48	الحمید	سراہا گیا	62	جمالی
49	المحصی	شمار کرنے والا	148	جمالی
50	المبدی	دوبارہ کرنے والا	56	جلالی
51	المعید	وعدہ کرنے والا	124	جلالی
52	المحی	زندہ کرنے والا	68	جمالی
53	الممیت	مارنے والا	490	جمالی
54	الحی	زندہ کرنے والا	68	جمالی
55	الواحد	اکیلا واحد	14	جلالی
56	الاحد	اکیلا	13	جلالی
57	الصمد	پاک، بے نیاز	134	جلالی
58	القادر	طاقتور، مقدور والا	305	جلالی
59	المقتدر	قوی تقدیر بنانے والا	477	جلالی
60	المقدم	سب سے قدیم موجود	846	جلالی
61	الاول	سب سے اول موجود ہونیوالا	37	جلالی
62	الآخر	آخر تک رہنے والا	1008	جلالی

63	الباطن	چھپا ہوا، پوشیدہ	62	جلالی
64	الظاہر	ظاہر و باہر	1106	مشترک
65	الوالی	وارث	47	مشترک
66	المتعالی	بزرگ و برتر	551	مشترک
67	البر	بھلائی کرنے والا	202	جمالی
68	التواب	توبہ قبول کرنے والا	409	جمالی
69	المغنی	بے نیاز کرنے والا	1060	مشترک
70	المنعم	نعمت والا	200	مشترک
71	النعیم	نعمت دینے والا	170	جمالی
72	العفو	معاف کرنے والا	156	جمالی
73	الرئوف	مہربان، درگزر کرنے والا	280	جمالی
74	مالک الملک	مخلوق کا مالک	212	جلالی
75	ذوالجلال	صاحب جلال	801	جلالی
76	والاکرم	بزرگی والا	299	جلالی
77	الرب	پالنے والا	202	جمالی
78	المقسط	انصاف کرنے والا	209	جمالی
79	الجامع	اکٹھا کرنے والا	114	مشترک
80	الغنی	بے پرواہ	1100	جمالی
81	المعطی	عطا کرنے والا	129	جمالی
82	المانع	روکنے والا	161	جلالی
83	الضار	ضرر کرنے والا	2002	جلالی

84	النور	روشن کرنے والا	256	مشترک
85	الھادی	ہدایت دینے والا	256	جمالی
86	النافع	نفع دینے والا	201	جمالی
87	البدیع	نیا پیدا کرنے والا	86	مشترک
88	الباقی	باقی رہنے والا	113	جمالی
89	الوارث	میراث والا	707	جلالی
90	الرشید	ہدایت دینے والا	514	مشترک
91	الصبور	بدلہ لینے میں صبر کرنے والا	296	جلالی
92	القوی	سب سے طاقتور	116	جلالی
93	الوکیل	کارساز	69	جمالی
94	المتین	زبردست،توانا	500	جلالی
95	الوالی	نیکوں کا مددگار	46	جمالی

سورہ جن روحانی علاج کے سلسلہ میں بہت اہم ہے۔ جو شخص اس کا عامل بننا چاہتا ہو اسے ہر وقت درود شریف اور اللہ کے اسماء کے ذکر کے ساتھ روزانہ رات کو ایک وقت متعینہ پر اس سورت کا درود شریف پڑھ کر جس جگہ بیٹھے وہاں حصار کھینچے۔ یعنی آیت الکرسی کے ساتھ سورہ جن بھی حصار کھینچنے کے دوران پڑھے اور یہ سورہ ایک سو ایک بار پڑھے۔ یہ اکیس روز کا عمل ہے۔

وقت اور تعداد کی پابندی اکیس روز ہے۔ پھر روزانہ ایک بار کسی وقت بھی پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ عامل ہو جائے گا۔ پھر ان مریضوں کو جنہیں جنات تنگ کرتے ہوں، یہ سورہ پڑھ کر دم کر کے دے۔ اگر مریض عامل کے پاس ہو تو اس پر دم بھی کر دے۔ یہ پانی گیارہ روز دم کر کے مریض کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

اللہ کے اسمائے گرامی میں سے جلالی صفت والے اسماء کو الگ لکھ کر جنات زدہ مریضوں کے لیے

کام میں لا سکتا ہے۔

عام مریضوں کے لیے اللہ کے صفاتی نام جن کی تاثیر جمالی ہے انہیں پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا بھی جائے اور دم بھی کر دیا جایا کرے۔

جن مریضوں کے حالات میں کبھی جنات کے اثرات دکھائی دیں اور کبھی عام مریض معلوم ہوں، ان کو اللہ کے ان اسماء کو پڑھ کر جن اسماء کی صفت مشترک ہے، پانی بھی دیا جائے اور دم بھی کیا جائے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نماز کی پابندی لازم ہے!

تمام مریضوں کو نماز کی پابندی کی سختی سے تاکید کی جائے۔ مریض اور ان کے لواحقین سے پہلے یہ پوچھا جائے کہ مریض نماز پڑھتا ہے یا نہیں؟

اگر نہ پڑھتا ہو تو سختی سے نماز کی تاکید کی جائے۔ یہ تعویذ بھی باندھنے کے لیے دیا جائے۔

نقش (۴۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل	ھو اللہ	الاحد	اللہ الصمد
ھو اللہ	احد	اللہ الصمد	لم یلد
احد	اللہ الصمد	لم یلد	ولم یو لد
اللہ الصمد	لم یلد	ولم یو لد	ولم یکن اللہ کفواً

اللہ کے اسم ذات کے متعلق عمل

حسب ذیل انداز میں ایک گول دائرہ فل سکیپ کاغذ پر بنایا جائے جو بہت نمایاں ہو۔

اللہ

اسے ایک کمرے میں جو آپ کا اپنا کمرہ ہو اس میں دیوار پر ڈیڑھ فٹ زمین سے اونچا چسپاں کر دیا جائے اور روزانہ ایک متعین وقت پر اس پر نظر رکھی جائے جس مصلے پر آپ بیٹھیں وہ دیوار سے ایک فٹ کے فاصلے پر ہو۔ پلک کم سے کم جھپکیں۔ یہ عمل روزانہ جاری رہے اور وقت میں بتدریج اضافہ کیا جاتا رہے۔

ایک روز کے بعد ہی اللہ کے لفظ سے روشنی کی کرنیں نکلتی معلوم ہوں گی اور غائب ہوتی رہیں گی۔

جب یہ عمل جاری رہے گا تو ہفتہ عشرے میں کرنیں غائب نہ ہوں گی جب بھی دیکھیں گے کرنوں کا ہالہ سا معلوم ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک دن ایسا آجائے گا کہ روشنی اتنی تیز ہو جائے گی کہ جیسے سورج کی روشنی ہوتی ہے۔ جب اس کی طرف دیکھنا ممکن نہ رہے تو جان لیں کہ عمل مکمل ہو گیا۔ پھر آپ جس مرض کے لیے بھی دم کر کے پانی پلائیں گے اور مریض پر بھی اللہ حافظ، اللہ شافی، اللہ کافی پڑھ کر دم کریں گے تو مفید ثابت ہوگا۔

اگر اولاد نہ ہوتی ہو

جن لوگوں کے گھر اولاد نہیں ہوتی، وہ اس بات کو چیک کرا لیں کہ دونوں میاں بیوی صحت مند ہیں ۔میاں کی مردانہ قوت ٹھیک ہے اور بیوی کے ماہانہ حیض میں کوئی خرابی تو نہیں ہے۔ اگر خرابی ہے تو اس کا طبی علاج کروائیں پھر بھی بچے نہ ہوں تو پھر وہ اللہ معطی اللہ قادر اللہ شافی کی روزانہ تین تسبیح سونے سے پہلے ایک وقت مقررہ پر اکیس روز پڑھے۔ کوشش کرے کہ باوضو رہے اور دن میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔ ان شاء اللہ، انہیں اللہ کی جناب سے بچہ عطا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پہلے

اکیس دن میں مراد پوری نہ ہو تو دس گیارہ دن کا ناغہ کر کے پھر اکیس دن اسی عمل کو دہرائیں۔ امید ہے کہ ان کی اہلیہ حاملہ ہو گی۔ اگر خدانخواستہ دوسرے مرحلہ میں بھی امید بر نہ ہو تو گیارہ دن کے ناغہ کے بعد تیسری بار یہی عمل دہرائیں۔ وظیفہ سے فراغت کے بعد بارگاہ رب العالمین میں رو رو کر اپنے مقصد کے لئے دعا بھی روزانہ مانگیں۔ تیسری بار بھی اگر مراد پوری نہ ہو تو صبر کریں شائد اسی میں بہتری ہو۔

شیر خوار بچوں کا علاج

شیر خوار بچے اگر بیمار ہو جائیں تو ان کو موسم کے اثرات سے بھی بچانے کا اہتمام کریں۔ طبی امداد بھی دیں اور یہ نقش ان کے گلے میں لکھ کر ڈال دیں۔ ان شاء اللہ بچہ محفوظ رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳	۳	۲۴	۷
۱۲۳	۶۱	۳۴	۱۷
۱۲۴	۷۱	۱۳۴	۱۸
۱۲	۹	۹	۳

لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا

کلمہ شریف کا تعویذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا	الہ	الا	اللہ
الہ	الا	اللہ	محمد
الا	اللہ	محمد	اللہ
اللہ	محمد	رسول	اللہ

کلمہ شریف کے تعویذ کا عامل بننے کی شرط

اس تعویذ کا عامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ صبح نماز فجر اور تلاوت قرآن پاک سے فراغت کے بعد ایک وقت متعینہ پر کم از کم پندرہ تعویذ لکھے اور ایک ہفتے کے بعد ان تعویذوں کو آٹے میں گوندھ کر پانچ پانچ تعویذ آٹے کی ایک گولی میں بند کر دے۔ پھر ان سب گولیوں کو دریا یا ایسے تالاب میں جہاں مچھلیاں ہوں، ڈال دے تاکہ مچھلیاں ان گولیوں کو کھا جائیں۔ کم از کم ایک ہزار تعویذ اس طرح لکھ کر جب دریا یا تالاب کی نذر کرے گا تو عامل ہو جائے گا۔ پھر جس مریض کو لکھ کر دے گا انشاء اللہ صحت ہوگی۔ تعویذ لکھنے میں عدد طاق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

پینے کے لیے تعویذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲
	بحق یا سبوح	

اس تعویذ کو بھی کلمہ شریف والے تعویذ کے ساتھ اسی مقدار میں لکھتے رہیں اور ساتھ ہی آٹے کی گولیوں میں رکھ کر دریا یا تالاب میں ڈالتے رہیں۔ جس مریض کو کلمہ شریف والا تعویذ باندھنے کیلئے دیا جائے، اسے پینے کیلئے بھی یہ تعویذ دیا جائے اور ہدایت کر دی جائے کہ کم از کم گیارہ روز، جب بھی پانی پئیں، اس تعویذ کے دو قطرے گلاس میں پانی ملا کر پیا جائے۔ بغیر قطرے ملائے یہ پانی نہ پیا جائے۔ نہانے کے پانی میں بھی دو قطرے ملا لیے جائیں۔

اگر جنات تنگ کرتے ہوں

اگر کسی مریض کو جنات تنگ کرتے ہوں یا جادو ٹونے وغیرہ کے اثرات بہت زیادہ محسوس ہوں، یہاں تک کہ کلمہ والے تعویذ کے استعمال سے بھی پوری طرح مریض صحت یاب نہ ہوں تو پھر اسے یہ تعویذ جس میں شیاطین کے نام ہیں، لکھ کر دیا جائے کہ مریض اسے سرہانے کے غلاف میں رکھ لے اور رات کو سوتے وقت سر سے پاؤں کے تلوؤں تک پورے جسم پر پھیر کر سرہانے کے غلاف میں رکھ دے۔ اس طرح تین روز کرے اور پھر اسے چولہے میں جلا دے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو پھر ایک تعویذ لکھ کر دیا جائے۔ اسے پانچ دن تک اسی طرح استعمال کر کے جلا دیا جائے۔ تعویذ کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اس سرہانے کو بچوں کو استعمال نہ کرنے دیا جائے تاکہ کہیں بے خیالی میں سرہانے سے نیچے نہ گر جائے اور پھر ضائع ہو جائے۔ تعویذ یہ ہے:

ابلیس	فرعون	ہامان
قارون	نمرود	شداد
ضحاک	لعنہم	اجمعین

اگر حمل ضائع ہو جاتے ہوں......

جن خواتین کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں، ان کے لئے جب حمل پیٹ میں ڈیڑھ یا پونے دو ماہ کا ہو تو اس وقت اس کا ناپ لے کر ریشمی دھاگے کے اکتالیس دھاگے اس کے ناپ کے برابر لے لئے جائیں۔ پھر ان پر درود شریف گیارہ مرتبہ، سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ اور آیت الکرسی گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک سرے سے چند انچ پر گرہ لگا کر دم کرے۔ پھر اتنے ہی فاصلے پر درود شریف، سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی اسی تعداد میں پڑھ کر دوسری گرہ لگا کر دم کرے۔ اسی طرح عمل کرتے ہوئے گرہ لگاتا جائے اور دم کرتا جائے۔ سات گرہ اس گنڈے پر لگانی ہیں اور یہ گنڈہ مذکورہ خاتون کو باندھنے کے لئے دیا جائے۔ یہ قمیض اور بنیان کے نیچے رہے۔ نہاتے وقت اسے اتار کر رکھ دیں اور نہا کر پھر پہن لیں۔ اس گنڈے میں کلمہ شریف کا تعویذ بھی باندھنے کے لئے دے دیا جائے۔ امید ہے حق تعالیٰ اپنا کرم کرے گا اور حمل ضائع نہ ہوگا ان شاء اللہ۔

مذکورہ خاتون کو تاکید کر دی جائے کہ نماز روزہ کی سختی سے پابندی کرے اور اپنی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال کر گزارنے کی سعی کرے۔ اپنے مالک اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرے اور اس سے ہر نماز کے بعد گڑگڑا کر دعا کرتی رہے۔

جب اللہ کرم کر دے اور بچہ صحیح سلامت پیدا ہو جائے تو یہ گنڈا اس بچہ کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

زندگی کے جملہ مسائل کے لئے ایک نہایت موثر اور آسان وظیفہ

درود شریف	گیارہ مرتبہ
سورہ فاتحہ	گیارہ مرتبہ
آیت الکرسی	گیارہ مرتبہ
آیت الکریمہ	گیارہ مرتبہ
سورہ قل اعوذ برب الفلق	گیارہ مرتبہ
قل اعوذ برب الناس	گیارہ مرتبہ

اس طرح کہ بسم اللہ پڑھ کر قل اعوذ برب الفلق شروع کرے اور اذا حسد کے بعد بغیر بسم اللہ پڑھے قل اعوذ برب الناس شروع کر دے۔ یعنی دونوں سورتوں کو ملا کر گیارہ مرتبہ پڑھے۔ آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔

یہ وظیفہ ہر مسئلہ اور ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ لیکن اس میں وقت کا تعین اور پابندی ضروری ہے۔ یہ وظیفہ اکیس روز ایک معین وقت پر پڑھا جائے اور روزانہ ختم کر کے اپنے اللہ سے گڑگڑا کر دعا کی جائے کہ یہ مرض اور یہ مسئلہ جو ہمیں درپیش ہے، اس کو تو اپنے کرم سے حل کر دے۔ میں نے بہت سے پریشان حال لوگوں کو اسے بتایا اور اللہ کے فضل و کرم سے سب ہی کو فائدہ ہوا ہے۔

اس جوان بیٹی کا تذکرہ جو سال بھر سے ماں باپ اور بھائی کی محبت سے محروم تھی:

ایک ایسی نوجوان بچی جو تھرڈ ائیر کی طالبہ تھی اور نماز، روزہ، پردہ کی سختی سے پابندی کرتی تھی۔ اس کے والدین اور بھائی بہن ایک سال سے اس سے ناراض تھے اور سلام وکلام بند تھا۔ اور اس کو اس

کی خطا سے بھی آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ مجھ سے ٹیلی فون پر بات ہوئی اور کہا کہ میں آپ کو اپنا نام نہیں بتا سکتی ہوں، نہ اپنے والد کا نام۔ اگر آپ کوئی وظیفہ مجھے بتائیں تو لکھ کر لفافہ میں بند کر کے اوپر لکھ دیں "ایک بیٹی کے لئے۔" اور اس لفافہ کو فلاں مقام پر پہنچا دیں۔ میں منگوا لوں گی۔ چنانچہ میں نے وظیفہ لکھ کر اس بچی کو بھیجا۔ اس نے اسے شروع کرنے کی مجھے اطلاع دے دی۔ پندرہ روز کے بعد اس نے مجھے فون کیا کہ کچھ اثر نہیں ہوا۔ میں نے اسے جواب دیا اکیس روز مکمل کرو، اس سے پہلے کوئی بات نہیں سنوں گا۔ بیس دن کے بعد اس نے فون پر بتایا کہ سارا ماحول تبدیل ہو گیا ہے اور والد صاحب فجر کی نماز پڑھ کر روتے ہوئے آئے اور آتے ہی مجھ سے لپٹ گئے۔ انہوں نے چھوڑا تو ماں لپٹ گئی۔ پھر بھائی بہنوں نے بھی اسی طرح کیا۔ میں نے بچی کو تاکید کی کہ وہ ماحول کی اس تبدیلی سے خوش ہو کر وظیفہ نہ چھوڑ دے۔ ایک روز رہتا ہے۔ اس پر بھی متعین وقت میں اسی طرح پڑھے۔ اس نے وعدہ کیا اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اللہ کریم آپ کو صحت اور زندگی سے نوازے رکھے۔ اگر مجھے زندگی میں پھر آپ کی مدد کی ضرورت پڑی تو آپ مجھے اسی طرح اپنی بیٹی سمجھ کر میرے ساتھ تعاون کریں گے۔

یہ خاتون دورے میں ہوش وحواس کھو بیٹھتی تھیں

گذشتہ سال (2001ء میں) کوئٹہ سے دو میاں بیوی بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی آئے اور کہا کہ ہم علاج کے سلسلہ میں آئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ دفتر ہے، یہاں خواتین کو میں نہیں بلاتا۔ اس نے بتایا کہ میں ہزار ڈیڑھ ہزار میل دور سے آیا ہوں، یہاں میرا نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ کوئی عزیز، نہ کوئی واقف کار ہے۔ اس لیے میں کہاں ٹھہروں گا۔ میں نے اس کی مجبوری کے باعث اسے بلا لیا وہ ٹیکسی لے کر آ گئے۔ انہیں لائبریری والے کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ باورچی سے چائے اور بسکٹ منگوا کر انہیں ناشتہ کرایا۔ پھر ان سے حالات پوچھے۔ انہوں نے بتایا کہ چار سال سے میری بیوی کو روزانہ بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ اس پر دورہ 9/10 گھنٹے ہوتا

ہے۔ اس دورے کے دوران پیشاب پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ ہم نے ڈاکٹروں، مولویوں اور پیروں سے علاج میں اسی ہزار روپے خرچ کر دیئے ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ ہمارے ایک واقف کار نے آپ کا پتہ بتایا ہے اس لیے ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ راقم نے سب سے پہلے انہیں نماز کی تاکید کی اور اپنی پوری زندگی اسلام کے مطابق گزارنے کی نصیحت کی اور ان سے وعدہ لیا کہ وہ نماز کی پابندی کریں گے۔ پھر انہیں ایک نقش کلمہ شریف کا اور اس کے ساتھ پینے کے لیے اور مذکورہ وظیفہ ایک متعین وقت پر متعین تعداد میں پڑھنے کے لیے ہدایت کی اور کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر ٹیلی فون پر بتائیں کہ تکلیف کا کیا حال ہے۔ وہ شام کی فلائٹ سے واپس چلے گئے۔ پانچ روز کے بعد ان کا فون آیا اور بتایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ چار سال میں پہلی مرتبہ پانچ دن خیریت سے گزرے ہیں اور کوئی دورہ نہیں پڑا ہے۔ راقم بھی ان کے لیے پڑھتا رہا اور دعا بھی کرتا رہا۔ اس طرح اللہ نے انہیں صحت عطا کر دی۔

انہوں نے ٹیلی فون پر بتایا کہ ہم آپ کو پینتیس ہزار روپے کا ڈرافٹ بھیج رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ پینتیس ہزار روپے مجھے بھیجنے کی بجائے کوئٹہ کے غریب اور یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں اور فاقہ کش مزدوروں میں تقسیم کر دیں۔ مجھے بھی ثواب ملے گا اور آپ کو بھی۔

اگر جنات کے مریض کا علاج مقصود ہے......

درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر سورہ جن کی ابتدائی آیتیں پڑھ لیں۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر سورہ جن کی ابتداء سے چھ آیات پڑھی جائیں۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر سورہ جن کی پہلی آیت سے نو آیات تک پڑھیں اور مریض پر دم کریں۔ پھر پندرہ منٹ کے بعد اسی عمل کو دہرائیں۔ پھر تیسری بار پندرہ منٹ کے بعد پھر اسی عمل کو دہرائیں۔ امید ہے کہ اللہ کرم کرے گا۔ اگر ایک دن کے عمل سے فائدہ نہ ہو یا کم ہو تو تین روز متواتر ایک وقت پر کیا جائے۔ پھر بھی اگر پوری صحت نہ ہو تو ایک ہفتہ کے بعد پھر اس عمل کو پانچ روز تک کیا جائے۔ امید ہے کہ اگر جسمانی مرض نہیں

ہے تو انشاء اللہ صحت ہوگی۔

روحانی عاملوں میں لیٹرے بکثرت داخل ہوتے ہیں!

روحانیت ایک ایسا علم ہے جسے ایک مومن و مسلم اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے حاصل کرتا ہے اور وہ اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے اور ان کی خدمت فی سبیل اللہ کر کے اپنی آخرت کی فلاح حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ لیکن اب ہماری عاقبت فراموشی اور دنیا طلبی کا یہ حال ہے کہ بیشتر لوگ جو تعویذ گنڈے کا کام کرتے ہیں اس علم کی اب ج سے بھی واقف نہیں۔ بازار سے نقش سلیمانی یا کسی قسم کی تعویذ گنڈے کی کتاب خرید کر یہ کام شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں کو لوٹتے اور اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں اور یہ بات بالکل فراموش کر چکے ہیں کہ آخرت میں اس فریب کاری کی بڑی سنگین سزا دی جائے گی۔

ایسے عاملوں سے بچیں!

ایک صاحب جو حافظ قرآن پاک بھی بتائے جاتے ہیں۔ وہ ہر اس شخص سے تین ہزار روپے طلب کرتے ہیں جو ان کے پاس علاج کے لیے جاتا ہے۔ ایک صاحب اپنی جوان بیٹی کو ان کے پاس لے کر گئے۔ اس حافظ نے بتایا کہ بچی پر جن مسلط ہو گئے ہیں۔ یہ کہہ کر بچی کو سامنے بٹھا کر کچھ پڑھنے لگا اور پھر بچی کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا۔ بچی چیخ اٹھی۔ باپ نے کہا کہ حافظ! بس اب نہ مارنا، میں علاج نہیں کراتا، حافظ نے تین ہزار روپے طلب کیے۔ انہوں نے اڑھائی ہزار روپے دیئے تو اس نے بڑی مشکل سے یہ رقم لی اور کہتا رہا کہ میں تو تین ہزار سے کم لیتا ہی نہیں۔

یہ عامل پھر مریض کی جان نہیں چھوڑتا

ایک اور "حاجی صاحب" کے متعلق بتایا گیا کہ اس کے پاس مریضوں کی لائن لگی رہتی ہے۔ وہ فیصل آباد میں رہتا ہے اور مریضوں کے مکمل پتے رجسٹر میں درج کرتا ہے اور ان سے رقوم وصول

کرتا رہتا ہے۔ جو مریض ایک بار پھنس جاتا ہے، اسے نچوڑ لیتا ہے اور اگر وہ آنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کے گھر بھی پہنچ جاتا ہے اور اپنا نذرانہ وصول کرتا ہے۔

جنات کے سائے سے علاج کے لیے بھینس بطور نذرانہ

فیصل آباد کے قریب واقع سمندری میں ایک عامل کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ جنات کے مسئلہ کے حل کے لیے پریشان حال لوگوں سے ایک بھینس وصول کرتا تھا۔ جس دنیا کے لیے وہ اس قدر لوٹ مار کرتا رہا اپنی زندگی کے دن پورے کر کے اس سے ہمیشہ کے لیے جا چکا ہے۔ البتہ جو مال و منال وہ جمع کرتا رہا، اس پر دوسرے قابض ہیں۔

ایک عورت بھی اس لوٹ مار میں مصروف ہے!

راولپنڈی کے ایک مریض نے بتایا کہ فیصل آباد میں ایک عورت بھی یہ کاروبار کرتی ہے اور لوگوں سے خوب مال وصول کرتی ہے۔ میں خود تین چار ماہ تک جاتا رہا۔ لیکن جب جیب خالی ہو گئی اور مرض ختم ہونے کی جگہ بڑھ گیا تو چھوڑ دیا۔

یہ واقعات بطور مثال عرض کیے ہیں۔ ورنہ اب یہ کاروبار اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ ہر بستی اور ہر قصبہ میں ایک سے زیادہ عامل مل جائیں گے۔ جنہوں نے تعویذ گنڈے کو مستقل پیشہ بنا رکھا ہے اور لوٹ مار کا سلسلہ کھلے عام جاری ہے۔

روحانی مسائل کیوں گھیرتے ہیں؟

آج سے پچاس سال پیشتر ایسے مریض جن پر جنات کا سایہ یا بھوت پریت و جادو ٹونہ ہو دس میں دیہات میں سال چھ ماہ میں کوئی ایک آدھ کہیں ہوتا تھا۔ آج ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح اللہ کے دین سے اجتماعی بغاوت کا راستہ اختیار کر لیا ہے اللہ نے بھی گویا شیاطین کو پوری چھوٹ دے دی ہے اور یہ حال ہو گیا ہے۔ اسی نوے فیصد گھرانوں میں اس مرض کے مریض

پائے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے مکار و عیار لوگوں نے اس کاروبار کو سب سے آسان و نفع بخش دیکھ کر شروع کر دیا ہے۔

جنات کی حاضری کا عمل

اللہ کی اسمائے صفات نیچے دیئے گئے ہیں۔ ان کے سامنے ان کے خواص (جلالی، جمالی، مشترک) کے ساتھ اعداد بھی دیئے گئے۔ ان اعداد کے مطابق ایک وقت مقررہ پر باوضو روزانہ سات اسمائے صفات کا ورد کریں۔ امید ہے دو ہفتہ میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ عمل اکیس روز کرے۔

☆ درود شریف 11 مرتبہ

☆ سورہ جن کی ایک آیت پھر بسم اللہ پڑھے اور سورہ جن شروع سے دو آیات تک پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھے اور ابتدا سے تین آیات تک تلاوت کرے۔ پھر بسم اللہ سے ابتدا سے چار آیات تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر بسم اللہ سے شروع سے پانچ آیات کی تلاوت کرے۔ اسی طرح دس آیات تک کی تلاوت کرے۔ یہ سات روز کرے اور پھر آٹھویں روز درود شریف اور بسم اللہ سے ابتدا سے گیارہ آیات سے بیس آیات تک تلاوت کرے اور یہ عمل بھی ایک ہفتہ کرے۔ پندرہویں روز درود شریف اور بسم اللہ سے حسب معمول اکیس سے آخر تک اس عمل کو مکمل کرے۔ پھر اس کا عامل ہو جائے گا اور انشاء اللہ جنات زدہ مریضوں کے علاج میں یہ سب سے موثر علاج ثابت ہوگا۔

مریض یا مریضہ کو دینی فرائض کی پابندی کرنے کی تاکید اور ہدایت کرے اور اپنے ان اعمال کو دینی دعوت کا ذریعہ بنائے اور مریض کے ذہن میں اس بات کو پورے یقین کے ساتھ بٹھائے کہ بیماری سے شفاء اللہ کے دست قدرت میں ہے۔ اسے راضی کریں گے تو بیماری سے نجات ملے گی۔ اسے ناراض کر کے شفاء مشکل ہے۔ عامل صرف بہانہ بنتا ہے یا ذریعہ۔ شفا اور صحت اللہ ہی عطا کرتا ہے۔

ہر قسم کے جسمانی درد کا علاج

جسم کے کسی بھی حصہ میں درد ہو، مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے، درد کی جگہ پھیرے اور پندرہ منٹ کے وقفوں سے تین بار پھیرے انشاء اللہ درد سے نجات مل جائے گی۔ وظیفہ یہ ہے۔

1۔درود شریف تین بار

2. یا قاضی الحاجات تین بار

یا دافع البلیات تین بار

یامجیب الدعوات تین بار

3. آخر میں پھر درود شریف تین بار

عام چھوٹے بچے جو دودھ پیتے ہیں ان کو تکلیف ہو تو ان کے لیے وظیفہ ہے۔

1	درود شریف	تین بار یا پانچ بار
2	یا شافی انت الشافی	تین بار یا پانچ بار
3	یا کافی انت الکافی	تین بار یا پانچ بار
4	یا حافظ انت الحافظ	تین بار یا پانچ بار
5	آیت الکرسی	ایک بار

بچے کی والدہ کو نماز کے بارے میں پوچھا جائے، اگر پابندی سے پڑھتی ہو تو اس سے کہہ دیں کہ!!

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

رات عشاء کے بعد درود شریف، سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھ کر روزانہ بچے پر دم کر دیا کرے۔

اگر نماز نہ پڑھتی ہو تو نماز کی تاکید کریں۔

جنات کے سائے کے علاج کے لیے عمل حاضرات کا طریقہ

اگر عامل محسوس کرے کہ مریض پر واقعی جنات کا سایہ ہے اور کلمہ شریف کے تعویذ اور پینے والے تعویذ سے بھی بیماری دور نہ ہو تو پھر اس کے لیے عمل حاضرات کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مریض کا جسم بھی پاک صاف ہو اور باوضو بھی ہو، عامل بھی تازہ وضو کر کے عمل کے لیے تیار ہو۔

مندرجہ ذیل چیزیں منگائی جائیں۔

1۔عطر کی شیشی

2۔مٹی کا کورا پیالہ جسے پانی نہ لگا ہو۔

3۔تلی کا تیل آدھا چھٹانک۔

4۔اگر بتی نصف درجن۔

برفی اعلیٰ قسم کی ایک سیر پانچ چھٹانک، لڈو اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک، گلاب جامن یا اور کوئی تیسری مٹھائی ایک سیر پانچ چھٹانک، انگور اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک، آم یا امرود اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک، کھجور اعلیٰ قسم ایک سیر پانچ چھٹانک۔

ایک سفید کاغذ پر جس میں لکیریں نہ ہوں۔ حسب ذیل فلیتہ تحریر کریں۔

بن عبداللہ کوتوال پر انگلی سے تھوڑا سا عطر لگا کر مریض کو دے دیں۔ چراغ یعنی مٹی کے پیالے میں تلی کا تیل اتنا ڈال دیا جائے جس میں روئی بتی جل سکے۔ مریض دو زانو بیٹھے اور اس کے سامنے چراغ جلا کر رکھ دیا جائے اور اسے ہدایت کی جائے کہ فلیتہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر چراغ کے سامنے رکھے۔ اس طرح کہ بن عبداللہ پر لگا ہوا عطر سامنے ہو، عامل یہ عزیمت پڑھے۔ عزمت

علیکم واقسمت علیکم ملکان سلطان الجن والانس زود حاضر شود حق سلیمان بن داؤد علیھم ا............ امید ہے کہ اگر واقعی جنات کا اثر ہے تو پانچ منٹ میں حاضر ہو کر مریض کی زبان میں بات کرے گا۔ اسے توبہ کرائی جائے اور عمل ختم کر کے فلیتہ چراغ میں جلا دیا جائے۔ مٹھائی اور فروٹ غریب بچوں اور فاقہ کش گھرانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ حاضرات کا یہ عمل ناگزیر حالات ہی میں کیا جائے۔ بلاوجہ نہ کیا جائے۔ اس کے مضر اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔

اس سے پہلے سورہ جن پڑھ کر تین روز دم کر کے دیکھا جائے اور امید یہی ہے کہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ سورہ جن سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف اور تین بار آیت الکرسی پڑھی جائے۔ پھر سورہ جن کی گیارہ آیات پڑھ کر پھر سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر پوری سورہ جن پڑھ کر دم کیا جائے۔

اللہ کے اسماء پر عامل ہونے کا طریقہ

جن اسمائے صفات کے سامنے جو اعداد درج کیے گئے ہیں اتنی تعداد میں روزانہ اللہ کے ذاتی نام کے ساتھ ملا کر اسے پڑھا جائے۔ اس طرح کے پہلے دن ایک وقت مقرر کر لیں پھر اکیس روز اسی وقت پر اور اسی مقدار میں پڑھیں۔ باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ پہلے درود شریف پڑھیں پھر شروع کریں۔

1	اللـــه الملک	90 بار
2	اللـــه القدس	170
3	الله السلام	131
4	اللـــه المومن	136
5	اللـــه المهيمن	145
6	الله العزيز	94
7	الله الجبار	206
8	اللـــه المتكبر	662
9	الله الخالق	731

آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ دوسرے روز ٹھیک اسی وقت پر

باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اسی طرح پڑھیں۔

1 الله الباری 212بار

2 الـلـه 236

المصور

3 الله الغفار 1281

4 الله القهار 306

5 الـلـه 14

الوهاب

6 الله الرزاق 308

7 الله الفتاح 489

8 الله الحليم 150

9 الـلـه 904

القابض

آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ تیسرے دن ٹھیک اسی وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ کے اسمائے گرامی پڑھیں۔

1 الله الباسط 72بار

2 الله الرافع 351

3 الـلـه 1481

الحافض

4 الله المعز 117

5 الله السميع 180

6 الله البصير 302

7 الله الحكيم 78

8 الله العادل 104

9 اللہ اللطیف 129

آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ چوتھے روز ٹھیک اسی وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور اللہ کے اسمائے گرامی شروع کرنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر شروع کریں۔

1 الله الخير 813بار

2 الله الرقيب 312

3 الـلـه 95

الحسيب

4 الـلـه 137

والواسع

5 الله الحكم 68

6 الله الودود 20

7 الله معظم 1050

8 الله الغفور 1286

9 الـلـه 526

الشكور

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر پانچویں روز ٹھیک اسی وقت باوضو ہو کر بیٹھیں اور ان اسمائے گرامی کو پڑھیں۔

1 الله العلی 110بار

2 الله الکبیر 232

3 اللـــــه الحفیظ 998

4 اللـــــه المقیب 550

5 اللـــــه الحسیب 80

6 الله الجلیل 73

7 الله الکریم 270

8 اللـــــه المجید 57

9 الله الباعث 573

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر چھٹے روز ٹھیک اسی وقت پھر باوضو ہو کر بیٹھیں اور ان اسمائے گرامی کا ورد کریں۔

1 الله الشهید 319بار

2 الله الحق 108

3 الله الحمید 62

4 اللـــــه المحصی 148

5 الله المبدی 56

6 الله المعید 124

7 الله المحی 68

8 اللـــــه الممیت 490

9 الله الحی 68

آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر ساتویں روز ٹھیک اسی وقت پھر باوضو ہو کر بیٹھیں اور ان اسمائے الٰہی کا ورد کریں۔

1 الله القیوم 156بار

2 الله الواحد 14

3 الله الصمد 134

4 الله القادر 305

5 اللـــــه المقتدر 477

6 الله المقدم 184

7 الله الموخر 846

8 اللہ الاول 37

9 اللہ الآخر 1008

پھر آٹھویں روز ٹھیک اسی وقت پھر باوضو ہو کر بیٹھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ کے ان اسمائے گرام کا ورد کریں۔

1 اللہ الباطن 62بار

2 اللہ الظاہر 1106

3 اللہ الوالی 47

4 اللہ المتعالی 551

5 اللہ البر 202

6 اللہ التواب 409

7 اللہ المغنی 1060

8 اللہ المنعم 200

9 اللہ النعیم 170

آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر نویں روز ٹھیک مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور اللہ کے اسمائے گرام کا ورد کریں۔

1 اللہ العفو 156بار

2 اللہ الرئوف 280

3 اللہ المالک الملک 212

4 اللہ ذوالجلال 801

5 اللہ والکرام 299

6 اللہ الرب 202

7 اللہ المقسط 209

8 اللہ الجامع 114

9 اللہ المغنی 1100

آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر دسویں روز ٹھیک مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھیں اور اللہ کے اسمائے گرامی کا ورد کریں۔

1 اللہ المعطی 129بار

2 اللہ المانع 161

3 اللہ الضار 1001

4 اللہ النور 256

5 اللہ الہادی 256

6 اللہ النافع 201

7 اللہ البدیع 86

8 اللہ الباقی 113

9 اللہ الوارث 707

آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ پھر گیارہویں روز ٹھیک متعینہ وقت پر باوضو ہو کر اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے اسمائے گرامی کا ورد کریں۔

1 اللہ الرشید 514بار

2 اللہ الصبور 296

3 اللہ القوی 116

4	اللہ الوکیل	66
5	اللہ المتین	500
6	اللہ الولی	46

ان گیارہ دنوں کے اس عمل سے آپ عامل ہو جائیں گے۔ پھر جب جس بیمار پر بھی اللہ کے پاک اسمائے گرامی پڑھ کر دم کریں گے اللہ اسے شفا دے گا انشاء اللہ اگر عامل محسوس کرے کہ مریض کو جادو ٹونہ یا جنات وغیرہ کا سایہ ہے تو اللہ کے جلالی اسماء میں سے کوئی سے گیارہ اسماء منتخب کر کے پہلے درود شریف اور آیت الکرسی پڑھ کر اللہ کے جلال اسماء تین تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور دم صبح شام تین روز کیا جائے، امید ہے مرض دور ہو جائے گا۔ ورنہ کمی ضرور آئے گی۔ اگر کمی ہو تو دم سات روز صبح و شام کیا جائے۔ مریض سے نماز کے بارے میں معلوم کر لیا جائے، اگر وہ نماز نہ پڑھتا ہو تو اسے سخت تاکید کی جائے کہ وہ نماز پابندی سے پڑھا کرے کیونکہ جس پروردگار نے ہمیں پیدا کیا ہے اگر اسی سے بغاوت کر کے زندگی گزاریں گے تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی عامل اسے تندرست کر سکے۔

جسمانی درد کا علاج

یا قاضی الحاجات	سات مرتبہ
یا دافع البلیات	سات مرتبہ
یا شافی الامراض	سات مرتبہ
یا ارحم الراحمین	سات مرتبہ

اور آخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر درد والے حصہ پر دم کیا جائے اور پندرہ منٹ کے بعد پھر اسی طرح دم کیا جائے اور پھر پندرہ منٹ کے بعد تیسری مرتبہ دم کیا جائے۔ ان شاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔ یہ عمل خود مریض کو یاد کرا دیا جائے اور وہ خود دم کر لیا کرے، صحت یاب ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ (یہ عمل پہلے سے بیان شدہ عمل سے مختلف ترتیب والا ہے۔)

عمل سورۂ جن

باوضو ہو کر ایک جگہ بیٹھ جائے اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر سورۂ جن کی سات آیات پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔ سورۂ جن پہلی آیت سے چودھویں آیت تک پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور سورۂ جن پہلی آیت سے اکیس ویں آیت تک پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پہلی آیت سے اٹھائیں آیت تک پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پہلی آیت سے اٹھائیس آیت تک پڑھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پہلی آیت سے آخر تک پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے۔ یہ عمل اکیس روز ایک مقررہ وقت پر کیا جائے۔ اکیس دن کے بعد عامل ہو جائے گا اور جس مریض پر جنات کا سایہ ہو اس پر دم کرے۔ صبح و شام تین روز دم کرنے سے مریض تندرست ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

سورۂ البقرہ کا عمل

قرآن پاک کی دوسری سورت سورہ بقرہ ہے جو سب سے بڑی سورت ہے اور تقریباً اڑھائی پاروں پر مشتمل ہے۔ جس میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں۔ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس کے فیوض و برکات بے انتہا ہیں۔ اگر کوئی شخص اس سورۂ پاک کا عامل ہو جائے اور پھر اس کی تلاوت کا روزانہ اتنا اہتمام کر سکے کہ کم از کم سات رکوع تلاوت کر لیا جائے تو اس کے گھر میں نہ جنات کا سایہ رہے گا، نہ کسی کا جادو چل سکے گا اور نہ ٹونہ۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دن ایک ایسا وقت مقرر کرے جس کی روزانہ پابندی کی جا سکے۔ یہ اکیس روز کا عمل ہے۔ جو وقت اپنے حالات و مصروفیات کے پیش نظر مقرر کرے، اس پر باوضو ہو کر کسی مصلی یا چٹائی پر بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر سورۂ بقرہ کی تین آیات پڑھے۔ اس کے بعد پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ابتداء سے دوسرے رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے چوتھے رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے پانچ رکوع تک

تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتدا سے تلاوت شروع کرکے پہلے رکوع تک جائے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدا سے ساتویں رکوع تک تلاوت کرے۔ یہ پہلے دن کا وظیفہ مکمل ہوگیا۔ اب اٹھ کھڑا ہو اور مصلیٰ یا چٹائی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

دوسرے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر مقررہ جگہ پر بیٹھے، گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتدا سے تلاوت کرے اور پہلے رکوع تک جائے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدا سے دوسرے رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدا سے تیسرے رکوع تک تلاوت کرے، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے چوتھے رکوع تک تلاوت کرے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدا سے پانچویں رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدا سے چھٹے رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر ابتدا سے ساتویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتدا سے آٹھویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدا سے نویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے دسویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے گیارہ رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتداء سے بارہویں رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے تیرہویں رکوع تک تلاوت کرے۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ابتداء سے چودہویں رکوع تک تلاوت کرکے اٹھ کھڑا ہو۔ دوسرے دن کا وظیفہ مکمل ہوگیا۔ مصلیٰ یا چٹائی جو بھی ہو، اسے بھی سمیٹ کر الگ رکھ دے۔

تیسرے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ابتداء سے سورہ بقرہ پندرہویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف پڑھ کر ابتداء سے سولہویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر ابتداء سے سترہویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر

درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدا سے اٹھارویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے انیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدا سے بیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدا سے اکیسویں رکوع تک تلاوت کرے اور اٹھ کھڑا ہو کہ تیسرے دن کا عمل مکمل ہوگیا۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

چوتھے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر ابتداء سے بائیسوں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے تئیسویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے چوبیسویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے پچیسویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے چھبیسویں رکوع تک تلاوت کرے پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتدا سے ستائیسویں رکوع تک تلاوت کرے۔ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور ابتداء سے اٹھائیسویں رکوع تک تلاوت کرے اور اٹھ کھڑا ہوا، چوتھے روز کا عمل مکمل ہوگیا۔ مصلی وغیرہ بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

پانچویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور آج انیسواں رکوع پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو کہ آج سے عمل صرف ایک رکوع تک ہی رہے گا۔

چھٹے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ حسب معمول درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور پھر تیسویں رکوع کی تلاوت کرکے اٹھ کھڑا ہو۔ اٹھنے سے پہلے درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اللہ سے دعا بھی عاجزی کے ساتھ کرے کہ وہ نیک اعمال کی توفیق دیئے رکھے۔

ساتویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اکتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو۔ اٹھنے سے پہلے عاجزانہ دعا کا

اہتمام کرتا ہے۔

آٹھویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو۔ اٹھنے سے پہلے عاجزانہ دعا کرنا نہ بھولے۔

نویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تینتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو اور دعائے عاجزانہ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

دسویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر چونتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کر کے عمل ختم کر کے اٹھ جائے اور مصلی بھی الگ رکھ دے۔

گیارہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پینتیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے حق میں اور تمام مسلمانوں کے حق میں اور جملہ انسانوں کے حق میں دعائے خیر کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

بارہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر چھتیسویں رکوع کی تلاوت سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر عاجزی کے ساتھ دعائے خیر کرے اور اٹھ کھڑا ہو مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

تیرہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سینتیسویں رکوع کی تلاوت کرے تلاوت سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعائے خیر عجز و انکساری کے ساتھ مانگے پھر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

چودھویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اڑتیسویں رکوع

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

کی تلاوت کرے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعائے خیر مانگے۔ پھر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

پندرہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر انتالیسویں رکوع کی تلاوت کرے۔ تلاوت سے فراغت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر نہایت عاجزی سے اپنے لیے اور پوری امت مسلمہ کی فلاح و بہبود کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو مصلی بھی اٹھا کر الگ کھ دے۔

سولہویں روز وقت مقررہ پر مقررہ جگہ بیٹھ کر پہلے درود شریف پڑھے درود شریف حسب معمول گیارہ مرتبہ پڑھے پھر چالیسویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری دل سوزی کے ساتھ اپنے اللہ سے اپنی اور پوری امت مسلمہ کیلئے دعائے خیر مانگے اور پھر اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

سترہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر پہلے و دوسرے رکوع کی تلاوت کرے۔ تلاوت کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر عجز و انکساری کے ساتھ اپنے خالق و مالک سے اپنی اور پوری ملت اسلامیہ کے لیے دعائے خیر مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

اٹھارہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیاہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر تیسرا اور چوتھا رکوع تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنے لیے اور پوری امت اسلامیہ اور انسانیت کے لیے دعائے خیر کرے۔ پھر اٹھ کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

پھر انیسویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر چوتھے اور پانچویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور عاجزی کے ساتھ اپنے حوالہ سے دعائے خیر کرے۔ اپنے لیے بھی اور پوری ملت کے ساتھ پوری انسانیت کے لیے

دعائے خیر کرے۔ پھر کھڑا ہو اور مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

بیسویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھر چھٹے رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور آیت الکرسی پڑھے۔ پھر عاجزی کے ساتھ اپنے مالک و پروردگار سے دعائے خیر کرے اور اٹھ کھڑا ہو مصلی بھی اٹھا کر الگ رکھ دے۔

اکیسویں روز مقررہ وقت اور جگہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف اور آیت الکرسی پڑھے۔ پھر ساتویں رکوع کی تلاوت کرے اور آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے پروردگار سے دعائے خیر کرے۔ اپنے لیے بھی اپنی ملت اسلامیہ کے لیے بھی اور پوری انسانیت کی فلاح کے لیے بھی۔ یہ چونکہ وظیفہ کا آخری روز ہے اور اسی دن اللہ کا خصوصی کرم ہوتا ہے۔ اس لیے جتنی بھی دیر دعائیں مانگی جائیں مانگے اور جتنا بھی خشوع وخضوع کا اظہار کیا جاسکے کرے۔ انشاء اللہ آخری روز کی دعائیں مقبول ہوں گی۔

سورہ اخلاص کا عمل

سورہ اخلاص کا نقش ایک ہزار کی تعداد میں لکھ کر آٹے کی گولیاں بنا کر ہر گولی میں پانچ تعویذ رکھے اور ہر ہفتے جتنے نقش لکھے، آٹے کی گولیوں میں ڈال کر دریا میں ڈال دے تاکہ مچھلیاں انہیں کھا جائیں۔ اس کے بعد نقش کا عامل ہو جائے گا اور جس مرض کے لیے بھی اسے دے گا۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ عامل کے لیے لازم ہے کہ ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید کرے اور حرام کمائی سے بچے اور حلال کمائی پر اکتفا کرے۔ نقش یہ ہے۔

(۴۸) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لم یلد	الصمد	اللہ	احد	ھو اللہ	قل
ولم یولد	لم یلد	الصمد	اللہ	احد	ھو اللہ
ولم یکن	ولم یولد	لم یلد	الصمد	اللہ	احد
لہ	ولم یکن	ولم یولد	لم یلد	الصمد	اللہ
کفواً	لہ	ولم یکن	ولم یولد	لم یلد	الصمد
احد	کفواً	لہ	ولم یکن	ولم یولد	لم یلد

آیت الکرسی کا وظیفہ

آیت الکرسی کا عامل بننے کے لیے متعلقہ شخص ایک وقت ایسا متعین کرے جس کی پابندی کر سکے۔ یہ عمل اکتالیس روز کا ہے۔ وقت معینہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور آیت الکرسی تین سو مرتبہ پڑھے اور پھر آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر اٹھ کھڑا ہو۔ اسی طرح روزانہ باوضو ہو کر یہ عمل دہراتا رہے۔ درود شریف اول بھی گیارہ مرتبہ اور آخر میں بھی گیارہ مرتبہ پابندی سے پڑھے اور آیت الکرسی تین سو بار پڑھے۔ اس تعداد سے نہ کم ہو نہ زیادہ۔ اکتالیس دن کے بعد عامل ہو جائے گا۔ پھر جس مرض کے لیے بھی اسے استعمال کرے گا انشاء اللہ

مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ اسے پڑھ کر مریض پر صبح و شام دم بھی کر دیا کرے اور پانی پر بھی دم کر کے دے اور کم از کم گیارہ دن پانی پینے کی تاکید کرے۔ ان گیارہ دنوں میں دم کیے ہوئے پانی کے علاوہ پانی نہ پیئے۔ اس کی تاکید کر دی جائے۔

سورہ فاتحہ کا عمل

سورہ فاتحہ کے لیے کسی وظیفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے جب بھی موقع ملے دن رات میں ایک بار پڑھ لیا کرے۔ یہی عمل کافی ہے۔ اس پہلی سورہ پاک کے بہت سے نام ہیں جن میں سے ایک نام سورہ شفاء بھی ہے۔ اس لیے ہر مریض پر دم کے لیے بھی یہ مفید ہے اور پانی پر دم کر کے پلانا بھی مفید ہے۔ مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید کے ساتھ اس کو پڑھنے کی بھی تاکید کریں کہ وہ خود بھی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرے۔ اپنے جسم کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے اور جسم کے جس حصہ میں درد معلوم ہو وہاں خصوصی طور پر تین بار پڑھ کر دم کرنے سے فائدہ ہوگا۔ یہ دم پندرہ پندرہ منٹ کے وقفے سے تین بار دم کرے۔

آج کل تعویذ گنڈوں کا کاروبار بہت چل رہا ہے۔ بیشتر لوگوں نے اسے پیشہ بنا لیا ہے۔ غریب مریضوں سے ٹھوک بجا کر پیسے وصول کرتے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اسے پیشہ نہ بنایا جائے۔ اللہ کی رضا کے لیے ہی خدمت کی جائے اور اللہ ہی سے دنیا اور آخرت کی فلاح طلب کی جائے۔ اب تو دیواروں پر عاملوں نے مریضوں کو شرطیہ علاج کے اشتہار بھی لکھوا رکھے ہیں اور حال یہ ہے کہ ان اشتہاری عاملوں میں تقریباً اسی فیصد وہ لوگ ہیں جنہوں نے بازار سے نقش سلیمانی قسم کی کتابیں لے کر یہ کاروبار شروع کیا ہے۔

آج تک استاد محترم کی نصیحت پر کاربند ہوں!

میں نے یہ علم اپنے مرشد استاد حضرت مولانا مفتی محمود محمود الوری رحمتہ اللہ علیہ سے باقاعدہ حاصل کیا۔ پاکستان میں ایک اور بزرگ مولانا عطاء اللہ ہندی صاحب نے بھی از راہ کرم کچھ پڑھایا اور عمل کرایا۔ دونوں بزرگوں نے نصیحت کی تھی کہ اسے ذریعہ روزگار نہ بنا لینا۔ فی سبیل اللہ خدمت

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

خلق کرو گے تو اثر بھی ہوگا اور آخرت کے اجر عظیم کے مستحق بھی ہو گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے پچاس برس سے فی سبیل اللہ ہی لوگوں کی خدمت کی ہے اور کسی سے کوئی ہدیہ یا معاوضہ نہیں لیا۔

میری زندگی کا سب سے خوفناک روحانی علاج

سب سے پہلا اور خوفناک ترین علاج میں نے اس وقت کیا جب میری عمر سترہ یا اٹھارہ سال کی تھی اور علم حاضرات کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں، میں نے حضرت مفتی صاحب کے فرمان کے مطابق ریاست الور کے دیہات و قصبات کا دورہ کیا تھا۔ ایک بزرگ چودھری مان خان صاحب نے اپنے اونٹ پر بٹھا کر دورہ کرایا۔ دورہ کے دوران ہم جب گوبند گڑھ قصبہ میں محترم قاری حافظ محمد رمضان صاحب کے پاس پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ میرے پڑوس میں ایک ہندو بنیا کی نوجوان بچی پر جنات کا سایہ ہے۔ ہندوؤں کے بڑے بڑے معالج، برہمن اور مسلمانوں کے بہت سے مولوی علاج کے لیے آئے مگر سب ناکام رہے۔ میں نے نوجوانی کے جوش میں کہہ دیا کہ چلو میں علاج کروں گا۔ انشاء اللہ مریضہ ٹھیک ہو جائے گی۔ مریضہ کے والد کو اطلاع دی گئی۔ اس نے بلا لیا۔ اور مریضہ کو دکھایا اور تکلیف کی صورت حال سے بھی آگاہ کیا۔ راقم نے حاضرات کے سلسلے میں ضروری چیزیں منگوا لیں اور پھر مریضہ کو بٹھا کر علاج شروع کر دیا۔ گرد و نواح کے مردوں اور عورتوں کا میلہ لگ گیا۔ جب راقم نے اپنا عمل شروع کیا تو دو منٹ کے بعد مریضہ کا دوپٹہ سر سے دور جا گرا اور اس کے سر کے بال کھل کر کھڑے ہو گئے۔ تماشائی بھاگ کھڑے ہوئے۔ مریضہ بھی اسی خوفناک حالت میں کھڑی ہو گئی اور حصار سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ میرے دل پر ایک خوف طاری ہو گیا مریضہ نے حصار سے باہر ہونے کی کوشش کی تو جیسے اسے دیوار سے ٹکر لگی ہو وہ واپس حصار میں آ گئی باہر نہ جا سکی اور پھر توبہ کرنے لگی اور معافی مانگنے لگی۔ یہ دیکھ کر میرا خوف بھی دور ہو گیا۔ دو تین منٹ میں جنات سے پوری طرح توبہ کرا کے اور معافی منگوا کر اور یہ وعدہ لے کر چھوڑا کہ آئندہ اسے تنگ کرنے نہیں آئیں گے۔ مریضہ ہوش میں آ گئی اور سب نے دیکھ لیا کہ اللہ نے ایک نوآموز نوجوان کی لاج رکھ لی۔

مریضہ کا باپ چاندی کے روپوں کی ایک تھال بھر کر لایا اور میرے سامنے رکھ کر کہنے لگا کہ آپ نے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہے کہ میری بیٹی کی جان بچادی۔ یہ نذرانہ قبول کرلیں۔ میں نے کہا کہ میرے استاد نے مجھے ایسے نذرانوں سے منع کر دیا ہے۔ آپ یہ ساری رقم اپنی بستی کے غریب مزدوروں، بیوہ، غریب عورتوں اور یتیم بچوں میں تقسیم کردیں۔ وہ آپ کے لیے بھی دعائیں کریں گے اور میرے حق میں بھی دعا کریں گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کے بعد وہ بچی مکمل صحت یاب ہو گئی۔ یہ جنات کے علاج کا سب سے پہلا خوفناک معاملہ تھا جس میں اللہ نے کامیابی بخشی۔

بعض چھوٹی سورتوں کے وظائف

سورہ والضحیٰ کا عمل

اپنے مکان کے ایک کمرے میں باوضو ہو کر پہلے روز جو وقت چاہے اپنی مصروفیات و حالات کے پیش نظر مقرر کرے اور پھر اکیس روز اسی وقت کی پابندی کرے۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سورہ والضحیٰ ایک سو اکیس 121 مرتبہ پڑھے اور پھر آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اللہ سے دعا مانگ کر اٹھ کھڑا ہو اور مصلیٰ بھی اٹھا کر الگ تہہ کر کے رکھ دے۔

دوسرے روز وقت مقررہ پر درود شریف گیارہ مرتبہ باوضو ہو کر پڑھے اور پھر ایک سو پچیس 125 مرتبہ اس سورہ کی تلاوت کرے اور آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور پھر دعا مانگ کر اٹھ کھڑا ہو اور مصلیٰ بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ رکھ دے۔

تیسرے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک سو ستائیس 127 مرتبہ سورہ والضحیٰ کی تلاوت کرے۔ آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلیٰ بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔ یہ مصلیٰ اسی کام کے لیے مخصوص رہے اور اسے اور کوئی استعمال نہ کرے۔

چوتھے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورہ والضحیٰ ایک سو اکتیس 131 بار تلاوت کرے آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو مصلیٰ بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

پانچویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ والضحیٰ ایک سو پینتیس 135 بار تلاوت کر کے آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنے اللہ سے عاجزی کے ساتھ اپنے مقاصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلیٰ بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

چھٹے روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر درود پاک گیارہ مرتبہ پڑھے اور پھر سورہ والضحیٰ ایک سو انتالیس 139 بار تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

ساتویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ والضحیٰ ایک سو تینتالیس 143 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عجز وانکساری کے ساتھ اپنے اللہ سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

آٹھویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ والضحیٰ ایک سو سینتالیس 147 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر عاجزی کے ساتھ اپنے پروردگار سے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

نویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ والضحیٰ ایک سو اکیاون 151 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ عاجزی سے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

دسویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ والضحیٰ ایک سو ترپن 153 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعا کر کے اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

گیارہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ والضحیٰ ایک سو ستاون 157 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے پروردگار سے عاجزی سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور پھر اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعین جگہ پر رکھ دے۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

بارہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ الضحیٰ ایک سو اکسٹھ 161 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعین جگہ پر رکھ دے۔

تیرہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ الضحیٰ ایک سو پینسٹھ 165 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے پروردگار سے اپنے مقصد براری کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعین جگہ پر رکھ دے۔

چودہویں روز مقررہ وقت پر باوضو ہو کر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ الضحیٰ ایک سو انہتر 169 مرتبہ تلاوت کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے عاجزانہ انداز میں دعا کرے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے متعینہ جگہ پر رکھ دے۔

پندرہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۃ الضحیٰ ایک سو اکہتر 171 بار تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے مالک وخالق سے اپنے مقصد کے حصول کے لیے گڑگڑا کر دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعینہ جگہ پر رکھ دے۔

سولہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۃ الضحیٰ ایک سو تہتر 173 بار تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلی بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

سترہویں (17 ویں) روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۃ والضحیٰ ایک سو 177 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ دورد شریف پڑھے اور پوری عجز و

انکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلیٰ بھی اٹھا کر طے کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

اٹھارہویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۃ الضحیٰ ایک سو اکیاسی 181 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز و انکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلیٰ بھی اٹھا کر طے کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

انیسویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۃ الضحیٰ ایک سو اٹھاسی 188 مرتبہ تلاوت کرے۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پوری عجز و انکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو۔ مصلیٰ بھی اٹھا کر تہہ کر کے الگ متعلقہ جگہ پر رکھ دے۔

اکیسویں روز وقت مقررہ پر باوضو ہو کر بیٹھے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورۃ الضحیٰ ایک سو ستانوے 197 مرتبہ تلاوت کرے آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے مالک و خالق پروردگار سے آخری مرتبہ پورے عجز و انکسار کے ساتھ اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے۔ یہ چونکہ اس چلے کی آخری دعا ہے۔ اس لیے تمام مسنون دعائیں بھی جو یاد ہوں، انہیں پڑھ کر پھر اپنی زبان میں اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے اور اٹھ کھڑا ہو اور شکرانہ کے دو نفل پڑھے کہ اس ذات پاک نے وظیفہ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

سورۃ الم نشرح اور سورۃ والتین کا عمل

اسی طرح انہی اعداد و شمار اور مقررہ اوقات میں سورۃ الم نشرح اور سورۃ والتین کا وظیفہ بھی مکمل کیا جائے۔ اس بات کا سختی سے اہتمام کیا جائے کہ جتنے اعداد و شمار جس دن کے لیے درج کیے گئے ہیں ان میں کسی روز بھی کوئی کمی بیشی نہ ہونے پائے۔ مکمل ہونے کے بعد ان سورتوں کا عامل ہو جائے گا اور جس شخص کا کاروبار بند ہو گیا ہو، اسے ان سورتوں کو صبح نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد

درود شریف کے ساتھ تین تین بار پڑھ کر دعا مانگنے کی ہدایت کی جائے۔ ان شاء اللہ تھوڑے دنوں کے اندر ہی وہ اس وظیفہ کی برکات دیکھے گا۔ دنیوی کاروبار کے علاوہ ان کی تلاوت مذکورہ تعداد میں روزانہ کرنے سے آخرت کی نجات و بخشش کا ذریعہ بھی ہوگا۔ جس گھر میں یہ معمول ہوگا اس گھر میں جادو ٹونہ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ لیکن متعلقہ آدمی کو نصیحت کر دی جائے کہ وہ نماز روزہ کے ساتھ تمام اسلامی احکام کی پابندی کرنے کو زندگی کا معمول بنا لے اور رزق حلال کھائے، حرام سے پرہیز کرے۔

(اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا)

"اے اللہ! تو لوگوں کا پروردگار ہے، تکلیف دور فرما اور شفا بخش کیونکہ تو شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ دے۔"

مریض ان تعلیمات پر ساٹھ دن تک مسلسل عمل کرتا رہے، اگر مرض ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوبارہ اس پر دم کریں اور کلونجی کے تیل پر دم کر کے دیں۔

علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: ایک خاتون کو اس کا باپ اور بھائی میرے پاس لے کر آئے، وہ خاموش تھی، بات نہیں کر سکتی تھی، بلکہ منہ بھی نہیں کھول سکتی تھی حتیٰ کہ کھانے کے لئے بھی، الا یہ کہ وہ اس کا منہ زبردستی کھول دیں اور اسے جوس اور دودھ وغیرہ پلا دیں، اس کی یہ حالت ۳۵ دن سے اسی طرح سے تھی۔

میں نے اس پر دم کیا تو بولنے لگ گئی۔ الحمد اللہ

دوسرا نمونہ: ایک خاتون نے بتایا کہ اسے ٹانگ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے، میں نے کہا: شاید اسے کوئی جسمانی بیماری ہوگی، لیکن چونکہ وہ بمشکل چل سکتی تھی، اس لئے میں نے اس پر دم کرنا شروع کیا، ابھی اس نے سورۂ فاتحہ کو ہی سنا تھا کہ اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ گیا اور اس نے بتایا کہ وہی ہے جس نے اس کی ٹانگ پکڑ رکھی ہے، سو میں نے اسے نکل جانے کا حکم دیا، وہ نکل گیا تو عورت اپنے فطری انداز سے چلنے کے قابل ہوگئی۔

الحمد اللہ

تیسرا نمونہ

ایک شخص میرے پاس آیا جس کا منہ دائیں طرف واضح طور پر مڑا ہوا تھا، میں نے اس پر دم کیا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگا، اور اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی تھی، میں نے جن کو سمجھایا کہ یقیناً اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہوگا، اور تم پر یہ بات حرام ہے کہ تم کسی مسلمان کو ایذا پہنچاؤ، جن نے میری بات مان لی اور اس سے نکل گیا، جس کے بعد اس کا منہ بالکل سیدھا ہو گیا۔ الحمد اللہ

چوتھا نمونہ

میرے پاس ایک لڑکی کا والد آیا اور اس نے اپنی بیٹی کی حالت یوں بیان کی: میری بیٹی ایک اندوہناک حادثے سے دوچار ہوگئی ہے اور دو ماہ سے بے ہوش پڑی ہے، اب سن تو لیتی ہے لیکن بول نہیں سکتی، اس کے جسم کا کوئی حصہ حرکت نہیں کرتا، اور کچھ کھا بھی نہیں سکتی، اور اس وقت شہر کے ایک اچھے ہسپتال میں پڑی ہے، جہاں ڈاکٹروں نے اسے نیند آور گولیاں کھلا کر سلا دیا ہے اور ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے سارے ٹیسٹ بالکل درست ہیں، اور انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ البتہ انہوں نے اس کے نرخرے میں ایک سوراخ کر دیا ہے تاکہ وہ سانس لے سکے، اور ناک سے ایک پائپ داخل کر دیا ہے تاکہ اسے غذا دی جا سکے اور وہ اپنی زندگی کے باقی ایام اسی حالت میں اور اسی چارپائی پر پڑی گزار دے۔"

میں نے اس لڑکی کا قصہ سنا، اور اگر شیخ سعید بن مسفر قحطانی حفظہ اللہ کی خصوصی سفارش نہ ہوتی تو میں اس کا علاج کرنے کے لئے خود چل کے اس کے پاس نہ جاتا، کیونکہ یہ میری عادت نہیں، سو مجھے مجبوراً جانا پڑا۔ ہسپتال سے خصوصی طور پر میرے لئے اجازت نامہ لیا گیا کہ میں ملاقات کے اوقات کے علاوہ دوسرے وقت میں جا کر مریضہ کا علاج کر سکوں۔ میں گیا تو واقعتاً اس کی حالت وہی تھی جو اس کے والد نے بیان کی تھی، انتہائی کمزور ہو چکی تھی اور بولتی بھی نہیں تھی۔ میں نے اس سے جادو کی کچھ علامات کے متعلق سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور

مجھے کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اسے کیا ہے۔ اس دوران مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا۔ چنانچہ میں نے نماز میں اس کے لئے دعا کی، پھر واپس لوٹے اور سورۃ الفلق کو اس پر پڑھا، نیز یہ دعا بھی پڑھی: (اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَأْسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا)

وہ لڑکی اللہ کے فضل و کرم سے بولنے لگ گئی، اس کا باپ اور بھائی خوشی کے مارے رونے لگ گئے۔ اور اس کا باپ میرے سر کا بوسہ لینے کے لئے اٹھا، میں نے اسے سمجھایا کہ کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ نہ رکھو کہ وہ شفا دے سکتا ہے کیونکہ شفاء اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اسی نے یہ لکھ رکھا تھا کہ تمہاری بیٹی کو میرے ہاتھوں اور اس گھڑی میں شفا نصیب ہوگی، سو اللہ کا شکر ادا کرو!!

اس لڑکی نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی: اب میں ہسپتال سے جانا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد ایک مدت گزر گئی، پھر اس کا بھائی آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب وہ لڑکی خیریت سے ہے اور وہ مجھے دعوت دینے آیا ہے، میں نے اسے انکار کر دیا، اس خدشہ کی بناء پر کہ کہیں یہ دعوت میرا معاوضہ نہ بن جائے۔

پانچواں نمونہ

ایک نوجوان مرض کی حالت میں میرے پاس آیا، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگ گیا، اور اس نے بتایا کہ فلاں جادوگر نے اس نوجوان پر جادو کرنے کے لئے میری ڈیوٹی لگائی ہے اور اس پر جو جادو کیا گیا ہے وہ اس کے گھر کی دہلیز میں پڑا ہوا ہے۔ میں نے اسے اس سے نکل جانے کا حکم دیا تو وہ نکل گیا، پھر اس کے گھر والے گھر میں گئے اور گھر کی دہلیز کو کھودا تو واقعتاً وہاں پر کچھ کاغذات ملے جن پر کچھ حروف لکھے ہوئے تھے، انہوں نے وہ کاغذات پانی میں بھگو دیے، جس سے اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا۔

۸۔ سحر استحاضہ

سحر استحاضہ کیسے ہو جاتا ہے؟

اس قسم کا جادو صرف عورتوں پر ہوتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک جن کو اس عورت پر مسلط کر دیتا ہے، جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کی یہ ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ اسے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کر دے، چنانچہ جن عورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ فرمانِ نبویؐ ہے:

(الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم) (صحیح بخاری: ۲۰۳۹)

''شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

اور دورانِ گردش جب وہ رحم کی رگوں میں پہنچتا ہے تو ان میں ایڑ لگا دیتا ہے، جس سے ان رگوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت حمنہ بنت جحشؓ نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: (انما ھذہ رکضۃ من رکضات الشیطان)

''استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (صحیح ابوداود: ۲۶۷)

اور ایک روایت میں یوں ہے:

(انما ذلک عرض ولیست بالحیضۃ) (صحیح ابوداود: ۲۵۸)

''یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے، حیض نہیں ہے۔''

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ استحاضہ عورت کے رحم میں موجود رگوں میں سے کسی ایک رگ میں شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استحاضہ کیا ہوتا ہے؟

ابن اثیر کہتے ہیں: ''استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہے۔''
(النہایہ: ج ۱/ ص ۴۶۹)

عورت کو یہ خون ایک ماہ تک آ سکتا ہے اور اس کی مدت میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

سحر استحاضہ کا علاج

پانی پر دم کریں، پھر وہ پانی مریضہ کو دے دیں، جس سے وہ تین دن تک پیتی رہے اور غسل بھی کرتی رہے، انشاء اللہ خون آنا رک جائے گا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے کہ مستحاضہ کے لئے قرآنی آیات لکھ کر دی جا سکتی ہیں اور وہ ان سے غسل بھی کر سکتی ہے۔

علاج کا عملی نمونہ

ایک خاتون میرے پاس آئی جس کو بہت زیادہ خون آ رہا تھا، میں نے اس پر دم کیا اور قرآن مجید کی کچھ کیسٹیں سننے کے لئے اسے دے دیں، چند ایام کے بعد اس کا خون بالکل رک گیا اور وہ شفایاب ہو گئی۔

۹۔ شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو

علامات

۱۔ دائمی سر درد

۲۔ سینے میں شدید گھٹن کا احساس، خاص طور پر عصر کے بعد سے لیکر آدھی رات تک

۳۔ منگیتر کو بدصورت منظر میں دیکھنا

۴۔ بہت زیادہ پریشان خیالی

۵۔ نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ

۶۔ کبھی کبھی معدے میں شدید درد

۷۔ پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد

یہ جادو کیسے ہو جاتا ہے؟

کوئی کینہ پرور اور سازشی انسان پلید جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں آدمی کی بیٹی پر جادو کر دو تا کہ وہ شادی نہ کر سکے، جادوگر اس کا اور اس کی ماں کا نام اس سے پوچھ لیتا ہے، پھر اس کا کوئی کپڑا طلب کرتا ہے، اس کے بعد اس پر جادو کر دیتا ہے اور اس سلسلے میں ایک یا ایک سے زیادہ جنوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے، سو یہ جن اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے اس عورت کا پیچھا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر اسے موقع مل جائے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے، پھر اسے اس حد تک پریشان کرتا ہے کہ جو بھی اس کی منگنی کا پیغام لے کر اس کے پاس جاتا ہے، وہ اس کے ساتھ شادی کرنے سے فوراً انکار کر دیتی ہے اور اگر اس میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے تو باہر باہر سے جن کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر مرد کو اس عورت کے سامنے بدصورت ثابت کرے، اور خود اس عورت کو مردوں کے ذہنوں میں بدصورت عورت کے طور پر ثابت کرے، چنانچہ وہ عورت ہر مرد کے ساتھ شادی کرنے سے بلاوجہ انکار کر دیتی ہے، اور اگر کوئی مرد اس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار بھی ہو جائے تو شیطان اس کے دل میں مسلسل وسوسے ڈالتا ہے اور اسے اس سے بدظن کر دیتا ہے۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عورت کے گھر میں جو شخص بھی اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی نیت سے داخل ہوتا ہے، اسے شدید گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اس کا گھر اسے جیل خانہ لگتا ہے، اس کے بعد وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

اس جادو کا علاج

۱۔ مریضہ پر پہلی قسم میں مذکور دم والی آیات و سورتیں پڑھیں، اگر اس پر مرگی کا دورہ پڑ جائے اور جن بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طریقے سے نمٹیں جو 'سحر تفریق' میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۲۔ اگر اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑے اور اس کے جسم میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں:

☆ وہ شرعی پردے کی پابندی کرے۔

☆ نمازیں ان کے اوقات میں ادا کرنے پر ہمیشگی کرے۔

☆ گانے اور موسیقی وغیرہ نہ سنے۔

☆ سونے سے پہلے وضو کرے [illegible] الکرسی کی تلاوت کرے۔

☆ معوذات کی تلاوت کے بعد اپنی ہتھیلیوں میں پھونکے، پھر انہیں پورے جسم پر مل لے

☆ ایک گھنٹے کی کیسٹ میں آیت الکرسی کو بار بار ریکارڈ کریں، جسے وہ روزانہ ایک بار سنتی رہے۔

☆ ایک دوسری کیسٹ میں معوذات (اخلاص، الفلق، الناس) کو بار بار ریکارڈ کریں اور اسے بھی روزانہ ایک بار سننے کی اسے تلقین کریں۔

☆ پانی پر دم کرکے اسے دے دیں، جس سے وہ ہر تیسرے دن پیتی اور غسل کرتی رہے

☆ نماز فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے۔

(لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)

عورت ان تعلیمات پر مکمل ایک مہینہ عمل کرے، اس کے بعد انشاء اللہ اسے یا تو مکمل شفا نصیب ہو جائے گی اور جادو ٹوٹ جائے گا، یا پھر اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا، اگر ایسا ہو تو اس پر دوبارہ دم کریں، انشاء اللہ اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا اور جن آپ کے ساتھ گفتگو شروع کر دے گا، پھر آپ اس سے اس طریقے کے مطابق نمٹ سکتے ہیں جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

علاج کا عملی نمونہ

ایک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: ہمارے ہاں ایک عجیب وغریب لڑکی ہے، کوئی بھی شخص جب اس کے ساتھ شادی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ بخوشی قبول کر لیتی ہے، لیکن رات کو سونے کے بعد جب صبح کے وقت بیدار ہوتی ہے تو اپنی رائے بدل لیتی ہے اور کوئی سبب بتائے بغیر اس سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیتی ہے اور ایسا کئی بار ہو چکا ہے: جس سے ہمیں اس کے متعلق شک سا ہونے لگا ہے، آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

میں نے اس پر دم کیا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور ایک (خاتون) جن اس کی زبان سے بولنے لگ گئی، میں نے اس سے پوچھا:

☆ تم اس لڑکی میں کیوں داخل ہوئی۔

جن خاتون: کیونکہ مجھے اس سے محبت ہے۔

☆ اسے تجھ سے کوئی محبت نہیں، اور صحیح صحیح بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو؟

جن خاتون: میں نہیں چاہتی کہ یہ شادی کرلے۔

☆ تمہارا اب تک اس سے کیا سلوک رہا ہے؟

جن خاتون: جب بھی کوئی شخص اس سے منگنی کے لئے آتا تھا، میں اسے رات کو خواب میں دھمکیاں دیتی تھی کہ اگر تو نے شادی کر لی تو تمہیں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ تمہارا دین کیا ہے؟

جن خاتون: میں مسلمان ہوں۔

☆ اگر تم مسلمان ہو تو تمہارے لئے قطعاً درست نہیں کہ تم کسی مسلمان کو اس طرح ایذا دو، فرمان نبویؐ ہے: (لا ضرر ولا ضرار) (صحیح ابن ماجہ: ۱۸۹۵)

"نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ نہ دوسرے کو۔"

میری یہ گفتگو سن کر وہ جن خاتون اس لڑکی سے نکل جانے پر آمادہ ہوگئی اور واقعتاً اس سے نکل گئی اور لڑکی شفایاب ہوگئی۔ والحمد اللہ

مرگی کی اقسام

جسمانی عوارض کی بناء پر ہونے والے مرگی کے دورہ کو یوں پہچانا جاسکتا ہے:

۱۔ علاج کا وظیفہ سننے سے مریض پر کوئی اثر نہ ہونا

۱۔ یا کوئی ایسا جسمانی عارضہ ہونا جو ڈاکٹروں کے ہاں معروف ہو، مثلاً جسمانی و دماغی عوارض، یا غشی کے دورے، خون میں شوگر کی کمی یا زیادتی یا کثرتِ شراب نوشی

جنات کی وجہ سے مرگی کا دورہ پڑنے کی علامات اور اسباب

جن یا جادو کی بناء پر پڑنے والی مرگی کے دورہ کی علامتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ دم والے وظائف سننے سے مریض کا متاثر ہونا اور چیخ و پکار کرنا

۲۔ نہ اس کا سبب کوئی جسمانی عارضہ ہو، اور نہ ہی اس عارضہ کی تشخیص ڈاکٹروں کے لئے ممکن ہو تو اس کا سبب جن کا تسلط یا جادو ہوگا۔

حالت بیداری میں مریض پر ظاہر ہونے والی علامات یہ ہوسکتی ہیں:

۱۔ دائمی سر درد، بشرطیکہ درد کا سبب کوئی جسمانی بیماری نہ ہو

۲۔ نماز، تلاوت قرآن اور شرعی اُمور سے احتراز

۳۔ ذہنی خلفشار

۴۔ مرگی کا دورہ پڑنا

۵۔ کاہلی سستی اور پریشان خیالی

۶۔ جسم کے کسی حصہ میں ایسا درد جس کے علاج سے طب عاجز ہو

حالت نیند میں مریض پر ظاہر ہونے والی علامتیں یہ ہیں:

۱۔ بے خوابی

۲۔ بے چینی اور بے قراری

۳۔ حالت نیند میں آہیں بھرنا اور کراہنا

۴۔ پریشان کن اور خوفناک خواب

۵۔ حیوانات، مثلاً بلیوں اور کتوں کا نظر آنا

۶۔ حالت نیند میں غیر شعوری طور پر چلنا پھرنا

۷۔ خواب میں اسے یوں لگے جیسے وہ ایک بلند مقام سے گرنے والا ہے

۸۔ (خواب میں) اپنے آپ کو قبرستان، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر یا کسی خوفناک جگہ میں پانا

۹۔ عجیب و غریب شکلیں نظر آنا

۱۰۔ حالت نیند میں یوں لگنا جیسے ایک سانپ ہے جو اس پر حملہ کر رہا ہے

۱۱۔ اسے یوں لگے جیسے اس کے آس پاس بہت سے مردے پڑے ہیں اور یہ کیفیت اس کے ساتھ کئی دفعہ پیش آچکی ہو۔

۱۲۔ اسے یوں محسوس ہو جیسے ایک اجنبی شخص اسے قتل کرنا چاہتا ہے اور ایسا کئی دفعہ ہوا ہو۔

ان عوارض کے اسباب

دانستہ اسباب میں منہیات کا ارتکاب اور شدید خوف میں مبتلا ہونا ہوسکتا ہے۔ جبکہ نادانستگی میں ہونے والی بعض کوتاہیاں بھی اس کا سبب بن سکتی ہیں، مثلاً

۱۔ زمین پر گرم پانی بہانا

۲۔ کسی بلند جگہ سے چھلانگ لگانا

۳۔ بلوں وغیرہ میں پیشاب کرنا

بعض اوقات کوئی کوتاہی تو اس میں شامل نہیں ہوتی بلکہ جنات ظلم کے ارادے سے یا کسی انسان کے عشق میں مبتلا ہو کر بھی انسان میں داخل ہو جاتے ہیں۔

جادو کے متعلق چند اہم معلومات

۱۔ جادو کی علامات کا مرض کی علامات سے اشتباہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ جس شخص پر جادو کیا گیا ہو، اگر اس کے معدے میں دائمی درد رہتا ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اسے جادو پلایا یا کھلایا گیا ہے۔

۳۔ قرآنی علاج دو شرطوں کے ساتھ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے:

☆ معالج اللہ کی شریعت کا پابند ہو۔

☆ قرآنی علاج کی تاثیر پر مریض کو مکمل یقین ہو۔

۴۔ جادو کی بیشتر قسموں میں درج ذیل علامت موجود ہوتی ہے، سینے کی گھٹن خاص کر رات کے وقت۔

۵۔ جادو کی جگہ کا دو باتوں سے پتہ چل سکتا ہے:

☆ ایک تو یہ کہ خود جن بتا دے کہ اس نے فلاں جگہ پر جادو رکھا ہوا ہے، اور آپ اس کی یہ بات اس وقت تک درست تسلیم نہ کریں جب تک ایک آدمی بھجوا کر اس کی بتائی ہوئی جگہ سے جادو کی موجودگی یا عدم موجودگی کی تصدیق نہ کروالیں، کیونکہ جنوں میں جھوٹ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

☆ مریض یا معالج کسی فضیلت والے وقت میں (مثلاً رات کا آخری تیسرا حصہ) پورے اخلاص اور خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعات نفل ادا کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ جادو کی جگہ کے متعلق اسے خبردار کر دے، آپ کو خواب کے ذریعے یا احساس وشعور کے ذریعے یا غالب گمان کے ذریعے معلوم ہو جائے گا کہ جس چیز پر جادو کیا گیا ہے وہ فلاں جگہ پر پڑی ہوئی ہے، اگر ایسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے۔

۶۔ جادو کی تمام قسموں کے علاج کے لئے آپ کلونجی کے تیل پر دم کر سکتے ہیں، جسے مریض متاثرہ عضو پر صبح وشام مل سکتا ہے۔

صحیحین میں ایک حدیث موجود ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں:

(الحبة السوداء شفاء من كل داء الا من السام) (صحیح بخاری: ۵۶۸۷)

"کلونجی میں ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے۔"

مریض کو اللہ نے جائے جادو دکھادی

میرے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر بہت طاقتور قسم کا جادو کیا گیا ہے، کیونکہ اسے نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں خیالی تصویریں اور سائے نظر آتے تھے...... خلاصہ یہ کہ میں اس کے گھر والوں کو علاج بتادیا اور گھر واپس جانے کی تلقین کی، انہوں نے پوچھا: کیا ہم جائے جادو کے متعلق جان سکتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، رات کے آخری تیسرے حصے میں جبکہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے، اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو جائے جادو کے متعلق خبردار کردے، چنانچہ خود مریضہ لڑکی نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اللہ سے اس سلسلے میں دعا کی، پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی اس کے ہاتھ کو پکڑ کر گھر کی ایک جانب لے جا رہا ہے اور اسے جائے جادو کے متعلق بتا رہا ہے، صبح ہوئی تو اس نے اپنے گھر والوں کو یہ خواب سنایا، چنانچہ وہ اسی جگہ پر گئے تو جس چیز میں جادو کیا گیا تھا وہ وہاں موجود تھی، انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا، اور اس طرح جادو ٹوٹ گیا اور لڑکی شفایاب ہوگئی۔ الحمد اللہ

جادو کا علاج

اوپر ذکر کی گئی مختلف صورتوں میں جادو کے مخصوص علاج ذکر کیے گئے ہیں، جب کہ ایسا عمومی علاج بھی کیا جاسکتا ہے جب کسی جادو کی نوعیت کا خاص طور پر علم نہ ہوسکے۔

مریض جادو کے علاج والا وظیفہ سنے۔ اگر اس سے مریض پر کچھ اثر ہوتا ہے، یعنی اسے دورہ پڑ جائے یا کوئی اور علامت ظاہر ہو تو ایسی صورت میں

۱۔ برتن میں پانی لے کر اس پر جادو کے علاج والا دم پڑھیں۔ پھر بیری کے سات پتے لے کر انہیں اچھی طرح کوٹ لیں اور پھر دم شدہ پانی میں ڈال دیں۔ مریض کو چاہئے کہ وہ یہ پانی پئے اور اس سے غسل کرے۔

۲۔ جادو کے علاج والا دم کلونجی یا زیتون کے تیل پر پڑھیں اور روزانہ دوران علاج ایک دفعہ مریض کو ملیں۔

۳۔ مریض جادو کے علاج والا وظیفہ روزانہ دو دفعہ سنے۔

۴۔ نظر بد والا وظیفہ سنے۔

۵۔ اس علاج کو مکمل شفایابی تک جاری رکھا جائے لیکن علاج کو آس پاس کے لوگوں سے مخفی رکھا جائے۔

مریض کو یہ کیسے معلوم ہو کہ وہ شفایاب ہو چکا ہے

جادو، نظر بد اور جن چمٹنے کے وظائف ۳/دن مسلسل سننے کے باوجود بھی اگر اس پر وہ علامات ظاہر نہ ہو جو حالت بیداری یا حالت نیند میں اس پر ظاہر ہوتی تھیں تو مریض سمجھ لے کہ اللہ نے اسے صحت یاب کردیا ہے۔ اس پر وہ اللہ کا شکر ادا کرے۔

سحر جادو کا خاتمہ

سحر (جادو) کا مجرب علاج

بیری کے سات پتے جن میں سوراخ نہ ہو لیکر ان میں سے ہر پتے پر تین بار یہ آیت پڑھیں اور ہر بار پڑھ کر دم کریں۔

وَاتَّبَعُوْا مَاتَتْلُو الشَّيٰطِيْنُ ...... سے ...... لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ تک پوری آیت (البقرہ۔۱۰۲)

اس طرح سات پتوں پر کل اکیس بار یہ آیت پڑھی جائے گی۔ ان پتوں کو پاک ہاتھوں سے توڑ کر پانی میں ڈال دیں۔ مریض سات دن تک یہ پانی پیتا رہے ...... پانی کم ہونے پر اور پانی ملاتے رہیں۔

یہ پانی گھر اور دکان پر بھی چھڑکیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ مجرب ہے۔

عمل آیت الکرسی

مرشدی وسیدی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ۔ جادو کے علاج کے لئے عمل آیت الکرسی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ عمل آیت الکرسی یہ ہے:

درود شریف تین بار، سورہ فاتحہ تین بار، آیت الکرسی تین بار، سورہ اخلاص تین بار، سورہ الفلق تین بار، سورہ والناس تین بار، تین بار درود شریف۔

فجر، ظہر اور عشاء کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیریں۔ یہ دم مریض پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ بعض مشائخ اس میں سورۃ الکافرون کا اضافہ بھی فرماتے ہیں۔

ایک زود اثر علاج

صبح سورج جب قدرے بلند ہو جائے تو سورہ عبس وتولی تین بار پڑھیں۔ پڑھ کر اپنے اوپر یا مریض پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پییں۔ مسلسل سات دن تک یہ عمل کریں ...... جادو کے توڑ کے لئے بے حد مفید ہے۔

جادو کے توڑ کیلئے ایک طاقتور علاج

حضرت اقدس مولانا قاری محمد عرفان صاحب زید مجدہ جادو کے توڑ کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ تلقین فرماتے ہیں جو بے حد مفید اور مجرب ہیں۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَاكَانُوا يَعْمَلُوْنَ ○ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ○ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ○ (اعراف ۱۱۸ تا ۱۲۲)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○

(یونس ۸۱۔۸۲)

وَاَلْقِ مَافِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَاصَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى

(طٰہٰ ۶۹۔۷۰)

ان آیات کو صبح شام تین تین بار پڑھ لیا جائے۔ دم کرنا اور پانی پر دم کر کے چھڑکنا بھی مفید ہے۔ ہم نے ایک چھوٹے سے کارڈ پر ان آیات کو لکھ لیا ہے۔ مجاہدین اس کارڈ کو جیب میں رکھتے ہیں اور نماز فجر کے بعد پڑھتے ہیں۔ وہ لوگ جو جادو کے شدید وہم میں مبتلا ہیں وہ اگر ان آیات کا ترجمہ پڑھیں تو انہیں وہم سے انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو عروج پر تھا۔ جب ان جادوگروں کو اللہ تعالیٰ نے ناکام فرما دیا تو اس زمانے کے جادوگر کس کھاتے میں آتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر نہ ٹھہر سکے اور ایمان لے آئے۔

جادو سے بچاؤ کا ایک مسنون ومجبوب عمل

صبح منہ نہار عجوہ کھجور کے سات دانے کھانا جادو کا بہترین علاج ہے۔ حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا جو صبح عجوہ کے سات دانے کھائے گا اسے اس دن جادو اور زہر نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(کمانی روایۃ البخاری)

پس پورے یقین کے ساتھ اس نبوی علاج پر عمل کرنا چاہیے۔ عجوہ کھجور مدینہ منورہ میں ملتی ہے، حجاج کرام وہاں سے لے کر آتے ہیں۔ جزیرہ عرب جانے والوں سے غیر ملکی مصنوعات کی فرمائش کرنے کی بجائے اس طرح کی متبرک اشیاء منگوانی چاہئیں۔

جادو واپس لوٹ جائے

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات جادو کے علاج میں اکسیر ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥

عصر یا مغرب کے بعد توجہ اور محبت کے ساتھ سات بار پڑھ لیں۔

ان آیات کی پابندی سے پڑھنے کے اور بھی بہت سارے دینی، روحانی اور دنیوی فوائد ہیں۔

جادو کا حرف آخر علاج

قرآن پاک کی وہ آیات جنہیں علماء کرام ''منزل'' کا نام دیتے ہیں جادو اور آسیب کے علاج میں حرف آخر ہیں...... ان آیات کو پڑھنا، دم کرنا، تعویذ بنا کر باندھنا سب ہی کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز ان آیات کو پڑھنے سے اور بھی بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں اور دینی و دنیوی مشکلات سے نجات ملتی ہے۔

ہمارے ہاں جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں فجر کے بعد سورۂ یٰسین کے علاوہ ''منزل'' کی تلاوت

بھی معمول ہے۔ وہ آیات درج ذیل ہیں۔

منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

الٓمّٓ ٥ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ٥ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ (البقرۃ ۱تا۵)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ٥

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ٥ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ٥ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَىِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ٥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥ (البقرۃ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

قَدِیْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ○ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ (البقرہ ۲۸۵ تا ۲۸۶)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (اٰل عمران ۱۸)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (العمران ۲۶/۲۷)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۟ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۚ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (الاعراف ۵۴ تا ۵۶)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ○ (الاسراء ۱۱۰/۱۱۱)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ○ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (المومنون ۱۱۵ تا ۱۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ○ (الصفت ۱ تا ۱۱)

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (الرحمن ۳۳ تا ۴۰)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (الحشر ۲۱ تا ۲۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا۝ (الجن ۱-۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ مَلِكِ النَّاسِ۝ اِلٰهِ النَّاسِ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۝

جادو کا حتمی علاج

قرآن پاک کی آخری دو سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے سحر کے علاج میں مغز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس۔

انہیں گیارہ گیارہ مرتبہ صبح شام پڑھنا چاہئے اور بچوں پر پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ یہ بے نظیر و بے مثال عمل ہے۔ انہیں آیات کے پڑھنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر سے شفاء ملی۔ بس ادھر ادھر سر مارنے کے بجائے پوری توجہ، محبت اور یقین سے انہیں پڑھا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھا جائے۔

جادو کا مستقل علاج

قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت جادو کا بہترین اور انمول علاج ہے۔ درجنوں تعویذ پینے، جلانے اور در در کی ٹھوکریں کھانے کی بجائے کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو انشاء اللہ جادو سے مکمل نجات مل سکتی ہے۔ جادو ایک سفلی عمل ہے جب کہ قرآن پاک ایک علوی عمل ہے۔ سفلی کی کیا مجال کہ ملاءِ اعلیٰ سے اترنے والی حق وحی کے سامنے ٹھہر سکے؟

جادو کا ایک اور موثر علاج

مٹی کا نیا کوزہ لے کر اس میں یہ آیت مبارکہ لکھیں اور سات دن تک صبح پاک و صاف ہو کر منہ نہار اس کو چاٹیں۔

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء ۱۰۰)

جادوئی طلسم توڑنے کا مضبوط عمل

جس طلسم پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کیا جائے تو فوراً وہ جادو باطل اور ختم ہو جاتا ہے۔

جادو سے حفاظت اور اس کے علاج کے لئے چند اہم اصول

جادو کے علاج کیلئے درج ذیل امور کا خوب اہتمام کیا جائے۔

پاکی اور طہارت:

وہ لوگ جو ناپاک رہتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اپنے جسم اور کپڑوں کو پاک صاف رکھیں، بستر کی چادر بھی پاک ہو، زیادہ وقت باوضو رہیں، جنابت کی حاجت ہونے کے بعد جلدی غسل کر لیں، پیشاب سے بہت احتیاط کریں، بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء میں بلاضرورت زیادہ وقت نہ بیٹھیں اور شرمگاہ کے ساتھ نہ کھیلیں۔

شہوت پر قابو

وہ لوگ جو شہوت میں بے قابو ہو جاتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اس آگ کو قابو میں رکھیں اور اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ گانا، باجا، موسیقی اور میوزک وغیرہ نہ سنیں، بدنظری سے سخت پرہیز کریں، عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ رکھیں، ناول، ڈائجسٹ اور رومانی کہانیاں نہ پڑھیں، متناسب غذا استعمال کریں، ورزش کو معمول بنائیں، جنسی دوائیوں کے اشتہارات نہ پڑھیں، ٹی وی فلم وغیرہ نہ دیکھیں، اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر نہ دیکھیں، لسانی اور قلبی ذکر کے ذریعے شہوت کی آگ پر قابو پائیں، شادی یعنی حلال ذریعے کو استعمال کریں اور اپنے دماغ پر گندے خیالات کو مسلط نہ ہونے دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا التزام

اگر جادو کھانے پینے کی اشیاء پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ یوں اس کے مضر اثرات انشاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔

گندے جانور نہ پالیں

گھر میں گندے اور ناپاک جانور نہ پالیں اور حلال جانوروں کا بھی ایسا شوق نہ رکھیں کہ ان کے ساتھ حد درجہ اختلاط ہو اور ان کے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہ رہے۔ مرغ بازی، بٹیر بازی اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں سے اجتناب کریں، بسا اوقات یہی چیزیں جادو کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

مقدس اوراق کا احترام

جادو کرنے کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) مقدس ناموں اور مقدس اوراق پر گندگی ڈالی جاتی ہے۔ بس جن لوگوں کے گھروں میں قرآنی آیات اور مقدس اوراق کی توہین ہوتی ہے اور ان اوراق پر گندگی، جوتے اور پیشاب گرایا جاتا ہے وہ گھر اور افراد خود بخود جادو کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

بے کاری سے اجتناب

جو لوگ اکثر فارغ رہتے ہیں ان کے دماغ شیطان کے گھونسلے بن جاتے ہیں۔ اس لئے خود کو مصروف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وقت کو دین کے کاموں میں کھپائیں۔ یہ بھی جادو کے علاج میں مفید نکتہ ہے۔

وہم سے پرہیز:

آج کل جس کسی کو بھی بتا دیا جائے کہ آپ پر جادو ہے تو وہ فوراً یقین کر لیتا ہے اور سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس قرآنی آیات پر یقین نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر جادو اثر کر سکتا ہے تو قرآنی آیات کا اثر کتنا زیادہ ہوگا؟ جادو انسانوں کا کلام اور شیاطین کی شرارت ہے۔ جبکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر مکمل یقین کر لے کہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اسی یقین میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

پیشہ ور عاملوں سے حفاظت

اگر آپ جادو کا علاج چاہتے ہیں اور دین و دنیا کی کامیابی کے متلاشی ہیں تو اللہ کیلئے بدعمل پیشہ ور عاملوں سے اپنی حفاظت کریں۔ جادو ممکن ہے آپ کا زیادہ کچھ نہ بگاڑ سکے مگر یہ نام نہاد روحانیت فروش آپ کو کہیں کا نہیں رہنے دیں گے۔ قرآن پاک باعمل لوگوں کی زبانوں سے اثر کرتا ہے جس طرح گولی بندوق کے چیمبر سے چلتی ہے۔ یہ دنیا کی خاطر سارا دن لوگوں کی راہ تکنے والے لوگ خود قرآن پاک کی ہدایت سے دور ہیں۔ یہ آپ کا کیا علاج کریں گے یہ تو خود علاج کے محتاج ہیں۔

تقدیر پر کامل یقین:

ضروری نہیں کہ ہر بیماری کا علاج ہو جائے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر مشکل ٹل جائے۔ یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے یہاں انسان صرف اپنے ذاتی مسائل حل کرانے نہیں آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو اس بات پر جنت کی بشارت دی کہ انہوں نے اپنی بیماری کو برضا و رغبت اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر قبول کر لیا تھا۔ صحابہ کرامؓ اس خاتون کو جنتی عورت کہا کرتے تھے۔ اپنے ہر مسئلے کو ہر حال میں حل کرانے کی فکر انسان کو بعض اوقات کفر و شرک میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دنیا میں کون ہے جس پر تکلیف یا بیماری نہیں آتی؟ یا کون ہے جس کی ہر خواہش اس کی مرضی کے مطابق پوری ہو رہی ہو؟ خواہش اور مرضی کی جگہ دنیا نہیں جنت ہے۔ اس لئے اپنی قسمت معلوم کرنے کے لئے اور اپنی بگڑی سنوارنے کے لئے ہر در پر جھکنا اور جائز و ناجائز عمل کر گزرنا مسلمان کا نہیں مشرک کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیئے اور اس کی تقدیر کو خوشی سے قبول کیجئے۔ وہ مالک ہے اس کی مرضی ہمیں جس حال میں رکھے۔ ہاں! ہم کمزور ہیں اور صحت و عافیت کے طلبگار ہیں، اس کے لئے ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور صرف ان طریقوں کو اختیار کرنا چاہئے جو شریعت میں جائز ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ہماری مشکل دور فرما دے گا اور اگر چاہے گا تو ہمیں اسی حال میں سکون اور اطمینان عطا فرما دے گا۔ موت کا وقت مقرر اور

اٹل ہے۔ بیماری اور صحت سب قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے اور اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ جادو، بیماری اور مشکلات سے حفاظت کے لئے کفر و شرک میں مبتلا ہونا ایسا ہی ہے کہ کوئی انسان مچھر سے بچنے کے لئے اژدھے کے منہ میں جا بیٹھے۔ آج ہر طرف کفر و شرک کی دکانیں سجی ہوئی ہیں، مشکلات حل کرنے اور قسمت بتانے کے دعوے ہیں۔ یا اللہ! ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرما اور ہمیں ایمان والی زندگی اور ایمان والا خاتمہ نصیب فرما۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

حرام غذا سے اجتناب

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو گوشت حرام غذا سے بنتا ہے وہ آگ کا مستحق ہوتا ہے۔ جادو بھی آگ کا اثر ہے۔ پس جو لوگ حرام مال کھاتے ہیں وہ ایسے انگارے کھاتے ہیں جو دنیا و آخرت میں تکلیف و پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ پس حلال کمائی اور حلال غذا کا التزام کیا جائے انشاء اللہ جادو وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

العین یعنی نظر لگنا

کہا جاتا ہے: عان الرجل بعینه عینا فهو عائن نظر لگائی آدمی نے نظر لگا۔ عائن اسم فاعل ہے نظر لگانے والا۔ جسے نظر لگی ہو اسے معین کہا جاتا ہے، اگر مکمل نہ لگی ہو۔ اور اگر مکمل لگی ہو تو اسے معیون کہتے ہیں۔ یہ عین یعنی نظر لگنے کی لغوی تعریف ہوئی۔

عین (نظر) کی اصطلاحی تعریف

عین (نظر لگنے) کی حقیقت یہ ہے کہ نظر لگانے والا اچھی نگاہ سے دیکھتا ہے اور کبھی خبیث طبع کے حسد کی آمیزش بھی ہو جاتی ہے، جس سے نظر زدہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ ابن قیم فرماتے ہیں۔

نظر ایک تیر ہے جو حاسد اور نظر لگانے والے کی جانب سے نکلتا ہے جو کہ نظر زدہ کے جسم میں پیوست ہو جاتا ہے۔ کبھی تو لگ جاتا ہے اور کبھی خطاء ہو جاتا ہے۔ اگر یہ نظر زدہ کو غیر مسلم ہونے کی صورت میں لگے تو پھر اسے متاثر کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اور اگر نظر زدہ پرہیز گار، مسنون اذکار کا پابند مسلمان ہو اور اس میں کوئی شرعی عیب نہ ہو تو پھر اس پر اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ بعض اوقات یہ نظر کا تیر پھینکنے والے ہی پر لوٹ جاتا ہے۔ یہ نظر کا تیر بالکل دوسرے تیر کی مانند ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ نظر کا تیر دل اور روح کے متعلق ہے جب کہ دوسرا تیر جسموں اور بدنوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

کتاب اللہ سے نظر لگنے کے دلائل

۱۔ قرآن مجید میں یعقوبؑ کا قول جو وہ بیٹوں کو غلہ لینے کے لئے مصر روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرماتے ہیں:

﴿يٰبَنِىَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝﴾ (یوسف: ۱۲/۶۷)

"(اور یعقوبؑ نے جب سب بیٹے چلنے لگے تو کہا) بیٹا (جب تم مصر میں پہنچو تو شہر میں) ایک ہی دروازے سے سب داخل نہ ہونا، (ایسا نہ ہو کہ تم کو نظر لگ جائے) بلکہ الگ الگ دروازوں میں سے داخل ہونا، اور میں (یہ تدبیر بتا کر) اللہ کے حکم کو تم پر سے ذرا بھی ٹال نہیں سکتا، حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اور کسی کا نہیں چلتا، اسی پر میرا توکل (وبھروسا) ہے۔ اور اسی پر توکل (بھروسا) کرنے والوں کو توکل کرنا چاہیے۔"

سیدنا ابن عباس، محمد بن کعب، مجاہد، ضحاک، قتادہ، سدی وغیرہ رحمہم اللہ نیز بہت سے علمائے کرام نے کہا ہے: یہ سیدنا یعقوبؑ نے نظر لگنے کے ڈر سے کہا تھا۔ کیونکہ ان کے بیٹے صحت و جوانی کے حسین پیکر تھے۔ آپ ان پر اس بات سے ڈرے کہ انہیں لوگوں کی نظر نہ لگ جائے۔ کیونکہ نظر ایک حقیقت ہے جو شاہ سوار کو گھوڑے سے گرا دیتی ہے۔

۲۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (القلم: ۶۸/۵۱،۵۲)

"اور کافر جب قرآن (تیرے منہ سے) سنتے ہیں تو اس طرح تجھے اپنی آنکھوں سے گھورتے ہیں جیسے وہ تجھ کو (اپنی جگہ سے) پھسلا دیں گے (گرا دیں گے) اور (حسد سے جل بھن کر) کہتے ہیں یہ تو باؤلا (مجنون) ہے۔ حالانکہ قرآن سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔"

سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے اور مجاہدؒ سے بھی روایت ہے کہ؟ معنی ہے نفوذ کریں۔ مطلب ہے کہ اپنی نگاہوں سے تجھے نظر لگا دیں۔ یعنی اپنے بغض اور شعلہ حسد سے تجھے بھسم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ تجھے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں دلیل ہے کہ نظر لگ جاتی ہے اور اس کی تاثیر حق ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نظر بذات خود نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۳۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾ (الفلق: ۱۱۳/۱-۵)

"کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیرے کی برائی سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں (یعنی جادو گرنیوں) کی برائی سے۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔"

اس آیت مبارکہ سے دلیل یہ ہے کہ اس میں جو حسد کرنے والے کے حسد سے پناہ ہے، اس سے مراد نظر بد لگ جانا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ سے نظر لگنے کے دلائل

۱۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: (اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ)
"نظر کا لگ جانا حقیقت ہے اور آپؐ نے گوندھنے (جسم میں رنگ بھرنے) سے منع کیا ہے۔"

۲۔ سیدنا ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: (اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا) "نظر کا لگ جانا حقیقت ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ جانے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔ اور جب نظر کے علاج کے لئے تم سے غسل (دھون) کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کر کے دو۔"

۳۔ سیدنا عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: (اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْعَیْنِ فَاِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ)
"نظر لگ جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، بے شک نظر حقیقت ہے۔"

۴۔ سیدنا ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر آدمی کو اللہ کے حکم سے لگ کر متاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ چوٹی پر چڑھا ہوتا ہے، مگر نظر اسے گرا دیتی ہے۔

۵۔ حافظ ابو بکر بزار نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے کہ سیدنا جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اَکْثَرُ مَنْ یَمُوْتُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ بِالْعَیْنِ)
"میری امت میں اکثر افراد قضاء و قدر کے بعد نظر لگ جانے سے آغوشِ موت میں جائیں گے۔"

۶۔ سیدنا ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت کیا کرتے تھے، کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو آپ کو جبریلؑ دم کرتے تھے، وہ کہتے:

بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ

"اللہ کے نام سے وہ تجھے صحت یاب کرے، اور ہر بیماری سے تجھے شفاء دے! اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرتا ہے (اس سے بچائے) اور ہر آنکھ کی برائی سے (بچائے)۔"

سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے سیدہ اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں اپنے بھائی (سیدنا جعفرؓ) کے بیٹوں کے جسم دیکھتا ہوں، کہ وہ لاغر ہیں؟ کیا کوئی فاقہ مستی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں کوئی دم کیا کرو۔ وہ کہتی ہیں "میں نے آپ کو نظر کے لئے اپنا دم سنایا۔ تو آپ نے فرمایا "انہیں (یہ) دم کیا کرو۔"

قرآن وسنت سے ثابت ہوا کہ حاسد کے حسد کی سانس محسود کو اذیت دیتی ہے۔ اس کے حسد کی شر محسود تک، حاسد کے سانس اور نظر کے ذریعے سے پہنچتی ہے۔ اگر چہ حاسد ہاتھ اور زبان کے ذریعہ اذیت نہ بھی پہنچائے۔ کیونکہ فرمان الٰہی ہے!

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق: ۵/۱۱۳) "حاسد کے حسد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں"

قرآن پاک نے حاسد کے سینے سے حسد صادر ہونے کے وقت شر کو ثابت کیا ہے اور قرآن پاک میں ایک لفظ بھی مہمل نہیں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی طبعاً حاسد ہوتا ہے اور وہ محسود سے غافل و بے خبر ہوتا ہے مگر کسی واقعہ کی وجہ سے اچانک حسد کی چنگاری اس کے دل میں بھڑک اٹھتی ہے، جس سے محسود اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی پناہ میں نہ آئے اور حفاظت اختیار نہ کرے تو حاسد کی شر سے اسے ضرور نقصان پہنچے گا۔ اور اس سے حفاظت یوں ہوگی کہ مسنون وظائف اور اذکار، کا اہتمام کرے اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی بارگاہ میں خلوص سے جھک جائے۔ تو مذکورہ اسباب سے انشاء اللہ حاسد کے حسد اور نظر کی برائی کا دفاع کر سکے گا۔

نظر کی اقسام

نظر لگنے کی دو اقسام ہیں اور یہ دونوں قرآن وسنت اور دلائل شرعیہ سے ثابت اور واضح ہیں:

۱۔ انسانی نظر لگ جانا۔ جو کہ کسی انسان سے سرزد ہوتی ہے۔

۲۔ جن کی نظر لگ جانا۔ اور یہ وہ ہوتی ہے جو کسی جن سے صادر ہوتی ہے۔

انسانی نظر لگنا اور اس کے مہلک اثرات مرتب ہونے کا ثبوت

اس کی دلیل نبی ﷺ کا وہ قول ہے، جو کہ آپ نے سیدنا عامر بن ربیعہؓ سے کہا تھا، جب انہوں نے سیدنا سہل بن حنیفؓ کو نظر لگا دی تھی:

(عَلامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟) تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو (نظر سے) کیوں قتل کرتا ہے؟

جنی نظر لگنے کا ثبوت

جن کی نظر لگ جانے کی یہ دلیل ہے جو ام سلمہؓ نے بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا، جس کے چہرے میں (سفعة) زردی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: (اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ)

''اسے دم کروائیں، اسے نظر لگی ہے۔''

حسین بن مسعود فراء بغوی کہتے ہیں: سفعة کا معنی ہے کہ اسے جن کی نظر لگ گئی ہے۔

ابن قتیبہ فرماتے ہیں: سفعة وہ رنگ ہے جو چہرے کے رنگ کے مخالف ہو۔

خطابی فرماتے ہیں: جنوں کی نظریں نیزوں سے بھی زیادہ پار اترنے والی ہیں۔

ابن قیم فرماتے ہیں: نظر دو طرح لگتی ہے۔ (۱) انسانی نظر (۲) جنی نظر۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں:

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝﴾ (الفلق ۱۱۳: ۵)

''اور حسد والے کے حسد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرے۔''

اس میں جنوں کے حاسد اور انسانوں کے حاسد سب شامل ہیں۔ بے شک شیطان اور اس کا گروہ ایمانداروں سے حسد کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنات کے مقابلہ میں اپنے خصوصی فضل سے نواز رکھا ہے۔

نظر کس طرح برباد کرتی ہے؟

نظر وغیرہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ ... ضروری ہے کہ ہمارا یہ ایمان ہونا چاہئے کہ

اولاً سب سے

... ہی اثر ڈال سکتی ہے۔

اور مشیت سے ... اور کبھی غیر ارادی طور پر پھر کبھی انسان کو اپنی نظر بھی لگ جاتی ہے اور کبھی دوسرے کی۔ اور کبھی نظر لگی جنی ہے اور بلکہ کبھی نظر لگانے والا بغیر دیکھے بھی نظر لگا دیتا ہے۔ مثلاً وہ نابینا ہوتا ہے۔ یا جسے نظر لگی ہے وہ موجود نہیں ہوتا اور نظر لگانے والا اس کی عدم موجودگی میں اس کی تعریف کرتا ہے، جس سے نظر لگ جاتی ہے۔ کبھی نظر پسندیدگی کے اظہار کی وجہ سے لگتی ہے، یعنی غصہ یا حسد نہیں ہوتا۔ اور کبھی محبت کرنے والے کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ اور کبھی صالح آدمی کی نظر لگ جاتی ہے۔ لہٰذا خیال رہنا چاہئے کہ کسی دوسرے کی اچھی چیز پر نظر پڑے یا خود اسے اپنا آپ ہی بھلا لگے، یا اہل و عیال وغیرہ کو دیکھے تو قرآن میں مذکور ورد

مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

''(جو اللہ چاہے (ہوگا) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)''

کرنا چاہئے اور عنقریب نظر سے بچاؤ کے مزید طریقے آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ۔ ابن قیم فرماتے ہیں۔

نظر بد، کی تاثیر نظر لگانے والے کی طرف سے، دیکھنے پر ہی موقوف نہیں، بلکہ کبھی نظر لگانے والا نابینا ہوتا ہے، اس کے لئے چیز کا وصف بیان کیا جاتا ہے، تو اس کی سانسیں (یا غیر مرئی لہریں) اس میں اثر انداز ہو جاتی ہیں، اگرچہ اس کو نہ دیکھا ہو۔ بلکہ زیادہ تر نظر لگانے میں بغیر دیکھے چیز کے بیان سے ہی اثر انداز ہوتے ہیں۔

ابن قیم ہی فرماتے ہیں: نظر اصل میں کسی چیز کو نظر لگانے والے کو پسند آنے کی وجہ سے لگتی ہے۔ پھر اس کا خبیث نفس اس کا پیچھا کرتا ہے۔ پھر نظر لگی چیز کی طرف اس کا دیکھنا اس کے زہر کو سرایت کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اور پھر کبھی آدمی کو برے ارادے سے دیکھتا ہے۔ اور کبھی بغیر کسی اچھے یا برے ارادہ کے نظر لگ جاتی ہے۔ گویا یہ نوع انسانی کی بہت بڑی خرابی ہے۔

ایک اشکال اور اس کا شافی جواب

ابن حجر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ نظر بد کا اثر دیکھے بغیر اور پھر دور دراز کے فاصلوں سے کیسے اثر انداز ہو جاتا ہے؟

اور پھر وہ خود ہی اس اشکال کا یوں جواب دیتے ہیں:

لوگوں کی طبائع مختلف ہیں۔ کبھی یہ نظر لگنا اس زہر کی وجہ سے ہوتا ہے جو ہوا کی لہروں کے ذریعہ سے نظر لگانے والے سے نظر زدہ کے بدن تک پہنچتا ہے۔ بعض نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ جب میں کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتا ہوں تو میں اپنی آنکھوں میں سے حرارت سی نکلتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔ پس یہ جو نظر لگانے والے کی آنکھ سے حرارت سی نکلتی ہے دراصل یہ معنوی تیر ہوتا ہے، اگر وہ اس بدن سے ٹکراتا ہے جو غیر مسلم ہوتا ہے تو اس میں زہریلی تاثیر پیدا کرتا ہے۔ اور اگر مسلم ہو تو تیر بدن میں سے گزرتا نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے والے کی جانب لوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ نظر آنے والے تیر کی کیفیت ہے، اسی طرح اس روحانی تیر کی ہے۔

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ فرماتے ہیں:

یہ نظر نفس خبیث کے واسطہ سے اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہ سانپ کے زہر کی مانند ہے کہ جب وہ کاٹتا ہے تو اس کا زہر بھی پورے وجود میں سرایت کر جاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ کاٹتا ہے تو سانپ اپنا پورا غضب یکجا کر لیتا ہے۔ تو اس میں یہ زہریلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو ڈسے ہوئے آدمی میں اثر انداز ہوتا ہے۔

اور پھر بعض اوقات سانپ کا یہ زہر اتنا شدید ہوتا ہے کہ خالی دیکھنے سے ہی اثر ڈال دیتا ہے۔ لیکن یہ حالت ہر سانپ کی نہیں بلکہ بعض انتہائی زہریلے سانپوں کی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے صرف دیکھتے ہی نظر کی بینائی مٹ جاتی ہے اور حمل گر جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبیؐ نے دم بریدہ اور دو نکتہ والے سانپوں کے متعلق فرمایا ہے۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

نظر لگانے والے کے لئے امام وقت کا فریضہ

ابن قیم فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب وغیرہ فقہاء نے فرمایا ہے:

"جو نظر لگانے میں معروف و مشہور ہو امام وقت اسے بند کردے اور موت تک اس کے اخراجات ادا کرتا رہے۔ یہی درست رائے ہے۔"

قاضی عیاض فرماتے ہیں: بعض علمائے کرام نے کہا ہے:

جب کوئی نظر بد لگانے میں معروف ہو تو مناسب ہے کہ اس سے اجتناب و احتراز کیا جائے۔ اور امام وقت کا فرض ہے کہ اس کے عوام سے میل ملاقات پر پابندی لگائے اور اسے گھر میں ہی (نظر بند) رہنے کو لازم قرار دے۔ اگر وہ نظر بد والا فقیر ہے تو اس کی کفالت لازم ہے۔

کیونکہ اس نظر بد والے کا نقصان لہسن اور پیاز کھانے والے سے زیادہ سنگین ہے کہ جنہیں استعمال کرنے والے کے لئے نبیؐ نے مسجد میں داخل ہونے سے ممانعت فرما دی ہے، تاکہ لہسن اور پیاز کی وجہ سے لوگوں کو اذیت نہ ہو۔ اور کوڑھی آدمی کے ضرر سے بھی زیادہ ہے جس پر سیدنا عمرؓ نے مجالس میں آنے پر پابندی لگا دی تھی۔

امام نوویؒ سے بھی اسی طرح مذکور ہے۔

نظر بد سے بچاؤ کے طریقے

نظر سے بچاؤ کے لئے شریعت نے بہت سے طریقے بیان کئے ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

اللہ کی پناہ مانگنا

حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی تلاوت کرنا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝﴾ (الفلق: ۱۱۳/۵)

"حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے میں، پناہ مانگتا ہوں۔"

سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جنوں اور انسانی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین یعنی دو سورتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں اختیار کرلیا اور ان کے علاوہ تعوذ چھوڑ دیا۔

برکت کی دعاء کرنا

جب آدمی پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کے لئے دعاء کرے۔

امام نوویؒ اس آیت:

﴿وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝﴾

''کیوں نہیں تو نے کہا جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے، نہیں قوت مگر اللہ کے ساتھ۔''

کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں: مطلب ہے کہ جب اس باغ میں داخل ہوا تھا اور تجھے یہ بہت پیارا لگا تھا اور تو نے اسے تعجب کی سے نظر دیکھا تو تجھے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر اس کی حمد کرنی چاہئے تھی کہ اس نے تجھے مال اور اولاد عطاء کر رکھا ہے جو کہ تیرے علاوہ دوسرے کو نہیں دے رکھا۔ اور تجھے (مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) کہنا چاہئے تھا۔

لہٰذا نظر ڈالنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ نظر زدہ کے لئے برکت کی دعاء کرتے ہوئے کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْهِ

''اے اللہ برکت کر اس میں۔''

اور کہے: مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

''جو اللہ کی مرضی، نہیں قوت سوا اللہ تعالیٰ کے۔''

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے کوئی چیز دیکھی اور وہ اسے بھلی اور اچھی لگے تو کہے:

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

سیدنا عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اذا رای احد کم من نفسه وماله واعجبه ما يعجبه فليدع بالبركة)

''جب تم میں سے کوئی اپنی ذات، یا مال میں کوئی خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہئے۔''

اس تبرک کا انداز یہ ہے کہ کہے:

تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

''بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔''

یا یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْهِ

''اے میرے اللہ!.....اس میں برکت فرما۔''

یا کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْهِ وَلَا تَضُرَّهُ

''اے اللہ! اس میں برکت فرما اور اسے نقصان سے بچا۔''

اللہ کی مدد کا حصول

نظر لگانے والے کے سامنے صبر کا مظاہرہ کرنا، اسے برا بھلا نہ کہنا اور اسے اذیت نہ دینا۔ یہ بھی بچاؤ کے اسباب میں سے ایک ہے۔ نیز اللہ کی مدد طلب کی جائے۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَاعُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰہُ ۝﴾ (الحج ۲۲/۶۰)

''اور جس نے بدلہ لیا مثل اس کے جو اسے سزا دی گئی ہے تو پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا۔'' اور فرمایا:

﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝﴾ (البقرہ ۲/۴۵)

''اور نماز کے ذریعے سے اللہ کی مدد حاصل کرو۔''

نظر لگانے والے سے حسن سلوک کرنا

جو شخص نظر لگانے کے لحاظ سے معروف ومشہور ہو چکا ہو اس سے حسن سلوک کرنا چاہئے، جس طرح کہ ایک مالدار فقیر سے حسن سلوک کرتا ہے۔ جو فقیر کہ امیر کے ہاتھ میں جو مال ہے اس کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتا ہے، وہ حسن سلوک کا مستحق ہے۔ اسی طرح یہ حاسد ہے۔

نظر لگانے والے سے عمدہ چیز کو بچانا

جس چیز کو نظر لگنے کا خدشہ ہو اسے نظر لگانے والے سے پردہ میں رکھا جائے۔ کیونکہ نظر بد لالچی اور حاسد نفس سے سرزد ہوتی ہے، کہ جو چیز اسے پسند آتی ہے اس میں لالچ یا حسد کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے جب انسان کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس پر نظر لگنے کا ڈر ہے تو اسے اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے۔ خصوصاً اس شخص کے سامنے وہ چیز نمایاں نہ کرے جس کی نظر لگنا مشہور ہو چکا ہے۔

تاہم یہ مکمل یقین ہو کہ وہ نظر وغیرہ بذات خود کچھ بھی نہیں، ہر چیز صرف اللہ کے حکم اور تقدیر سے واقع ہوتی ہے۔ جیسا فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ: ۲/۱۰۲)

"اور نہیں وہ نقصان پہنچا سکتے کسی ایک کو بھی مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ۔"

ایک دفعہ سیدنا عثمانؓ نے ایک خوبصورت بچہ دیکھا اور فرمایا: "اس بچے کی ٹھوڑی کے گڑھے کو سیاہ کر دو، تا کہ اسے نظر نہ لگے۔"

اسی طرح نظر لگانے والے سے حتی الامکان احتراز کیا جائے۔ جیسے کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

بعض علمائے کرام کا قول ہے، کہ جب پتہ چل جائے کہ فلاں نظر لگانے میں معروف ہے تو اس سے اجتناب واحتراز کیا جائے۔

اپنی ضروریات کی برآری بھید سے اور چھپا کر کرنے سے بھی نظر بد سے بچاؤ پر تعاون ہو سکتا ہے۔

اللہ کا تقویٰ اور صبر

اللہ کا تقویٰ اور اس کے امر و نہی کا خیال رکھنے سے بھی نظر بد سے بچاؤ ہوتا ہے۔ کیونکہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اپنے ذمہ لیتا ہے، غیر کے سپرد نہیں کرتا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴾ (آل عمران: ۳/۱۲۰)

"اور اگر تم نے صبر کیا اور پرہیزگاری اختیار کی تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔"

دشمن کی ایذا رسانی پر صبر کرنے سے بھی نظر بد سے بچا جا سکتا ہے۔ اور وہ یوں کہ اس سے لڑائی جھگڑا پیدا نہ کیا جائے، اس کی شکایت نہ کی جائے اور اس کی اذیت ناکی کو دل میں بالکل جگہ نہ دی جائے۔

اللہ پر توکل اور......

اسی طرح اللہ پر توکل ہو۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے۔ نیز اللہ کی جانب متوجہ رہے اور اخلاص اختیار کرے اور اس کی محبت، رضاء اور انابت کو دلی میلانات میں شامل کرے۔ جب صورت یہ ہوگی تو پھر یہ انسان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ اپنے خانہ دل و افکار میں اپنے حاسد کے متعلق کوئی دوسری پریشان کن سوچ پیدا کر سکے۔ بلکہ وہ جب صرف اپنے رب کی جانب ہی متوجہ ہو جاتا ہے تو نظر بد کے تیر اس کو لگنا تو درکنار اسے چھو بھی نہ سکیں گے۔

گناہ چھوڑنا

یعنی ان گناہوں سے جو اس کے سب سے بڑے حاسد دشمن ابلیس نے اس پر مسلط کر رکھے ہیں ان کو خیرباد کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ (الشوریٰ: ۴۲/۳۰)

"اور تمہیں جو تکلیف پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔"

برائی کا بدلہ بھلائی سے دینا

اور یہ آخری سبب ہے، جو ہے تو بہت مشکل، دل پہ گراں گزرتا ہے اور بڑا ہمت طلب ہے لیکن تحفظ اور دفاع کے حوالے سے بلکہ دشمن کی آگ کو دوستی کی سلامتی والی ٹھنڈک میں بدل دینے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کی کامیابی تاثیر کی اللہ تعالیٰ نے سورہ حم سجدہ میں گارنٹی دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اسے وہی اختیار کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا نصیب میسر آیا ہو، اور وہ نصیب یہ ہے کہ حاسد کے سینہ میں جلنے والا شعلہ حسد بجھانا، باغی اور اذیت دینے والے سے حسن سلوک کرنا اور جس قدر اس کی اذیت وشرارت، حسد وبغاوت میں اضافہ ہوتا اسی قدر حسن سلوک بڑھاتے چلے جانا اور نصیحت وشفقت کا اظہار کرتے چلے جانا۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ○ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○﴾ (حم السجدہ ۴۱/ ۳۴-۳۶)

"اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی، برائی کا بدلہ اچھے سے اچھا دے (ایسا کرے گا تو دیکھ لے گا) جو تیرا دشمن تھا وہ ایک دم سے ایسا ہو جائے گا جیسے (تیرا) دلسوز دوست ہو، اور یہ بات (برائی کے بدلے میں بھلائی ونیکی کرنا) انہی کو حاصل ہوتی ہے جو نصیبے والے ہیں۔ اور اے پیغمبر! اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے (وہ تجھ کو بچالے گا) بے شک وہ سب سنتا جانتا ہے۔"

مذکورہ تمام اسباب کا جامع سبب اور جس پر ان کا دارومدار ہے وہ خالص توحید اختیار کرنا، اور اپنی مہار فکر کو اس عزیز حکیم مسبب الاسباب کی جانب موڑنا ہے۔ بندہ جب خالص توحید اپناتا ہے تو اللہ کے سوا ہر کسی کا خوف اس کے دل سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو ہر چیز اس سے ڈرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور جو اللہ کے خوف سے عاری ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے خوفزدہ کر دیتا ہے۔ اور جو غیر اللہ سے ڈر گیا تو گویا وہ چیز اس پر مسلط اور حاوی کر دی گئی۔

نفسیاتی بیماریاں

ہم ان نفسیاتی بیماریوں کے، جو اس وقت پائی جاتی ہیں اسپیشلسٹ ڈاکٹر تو نہیں۔ ان نفسیاتی امراض کی اصل صورت حال تو ان کے ماہرین ہی جانتے ہیں۔ لیکن بعض واضح نفسیاتی حالات کی معرفت سے تو کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ کیونکہ وہ اس قدر عام ہیں کہ عرف عام میں ان سے ہر آدمی واقف ہے۔ اور وہ یہ کہ نفس انسانی سکون واطمینان سے محروم ہو جاتا ہے، قرار نہیں پکڑتا، جس کی وجہ سے انسان میں قلق واضطراب، بے چینی وغم واندوہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے مختلف اسباب ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ سے روگردانی اور اس کے ذکر سے اعراض کرنا، اور برائیوں کا بے تحاشا ارتکاب کرنا۔ یہ سب چیزیں نفس انسانی کی بے سکونی اور عدم اطمینان کا باعث بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ○﴾ (طٰہٰ ۲۰/ ۱۲۴)

"اور جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا بے شک اس کے لئے معیشت تنگ ہو جاتی ہے۔"

۲۔ نفسیاتی دباؤ اور مادی، کاروباری اور سماجی زندگی کی مشکلات بھی بعض اوقات انسانی نفسیات کے حالات کے تغیر کا سبب بنتی ہیں۔ تو آدمی اس حیات دل فگار میں بہت سے تغیرات کے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے، جن کا عکس اس کے نفسیاتی قرار پر پڑتا ہے۔ مثلاً: کوئی انسان اپنے کسی حبیب یا قریب کی موت سے درد لازوال کا شکار ہوا ہے اور اس کے پاس ایمان کی دولت اس قدر نہ ہو، جو اسے اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر آمادہ کر سکے، تو اس کی نفسیاتی حالت اسے آہستہ آہستہ زمین بوس کر دے گی، اور زندگی بھر کا رنج والم اس کا لازمہ حیات بن جائے گا۔

۳۔ جسمانی بیماریاں بھی نفس انسانی پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کا عکس انسان کے گھریلو معاملات اور لوگوں کے ساتھ میل جول پر بھی پڑتا ہے۔ اگر انسان کو کوئی تکلیف ہو، جس کی وجہ سے وہ ساری رات بے خوابی سے دوچار رہا ہو تو خود اندازہ لگائیں اس کی نفسیاتی حالت

کی ابتری کیسی ہوگی۔ انسانی نفسیاتی حالت کا کیا کہیں یہ تو معمولی کانٹا لگنے سے بھی بے قرار ہو جاتی ہے۔

ہماری اس کتاب کے موضوع کا نفسیاتی حالات کے ساتھ خصوصی تعلق ہے، کیونکہ انسان کو جادو کبھی نفسیاتی امراض کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جادو زدہ آدمی چین نہیں پکڑتا۔ اسے سکون حاصل نہیں ہوتا۔ یہی حال کبھی کبھار مرگی زدہ کا ہوتا ہے۔ بہر حال نفسیاتی امراض کا میدان دراصل ایک لق و دق صحراء کی مانند ہے۔ جس میں کانٹوں اور دھول کے سوا کچھ نہیں۔ اور اسے عبور کرنا جان جوکھوں کا کام ہے۔

بیماری کی کوئی بھی حالت ہو اس کا علاج ایمان، قرآن اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے اور اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے سامنے جھکنے سے ہی ممکن ہے۔ ہاں نفسیاتی امراض کے لئے جدید طریقہ علاج اپنانے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں لیکن ایک شرط ہے وہ علاج بذریعہ حرام چیز نہ ہو۔

ہمیں اس سے بھی ضرور آگاہ ہونا چاہئے کہ نفسیات کا وہ ڈاکٹر علاج، جس کا رابطہ و ضبط ایمان اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہ ہو، اس کی کامیابی غیر یقینی ہے۔ مجھے امراض نفسانی کے مشیر نے بتایا، کہ ہمارے پاس بعض ایسے نفسیاتی مریض آتے ہیں جن کا ہم علاج کرتے ہیں مگر انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر کچھ مدت بعد آتے ہیں اور وہ بہت بہتر حالت میں ہوتے ہیں۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا علاج کروایا ہے کہ حالات رو بہ صحت ہیں؟ وہ بتاتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کے ذریعہ سے علاج کیا ہے۔

ہم ایک کتاب پڑھ کر بہت ہی حیران ہوئے جس کا عنوان تھا۔ ''بے قراری سے نجات کیسے؟'' اس کتاب کے دونوں مولف اس بات پر ہی بنیاد رکھتے ہیں کہ قلق اور بے چینی کا علاج قرآن پاک سے ہی ہو سکتا ہے اور یہ کہ اس مرض کا جو انہوں نے علاج تجویز کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب سے بہتر طریقہ علاج ہے، جو اپنایا جا سکتا ہے اور مفید بھی ہے۔

بندے پر گناہوں کے اثرات

گناہوں اور نافرمانیوں کے مرتکب گنہگار پر دنیا و آخرت میں بہت گہرے اور برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ابن قیم فرماتے ہیں:

''اس دنیا میں کوئی بھی شر اور آزمائش جو انسان پر آتی ہے اس کا سبب گناہ اور نافرمانیاں ہیں۔'' (انتہی)

آج کے دور میں بہت سے لوگ مصیبتوں اور گناہوں میں قید ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے انہیں پابہ زنجیر کر دیا ہے اور بیڑیوں میں جکڑ کر بے حس و حرکت کر دیا ہے۔ جنوں اور انسانوں پر شیطان غالب آ چکے ہیں، ان کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ اور معیشت و گزران تنگی کا شکار ہے۔ اور جو لوگ جادو اور جنوں کے لگنے کا شکار ہو چکے ہیں یہ زیادہ تر وہی ہیں، جو اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ چکے ہیں۔

نفسیاتی امراض بہت زیادہ ہیں، ان کا بنیادی سبب اللہ تعالیٰ سے دوری اور برائیوں کا ارتکاب کرنا ہے۔ ابن قیم گناہوں کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''عاصی (نافرمان) گناہ کی وجہ سے اپنے دل اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایسی وحشت پاتا ہے، جس کا ازالہ گناہ کی لذت نہیں کر سکتی۔ اور اس گناہ کی عارضی لذت زائل ہو جاتی ہے مگر وحشت و بے سکونی کی آگ کی جلن بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس جلن میں افاقہ تب ہو اگر گنہگار گناہ کی بدبودار دلدل میں گرنے سے بچنا چاہے مگر گنہگار ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، لہٰذا وحشت و بے سکونی بڑھتی جاتی ہے۔ تاہم عقلمند اس وحشت کو چھوڑنے کی اہلیت رکھتا ہے مگر گناہ عقل کو مفلوج کر دیتے ہیں۔

ایک آدمی نے ایک عارف باللہ کے سامنے ذکر کیا کہ میں اپنے نفس میں وحشت محسوس کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اگر اس وحشت نے تیرے گناہوں کی وجہ سے ڈیرے ڈال رکھے ہیں، تو انہیں چھوڑ دے، جب اللہ سے مانوس ہونے کی مرضی ہو تو گناہ چھوڑ کر وحشت دور کر لینا اور انسیت اختیار کر لینا۔

گناہ پر گناہ کرتے جانے سے بڑھ کر اور کوئی بھی چیز دل پر زیادہ وحشت انگیز اور بدمزہ نہیں۔

گناہ وحشت وظلمت پیدا کرتے ہیں

گناہوں سے لوگوں اور عاصی کے درمیان وحشت پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً اہل خیر اور گنہگار کے درمیان آپس میں وحشت پائی جاتی ہے۔ اور اس میں جس قدر شدت آتی جاتی ہے دوری پیدا ہوتی ہے اور بندہ اہل خیر کی مجالس سے الگ ہوتا جاتا ہے۔ اور ان نیک نام لوگوں سے نفع حاصل کرنے کی برکت سے یہ محروم ہوتا جاتا ہے۔ اور جس قدر اہل خیر سے دور ہوتا جاتا ہے اور رحمٰن کے گروہ سے نکلتا جاتا ہے تو وہ اسی قدر شیطان کے گروہ میں شامل ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح یہ وحشت بڑھتی جاتی اور مستحکم ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ حالت یہ ہوجاتی ہے کہ اس گنہگار اور اس کی بیوی کے درمیان، اور اس کے اور اولاد کے درمیان، عزیز و اقارب کے درمیان وحشت کی خلیج حائل ہوجاتی ہے۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ آپ دیکھیں گے اس کی اپنی ذات میں وحشت چھا جاتی ہے اور وہ خود سے بھی وحشت زدہ ہوکر چلنے پھرنے لگتا ہے۔ گناہ کرنے کی وجہ سے ظلمت اس کے دل پہ چھا جاتی ہے۔ وہ ایسے محسوس کرتا ہے جیسا کہ تاریکی شب نظر آتی ہے، جو کہ سیاہ ترین ہو۔ معصیت کی تاریکی اس کے دل کے لئے اس طرح ہوتی ہے جیسے کہ ظاہری تاریکی اس کی نگاہ کے لئے ہے۔ یاد رہے اطاعت نور ہے اور معصیت ظلمت ہے۔ جب بھی اس گناہ کی ظلمت میں اضافہ ہوگا وحشت و بے چینی بڑھتی جائے گی۔

نظر بد کا علاج کیسے کیا جائے؟

مسنون طریقہ علاج یہ ہے کہ نظر لگانے والے کا جب پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے۔ جب غسل کرے تو وہ پانی لیا جائے اور نظر زدہ انسان کے سر پر ڈالا جائے۔ یہ نظر لگنے کا بہترین علاج ہے۔

نظر لگانے والے سے پانی لینے کا طریقہ یہ ہے کہ نظر لگانے والے کو ایک پانی کا پیالہ دیا جائے جس میں وہ اپنی ہتھیلی ڈالے، پھر اس میں کلی کرے، پھر وہ کلی کا پانی پیالے میں ڈال دے، پھر اس پیالے میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر اپنا بایاں ہاتھ داخل کرے، اس سے اپنے دائیں

ہاتھ پر پانی میں ڈالے، پھر اس سے اپنے بائیں ہاتھ پر ایک ہی مرتبہ پانی ڈالے، پھر اپنا بایاں ہاتھ پانی میں داخل کرے، اور دائیں کہنی پر پانی ڈالے، پھر اپنا بایاں ہاتھ پانی میں داخل کرے، اس کے ساتھ اپنی بائیں کہنی پر پانی ڈالے۔ پھر اپنا دائیاں ہاتھ داخل کرے، اس کے ساتھ اپنے بائیں قدم پر پانی ڈالے، پھر اپنا بایاں ہاتھ داخل کرے اور اپنے دائیں گھٹنے پر پانی ڈالے، پھر اپنا دایاں ہاتھ داخل کرے اور اس کے ساتھ بائیں گھٹنے پر پانی ڈالے، یہ سارا عمل پیالے کے اندر ہی ہو، پھر اپنے تہبند کے اندر کا حصہ بھی پیالے ہی کے اندر دھوئے، اور پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے۔ پھر نظر زدہ انسان کے سر پر پچھلی جانب سے اور ایک ہی دفعہ وہ پانی انڈیل دیا جائے۔

یہ انداز غسل نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ جیسے کہ سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوسہل بن حنیفؓ نے خرار جگہ میں غسل کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے اپنا جبہ اتارا۔ اور اس وقت عامر بن ربیعہؓ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور سیدنا سہلؓ بہت ہی زیادہ سفید رنگ کے تھے، جلد بہت خوبصورت تھی۔ سیدنا عامرؓ نے کہا: ''میں نے آج تک کسی آدمی کی جلد اتنی حسین نہیں دیکھی، یہ تو پردہ نشین دوشیزہ کی مانند جسم ہے! سیدنا سہلؓ وہیں گر پڑے اور انہیں سخت بخار ہوگیا، ان کے بخار کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دی گئی اور بتایا گیا کہ وہ تو سر نہیں اٹھا سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اسے کسی کی نظر لگ جانے کا خیال رکھتے ہو؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں! عامر بن ربیعہؓ کے متعلق خیال ہے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور سخت وعید فرمائی۔ اور فرمایا: تم اپنے بھائی کو نظر بد کے تیر سے کیوں مارتے ہو؟ تو نے اس کے لئے دعائے برکت کیوں نہ کی؟ اب اس کے لئے غسل کرو۔ تو عامرؓ نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے اپنے پاؤں کی انگلیاں اپنے تہبند کے اندر کا حصہ ایک پیالے میں دھویا، پھر اس پانی کو سیدنا سہلؓ کے پیچھے سے ڈالا گیا، سیدنا سہلؓ اسی وقت صحت یاب ہوگئے۔ پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا)

''جب تم سے غسل دھون کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

سنن ابی داؤد میں سیدنا عائشہؓ بیان کرتی ہیں: نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا تھا تو وہ وضو کرتا پھر غسل کرتا تھا۔

نظر لگانے والے کی پہچان کیسے ہوسکتی ہے؟

۱۔ یہ کہ لوگوں کے نزدیک نظر لگانے میں وہ مشہور ومعروف ہو اور وہ اس مجلس میں موجود ہو جس مجلس میں کسی کو نظر لگ جائے۔ تو اس صورت میں گمان غالب یہی ہوگا کہ اسی کی نظر لگی ہے۔

۲۔ ایک دوسرے سے گفتگو کے دوران پتہ چل جائے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ سامنے ہو یا غائب ہو۔ اگر نظر اس کی موجودگی میں لگی ہے تو اسے غسل کا حکم دیا جائے۔ اور اگر اس کی عدم موجودگی میں لگی ہو تو پھر اس شخص کا ذمہ ہے، جو نظر لگانے والے کے ساتھ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی تلقین کرے۔ اور جب معلوم ہو کہ جس کے بارے میں بات ہوئی ہے اسے نظر اس کی ہی لگی ہے تو پھر اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ نظر لگانے والے کو غسل کا حکم دے۔

نظر لگانے والے سے پانی طلب کرنے کا طریقہ

یہ بہت ہی مشکل کام ہے کہ نظر زدہ یا اس کے اہل خانہ نظر لگانے والے سے آمنا سامنا کریں، یہ کیسے ممکن ہے! جب کہ اس کے برا ماننے اور اس کی حمایت میں اس کے اہل خانہ کے غضبناک ہونے کا ڈر ہے۔ اور یہ بھی خوف ہے کہ اس سے قطع رحمی وغیرہ کی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے۔

اس کا حل ہم یوں پیش کرتے ہیں کہ پہلی اور ضروری بات ہے کہ اس بارے میں انکل نہ لگائے جائیں، بلکہ اولاً نظر لگانے والے کی بابت اچھی طرح تحقیق کر لی جائے۔ جیسا کہ نبیؐ نے سیدنا سہل بن سعدؓ کو نظر لگنے کے واقعہ میں حاضرین سے پوچھا تھا تم کسی پر الزام لگاتے ہو؟ تو انہوں نے کہا سیدنا عامرؓ تھے۔" پھر آپؐ نے انہیں بلایا اور مذکورہ طریقہ غسل اختیار کرنے کا کہا تھا الخ۔

☆ یہ تحقیق نظر لگانے والے سے صادر ہونے والی گفتگو سے بھی ہوسکتی ہے، یا پھر اس کے متعلق کوئی بتادے، یا اس کے علاوہ قرائن ہوں جو نظر لگانے والے پر دلالت کریں۔

☆ اور اگر مکمل یقین نہ ہو تو کم از کم گمان غالب سے کام لیا جائے کہ کس کی نظر لگی ہوگی؟

☆ پھر نظر لگانے والے کی حالت پر غور کیا جائے گا کہ وہ خوف الٰہی سے معمور ہے یا کہ نہیں؟ اور خلاف طبع بات برداشت کرسکتا ہے کہ نہیں؟ اگر اس میں یہ وصف ہو تو اسے اللہ کا واسطہ

دے کر اس سے معاملہ کی صراحت حاصل کی جاسکتی ہے، کہ تیری نظر لگی ہے یا کہ نہیں۔

☆ اور اگر گمان غالب یہی ہو کہ نظر فلاں نے لگائی ہے، مگر ڈر یہ ہے کہ اگر اس سے پوچھا گیا تو وہ غصہ میں آجائے گا۔ تو اسے بہت ہی زیادہ اللہ کا واسطہ دیا جائے اور اس کا خوف دلایا جائے اور اس کام کے لئے اس کی طرف اس کا کوئی قریبی تعلق رکھنے والا بھیجا جائے اور جسے نظر لگی ہے اس کے حال پر اس سے ترس کی اپیل کی جائے۔

☆ اگر نظر لگانے والا غسل کرنے سے انکار کردے تو کیا اسے مجبور کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔

مازری کہتے ہیں: "میرے نزدیک صحیح قول یہی ہے کہ نظر لگانے والے پر فرض ہے کہ وہ غسل کرے، خصوصاً نظر زدہ کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو اس وقت تو نظر لگانے والے پر غسل کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اس وقت اس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہلاکت کے قریب پہنچی ہوئی جان کو ہلاکت سے اور خود کو جرم قتل سے بچائے۔"

نظر لگے مریض کو دم کس طرح کیا جائے؟

نظر لگنے سے دم کرنے پر نبی ﷺ سے منقول بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں:

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: (اَنْ نَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ)

"نبی ﷺ نے حکم دیا: کہ ہم نظر لگنے سے دم کریں۔"

سیدنا انسؓ سے روایت ہے۔ (اَنَّ النَّبِیَّ رَخَّصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَیْنِ وَالنَّمْلَةِ)

"نبی ﷺ نے ڈسے جانے، نظر لگے اور نملہ پھوڑے سے دم کی رخصت دی ہے۔"

نظر زدگی کے لئے مسنون دم

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسنؓ، اور حسینؓ کو اللہ کی پناہ میں آنے کا دم یوں کیا کرتے تھے، فرماتے:

(أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)

''میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے اور ہر اس نظر سے جو لگ جانے والی ہے۔''

آپ ﷺ فرماتے: ابراہیمؑ اسحاقؑ اور اسماعیلؑ کو اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔''

۲۔(بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ)

''میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں، ہر بیماری سے جو تجھے تکلیف دے، اور ہر نفس کی شرارت سے، یا حاسد کی نظر کی شرارت سے اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔''

۳۔(بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ)

''اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) وہ تجھے صحت دے، ہر بیماری سے تجھے شفاء دے اور حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرتا ہے، وہ تجھے بچائے اور ہر نظر والے کی برائی سے بچائے۔''

۴۔(أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا۔''

۵۔(أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)

''میں اللہ تعالیٰ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے اور ہر اس نظر سے جو لگ جانے والی ہے۔''

۶۔(أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ)

''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، وہ جو نہیں ان سے تجاوز کر سکتا کوئی نیک یا بد، ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی، اور اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے۔ اور اس کی برائی سے جو اس میں چڑھتی ہے۔ اور اس کی برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی۔ اور اس کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات اور دن کے فتنوں سے۔ اور اس رات اور دن میں آنے والی چیزوں سے مگر وہ رات کو آنے والا جو بھلائی لاتا ہے۔ اے بہت ہی زیادہ رحمت کرنے والے!''

۷۔(أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ)

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے پورے کلمات کے ساتھ، اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اور اس کے بندوں کی برائی سے، اور شیطان کے وسوسوں سے، اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

۸۔اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَأْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)

''اے میرے اللہ!...... بے شک میں تیرے کریمی چہرے کے ساتھ پناہ مانگتا ہو، اور تیرے پورے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کی شرارت سے جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے۔ اے میرے اللہ!...... تو ہی گناہ اور چٹی (نقصان) کا ازالہ کرتا ہے۔ اے میرے اللہ!...... تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور نہ تو اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے۔ پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ۔

۹۔(أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ. الَّذِي لَا شَيْءَ أَعْظَمُ مِنْهُ. وَبِكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ. الَّتِي لَا

یجاوزهن برّ ولا فاجر. وباسماء الله الحسنی ما علمت منها ومالم اعلم. ومن شرّ ما خلق وذرا او برا ومن شر کل ذی شر لا اطیق شره ومن شر کل ذی شرّ انت اخذ بناصیته. انّ ربّی علی صراط مستقیم)

''میں اللہ تعالیٰ کے عظیم چہرے کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، وہ کہ جس سے کوئی چیز عظیم تر نہیں۔ اور اس کے ان کامل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک یا بد تجاوز نہیں کرسکتا۔ اللہ کے نیک ناموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جنہیں نہیں جانتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی۔ اور ہر اس برائی والی چیز کی برائی سے جس کے شر (کے مقابلہ) کی میں طاقت نہیں رکھتا۔ اور ہر برائی والے کی برائی سے کہ تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کو۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔''

۱۰۔(اللّٰهم انت ربّی لا اله الّا انت علیک توکّلت وانت ربّ العرش العظیم. ماشاء الله کان وما لم یشاء لم یکن. لا حول ولا قوة الّا بالله العظیم. اعلم انّ الله علی کلّ شیء قدیر. وانّ الله قد احاط بکلّ شیء علما. واحصی کلّ شیء عددا. اللّٰهم انّی اعوذبک من شرّ نفسی وشرّ الشیطان وشرکه ومن شرّ کلّ دابة انت اخذ بنا صیتها. انّ ربّی علی صراط مستقیم)

''اے میرے اللہ!...... تو میرا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو ہی۔ تیرے اوپر میرا بھروسہ ہے، اور تو عرش عظیم کا رب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہی ہوگا۔ اور جو نہ چاہے گا نہ ہوگا، نہیں پھرنے کی طاقت اور کچھ کرنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ عظیم کے ساتھ ہے۔ میں جانتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ اے میرے اللہ!...... بے شک میں اپنے نفس کی شرارتوں سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور ہر جانور کی برائی سے تو جس کی پیشانی پکڑنے والا ہے۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔''

۱۱۔(تحصّنت بالله الّذی لا اله الّا هو الٰهی واله کلّ شیء واعتصمت بربّی وربّ

کلّ شیء. وتوکّلت علی الحیّ الّذی لا یموت. واستدفعت الشّر بلا حول ولا قوّة الّا بالله. حسبی الله ونعم الوکیل. حسبی الرّبّ من العباد. حسبی الخالق من المخلوق. حسبی الرّازق من المرزوق. حسبی الله، هو حسبی حسبی الّذی بیده ملکوت کلّ شیء وهو یجیر والا یجار علیه. حسبی الله وکفی. سمع الله لمن دعا. ولیس وراء الله مرمی. حسبی الله ولا اله الّا هو علیه توکّلت وهو ربّ العرش العظیم) ''میں اس اللہ کی حفاظت میں آتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو کہ میرا اور ہر چیز کا معبود ہے۔ میں اپنے رب کی پناہ میں آتا ہوں، جو ہر چیز کا رب ہے۔ میں توکل کرتا ہوں، اس زندہ رہنے والے پر، جسے موت نہ آئے گی۔ اور میں شر دور کرتا ہوں (اس سے دفاع طلب کرتا ہوں) اس اللہ کے ذریعہ سے جو نہیں پھیرتا برائی کو مگر وہی۔ اور نہیں طاقت مگر اسی کی۔ میرا اللہ مجھے کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔ کافی ہے مجھے میرا رب بندوں سے۔ کافی ہے میرا خالق مجھے مخلوق سے۔ کافی ہے میرا رازق مجھے رزق دیئے گئے سے۔ کافی ہے میرا اللہ! وہی مجھے کافی ہے۔ کافی ہے وہ اللہ مجھے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ اور وہ پناہ دیتا ہے، اسے کسی کی پناہ کی ضرورت نہیں۔ کافی ہے میرا اللہ مجھے جو کفایت کرتا ہے۔ سن لیا اللہ تعالیٰ نے اس کو جس نے اس سے دعا کی۔ اللہ کے سوا کوئی منزل مقصود نہیں۔ کافی ہے میرا اللہ، نہیں کوئی معبود مگر وہی، اسی پر توکل ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

جو بھی مذکورہ دعاؤں اور وظائف کو تجربہ کی دنیا میں لائے گا، اسے ان کے نفع بخش ہونے کا اندازہ ہوگا۔ اور ان کی شدید ضرورت وافادیت کا اسے پتہ چلے گا۔ یہ نظر لگانے والے کے اثرات بد کو انسان تک پہنچنے سے روکتی ہیں اور نظر لگنے کے بعد اس کا علاج بھی کرتی ہیں۔ لیکن یہ پڑھنے والے کے ایمان، نفسیاتی قوت واستعداد اور اس کے دل کی توجہ اور قوت یقین کے مطابق اثر انداز ہوں گی۔ کیونکہ یہ دعائیں تو ایک ہتھیار ہیں اور ہتھیاروں کا دارومدار ان کے چلانے والوں کی قوت کے مطابق ہوتا ہے۔ (بحوالہ: جادو جنات کے پراسرار حقائق اور آزمودہ روحانی علاج / **شریر جادوگروں کا قلع قمع کرنیوالی تلوار / جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ**)

سحر، جادو اور سفلی کا علاج

جادو کے دفیعہ کے لیے

اگر کسی پر جادو کر دیا جائے تو اس کو دفعہ کرنے کے لیے باوضو سو 100 مرتبہ روزانہ سورۃ فلق اور سو 100 بار روزانہ سورۃ ناس پڑھے۔ لگا تار چالیس 40 دن تک یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی نے فخر عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور آپ اس جادو کے اثر سے متاثر ہو کر بیمار ہو گئے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے آ کر صحیح رہنمائی کی اور باذن اللہ اس جادو کا توڑ بتایا۔ اور بتایا کہ اس جادو کی چیزیں کس کنویں میں ڈالی گئی ہیں۔ اگر روز پڑھنا مشکل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو باوضو تین سو تین 303 مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیا جائے اور چالیس دن تک یہ پانی صبح شام جادو زدہ کو پلایا جائے۔ ان سورتوں کے نقش اکابرین سے دونوں طرح منقول ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔

لفظی نقش یہ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورۃ فلق

قل اعوذ	بربّ الفلق	من شرّ ما خلق	و من شرّ
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفّثٰت	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

نقش سورۃ ناس

قل اعوذ برب الناس	ملک الناس	الہ الناس	من شر الوسواس الخناس
ملک الناس	الہ الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس
الہ الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنۃ والناس

عددی نقش یہ ہیں

نقش سورۃ فلق

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

نقش سورۃ الناس

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

جادو زدہ انسان کے لیے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش باوضو بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقوش کا مجموعی نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش موم جامے کے بعد کالے کپڑے میں سی لیں۔ اور ڈورا بھی کالا ہی استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چالیس 40 دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

دونوں کا عددی نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٣٤٩٣	٣٤٩٦	٣٤٩٩	٣٤٨٥
٣٤٩٨	٣٤٨٦	٣٤٩٢	٣٤٩٧
٣٤٨٧	٣٥٠١	٣٤٩٤	٣٤٩١
٣٤٩٥	٣٤٩٠	٣٤٨٨	٣٥٠٠

جادو کے اثرات سے نجات

قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں گیارہ 11 گیارہ 11 مرتبہ باوضو پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے جادو زدہ انسان کی آنکھوں کانوں، ناک اور بیسوں 20 ناخنوں پر لگائیں۔ انشاءاللہ گیارہ ہی دن میں جادو کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

ان دونوں سورتوں کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اثر انگیزی میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دونوں ہی سورتوں کو چالیس 40 مرتبہ روزانہ اکتالیس 41 دن تک پڑھیں۔ پہلے دن اور اکتالیسویں دن روزہ رکھیں اور اکتالسویں دن تین غریبوں کو کھانا اپنے ساتھ افطار کے وقت کھلائیں۔ ان تینوں غریبوں سے اپنا خونی رشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہو گی اور پھر حسب ضرورت یہ سورتیں برائے مسحور پڑھی جائیں گی تو فوراً ان کا اثر سامنے آ جائے گا۔

جادو اتارنے کا عمل

جادو اتارنے کا یہ طریقہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منقول ہے۔ اور بے حد موثر اور تیر بہدف ہے۔ ایک کورے گھڑے میں سات کنوؤں کا تازہ پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت باوضو گیارہ 11 مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو اس سے گیارہ 11 دن تک غسل کرائیں انشاءاللہ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔ اگر سات کنوؤں کا پانی دستیاب ہونا مشکل ہو تو سات مسجدوں کا پانی بشرطیکہ مسجد یں حوض والی ہوں یا بورے لگے ہوں لے لیں۔ یہ بھی شامل کر لیں تب بھی انشاءاللہ تعالیٰ مفید رہے گا۔

آیات قرآنی یہ ہیں۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ ع ۔(سورہ یونس آیت ۸۱،۸۲ پارہ نمبر ۱۱)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ . فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ○ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ○ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ○۔(سورہ اعراف آیت نمبر ۱۱۸،۱۱۹،۱۲۰،۱۲۱،۱۲۲، پارہ نمبر ۹)

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰی ۔(سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۶۹، پارہ نمبر ۱۶)

مریض کو غسل کراتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی نالی میں نہ جائے بہتر ہے کہ کچی زمین میں گڑھا کھود کر اس میں غسل دیں۔ ورنہ ریت پھیلا کر اس پر غسل دیں اور پھر اس ریت کو سکھا کر کسی تالاب، نہر یا کنویں میں پھینک دیں۔ یا کہیں جنگل میں دبا دیں۔ (نہلانے کے معاملے میں ہمیشہ یہ اصول یاد رکھیں کیوں کہ اس اصول کو ہم اس کتاب میں بار بار بیان نہیں کریں گے)

سحر باطل کرنے کے لیے

ان ہی آیات کے عمل کا ایک اور طریقہ کار اکابرین سے دوسرے انداز سے منقول ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ بے حد موثر ثابت ہوتا ہے اس میں بجائے کنوؤں کے پانی کے مندرجہ ذیل تفصیل ذہن میں رکھیں۔

ایک گھڑا بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوئے کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

ایک گھڑا پانی ایسے کنوئیں سے لیں جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالتا ہو۔

جمعہ کے دن ایسے درختوں کے پتے توڑ کر لائیں جن پر کھانے والے پھل نہ آتے ہوں۔

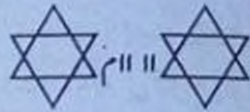
دونوں پانی ایک جگہ کر کے ان میں یہ سب پتے ڈال دیں اور اوپر والے عمل میں بیان کردہ تینوں آیات قرآنی کو کسی کاغذ پر باوضو کالی روشنائی سے لکھ کر اس میں گھول دیں۔ گھولتے وقت تین تین مرتبہ ان آیات کو باوضو پڑھیں۔ ضرورت سمجھیں تو پانی کو گرم کر لیں۔ ورنہ ٹھنڈے ہی پانی سے غسل دیں اور اس طریقے میں غسل کسی تالاب کے کنارے پر دیں۔ غسل دیتے وقت تین (۳) آدمیوں سے زیادہ مریض کے پاس نہ ہوں۔ غسل کے وقت مریض کا ستر ڈھانپے رکھیں۔ اور مریض کو دوران غسل کھڑا رکھیں۔ اس صورت میں صرف سات (۷) دن تک غسل دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہوگا۔

سحر سے شفاء کے لیے

قرآن حکیم کی اس آیت کو اور عزیمت کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر باوضو لکھ کر لگاتار (۷) دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بحکم الٰہی سحر باطل ہو جائے گا اور مریض کو شفا نصیب ہوگی۔ یہ عمل بھی مجرب اور آزمودہ ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ بَطَلَ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ

عزیمت یہ ہے

نقش (۷۲)



جادو، سفلی اتارنے کے لیے عمل

اگر کسی شخص پر جادو کرا دیا گیا ہو تو ہفتے کے دن بعد نماز عصر قرآن حکیم کی وہ تین (۳) سورتیں باوضو لکھ کر گلے میں ڈالیں جن میں "ک" نہیں ہے۔ اور وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورہ عصر، سورہ قریش، سورہ فلق (پارہ نمبر ۳۰) ان ہی سورتوں کو سات (۷) دن تک اکیس (۲۱) اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر ایک کٹورا پانی پر دم کر کے مریض کو پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات (۷) ہی روز میں کیسا بھی جادو ہوگا۔ خواہ وہ علوی ہو یا سفلی اتر جائے گا اور بفضل رحمٰن و رحیم مریض رو بہ صحت ہوگا۔

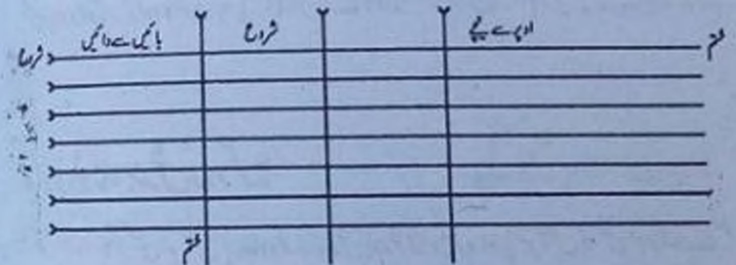
جادو، ٹونا، بندش دور کرنا

اگر کسی مریض پر جادو ٹونہ بندش اور ٹوٹکا وغیرہ ہو یا مریض کو سفلی اور گندے علم کے ذریعے بے بس کر دیا گیا ہو تو اس مریض کو زمین پر چت لٹائیں۔ اور مریض مرد ہو تو تن کے کپڑوں کے علاوہ کوئی اور کپڑا نیچے اوپر نہ ڈالیں۔ اگر مریض عورت ہو تو اوپر موٹی سی چادر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ ڈالیں۔ جس جگہ لٹائیں وہ جگہ پاک اور صاف ہونی ضروری ہے۔

اس کے بعد عامل ایک چاقو لے۔ چاقو پورا لوہے کا ہو۔ اس میں لکڑی وغیرہ کا دستہ نہ ہو۔ چاقو نہ ہو تو پوری لوہے کی چھری لے اور اس چھری پر باوضو سات (۷) مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرے اور مریض کے سر سے پیروں کی طرف چھری اتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دے۔ سات (۷) لکیریں کھینچ جانے کے بعد مریض کو الٹا لٹا دے اور اس کے بعد عمل مذکورہ کر کے ان ہی لکیروں کے اوپر۔ اوپر سے نیچے کی طرف کی لکیر کھینچے اور کل تین لکیریں کھینچے۔ بائیں سے دائیں سے سات (۷) لکیریں کھینچنی ہیں اور اوپر سے نیچے (۳) لکیریں کھینچنی ہیں اور لکیر کھینچنے سے پہلے چاقو یا چھری پر سات سات مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرنا ہے۔ اور دم کر کے چاقو یا چھری کو مریض کے سر سے پیروں کی طرف اتارنا ہے اور اس کے بعد لکیر کھینچنی ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوئی۔ اسی طرح لگاتار سات (۷) روز تک کاٹ کرنی ہے۔ اگر یہ کاٹ عصر اور مغرب کے درمیان کی جائے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کاٹ سے کتنا بھی سفلی اور گندہ جادو ہو گا کٹ جائے گا اور مریض ایک ہی ہفتے میں بحکم الٰہی بھلا چنگا ہو جائے گا۔

لکیروں کی صورت یہ ہے۔

نقش ۷۳



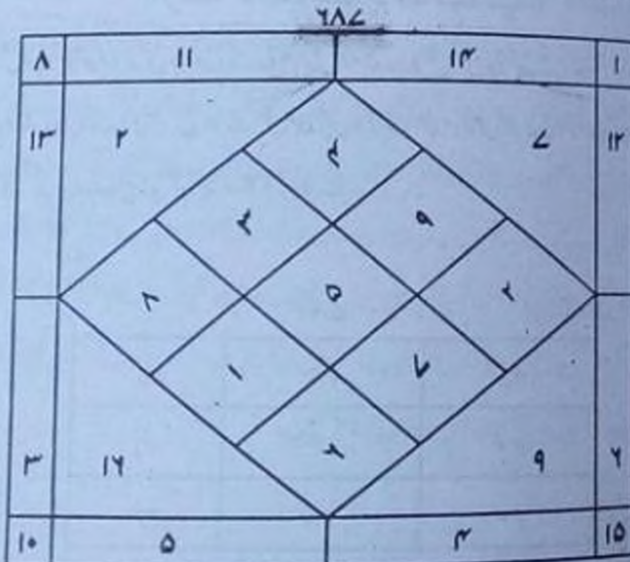
جادو کا اثر زائل کرنا

پاک وصاف مٹی سے ایک گولا بنائے جو وزن میں ڈھائی سو گرام کا ہو۔ اس پر سات (۷) مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس کو کسی بھٹی میں ڈال دیں۔ جب یہ خوب تپ (سرخ ہو جائے) اس وقت اس کو پانی میں ڈال دیں۔ اور صبح و شام اور دوپہر دن میں تین مرتبہ یہ پانی جادو زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے۔ آیت الکرسی دل قرآن آب جلے تو رحمان حلقہ حلقہ سات (۷) آسمان سات زمین سات گلی ایک دربان پاؤں رکھے جبرئیل بحکم خدا کرم کرے رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در کھلا رہے۔ چلہ وہ نہ کرے جو جادو کرے سو مرے۔ یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

گھر سے سحر، جادو، سفلی کے اثرات ختم کرنا

اگر کسی مکان پر سحر کا شبہ ہو تو اس مکان میں یہ نقش باوضو لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گھر سے سحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔



جادو۔ سفلی سے شفا کے لیے

جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو باوضو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر اکیس روز تک مریض کو صبح و شام پلاتے رہیں۔ پھر اس پانی کو اکیس (۲۱) مرتبہ اسی عزیمت کو باوضو پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اس پانی کو اکیس (۲۱) روز تک مریض کو صبح وشام پلاتے رہیں اور اسی عزیمت کو اکیس (۲۱) مرتبہ سرسوں کے تیل پر باوضو دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض کو شفاء ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔

موسیٰ وہارون کی لاٹھی ٹونکا کرنے والے کی ٹوٹے پائی۔ ساحر پڑے موت کی کھٹائی

کعبہ کی نظر۔ بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ اللہ اکبر۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سحر کے اثرات سے نجات کے لیے

اس نقش کو باوضو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مل کر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلا دیں اور لگاتار سات (۷) دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو انشاء اللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔ نقش یہ ہے۔ اور یہ نقش ''یا سلام'' کا ہے۔

نقش

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

جادو کے اثر سے شفایابی

اگر کسی شخص پر کسی نے زبردست جادو کر دیا ہو۔ یا سفلی عمل کے ذریعے سے بالکل مفلوج کر دیا ہو۔ یا ایسی جگہ دفن کر دیا ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو رہی ہو اور اس وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو اس کے لیے ایک بے حد مجرب عمل یہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کے ذریعہ اس پر کیے ہوئے جادو، گندے علم اور دفن شدہ وغیرہ کی مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور چالیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاء اللہ تعالیٰ پوری طرح نجات پا لے گا۔

سب سے پہلے رائی اور اجوائن تقریباً ڈھائی سو گرام لے کر آئیں۔ اس میں دو سو گرام اجوائن ہو اور پچاس (۵۰) گرام رائی۔ پھر ان دونوں کو ملا لیں۔ اور اس پر سات (۷) مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔

جَیْلُوْسَ، فَیْلُوْسَ یَرْمُوْنَ، جَیْبُوْنَ، سَلْمُوْسَ، مَرْطُوْسَ،

مَیْلُوْمَانَ یَادَرْ سَرْ فَرْوَدْبِهَا حُوْنَ

اس کے بعد سفید کاغذ پر چار نقش باوضو لکھیں۔ اور ان کے فتیلے بنائیں۔ پھر چراغوں میں جو اس سے پہلے استعمال نہ ہوئے ہوں۔ تلوں کا تیل ڈالیں اور ان میں ان فتیلوں کو روئی میں بتی بنا کر مریض کے دائیں بائیں آگے پیچھے جلائیں۔ جب تک پوری طرح جل نہ جائیں۔ چراغ کو بجھنے نہ دیں۔ بجھ جائے تو فوراً ہی دوبارہ جلا دیں۔ چراغوں کے جلنے کے دوران ایک انگیٹھی میں کوئلے دہکا کر مریض کے سامنے رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اجوائن اور رائی اس میں ڈالتے رہیں۔ اگر اجوائن اور رائی چراغ بجھنے سے پہلے ختم ہو جائے تو انگیٹھی بجھا دیں۔ ڈھائی سو گرام سے زیادہ رائی اور اجوائن کا استعمال نہ کریں۔ وہ چاروں نقش یہ ہیں۔ ان نقوش میں فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

نقش (۷۶، ۷۷)

۷۸۶

ااا ھ ہ + اا ہ د		
۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

اس نقش کو مریض کے بائیں طرف جلائیں۔

۷۸۶

روس ح رع ل وی دس ف ل ی		
۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے جادو سے محفوظ ہو جائے		

اس نقش کو مریض کے سامنے جلائیں۔

نقش (۷۸، ۷۹)

۷۸۶

ااا ح ھ ⊞ اا اا ھ		
۸	۳	۴
۱	۵	۹
۶	۷	۲
فلاں ابن فلاں آفات سے محفوظ ہو جائے		

۷۸۶

ااا ح ھ ⊞ اا اا ھ		
۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸
فلاں ابن فلاں آفات سے محفوظ ہو جائے		

یہ عمل صرف ایک دن کرنا ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش باوضو چالیس (۴۰) عدد بنائے جائیں اور اس نقش کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک گلاس پانی میں ڈال دیں۔ اگر نقش مٹی کے پیالے یا لوٹے میں گھولیں تو زیادہ موثر ثابت ہوگا۔ اور اس پانی کو عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلا دیں۔ نقش کاغذ کسی کیاری یا گملے میں یا کسی درخت کی جڑ میں دبا دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ

چالیس (۴۰) دن پورے ہونے سے پہلے ہی مریض کی حالت سدھرنی شروع ہو جائے گی۔ اور ہر علوی اور سفلی جادو سے نجات نصیب ہوگی۔ وہ جو چالیس (۴۰) دن پلانا ہے۔ وہ یہ ہے۔ نیچے کی سطر میں اگر مریض عورت ہو تو مرد کی بجائے عورت لکھیں۔ پلانے والے نقش میں نام کی ضرورت نہیں ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۲	۱۰۳۹	۱۰۳۴
۱۰۳۷	۱۰۳۵	۱۰۳۳
۱۰۳۶	۱۰۳۱	۱۰۳۸
یاالٰہی اس مرد کو جادو سے نجات دے		

جادو کے اثرات سے نجات

سات (۷) نمازیوں کے وضو کا پانی (جو پنج وقتہ نمازی ہوں) ایک بوتل میں جمع کر لیں اور اس پر دو سو (۲۰۰) مرتبہ باوضو سورہ یٰسین کی آیت "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ" پڑھ کر دم کر دیں۔ سات (۷) چھوہارے لیں اور ان میں سے ہر چھوہارے پر یہی آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان ایک چھوہارہ کھلا کر بوتل کا پانی پلائیں۔ صرف سات (۷) دن کا علاج ہے، سات دن پورے ہو جانے پر اسی آیت کا نقش مثلث مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

نقش

۷۸۶

۲۸۶	۲۷۹	۲۸۴
۲۸۱	۲۸۳	۲۸۵
۲۸۲	۲۸۷	۲۸۰

حکیم محمد طارق محمود چغتائی صاحب کی شہرہ آفاق تصنیف

چالیس پاکباز ہستیوں کے پاکیزہ اقوال

وہ لوگ جنہوں نے دن رات پلٹ پلٹ کر دیکھے پھر انہیں پرکھا جانچا کھولا برتا اور آخرکار جس نتیجے پر پہنچے وہ نتیجہ ایک سنگ میل اور نشان منزل ثابت ہوا۔ بہت تلاش اور کوشش کے بعد یہ کتاب لکھی گئی ☆ اپنے اندر سورج والی باتیں پیدا کر دیں یہ عنوان ہے ایک وقت کے باکمال درویش نے جو بات کہی وہ موجودہ سائنس اور حیران ہو کر اپنا رہی ہے اور جدید تحقیق ثابت کر رہی اس کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر پڑھیں ☆ ایٹم سے کیا ہوا ہے پھر ایک صاحب ولایت ولی نے کیا فرمایا ضرور پڑھیں۔ ☆ خدا کی قدرت سے استفادہ کا طریقہ ایسے راز سے پردہ اٹھایا اگر آپ پڑھ کر صرف تھوڑا عمل کر لیں تو بڑی بڑی ترقیاں، کامیابیاں اور فتوحات آپ کے قدموں میں۔ ☆ گناہوں سے بچنے اور مقام ولایت پانے کا ایک بالکل آسان اور باریک نکتہ آپ کی توجہ کا منتظر ☆ غریبوں کی غربت کے باوجود ایک راز بتایا کہ کون غریب اس راز کو پا سکتا ہے پھر اپنے حالات دیکھے ☆ ہائیڈروجن اور ایٹم بم کا اولیاء نے کیسے تذکرہ کیا سوچیں انہیں یہ سائنس کیسے ملی یہ سب اقوال اولیاء میں پڑھیں ☆ آنکھ صرف ہر چیز کی صورت دیکھتی ہے حقیقت نہیں دیکھتی یہ قول کیسا ہے اگر اسکی تفصیل سمجھنی ہے تو ابھی زیر کتاب پڑھیں۔ ☆ ہمارے مسائل کب ٹھیک ہوں گے پریشان لوگ اولیاء کے جملے کی نقل ضرور پڑھیں۔ ☆ گناہوں سے حفاظت کا سبب تقوی چاہنے والے یہ وضاحت پڑھ کر تو دیکھیں۔ ☆ دین کے وجود میں آنے کے 5 گر اور راز اس کتاب کے صفحہ 21 پر پڑھیں ☆ نماز کو جاندار بنانے کا طریقہ یہ طریقہ پانے والے بس 22 صفحہ پڑھ لیں اور زندگی کے حقیقی کمال اور نماز کے اصل روپ کو جانیں حق فقر و غربت کی مشقوں میں چمکتا ہے قارئین اسکی وضاحت تو ضرور پڑھیں آپ کو تسلی اور حقیقت ملے گی۔ ☆ کیمیا گر یعنی سونا بنانے کا نسخہ ایک ولی نے کیسے بیان کیا اور اسکے سونے صد رزلٹ کیسے ملے کہ تانبے سے سونا بن گیا کیا آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ اور اللہ کے ولی کی سچ زبان پر یقین کریں گے تاکہ آپ مالا مال ہوں یہ راز ہے ہر کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ قارئین! یہ کتاب ایک نادر روزگار محنت کا کامیاب تجربہ ہے جو پانے والے ہوں گے وہ آنکھیں بند کر کے اس کتاب کو فوراً خریدیں گے۔ یہ چند صفحات کا تعارف ہے جبکہ 552 صفحات میں علم نور کمال ہوگا۔ ☆ آیئے ہم آپ کو ایسے ایسے موتی جو نکھرے لعل اور چاند تارے سے زیادہ قیمتی ہیں اس کتاب میں دیں کوئی بدنصیب ہوگا جو اس کتاب سے محروم رہے گا۔ کن بزرگوں کی زندگی کے نچوڑ تجربات اور مشاہدات ہیں ان کے کیا نام ہیں انکا کیا مقام ہے پھر یہ کتاب جسکا نام چالیس پاکباز ہستیوں کے پاکیزہ اقوال المعروف **اقوال اولیاء** ہرگز پڑھنا نہ بھولیں۔

سحرزدہ کا علاج

سحرزدہ کے لیے یہ طریقہ علاج بھی کافی سودمند ثابت ہوا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ ۲۱ درختوں کے پتے جو تعداد میں کل ۳۰۳ ہوں۔ توڑ کر لائیں۔ اور ہر ایک پتے پر سات مرتبہ باوضو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ کر دم کر دیں۔ کل تعداد پڑھائی اکیس سو اکیس (۲۱۲۱) مرتبہ ہو جائے گی۔ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں اور سحرزدہ کو اس پانی سے غسل کرائیں۔ لگاتار سات دن تک اس عمل کو دہرائیں اور روزانہ پتے توڑ کر لائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ سات (۷) دن میں مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور کتنا بھی سخت جادو ہوگا اتر جائے گا۔ اس کے بعد ایک نقش لاحول ولاقوۃ کا مریض کے گلے میں ڈلوا دیں اور ایک بوتل پانی پر اکیس (۲۱) مرتبہ لاحول پڑھ کر دم کر کے رکھ دیں۔ اور اس پانی کو اکیس (۲۱) روز تک صبح و شام پلائیں اور سرسوں کے تیل پر بھی اکیس (۲۱) مرتبہ دم کر کے رکھ دیں اور اکیس (۲۱) روز تک تیل کی مالش کرائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ مکمل صحت نصیب ہوگی۔

نقش جو گلے میں ڈالا جائے گا وہ یہ ہے۔

نقش

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۷۳
۳۷۳	۳۸۵	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

زبردست جادو کے اثرات دور کرنا

اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثرات سے نجات نہ ملتی ہو تو ہفت سلامؑ کے نقوش کے ذریعہ روحانی علاج کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات مل جاتی ہے۔ اور انسان پوری طرح بحکم الٰہی اور بہ برکت قرآن حکیم صحت یاب ہو جاتا ہے۔ جمعرات کے دن سے علاج شروع کرنا چاہیے اور درج ذیل تفصیل کے ساتھ نقوش پلانا چاہیے۔ ۲۸ دن کا علاج ہے۔ ہر نقش چار مرتبہ پلانا ہے۔ وہ ساتوں نقوش جو ہفتے کے سات (۷) دنوں میں پلانے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

جمعرات کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

سَلٰمٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ			
۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۳۲۲
۱۱۷	۳۲۱	۱۳۲	۱۰۹
۳۲۰	۱۱۴	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۳۱۹	۱۱۵

جمعہ کے دن پینے والا نقش

۷۸۶

سَلٰمٌ عَلٰی مُوسٰی وَ هٰرُوْنَ			
۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۲۶۸
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۴	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۲۶۵	۱۱۵

ہفتے کے دن پینے والا نقش

۷۸۶

سَلٰمٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ			
۱۳۱	۱۱۰	۳۱	۷۰
۳۲	۶۹	۱۳۲	۱۰۹
۶۸	۲۹	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۶۷	۳۰

اتوار کے دن پینے والا نقش

۷۸۶

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ			
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

پیر کے دن پینے والا نقش

۷۸۶

سَلٰمٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی			
۱۳۱	۱۱۰	۵۶۳	۵۰
۵۶۴	۴۹	۱۳۲	۱۰۹
۴۸	۵۶۱	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۴۷	۵۶۲

منگل کے دن پہنے والا نقش

۷۸۶

سلٰمٌ عَلَیکُم طِبْتُم فَادخُلُوھا خٰلِدِیْن			
۱۳۱	۱۷۰	۴۵۱	۱۴۲۲
۴۵۲	۱۴۲۱	۱۳۲	۱۶۹
۱۴۲۰	۴۴۹	۱۷۲	۱۳۳
۱۷۱	۱۳۴	۱۴۱۹	۴۵۰

بدھ کے دن پہنے والا نقش

۷۸۶

سلٰمٌ قف ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ			
۱۳۱	۴۳۳	۱۴۹	۳۱۴
۱۵۰	۳۱۳	۱۳۲	۴۳۲
۳۱۲	۱۴۷	۴۳۵	۱۳۳
۴۳۴	۱۳۴	۳۱۱	۱۴۸

''سلٰمٌ قف قَوْلاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیْمٍ '' والا نقش گلے میں ڈال دینا چاہیے۔ انشاءاللہ تعالیٰ کیسا بھی جادو ہوگا علوی یا سفلی پوری طرح اس سے نجات مل جائے گی۔ اور اٹھائیس (۲۸) دن میں مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر نقش چار کی تعداد میں بنانے چاہیے اور اوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ پھر دیکھئے کہ ان 'ہفت سلام'' کا کرشمہ کیا ہے۔

سحر کے اثر سے نجات کے لیے

سحر کا اثر اگر معمولی اور بالخصوص میعاد کے دوران عامل کو خدمت کا موقع مل جائے تو عامل کو چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل نقش کو باوضو کالی روشنائی سے لکھ کر موم جامہ کر کے اس کو کالے رنگ کے کپڑے اور کالے ہی رنگ کے ڈورے میں کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دے۔ یہ نقش جمعرات کے دن سورج نکلنے سے پہلے پہلے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ سحر کے اثرات سے پندرہ دن کے اندر نجات مل جائے گی اور مریض بفضل رب العلمین روبصحت ہوگا۔ نقش یہ ہے۔ (۸۴)



جادو اتارنے کا عمل

سخت سے سخت جادو کے لیے یہ طریقہ بھی موثر ثابت ہوا ہے۔ اکثر اکابرین جادو اتارنے کے لیے اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سامنے رکھ کر باوضو گیارہ (۱۱) مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یٰسین کی تلاوت کریں۔ سورہ یٰسین میں سات مبین ہیں۔ ہر مبین پر رک کر سورہ یٰسین کی آیت سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيْمٍ چودہ (۱۴) مرتبہ پڑھیں اور بوتل پر دم کر دیں۔ اسی طرح ساتوں مبین پر رک کر ۱۴ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور ہر مرتبہ بوتل پر دم کرتے رہیں۔ ختم سورہ تک۔ پھر گیارہ (۱۱) مرتبہ درود شریف پڑھ کر بوتل پر دم کر دیں اور یہ پانی صبح و شام صبح کو نہار منہ اور شام کو مغرب سے پہلے اور عصر کے بعد مریض کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٦٤٨	٦٥١	٦٥٤	٦٤٠
٦٥٣	٦٤١	٦٤٧	٦٥٢
٦٤٢	٦٥٦	٦٤٩	٦٤٦
٦٥٠	٦٤٥	٦٤٣	٦٥٥

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

جادو کا واپس لوٹانا

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو سحر کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورہ کوثر (پ۔۳۰) روزانہ باوضو سو (۱۰۰) مرتبہ بلا درود شریف پڑھا کرے اور یہ نقش جو سورہ کوثر کا نقش ہے کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۴۰ دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٩١٩	٩١٣	٩٢١
٩٢٠	٩١٨	٦١٩
٩١٥	٩٢٢	٩١٧

سفلی جادو کے اثرات سے نجات اور بندش کا کھولنا

اگر کوئی شخص سفلی جادو کے اثرات میں مبتلا ہو اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض پیدا ہو گئے ہوں۔ اور کاروبار وغیرہ کی بندش ہو کر رہ گئی ہو تو سورہ فاتحہ کے اس نقش کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ اس نقش کو باوضو مربع آتشی چال سے لکھیں اور کل چار عدد یہ نقش لکھیں۔ نمبر (۱) نقش کو مریض کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈالیں نمبر (۲) نقش کو مریض جہاں سوتا ہو وہاں چھت میں لٹکائیں اس طرح کہ نقش مریض کے اوپر رہے۔ نمبر (۳) نقش کو خاص طور پر گلاب و زعفران سے لکھیں اور بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ پھر یہ پانی مریض کو صبح و شام اکیس (۲۱) روز تک

پلائیں اور نمبر (۴) نقش کو لکھ کر اس کے نیچے یہ عبارت بھی لکھیں۔ **"یا اللہ بہ برکت ایں نقش فلاں ابن فلاں راز سحر نجات عطا کن"** فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں۔ اور اس نقش کو کسی بیری کے درخت پر یا کسی ایسے درخت پر جس پر کھانے والے پھل آتے ہوں اور وہ درخت کانٹے دار بھی ہو لٹکا دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اکیس (۲۱) دن میں مریض پوری طرح صحت یاب ہو جائے گا۔ نقش لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش (۸۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم	مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم
الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین	الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

جس پر جادو کیا گیا ہو اس کا علاج

جادو زدہ انسان کے لیے چار سورتوں کا مجموعی نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔

جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو یہ مجموعی نقش تین (۳) عدد باوضو تیار کیے جائیں۔ ایک نقش مریض کے پلنگ کے اوپر لٹکا دیا جائے دوسرا نقش مریض کے بستر کے نیچے رکھ دیا جائے اور تیسرا نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ مریض کے پاس چودہ (۱۴) دن تک کوئی ایسی عورت نہ آئے جسے دم نفاس یا حیض آ رہا ہو۔ چودہ (۱۴) دن کے بعد یہ پرہیز ختم ہو جائے گا۔ اگر چودہ دن کے اندر اندر ایسی کوئی عورت مریض کے قریب آ گئی تو تعویذوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس مجموعی نقش کو کامل احتیاط کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ کیونکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔

(واضح رہے کہ یہ نقش سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس کے نقوش کا مجموعہ ہے)

نقش یہ ہے۔ (۸۸)

۲۳۶۵ ۱۳۲۳ ۲۱۶۹ ۲۵۰	۲۳۶۸ ۱۳۲۷ ۲۱۷۲ ۲۵۳	۲۳۷۱ ۱۳۳۰ ۲۱۷۵ ۲۵۶	۲۳۵۷ ۱۳۱۶ ۲۱۶۱ ۲۴۳
۲۳۷۰ ۱۳۲۹ ۲۱۷۴ ۲۵۵	۲۳۵۸ ۱۳۱۷ ۲۱۶۲ ۲۴۴	۲۳۶۴ ۱۳۲۳ ۲۱۶۸ ۲۴۹	۲۳۶۹ ۱۳۲۸ ۲۱۷۳ ۲۵۴
۲۳۵۹ ۱۳۱۸ ۲۱۶۳ ۲۴۵	۲۳۷۳ ۱۳۳۲ ۲۱۷۷ ۲۵۸	۲۳۶۶ ۱۳۲۵ ۲۱۷۰ ۲۵۱	۲۳۶۳ ۱۳۲۱ ۲۱۶۷ ۲۴۸
۲۳۶۷ ۱۳۲۶ ۲۱۷۱ ۲۵۲	۲۳۶۲ ۱۳۲۰ ۲۱۶۶ ۲۴۷	۲۳۶۰ ۱۳۱۹ ۲۱۶۴ ۲۴۶	۲۳۷۲ ۱۳۳۱ ۲۱۷۶ ۲۵۷

جادو کے اثرات ختم کرنا

یہ نقش بھی جادو کے اثرات ختم کرنے میں بے حد موثر ثابت ہوا ہے اور یہ نقش حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ باوضو آٹھ نقش تیار کیے جائیں۔ ایک نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں اور سات (۷) نقش مریض کو روزانہ دودھ میں گھول کر پلائے جائیں۔ نقش ہمیشہ رات کو سوتے وقت پلایا جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۱۸	۱۶۵۲۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۱۱
۱۶۵۲۴	۱۶۵۱۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۲۲
۱۶۵۱۳	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۹	۱۶۵۱۶
۱۶۵۲۰	۱۶۵۱۵	۱۶۵۱۴	۱۶۵۲۶

مندرجہ ذیل کلمات اور آیات قرآنی اکیس (۲۱) مرتبہ باوضو پانی پر دم کر کے روزانہ مغرب کے بعد اکیس روز تک پلائیں۔ اگر روزانہ پڑھنا دشوار ہو تو ایک ہی دن اکیس (۲۱) مرتبہ باوضو ان کلمات کو پڑھ کر کسی بوتل میں پانی بھر کر اسے دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ مغرب کے بعد یہ پانی تین (۳) گھونٹ اکیس (۲۱) دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر سے پوری طرح نجات ملے گی اور اگر اس عمل کے بعد کوئی شخص پھر جادو کرائے گا۔ تو اسی کی طرف وہ جادو لوٹ جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ بجری بجری کواڑ بجری باندھوں دسوں دوار بجری آئے جائے سب جگ سمائے ٹونا جادو سب رد ہو جائے جو ٹونا جادو پھر کرائے الٹ پلٹ وہاں کا وہیں پر جائے۔ جو کرے سو مرے بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورہ بنی اسرائیل آیت پارہ نمبر 15)

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

جادو سے نجات کے لیے

اگر کوئی شخص جادو میں مبتلا ہو تو اس کے لیے مندرجہ ذیل صرف دو نقش گلاب و زعفران سے باوضو تیار کیے جائیں۔ موم جامہ کر کے ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور ایک بوتل میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں۔ پھر صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض کو جادو سے نجات ملے گی۔ یہ نقش اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ قرآن حکیم کے ۲۴ پارے کی آیت کا ہے۔ نقش یہ ہے۔ اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس (۴۰) دن تک گوشت سے پرہیز کے ساتھ روزانہ گیارہ سو (۱۱) مرتبہ باوضو پڑھیں۔ بعدہ روزانہ صرف گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھتے رہیں۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

آسیب کے اثرات اور جناتی جادو کا علاج

اگر کوئی آسیبی اثرات کا شکار ہو یا جناتی جادو کا شکار ہو تو سرسوں کے تیل پر باوضو اول و آخر سات (۷) مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں ایک بار سورہ فاتحہ اور سات مرتبہ (۷) سورہ ناس قرآن حکیم کی آخری سورہ بغیر سین کے پڑھیں۔ مثلاً قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّا. مَلِکِ النَّا. اِلٰہِ النَّا وغیرہ۔ واضح رہے کہ یہ عمل قدیم عاملین سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ پھر بھی بہتر یہ ہے کہ چونکہ قرآن حکیم کا معاملہ ہے اس لیے شرعی فتویٰ حاصل کر کے یہ عمل کیا جائے اور اس عمل کو اس وقت اختیار کریں جب دوسرے عملیات سے فائدہ نہ ہوا ہو۔

کھلائے پلائے جادو کے اثرات ختم کرنا

اگر یہ شبہ ہو کہ کسی شخص نے کچھ کھلا پلا دیا ہے، جس سے جسم کے اندر جادو کے اثرات پیدا ہو گئے ہیں۔ تو ایسے شخص کے علاج کے لیے اس نقش کو روزانہ چینی کی پلیٹ پر باوضو لکھ کر ان میں تین (۳) مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جسم کے اندر سے جادو کے اثرات نکل جائیں گے اور اس شخص کو شفا حاصل ہوگی۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۲۳۸	۳۴۲۳۳	۳۴۲۴۰
۳۴۲۳۹	۳۴۲۳۷	۳۴۲۳۵
۳۴۲۳۴	۳۴۲۴۱	۳۴۲۳۶

سفلی جادو اتارنے کے لیے

جس شخص پر سحر کا اثر ہو اس مریض پر مندرجہ ذیل سب سورتیں باوضو پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد ایک بوتل میں پانی بھر کر اس پانی کو اسی طرح دم کریں۔ اور دن کے بارہ (۱۲) گھنٹوں میں ہر ایک گھنٹے میں ایک گھونٹ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ اس طرح سات (۷) دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کیسا بھی مہلک سفلی جادو ہو گا اتر جائے گا۔ جو کچھ پڑھا جائے گا اس کی تفصیل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایک بار سورہ فاتحہ سات (۷) بار آیت الکرسی سات (۷) بار کافرون سات (۷) بار سورہ اخلاص سات (۷) بار سورہ فلق سات (۷) بار سورہ ناس (۷) بار، عمل کے شروع اور آخر میں تین (۳) تین (۳) مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

سحر کے اثرات سے نجات کے لیے

حروف مقطعات کے چاروں عناصر کا اجتماعی نقش باوضو دو (۲) عدد بنائیں۔ ایک گلاب و زعفران سے بنا کر بوتل میں ڈالیں اور پھر اس میں پانی بھر دیں۔ اور اس پانی کو صبح دوپہر شام تین تین گھونٹ سحر زدہ کو پلائیں اور دوسرا نقش کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہ (۱۱) دن میں سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ وہ نقش یہ ہے۔

نقش

۸۴۶، ۸۴۹ / ۸۳۸، ۸۵۲	۸۴۹، ۸۴۶ / ۸۵۲، ۸۳۸	۸۵۲، ۸۳۸ / ۸۴۹، ۸۴۶	۸۳۸، ۸۵۲ / ۸۴۶، ۸۴۹
۸۵۱، ۸۳۹ / ۸۵۰، ۸۴۵	۸۳۹، ۸۵۱ / ۸۴۵، ۸۵۰	۸۴۵، ۸۵۰ / ۸۳۹، ۸۵۱	۸۵۰، ۸۴۵ / ۸۵۱، ۸۳۹
۸۴۰، ۸۵۲ / ۸۴۴، ۸۴۹	۸۵۴، ۸۴۰ / ۸۴۷، ۸۴۴	۸۴۷، ۸۴۴ / ۸۵۴، ۸۴۰	۸۴۴، ۸۴۷ / ۸۴۰، ۸۵۴
۸۴۸، ۸۴۳ / ۸۵۳، ۸۴۱	۸۴۳، ۸۴۸ / ۸۴۱، ۸۵۳	۸۴۱، ۸۵۳ / ۸۴۳، ۸۴۸	۸۵۳، ۸۵۱ / ۸۴۸، ۸۴۳

سحر سے نجات حاصل کرنے کے لیے

جس پر جادو کر دیا گیا ہو اس پر روزانہ اکیس (۲۱) مرتبہ یہ کلمات باوضو پڑھ کر دم کریں۔ سات (۷) دن تک اور ان ہی کلمات کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر سے نجات ملے گی۔

وہ کلمات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ عَلِيْقًا مَلِيْقًا تَلِيْقًا خَالِقًا مَخْلُوْقًا كَافِيًا شَافِيًا اِرْتَضٰى مُرْتَضٰى بِحَقِّ يَا بُدُّوْحَ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا بِحَقِّ اَسَالَانَا سَالُوْنَا

سحر کو دفع کرنے کے لیے

سحر کو دفعہ کرنے کے لیے سورہ یٰسین کی درج ذیل آیت روزانہ باوضو ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر سات (۷) روز تک دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر کے اثرات رفع ہوں گے۔

آیت یہ ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اسی آیت کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کی کمر میں باندھیں کو تعویذ پشت پر رہے اور گر دگرہ آگے پیٹ پر۔

جادو کے دفعیہ کے لیے

سورہ طٰہٰ (پارہ نمبر ۱۶) کی باوضو تلاوت بھی جادو کے دفعیہ کے لیے تیر بہدف ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت مریض کے پاس بیٹھ کر کی جائے اور تلاوت کے بعد مریض پر دم کر دیں اور سورہ طٰہٰ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تلاوت گیارہ (۱۱) روز تک لگاتار کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۱۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۳	۹۹۸۳۰
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۱۴	۹۹۸۳۶
۹۹۸۱۸	۹۹۸۳۱	۹۹۸۲۹	۹۹۸۱۵
۹۹۸۲۸	۹۹۸۱۶	۹۹۸۱۷	۹۹۸۲۲

سحر میں مبتلا شخص کا علاج

مندرجہ ذیل دونوں نقش چینی کی بڑی پلیٹ پر باوضو لکھ کر مسحور کو پلائے جائیں۔ نقش نمبر ایک صبح کو پلایا جائے۔ نقش نمبر دو (۲) شام کو پلایا جائے۔

نقش یہ ہے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ

۲۶۷۷	۲۶۹۱	۲۶۸۷	۲۶۸۴
۲۶۸۸	۲۶۸۳	۲۶۷۸	۲۶۹۰
۲۶۸۲	۲۶۸۵	۲۶۹۳	۲۶۷۹
۲۶۹۲	۲۶۸۰	۲۶۸۱	۲۶۸۶

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط

اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ

نقش:

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ

٨٣٣٩	٨٣٥٠	٨٣٤٥	٨٣٤٠
٨٣٤٩	٨٣٦	٨٣٤٣	٨٣٤٦
٨٣٤٢	٨٣٤٧	٨٣٤٨	٨٣٣٧
٨٣٤٤	٨٣٤١	٨٣٣٨	٨٣٥١

جادو کو جادو کرنے والے پر لوٹانا

اگر کوئی شخص اس دعا کو باوضو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد ورد کرے گا۔ اگر کسی شخص نے اس پر جادو کیا ہوگا تو کرنے والے پر لوٹ جائے گا اور تمام جنات شیاطین اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ عمل قادریہ سلسلہ کا ہے اور بے حد موثر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ سَدَدْتُ اَفْوَاهَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالسَّحَرَةِ وَالْاَ بَالِسَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَيَلُوْ ذُبِهِمْ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَعَزِّ بِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

جادو باطل کرنے کا عمل

ایک کاغذ پر چاند کی ابتدائی تاریخوں میں باوضو لکھ کر مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل عزیمت ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو باطل ہو جائے گا۔ یہ عمل علامہ سیوطیؒ سے منسوب ہے۔

اُبْطُلُوْهُ اُبْطُلُوْهُ اُخْرِ جُوْهُ اُخْرِ جُوْهُ حُلُوْهُ حُلُوْهُ اِفْتَحُوْهُ اِفْتَحُوْهُ شَرَاهِيًا بِعِزَّةِ اللّٰهِ يَزُوْلُ بِقُوَّةِ يَزُوْلُ كُلُّ بَاسٍ وَبِقُدْرَةِ اللّٰهِ يَحُلُّ كُلُّ مَعْقُوْدٍ مَعَ اِطْلِسْمِ ١٠١ ٢١١ ١١١ ٢١١

جادو سے شفایابی کے لیے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا طریقہ علاج یہ تھا کہ سحر زدہ کے لیے مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل آیات قرآنی باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے ڈالا کرتے تھے۔ آیات یہ ہیں۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(سورہ یونس پارہ نمبر ١١)

اور پوری سورہ فلق اور پوری سورہ ناس اور ان ہی آیات اور سورتوں کو باوضو پانی پر دم کر کے مریض کو نہلایا کرتے تھے اور مریض بحکم الٰہی شفایاب ہو جاتا تھا۔

جادو سے شفا کے لیے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس کے گلے میں قرآن حکیم کی یہ آیات باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے ڈالیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ آیات یہ ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ نمبر ٨، رکوع نمبر ١٠، ١١)

جادو سے مریض کی صحت یابی

چینی کی صاف طشتری یا پلیٹ پر کالی روشنائی سے مندرجہ ذیل آیات باوضو لکھیں اور اس پر اصلی گھی گائے کا لگا کر اسے مٹا دیں۔ اور پھر یہ مریض کو صبح و شام چٹائیں۔ ایک ہفتہ لگاتار یہ عمل کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔ وہ آیات یہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿﴾ع (پ ۵، ع ۱۱)

جادو سے شفا کے لیے

اسم پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابرکت نام ہے اس اسم پاک کے اعداد سے جادو کا علاج کیا جائے تو مریض جلد صحت یاب ہوگا۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ باوضو اسم محمد کا نقش مربع لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوائیں اور باوضو نقش مثلث گیارہ (۱۱) لکھ کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان پانی گھول کر اس میں قدرے شکر ڈال کر مریض کو پلائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ گیارہ (۱۱) دن میں مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۲۹	۲۶	۲۲
۲۷	۲۱	۱۶	۲۸
۲۰	۲۳	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۱۹	۱۵

نقش مثلث یہ ہے

۷۸۶

۳۴	۲۶	۳۲
۲۸	۳۱	۳۳
۳۰	۳۵	۲۷

جادو کے ذریعہ پیدا کردہ میاں بیوی کی نفرت دور کرنا

اگر جادو کے ذریعہ کسی عورت کا دل اس کے شوہر کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو اور عورت کو اپنے شوہر سے نفرت ہوگئی ہو تو اس صورت میں سورۂ یوسف کے ذریعہ علاج کرنا چاہیے۔ اس کے لیے تین طریقوں پر عمل کریں۔ عورت کو باوضو سورہ یوسف کا دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ سورہ یوسف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس پانی کو روزانہ رات کو سوتے وقت عورت کو تین گھونٹ (۳) کے بقدر پلائیں۔ دوسرے یہ کریں کہ سورۂ یوسف باوضو روزانہ پڑھ کر عورت کے اوپر دم کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ سات (۷) ہی روز میں اس کے دل کی

کج روی درست ہو گی۔ یہی عمل اس کے مرد کے لیے بھی کارآمد ہے جس کا دل بذریعہ سحر اپنی بیوی کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

لڑکی کے رشتے کی بندش کھولنا

اگر کسی لڑکی کی شادی کو بذریعہ عمل سحر باندھ رکھی ہو تو اس کے توڑ کے لیے اس طرح نقش بنوا کر اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اندر سحر باطل ہو گا اور کہیں سے پیغام وصول ہو گا۔ (یہی عمل اس لڑکے کے لیے بھی مفید ثابت ہو گا۔ جس کے رشتے کو بذریعہ جادو باندھ دیا گیا ہو۔)...... دو نقش اس انداز سے باوضو بنائیں۔

نقش نمبر ۱

۲۱۷۵۲	۲۱۷۵۶	۲۱۷۵۹	۲۱۷۴۵
۲۱۷۵۸	۲۱۷۴۶	۲۱۷۵۱	۲۱۷۵۷
۲۱۷۴۷	۲۱۷۶۱	۲۱۷۵۴	۲۱۷۵۰
۲۱۷۵۵	۲۱۷۴۹	۲۱۷۴۸	۲۱۷۶۰

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

نقش نمبر ۲

۵۷۶۷	۵۷۷۰	۵۷۷۳	۵۷۵۹
۵۷۷۲	۵۷۶۰	۵۷۶۶	۵۷۷۱
۵۷۶۱	۵۷۷۵	۵۷۶۸	۵۷۶۵
۵۷۶۹	۵۷۶۴	۵۷۶۲	۵۷۷۴

کسی خاتون کی کوکھ کی بندش کھولنا

خوف خدا سے بے پرواہ لوگ سفلی عمل کے ذریعہ بعض عورتوں کی کوکھ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل ٹھہرتا ہی نہیں۔ اور اگر ٹھہر جاتا ہے تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اور حمل پورا ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ اس لیے اکابرین نے ایسی عورتوں کے لیے ایک طریقہ عمل تجویز کیا ہے۔ وہ یہ ہے باوضو سورہ واقعہ کا ایک نقش بنایا جائے اور اس نقش کے اوپر آیت سحر کو لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک بوتل پانی لیں۔ اس پر سورہ واقعہ پڑھ کر دم کریں۔ ننانوے (۹۹) اسماء الٰہی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور سو (۱۰۰) مرتبہ باوضو آیت سحر پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی سات (۷) دن تک پلائیں۔ ہر ہفتے اسی طرح ایک بوتل تیار کریں اور صبح و شام پلا کر ختم کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا۔ (واضح رہے کہ پانی پلانے والا عمل حمل ٹھہرنے کے دو ماہ بعد کیا جائے گا۔) نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

اگر کسی کی قوت مردانگی جادو سے باندھ دی گئی ہو

اگر کسی شخص کی قوت مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس کے لیے یہ عمل انشاءاللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوگا۔ یہ عمل قرآن حکیم کی تین آیات کا مجموعہ ہے۔

آیت نمبر ۱: وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ (سورہ بقرہ پارہ نمبر ۱)

اس آیت کو باوضو تینتیس (۳۳) مرتبہ پانی پر دم کر کے گیارہ (۱۱) دن تک مریض کو صبح وشام پلائیں۔

دوسری آیت یہ ہے سورہ یٰسین کی: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝

اس آیت کو باوضو دو سو (۲۰۰) مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ گیارہ دن تک پورے جسم کی مالش کرائیں۔ مریض اگر ہوش وحواس میں ہو تو وہ خود مالش کرے۔ مالش کے بعد پانی پر گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر دم کر کے مریض کو نہلا دیں۔

تیسری آیت سورہ اسراء کی ہے: وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (آیت نمبر ۸۱ پارہ نمبر ۱۵)

اس آیت کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ گیارہ (۱۱) دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

جادو رفع کرنے کے لیے

جادو کو رفع کرنے کے لیے مندرجہ ذیل نقش کو چینی کے بڑے پیالے میں باوضو لکھ کر چوبیس (۲۴) گھنٹے تک رکھ کر پھر اس میں پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے کے ایک گھنٹے کے بعد پیالے کو دھو کر مریض کو پلا دیں۔ انشاءاللہ تین بار ایسا کرنے سے جادو کے اثرات نجات حاصل ہو

گی۔ وہ نقش یہ ہے۔

نقش

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا رحمن	یا کریم	یا اللہ	علی	یا رحمان	یا کمال
ام	بلدہ	علی	علی	علی	علی
ع	ع	مجید	ح	ی	ی
لا الہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ	ام
علی	ولد	م	م	م	م

سحر کے اثرات سے نجات

یہ عمل شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے منسوب ہے۔ عمل یہ ہے کہ سات (۷) کنوؤں کے پانی پر اگر نہ ہو سکے تو ایک ہی کنویں کے پانی پر چاروں قل اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر کے رکھ لیں اور لگاتار گیارہ (۱۱) دن تک صبح وشام سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

سحر سے نجات کا عمل

جادو کو دور کرنے کے لیے یہ عمل بھی پر تاثیر ہے۔ حروف مقطعات کو باوضو گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ پڑھ کر دریا کے پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو سوتے وقت پلائیں۔ اور پانی کے چند قطرے صبح وشام مریض کے چہرے پر ملیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ سحر سے نجات ملے گی۔

سحر کو دفع کرنے کا عمل

مواہب لدنیہ میں کتاب مدخل سے نقل کیا ہے کہ شیخ ابو محمد مرجانی کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر رفع سحر کے لیے یہ علاج تلقین فرمایا۔ خدا کے فضل وکرم سے یہ عمل نہایت موثر ہے۔ عمل یہ ہے کہ ایک مرتبہ یہ آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ م بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ (آیت نمبر ۱۲۸، ۱۲۹، سورہ توبہ پارہ نمبر ۱۱)

ایک مرتبہ یہ آیت: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (آیت نمبر ۸۲ سورہ اسراء پارہ نمبر ۱۵)

ایک مرتبہ یہ آیت: لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ٥ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (آیت ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ پارہ نمبر ۲۸)

اور ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ کر زعفران وگلاب سے پھر یہ دعا لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحْيِيْ وَاَنْتَ الْمُمِيْتُ وَاَنْتَ الْبَارِئُ وَ اَنْتَ الْمُصَوِّرُ وَ اَنْتَ الشَّافِيْ خَلَقْتَنَا مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ جَعَلْتَنَا فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

بِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا يَامَنْ م بِيَدِهِ الْاِبْتِلَاءُ وَالْمُعَافَاتُ وَالشِّفَاءُ وَالدَّوَاءُ اَسْئَلُكَ بِمُعْجِزَاتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّ بَرَكَاتِ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَ بِحُرْمَةِ كَلِيْمِكَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اِشْفِهٖ

متواتر یہ تمام کلمات مریض کو سات (۷) دن تک سورج نکلنے سے پہلے پہلے پلائے جائیں۔ کتنا خطرناک جادو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات (۷) دن میں اتر جائے گا۔

سخت سے سخت جادو کا علاج

یہ نقش کیمیائے حیات کی حیثیت رکھتا ہے اور کیسا بھی سخت جادو یا جن کا اثر ہو یا کیسا بھی مہلک مرض ہو اس نقش کی برکت سے شفایاب ہو جاتا ہے۔ یہ نقش قرآن حکیم کی ان پانچ سورتوں کا ہے جو بیماری آسیبی اثرات اور جادو ٹونے کی نحوست رفع کرنے کے لیے بے حد موثر ہیں۔

یہ نقش کالے کپڑے میں تعویذی شکل کے ساتھ یعنی تعویذ کو اسی حالت میں بغیر لپیٹے موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض بہت جلد شفایاب ہو گا۔

جادو ٹونے کو کرنے والے پر واپس لوٹانا

جادو ٹونے کو لوٹانے کے لیے سورہ عبس (پارہ نمبر ۳۰) کا نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور باوضو ایک بوتل پر پانی سورہ عبس تیرہ (۱۳) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح وشام مریض کو یہ پانی پلائیں۔ مغرب کے بعد مریض کو سورہ عبس تین (۳) مرتبہ پڑھ کر تاکید کریں۔ اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین (۳) مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہ (۱۱) دن کے اندر اندر جادو کے

اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۳۱	۱۲۸۲۸
۱۲۸۳۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۲۲	۱۲۸۳۳
۱۲۸۲۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۳
۱۲۸۳۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۲۵	۱۲۸۳۰

جادو کے اثرات سے حفاظت کے لیے

جادو کے اثرات سے حفاظت کے لیے اس نقش کو باوضو لکھ کر فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیبی اثرات اور جادو کے اثرات سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔ (یہ نقش سورہ علق کا ہے)

۷۸۶

۵۶۲۷	۵۶۴۱	۵۶۳۸	۵۶۳۵
۵۶۳۹	۵۶۳۴	۵۶۲۸	۵۶۴۰
۵۶۳۳	۵۶۳۶	۵۶۴۳	۵۶۲۹
۵۶۴۲	۵۶۳۰	۵۶۳۲	۵۶۳۷

آسیب وسحر سے نجات کے لیے

آیت الکرسی کا نقش آسیب وسحر کے لیے تیر بہدف ہے۔ اکثر اکابرین کے معمولات

میں شامل رہا ہے۔ اگر اس نقش کو ایک چھوٹی چاندی کی تختی پر باوضو سنار سے کندہ کرا کر گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتی ہے۔ سحر زدہ انسان کو گیارہ (۱۱) نقوش پینے کے لیے دے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے۔ کیسا بھی سحر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۶۰	۴۵۵۳	۴۵۵۸
۴۵۵۵	۴۵۵۷	۴۵۵۹
۴۵۵۶	۴۵۶۱	۴۵۵۴

جادو کے اثر کو زائل کرنے کے لیے

قرآن حکیم کی آیت ان اللہ عزیز ذوانتقام (آیت نمبر ۴۷ سورہ ابراھیم پارہ نمبر ۱۳) جادو کے اثر کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتشی چال سے بنا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور دو مثلث نقش آتشی چال سے بنا کر موم جامہ کر کے دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کالے کپڑے میں موم جامہ کریں۔ اس کے علاوہ مثلث آتشی چال سے گیارہ (۱۱) نقش عرق گلاب و زعفران سے بنا کر روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ گیارہ (۱۱) دن میں جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۶	۳۷۹	۳۷۶	۳۷۳
۳۷۷	۳۷۲	۳۶۷	۳۷۸
۳۷۱	۳۷۴	۳۸۱	۳۶۸
۳۸۰	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۵

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۲	۴۸۴	۴۸۹
۴۸۶	۴۸۸	۴۹۱
۴۸۷	۴۹۳	۴۸۵

جادو کے اثرات کو زائل کرنا

قرآن حکیم کی آیت قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ (آیت نمبر ۱۵ سورہ مائدہ پارہ نمبر ۲) یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ باوضو نقش مربع آتشی چال سے بنا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں باندھے اور دو مثلث نقش باوضو آتشی چال سے بنا کر کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے مریض کے دائیں بازو پر باندھے۔ عرق گلاب میں زعفران کو حل کر کے اس سے نقش مثلث آتشی چال سے گیارہ (۱۱) عدد بنائے۔ روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلائے۔

نقش مربع آتشی چال سے یہ ہے ۷۸۶

۲۷۰	۲۸۳	۲۸۰	۲۷۷
۲۸۱	۲۷۶	۲۷۱	۲۸۲
۲۷۵	۲۷۸	۲۵۸	۲۷۲
۲۸۴	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۹

نقش مثلث آتشی چال سے یہ ہے ۷۸۶

۳۷۴	۳۶۶	۳۷۲
۳۶۸	۳۷۱	۳۷۳
۳۷۰	۳۷۵	۳۶۷

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

جادو کے اثرات کو ختم کرنا

قرآن حکیم کی آیت فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (آیت نمبر ۱۳۷ سورہ بقرہ پارہ نمبر ۱) یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ باوضو نقش مربع آتشی چال سے بنا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں باندھے اور دو (۲) مثلث نقش باوضو آتشی چال سے بنا کر کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے مریض کے دائیں بازو پر باندھے۔ عرق گلاب میں زعفران کو حل کر کے اس نقش مثلث آتشی چال گیارہ (۱۱) عدد بنائے۔ روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلائے۔

نقش مربع آتشی چال سے یہ ہے

۷۸۶

۱۶۵	۱۷۸	۱۷۳	۱۷۲
۱۷۶	۱۷۱	۱۶۶	۱۷۷
۱۷۰	۱۷۳	۱۸۰	۱۶۷
۱۷۹	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۴

نقش مثلث آتشی چال سے یہ ہے

۷۸۶

۲۳۳	۲۲۶	۲۳۱
۲۲۸	۲۳۰	۲۳۲
۲۲۹	۳۳۴	۲۲۷

سحر کے اثرات کو زائل کرنا

قرآن حکیم کی آیت لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (آیت نمبر ۹، سورہ حدید، پارہ نمبر ۲۷) یہ آیت بھی سحر کے اثرات باکالے کپڑے میں موم جامہ کرکے مریض کے دائیں بازو پر باندھے۔ عرق گلاب میں زعفران کو حل کرکے اس سے نقش مثلث آتشی چال سے گیارہ (۱۱) عدد بنائے۔

روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلائے۔

نقش مربع آتشی چال سے یہ ہے

۷۸۶

۶۷۰	۶۷۳	۶۷۶	۶۶۳
۶۷۵	۶۶۴	۶۶۹	۶۷۴
۶۶۵	۶۷۸	۶۷۱	۶۶۸
۶۷۲	۶۶۷	۶۶۶	۶۷۷

نقش مثلث آتشی چال سے یہ ہے

۷۸۶

۸۷۶	۸۹۱	۸۹۸
۸۹۷	۸۹۵	۸۹۳
۸۹۲	۸۹۹	۸۹۴

سحر کے اثرات کو دفع کرنا

قرآن حکیم وَیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا o (آیت نمبر ۳ سورہ فتح پارہ نمبر ۲۶) یہ آیت بھی سحر کے اثرات کو دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتی ہے۔ باوضو نقش مربع آتشی چال سے بنا کر موم جامہ کرکے مریض کے گلے میں باندھے اور دو (۲) مثلث نقش باوضو آتشی چال سے بنا کر کالے کپڑے میں موم جامہ کرکے مریض کے دائیں بازو پر باندھے۔ عرق گلاب میں زعفران کو حل کرکے اس سے نقش آتشی چال سے گیارہ (۱۱) عدد بنائے۔ روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلائے۔

نقش مربع آتشی چال سے یہ ہے

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۴	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۳
۲۱۴	۲۲۷	۲۲۰	۱۲۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

نقش مثلث آتشی چال سے یہ ہے

۷۸۶

۲۹۴	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

سحر کا موثر علاج

قرآن حکیم کی آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (آیت نمبر ۴۴ سورہ مومن، پارہ نمبر ۲۴) اس کے ذریعے بھی سحر زدہ کا علاج تجربے میں آیا ہے اور ہمیشہ اسے موثر پایا ہے۔ باوضو نقش مربع آتشی چال سے بنا کر کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے مریض کے دائیں بازو پر باندھے۔ عرق گلاب میں زعفران کو حل کر کے اس سے نقش مثلث آتشی چال سے گیارہ (۱۱) عدد بنائے۔ روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلائے۔

نقش

۷۸۶

٣٨٩	٣٩٢	٣٩٦	٣٨٢
٣٩٥	٣٨٣	٣٨٨	٣٩٣
٣٨٤	٣٩٨	٣٩٠	٣٨٧
٣٩١	٣٨٦	٣٨٥	٣٩٧

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

٥١١	٥٠٥	٥١٣
٥١٢	٥١٠	٥٠٧
٥٠٦	٥١٤	٥٠٩

سحر سے نجات حاصل کرنے کے لیے

سات (۷) بتاشوں پر مندرجہ ذیل عزیمت باوضو سات (۷) سات (۷) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتاشہ عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات (۷) روز میں مریض کو آرام ملے گا۔ اور سحر سے نجات ملے گی۔ عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِھْیَا اَشْرَاھِیَا بِحَقِّ یَا بَاسِطُ وَ بِحَقِّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔ وَبِحَقِّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ وَبِحَقِّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ وَبِحَقِّ یَا شَمْعَلُوْنِیْ

اگر اس عزیمت کو سو (۱۰۰) مرتبہ چالیس (۴۰) روز تک پڑھ لیا جائے بہ نیت زکوۃ تو اس کی زکوۃ ادا ہو جاتی ہے

سحر سے نجات کے لیے

ایک چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیات باوضو عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر سات (۷) روز مریض کو پلائیں۔ روزانہ نئی پلیٹ پر لکھیں اور ایک ساتھ پلیٹوں پر لکھوا کر رکھ لیں۔ صبح کو نو (۹) بجے پلیٹ دھو کر پلائیں۔ اور گلاب کے سات (۷) پھولوں پر اس آیت کو ایک پھول پر سات (۷) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پھول کو مریض کے پورے بدن پر ملیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر موم جامہ کر کے سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات (۷) ہی روز میں سحر سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (آیت نمبر ۱۰۲، سورہ بقرہ، پارہ نمبر ۱) نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٦١	٣٥٥	٣٦٣
٣٦٢	٣٦٠	٣٥٧
٣٥٦	٣٦٤	٣٥٩

ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کا عمل

کیسا ہی جادو ہو علوی ہو، یا سفلی، کالا ہو، میلا ہو، ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عزیمت کو زرد رنگ کے کاغذ پر باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بارش کے پانی یا نہر کے پانی پر اس عزیمت کو چالیس (۴۰) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سحر زدہ کو صبح و شام گیارہ (۱۱) دن تک اس تیل سے مریض کے سر پر مالش کریں۔ انشا اللہ کیسا بھی جادو ہو گا اتر جائے گا۔ اس عزیمت کو اگر سات (۷) مرتبہ پانی پر دم کر کے گیارہ (۱۱) دن کے درمیان تین مرتبہ غسل بھی اگر سحر زدہ کو کرا دیں تو اور بھی جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

یَا اِلٰهِی بَطِّلِ السِّحْرَ بِحَقِّ اٰدَمَ وَبَطِّلِ السِّحْرَ بِحَقِّ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَھَارُوْنَ وَبَطِّلِ السِّحْرَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ بِحَقِّ اَصْحَابِ لُوْطٍ وَ بِحَقِّ اَصْحَابِ بَدْرٍ وَبِحَقِّ جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ بِحَقِّ جَمِیْعِ الْاَوْلِیَآءِ وَبِحَقِّ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

سحر کے اثرات سے نجات

اس نقش کو سحر زدہ کو لگا تار سات (۷) دن تک پلائے۔ اور ایک نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

جادو سے نجات کا تیر بہدف عمل

بسم اللہ کا یہ نقش بھی جادو سے نجات کے لیے تیر بہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے۔ ایک نقش کو باوضو ہو کر اور موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔ سات (۷) عدد عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر سات (۷) دن روزانہ ایک مریض کو پلائیں اور سات (۷) نقش کالے کاغذ پر کچی پنسل سے لکھ کر مریض کے بدن پر مل کر اس کو جلا دیں اور مریض کو غسل کرا دیں۔ انشاء اللہ سات (۷) دن میں جادو سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹

سحر کے اثرات دور کرنا

چار سو چالیس (۴۴۰) چنے کے دانے لیں۔ ہر ایک چنے پر باوضو ایک مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر چالیس (۴۰) چنے ابال کر ایک دن میں کھلائیں اور لگاتار گیارہ (۱۱) دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

دوسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ ایک بوتل میں پانی پر باوضو آیت کریمہ تین سو (۳۰۰) مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ آٹا گوندھتے وقت تھوڑا سا پانی اس بوتل میں سے ڈالیں۔ اس طرح ایک روٹی اس پڑھے ہوئے پانی کی پکا کر مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو بھی گیارہ دن تک جاری رکھیں۔

تیسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ کریں۔ اس آیت کا نقش مثلث گیارہ (۱۱) عدد بنا کر

روزانہ ایک نقش گیارہ (۱۱) دن تک لگاتار پلایا کریں۔ اور ایک نقش اسی آیت کا مربع بنا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاء اللہ گیارہ (۱۱) دن میں مریض کو سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۲	۷۸۷	۷۹۴
۷۹۳	۷۹۱	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۵	۷۹۰

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۵
۵۹۸	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۷	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۸	۶۰۰

آسیب و سحر کا مجرب علاج

آسیب اور سحر دونوں کے لیے ایک نادر عمل نقل کیا جاتا ہے یہ عمل ''الیس اللہ بکاف عبدہ'' کا ہے۔ یہ آیت چوبیسویں (۲۴) پارے کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف بوتل پانی پر اس کو گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ باوضو پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد ایک سفید مرغ لیں۔ یہ مرغ اذان دینے والا ہونا چاہیے۔ لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہیے۔ اور مرغی ایسی ہونی چاہیے کہ جس نے کم سے کم ایک مرتبہ انڈہ دیا ہو۔ اس مرغے یا مرغی کو ذبح کر لیں، اور اس کی دائیں ٹانگ کو جدا کر دیں۔ اور بائیں بازو کو بھی الگ کر لیں، اور اس کو پکا لیں۔ اس کو پکاتے وقت ان چیزوں کو استعمال کریں۔

کشنیز (دھنیا) سیاہ مرچ، مرغی کے انڈے کی زردی، سونٹھ، روغن زیتون، ورنہ گائے کے اصلی گھی میں پکائیں۔ ان کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کے لیے حسب خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان کی مقدار حسب خواہش رکھنی چاہیے۔ نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں ہو باپ نہ ہو، نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہو ماں نہ ہو، نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں۔ نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں، کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھلوائیں، جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے۔ اس کے بعد ایک چینی کی پلیٹ پر باوضو سورہ کافرون کا نقش عرق گلاب و زعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورہ قریش کا نقش لکھیں پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھو کر آدھا پانی مریض کو پلا دیں اور آدھا پانی اس بالٹی میں ڈال دیں جس میں مریض کے اور چاروں حضرات کے ہاتھ دھلوائے گئے تھے۔ اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کر کے اگر سردی ہو تو تیز گرم کر کے مریض کو نہلا دیں اور اس کے بعد مریض کے گلے میں الیس اللہ بکاف عبدہ کا نقش لکھ کر موم جامہ کر کے ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۹۴	۸۲	۸۷	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

سورہ کافرون کا نقش چینی کی پلیٹ پر لکھنا ہے۔ وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۵	۹۴۰	۹۴۷
۹۴۶	۹۴۴	۹۴۲
۹۴۱	۹۴۸	۹۴۳

تین دن تک مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان اس عزیمت کو لکھ کر کاغذ کو کالے کپڑے میں لپیٹ کر پھر کوئلے جلا کر اس میں یہ کپڑا ڈال دیں اور مریض کو دھونی دیں۔ کوئلوں پر اکیس (۲۱) دانے سیاہ مرچ کے اور کچھ لوبان بھی ڈال دیں۔ عزیمت یہ ہے۔

حم س حم س بسم س احرقنا فرعون و ثمود و صھال ٤٤٤٤ و الھا

انشاء اللہ تعالیٰ تین (۳) دن ہی میں جادو اور ٹونکے کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

آسیب وسحر کے مرض سے صحت یابی کے لیے

آسیب زدہ مریض یا سحر زدہ مریض کے لیے اور بادر عمل نقل کیا جاتا ہے جس میں قدرے محنت تو زیادہ کرنی پڑتی ہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے مریض سات (۷) دن ہی میں صحت مند ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اس سحر زدہ کے لیے یہ طریقہ علاج سودمند ثابت ہوتا ہے جس پر جنات کے ذریعہ مسلط کیا گیا ہو۔ مریض کے گلے میں آیت الکرسی اور سورہ فاتحہ کا مشترکہ نقش

باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے ڈالیں۔ دائیں بازو پر یا خالق الارض و السماء لکھ کر باندھیں۔
بائیں بازو پر اصحاب کہف مندرجہ ذیل طریقے سے لکھ کر باندھیں۔

یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ کَشَافَطْیُوْنَسْ، اَذْرُفَطْیُوْنَسْ تَبْیُوْنَسْ یُوَانِسْ بُوْس وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْر وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَ مِنْھَا جَآئِرٌ وَلَوْشَآءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ

یا الٰہی بحرمت اصحاب کہف ہر قسم کے آسیب و نظر بد رو جو دایں است جملہ را دفع گردان اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

آیت الکرسی اور سورہ فاتحہ کا مشترکہ نقش یہ ہے۔

۲۳۶۵ / ۱۸۷	۲۳۶۸ / ۴۹	۲۳۷۱ / ۱۱۰	۲۳۵۷ / ۱۴۷
۲۳۷۰ / ۱۰۹	۲۳۵۸ / ۱۴۸	۲۳۶۴ / ۱۸۶	۲۳۶۹ / ۵۰
۲۳۵۹ / ۱۴۹	۲۳۷۳ / ۱۱۲	۲۳۶۶ / ۴۷	۲۳۶۳ / ۱۸۵
۲۳۶۷ / ۴۸	۲۳۶۲ / ۱۸۴	۲۳۶۰ / ۱۴۰	۲۳۷۱ / ۱۱۱

مریض کو تین (۳) دن تک ان چیزوں کی دھونی دو۔

کھجور کے درخت کے ریشے، ناریل کے ریشے، گدھے اور بلی کے ناخن ایک مرتبہ میں صرف ایک ایک اور مندرجہ ذیل عزیمت کاغذ پر لکھ کر کوئلے دہکا کر مریض کو ان سے دھونی

دیں۔ عزیمت یہ ہے۔

سامسا بعلاج منه وملہ واسقه

مریض کو تین (۳) دن تک روٹی شہد سے کھلائیں۔ بقیہ چار (۴) دنوں میں بکرے کا گوشت کھلا سکتے ہیں۔ ورنہ سات (۷) دنوں تک صرف روٹی اور شہد پر قناعت کریں۔ ایک بوتل پانی پر باوضو سورہ حشر کی آخری تین آیات سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح شام یہ پانی پلائیں۔ ساتویں دن تین رنگوں کا بکرا خریدیں۔ اس کو ذبح کر کے اس کا خون مریض کے گھر کے چاروں کونوں میں ڈلوا دیں اور گوشت غریبوں میں بٹوا دیں۔ البتہ اس کا سر مریض کے اوپر سے سات (۷) مرتبہ اتار کر جنگل میں دبوا دیں۔

اگر جادو حد سے زیادہ خطرناک ہو تو بکرے کے گوشت کا کچھ حصہ پکا کر سات (۷) فقیروں کو کھانا کھلائیں اور دونوں ہاتھ ایک بالٹی میں دھلوا کر اس پانی سے مریض کو ساتویں (۷) دن نہلا دیں۔ سات (۷) دن کے بعد مزید اکیس (۲۱) دن تک مندرجہ ذیل آیات اور عزیمت گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک بوتل میں گھول لیں۔ اکیس دن تک یہ پانی مریض کو بعد نماز عشاء پلاتے رہیں۔

معوذتین سورہ طارق سورہ حشر کی آخری تین (۳) آیات آخر میں یہ کلمات لکھیں۔

طلعس بِاسْمِ اللّٰهِ شَافِىْ وَ بِاسْمِ اللّٰهِ كَافِىْ بِحَقِّ يَا صَمَدُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقہ علاج سے کتنا ہی خطرناک جادو یا جن کا اثر ہو گا سات (۷) دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً اکیس (۲۱) روز تک مزید دوسرا پانی جس کی وضاحت کر دی گئی ہے سوتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

آسیب و سحر سے گھر کی حفاظت کے لیے

سحر و آسیب سے حفاظت کے لیے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو رفع کرنے کے لیے آیت الکرسی کا نقش بے حد موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو سحر اور آسیب سے حفاظت رہتی ہے۔ اگر اس نقش کو فریم کرا کر گھر میں آویزاں کریں یا تعویذ کی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو وبائی امراض اور آفات ارضی و سماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش ہو وہ سحر و آسیب کی نجاستوں سے بھی پاک صاف ہو جاتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۵۸	۴۵۵۳	۴۵۶۰
۴۵۵۹	۴۵۵۷	۴۵۵۵
۴۵۵۴	۴۵۶۱	۴۵۵۶

جادو ٹونے سے مکان کو محفوظ کرنا

آج کے پُرفتن دور میں جبکہ حسد اور جلن عام اور جادو ٹونا عام در عام ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ہر شخص پہلے ہی اپنی حفاظت کی فکر کرے۔ نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھنے کا معمول بنائے۔ رات کو سونے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم

کرکے سوئے اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو باوضو لکھ کر فریم کرا کر آویزاں کر لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پورا مکان جادو ٹونے سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

سحر کو دفع کرنے کے لیے

حروف نورانی کا نقش بھی سحر کو دفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے گلے میں ڈالنے سے سحر کے اثرات دفع ہو جاتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

سفلی اور کالے جادو کی کاٹ

سفلی اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر، اسم "یا صمد" کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو باوضو سات ہزار (۷۰۰۰) مرتبہ پڑھ کر ایک پانی پر دم کرکے جادو زدہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں۔ اگر کوئی شخص خود ہی سحر کی لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے اوپر دم کر لے۔ اس عمل کو سات (۷) روز تک جاری رکھے اگر جمعرات سے شروع کرے تو افضل ہے۔ انشاء اللہ سات (۷) روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی اور صحت عطا ہوگی۔ عمل کے شروع اور آخر میں گیارہ (۱۱) مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔

اگر جادو زدہ کے گلے میں مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے مریض کے گلے میں ڈالیں تو تاثیر عمل اور بھی بڑھ جائے گی اور فائدے کے امکانات اور زیادہ ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۷	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

جادو کے اثرات زائل کرنے کے لیے

اسم "یا قہار" کا ورد بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ باوضو گیارہ (۱۱) مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور اس کے بعد ایک ہزار آٹھ سو

چھتیس (۱۸۳۶) مرتبہ "یا قہار" پڑھیں۔ آخر میں گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی دونوں سورتیں پڑھیں اور پانی پر دم کرکے مریض کو پلادیں۔ اس عمل کو بدھ کے دن شروع کرکے گیارہ (۱۱) دن تک لگاتار جاری رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی سخت سے سخت اور مضر سے مضر جادو ہوگا۔ رفع ہو جائے گا اور مریض کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحت حاصل ہوگی۔

کاروبار کی بندش دور کرنا

آج کل یہ خباثت عام ہوگئی ہے کہ فتنہ پرور اور حاسد قسم کے لوگ چلتے چلاتے کاروبار کو سفلی عمل کے ذریعہ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اچھا خاصا کاروبار تباہ و برباد ہوجاتا ہے اور انسان کا ہاتھ تنگ ہوجاتا ہے۔ قرض بڑھنے لگتا ہے۔ گھر میں معاشی تنگی شروع ہوجاتی ہے اور انسان کی عزت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس کے کاروبار کی بندش کردی گئی ہے۔ وہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد باوضو یا منتقم چھ سو چالیس (۶۴۰) مرتبہ پڑھے آگے پیچھے درود شریف سات (۷) سات (۷) مرتبہ پڑھے اور اس نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور ایک نقش دکان میں لٹکا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اکیس (۲۱) دن کے اندر اندر بندش کھل جائے گی اور برے سے برے اثرات سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۷۸	۱۷۹

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

سحر جادو کا علاج

اسم ذات اللہ کے ذریعہ بھی اکابرین نے سحر زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش اکیس (۲۱) عدد باوضو لکھ کر سحر زدہ کو پینے کے لیے دیئے جائیں اور عصر و مغرب کے درمیان روزانہ ایک نقش مریض کو پلایا جائے اور ایک نقش مربع باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔ پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

گلے میں ڈالنے والا نقش

۷۸۶

۸	۱۱	۴۶	۱
۴۵	۲	۷	۱۲
۳	۴۸	۹	۶۰
۱۰	۵	۴	۴۷

جان سے مارنے والے جادو کا علاج

اگر کوئی مہلک قسم کے جادو میں مبتلا ہو اور کسی طور نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو چہل کاف کے ذریعہ اس کا علاج کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو سے نجات ملے گی۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ چہل کاف باوضو اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے مریض کو سات (۷) روز تک صبح و شام پلائے اور اکیس (۲۱) مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے مریض کے پورے بدن کی مالش بھی سات (۷) روز تک کرائے۔ ایک دن اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت مالش کرائیں اور ساتویں روز مریض کو نہلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ (۷) ہی روز میں نجات مل جائے گی۔ مندرجہ ذیل نقش پہلے ہی دن مریض کے گلے میں ڈالیں۔

چہل کاف یہ ہیں۔

کَفٰبِکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَةً کِفْکَا فِھَا کَکَمِیْنٍ کَانَ مِنْ کَلْکَا نَکَرُ کَرًا کَکَرِّ الْکَرِّ الْکَرِ فِیْ کَبِدِ تَحْلِّی مُشَکْشَکَةً کَلْکُلُکِ لَکَکَا کَفَاکَ مَابِیْ کَفَاکَ الْکَافُ کُرْبَتَہ، یَا کَوْکَبًا کَانَ تَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکَا (از محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ۔)

نقش جو گلے میں ڈالے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۰۹	۹۹۲۲	۹۹۱۹	۹۹۱۶
۹۹۲۰	۹۹۱۵	۹۹۱۰	۹۹۲۱
۹۹۱۴	۹۹۱۷	۹۹۲۴	۹۹۱۱
۹۹۲۳	۹۹۱۲	۹۹۱۳	۹۹۱۸

لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کھولنا

بعض حاسد یا مخالف قسم کے لوگ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پیغامات آنے بند ہو جاتے ہیں اور ان کی شادی کی عمر ہی نکل جاتی ہے۔ اگر کسی لڑکی کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ اس کے رشتوں کی بندش کر دی گئی ہے اور اس کے پیغامات موصول نہیں ہو رہے ہوں یا موصول ہونے کے بعد ختم ہو جاتے ہوں تو جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں مندرجہ ذیل نقش ۷ عدد لکھ کر رکھ لیں اور روزانہ گیارہ (۱۱) بجے دن میں لڑکی کو غسل کروائیں۔ طریقہ غسل یہ ہے کہ اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی خوب گرم کریں کہ کھول جائے۔ اس کے بعد اس کی گرمی اور حدت جب کچھ کم ہو جائے تو اس پانی سے لڑکی کو غسل کرا دیں۔ آٹھویں دن ساعت زہرہ میں پھر باوضو دو (۲) نقش لکھ کر ایک کسی پھلدار درخت پر باندھیں اور ایک موم جامہ لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی کسی جگہ بات پکی ہو جائے گی۔

تعویذ یہ ہے۔

ط ۱۱۱ حاضر ۱۱۱ ۱۱۹ ۱۱ ۱۱۱ ۱۱ ۹ ۱۱۱ ۵ ح

۱۱ ہ ۱۸۸ ۸۸۸ھ ۱۱ ۱۱۸ ۱۱ ۲

یا اللہ جل جلالہ بہ برکت ایں تعویذ پیغام موصول شود

جادو کے اثر کو زائل کرنے کے لیے

حزب البحر کا نقش بھی جادو کا اثر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ باوضو چار نقش لکھے جائیں۔ تین نقش کالی روشنائی سے لکھ جائیں اور ایک نقش زعفران سے لکھا جائے۔ زعفران والے نقش کو بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ پھر مریض کو صبح وشام سات (۷) روز تک یہ پانی پلائیں۔ ایک نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک نقش مریض کے سرہانے کی طرف باندھ دیں اور ایک نقش مریض جہاں لیٹا ہو اس کے اوپر چھت وغیرہ میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات عطا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۶۲۹۳	۱۰۳۶۲۹۶	۱۰۳۶۲۹۹	۱۰۳۶۲۸۶
۱۰۳۶۲۹۸	۱۰۳۶۲۸۷	۱۰۳۶۲۹۲	۱۰۳۶۲۹۷
۱۰۳۶۲۸۸	۱۰۳۶۳۰۱	۱۰۳۶۲۹۴	۱۰۳۶۲۹۱
۱۰۳۶۲۹۵	۱۰۳۶۲۹۰	۱۰۳۶۲۸۹	۱۰۳۶۳۰۰

سحر سے چھٹکارا (نجات) حاصل کرنے کے لیے

اگر کوئی شخص علوی یا سفلی میں مبتلا ہو تو بعد نماز فجر اکتالیس (۴۱) مرتبہ یہ آیات پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے بدن پر پھیر لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہ (۱۱) دن میں سحر سے چھٹکارا ملے گا۔ اول وآخر تین (۳) تین (۳) مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ آیت یہ ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ط وَجَعَلْنَا مِنْ م بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ط (آیت نمبر ۹ سورہ یٰسین)

سفلی اور گندے علم کی کاٹ

سفلی اور گندے علم کی کاٹ کے لیے ایک سفلی عمل بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے۔ کہ نیچے دی گئی عبارت کو اکیس (۲۱) مرتبہ سرسوں کے دانوں پر پڑھ کر گھر کے تمام گوشوں میں سرسوں ڈال دیں۔ اکیس (۲۱) ہی مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت اس کی مالش مریض کو کرائیں۔ پورے جسم پر تیل کی مالش کریں۔ صبح کو مریض کو روزانہ نہلا دیں۔ سات (۷) دن لگاتار ایسا کریں۔ نہلانے کے بعد روزانہ پڑھا ہوا پانی پلائیں۔ پانی پر بھی اکیس (۲۱) مرتبہ یہ عبارت پڑھ کر دم کر لیں۔ اور اس عبرت کے تین (۳) نقش پیر کے دن نماز فجر کے بعد لکھ کر ایک موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک گھر کی چھت میں لٹکائیں۔ ایک دروازے کی چوکھٹ پر گاڑ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات دن میں فائدہ ہوگا اور جادو اتر جائے گا۔ بلکہ جادو کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ عبارت یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم بند بند بند سحر بند اثر بند آسیب بند کرتوت بند دشمن کا دماغ بند دشمن کا دل بند دشمن کا ہاتھ بند دشمن کا پیر بند دشمن کا وار بند بحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ بِحَقِّ وَلِی بِحَقِّ عَلِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی دہائی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة

عورت کی بندش کھولنا

عملیات کی لائن میں ایک عمل "عقد فرج" بھی ہوتا ہے۔ اس عمل کے ذریعہ عورت کو بیکار کر دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے شوہر سے صحبت نہیں کر پاتی۔ بلکہ اس صحبت سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔ اگر کسی عورت پر اس طرح کے اثرات محسوس ہوں تو اس عورت کے لیے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل آیت ستر (۷۰) مرتبہ باوضو لکھ کر بوتل میں ڈال لیں اور بوتل میں پانی بھر لیں۔

روزانہ صبح و شام اس بوتل کا پانی کسی گلاس میں نکال کر چند قطرے شہد کے ڈالیں اور عورت کو پلا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات (۷) ہی روز میں "عقد فرج" سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔

اِمْرَاَةَ نُوْحٍ وَّامْرَاَةَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ ؕ

(آیت نمبر ۹، سورہ تحریم، پارہ نمبر ۲۸)

سحر کو دور کرنے کا نقش

حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ سحر کو رفع کرنے کے لیے یہ نقش دیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے مریض ایک ہی نقش سے شفایاب ہو جاتا تھا۔ نقش باوضو لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۴	۲۵۸	۲۵۵	۲۵۱
۲۵۶	۲۵۰	۲۴۵	۲۵۷
۲۴۹	۲۵۳	۲۶۰	۲۴۶
۲۵۹	۲۴۷	۲۴۸	۲۵۴

کارِ خیر کا اچھا انداز

اگر آپ کے پاس کتابیں نئی یا پرانی کسی بھی موضوع یا کسی بھی عنوان کی ہوں یا رسائل ڈائجسٹ میگزین وغیرہ کسی بھی موضوع کے ہوں اور آپ چاہتے ہوں کہ وہ صدقہ جاریہ کیلئے استعمال ہوں مخلوقِ خدا اس سے نفع حاصل کرے اور آپ کی آخرت کی سرخروئی ہو، مزید وہ رسائل و کتابیں محفوظ ہوں یا پھر یہ رسائل و کتب آپ کے پاس زائد ہوں تو دونوں صورتوں میں یہ رسائل و کتب مدیر ماہنامہ عبقری کو ہدیے کی نیت سے ارسال کریں وہ محفوظ ہو جائیں گی اور افادہ عام کیلئے استعمال ہونگی۔ آپ صرف اطلاع کریں منگوانے کا انتظام ہم خود کریں گے یا پھر آپ ارسال فرما دیں۔

آسیب و سحر سے نجات کا عمل

محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت مولانا نظام الدین اولیاء سورہ مزمل کے ذریعہ جادو کا علاج کیا کرتے تھے۔ سورہ مزمل باوضو پانی پر دم کر کے مریض کو دیا کرتے تھے۔ صبح و شام مریض یہ پانی پینے سے جادو کے اثرات سے نجات پاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص سورہ مزمل کو روزانہ پڑھے گا اور اس کو اپنے پاس (باوضو) لکھ کر رکھے گا۔ اس پر کوئی بلا نازل نہ ہوگی۔ خدا کی مخلوق کی نظروں میں وہ ذی عزت ہوگا۔ اللہ اس کو اپنا ولی بنائے گا اور اس سورۃ کی پابندی سے تلاوت کرنے والے پر آسیب و سحر اثر انداز نہ ہوں گے۔

سحر کے اثرات

حضرت شاہ کلیم اللہ شاہجہان آبادی کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرف رخ کر کے گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ "یَا سُبُّوحُ یَا قُدُّوسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ یَاذَالْجَلَال" پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اکیس (۲۱) روز میں اس سحر کو اثرات سے نجات نصیب ہو گی۔

سحر کا اثر ختم کرنا

سفید کاغذ پر یہ عبارت باوضو کالی روشنائی سے لکھیں۔ یَا قَاھِرُ ذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَاھِرُ اس کو موم جامہ کر کے مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسرے کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔ یَا مُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ اس کو مریض کے بائیں بازو پر باندھیں۔ اور یہ دونوں عبارتیں ایک کاغذ پر لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس (۱۰) دن کے اندر سحر کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

جادو کے اثر کا ختم ہونا، مریض کا تندرست ہونا

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ جادو زدہ شخص کو یہ عبارت لکھ کر دیتے تھے۔ وہ نقش بنا کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈال لیا کرتا تھا۔ اور بفضل خداوندی ٹھیک ہو جاتا تھا۔

یاالٰہی رحم کن۔ کرم کن۔ برحال فلاں ابن فلاں

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبٌ وَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ جادو زدہ کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھنا چاہیے۔

سحر رفع ہونے کا طریقہ

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی مسحور پر باوضو تین مرتبہ سورہ فاتحہ، تین (۳) مرتبہ سورہ اخلاص اور تین (۳) مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے۔ لگاتار سات (۷) دن اس عمل کی برکت سے سحر رفع ہو جاتا تھا۔

جادو، سحر، آسیب سے نجات کا عمل

عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن حکیم کی ۳۳ آیات ایسی ہیں کہ اگر ان کو روزانہ پڑھا جائے تو جادو سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور اگر جادو کے زیر اثر ہو تو بفضل خداوندی جادو سے نجات مل جاتی ہے۔ وہ ۳۳ آیات یہ ہیں۔

الٓمّٓ ۚ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْہِ ۚ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ج مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ
تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ج وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا
اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قف
وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ط ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا
تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ
مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۝ لا وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ لا يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۝ لا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ لا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ لا

سحر کو دفع کرنے کا نقش

علامہ شیخ ابوالعباس احمد ابن علی بونی نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کے چار اسماء کا نقش آتش چال سے سحر کو دفع کرنے میں بے حد مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ باوضو آتش چال سے ان اسماء کا نقش چار طریقوں سے تیار کیا جائے، ایک نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک نقش دائیں بازو پر ایک نقش بائیں بازو پر باندھیں اور ایک جہاں مریض لیٹتا ہے وہاں لٹکا دیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ دس (۱۰) دن کے اندر اندر مریض کو سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ وہ اسماء الٰہی یہ ہیں۔ **اللہ رحمٰن رحیم کریم۔**

بحق یا ممیت　　　　بحق یا منتقم

الله	الكريم	الرّحيم	الرّحمٰن
الرّحيم	الرّحمٰن	الله	الكريم
الرّحمٰن	الرحيم	الكريم	الله
الكريم	الله	الرّحمٰن	الرّحيم

بحق یا مذل　　　　بحق یا قہار

بحق يا منتقم　　　　بحق يا مذلّ

الرّحمٰن	الله	الكريم	الرّحيم
الكريم	الرّحيم	الرّحمٰن	الله
الرّحيم	الكريم	الله	الرّحمٰن
الله	الرّحمٰن	الرّحيم	الكريم

بحق يا قهار　　　　بحق يا مميت

بحق یا مذل

بحق یا قہار

الرّحیم	الرّحمٰن	اللہ	الکریم
اللہ	الکریم	الرّحیم	الرّحمٰن
الکریم	اللہ	الرّحمٰن	الرّحیم
الرّحمٰن	الرّحیم	الکریم	اللہ

بحق یا ممیت

بحق یا منتقم

بحق یا قہار

بحق یا ممیت

الکریم	الرّحیم	الرّحمٰن	اللہ
الرّحمٰن	اللہ	الکریم	الرّحیم
اللہ	الرّحمٰن	الرّحیم	الکریم
الرّحیم	الکریم	اللہ	الرّحمٰن

بحق یا منتقم

بحق یا مذل

یہ عمل اور جلالی اور جمالی اسماء الٰہی کا مرکب اور مشترک عمل ہے اور مزاج کے مریض کو راس آتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی جادو میں مبتلا ہو تو اس عمل کے ذریعہ علاج کر کے فائدہ اٹھائیں۔

سحر سے نجات کا مربع

نقش حروف نورانی کے ذریعہ بھی سحر کو رفع کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور بفضل خداوندی موثر ثابت ہوتا ہے۔ ان حروف کا مربع نقش باوضو موم جامہ کر کے گلے میں ڈالنا چاہیے۔ مربع نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۶۵	۱۷۹	۱۷۶	۱۷۳
۱۷۷	۱۷۲	۱۶۶	۱۷۸
۱۷۱	۱۷۴	۱۸۱	۱۶۷
۱۸۰	۱۶۸	۱۷۰	۱۷۵

اور پینے کے لیے مثلث کے باوضو نو (۹) نقش بنا کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلوائیں۔ انشاءاللہ نو (۹) دن میں سحر سے نجات ملے گی۔

نقش مثلث یہ ہے۔ اس کو عرق گلاب وزعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۳۴	۳۲۷	۳۳۲
۳۲۹	۱۳۳	۳۳۳
۳۳۰	۳۳۵	۳۳۸

جادو سے نجات کا عمل

سات (۷) سچے موتی لیں ہر ایک موتی پر باوضو سات (۷) مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے ایک بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات (۷) دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو پہنا دیں اور چھ (۶) موتی چھ (۶) الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہو سکے گا۔

سحر سے نجات کے لیے

جست کے ٹکڑے میں حروف مقطعات باوضو کندہ کرا کر اسے کسی جگ میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں پھر یہ پانی صبح و شام سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ انتیس (۲۹) دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

سحر اور جنونی کیفیت سے نجات

ایک نیلے رنگ کی بوتل لیں۔ اس میں پانی بھر دیں۔ پھر اس پر کسی بھی دن نماز فجر کے بعد باوضو سورہ رحمٰن پڑھ کر دم کر دیں۔ آگے پیچھے گیارہ (۱۱) گیارہ (۱۱) مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ صبح آٹھ بجے سے شام پانچ بجے۔ سورج چھپنے تک اسے دھوپ میں رکھیں۔ یہ پانی سحر، جادو ٹونے اور پاگل پن کو رفع کرنے میں انشاء اللہ تعالیٰ مفید اور موثر ثابت ہوگا۔ یے پانی دن میں تین (۳) تین (۳) مرتبہ پلائیں۔ صبح کو نہار منہ رات کو سونے سے پہلے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد انشاء اللہ ایک ماہ میں پوری طرح سحر کے اثرات سے اور جنونی کیفیت سے نجات مل جائے گی۔

جادو، سحر سے نجات کا نقش

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی جادو زدہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ اسم مبارک مربع نقش موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں اور مثلث نقش نو (۹) دن تک لگاتار بعد نماز فجر پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو سے نجات عطا ہوگی۔

۷۸۶

۲۳	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۳۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۳	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

سفلی، گندہ جادو ختم کرنے کا عمل

سورۂ یٰسین کی آیت جسے سورۂ یٰسین کا دل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ جادو خواہ کیسا ہی ہو۔ سفلی ہو یا میلا اس آیت پاک کے ذریعہ اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ آیت کریمہ کی تاثیرات سے پوری طرح مستفیض ہونے کے لیے ضروری ہے۔ کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی ابتدا کی جائے اور باوضو تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس (۴۰) دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ چالیس (۴۰) دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ باوضو اس آیت کو ورد میں رکھیں۔ آیت یہ ہے۔

سلم . قولا من رب رحیم .

جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو سات چھوارے لے کر ہر چھوارے پر باوضو پچیس (۲۵) مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ اور سات (۷) کنوؤں کا پانی لیں۔ یا سات (۷) مسجدوں کے حوضوں کا پانی لیں۔ یا سات (۷) ایسی مسجدوں سے پانی لائیں جہاں کنواں یا بورنگ ہو۔ یہ ساتوں پانی ایک بوتل کے بقدر ہوں۔ اس ایک بوتل پانی پر باوضو دو سو (۲۰۰) مرتبہ مذکورہ آیت اس طرح پڑھیں کہ سات (۷) سات (۷) مرتبہ شروع اور آخر میں درود شریف بھی پڑھیں اور پانی پر دم کر دیں۔ یہ پانی سات (۷) دن تک نہار منہ اور سونے سے پہلے مریض کو پلائیں۔ چھوارہ عصر کے بعد مریض کو کھلائیں اور اس کے فوراً بعد مذکورہ آیت کا نقش مثلث پانی میں گھول کر پلا دیں۔ اس نقش کو پلانے سے ایک گھنٹہ پہلے پانی میں گھول دیں۔

نقش

۷۸۶

۲۸۶	۲۷۹	۲۸۴
۲۸۱	۲۸۳	۲۸۵
۲۸۲	۲۸۷	۲۸۰

اس طرح کے سات (۷) نقش عرق گلاب و زعفران سے باوضو لکھے جائیں۔ سات (۷) دن میں چھوارے بھی ختم ہو جائیں گے۔ اور نقش بھی اور بوتل والا پانی بھی۔ جس دن علاج شروع کریں اسی دن سرسوں کے تیل پر دو سو (۲۰۰) مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ اور روزانہ سوتے وقت مریض کے جسم پر اس تیل کی مالش کریں۔ پوشیدہ مسامات کو چھوڑ کر جسم کے ہر ہر حصے پر تیل لگائیں۔ سات (۷) راتوں تک ایسا کریں۔ جس دن پانی اور نقوش ختم ہو جائیں۔ اس دن مریض کو غسل کرا دیں۔ اور غسل کے بعد مذکورہ آیت کا مربع نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتنا ہی خطرناک جادو ہو گا ایک ہفتے میں ختم ہو جائے گا۔ اور مریض بھلا چنگا ہو جائے گا۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۱۸	۲۱۵	۲۱۲
۲۲۱	۲۱۱	۲۰۵	۲۱۷
۲۱۰	۲۱۳	۲۲۰	۲۰۶
۲۱۹	۲۰۷	۲۰۹	۲۱۴

خطرناک سحر، سفلی جادو رفع کرنا

کیسا ہی سفلی عمل ہو اور کیسا ہی خطرناک سے خطرناک جادو ہو۔ انشاء اللہ رفع ہو گا۔ یہ جادو اگر جنات کے ذریعہ بھی کرایا گیا ہو گا تب بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے مریض کے گلے میں اسماء الٰہی "المغنی، الشافی، الکافی" کا نقش مربع آتشی چال سے باوضو تیار کر کے موم جامہ کر کے ڈال دیا جائے۔ جو اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۹۳	۳۹۶	۳۸۳
۳۹۵	۳۸۴	۳۸۹	۳۹۴
۳۸۵	۳۹۸	۳۹۱	۳۸۸
۳۹۲	۳۸۷	۳۸۶	۳۹۷

دوسرا کام یہ کریں کہ یہ سات (۷) حروف "و ا ی ح و ا ل" عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر آب زم زم، آب بارش یا سفید گائے کے دودھ میں حل کر کے تین (۳) مرتبہ پلائیں۔ اس طرح ان حروف کو نو (۹) کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر رکھ لیں۔

تیسرا کام یہ کریں۔ کالی گائے کا سینگ تقریباً ایک انچ حاصل کریں۔ اس کا برادہ بنا لیں۔ دس (۱۰) گرام نئی روئی لیں۔ پچیس (۲۵) گرام بنولہ لیں۔ پچیس گرام لوبان لیں۔ پچیس (۲۵) گرام سیاہ کمونی لیں۔ اگر سیاہ کمونی حاصل نہ ہو تو پچیس (۲۵) گرام سیاہ مرچ لیں۔ ان سب چیزوں کو ملا کر ان کے تین (۳) حصے کر لیں اور تین (۳) دن تک مریض کو بعد نماز عصر ان سب کی دھونی دیں۔ دھونی کا طریقہ عام فہم ہے۔ کوئلے کسی برتن میں دہکا کر اس میں یہ چیزیں ڈال کر مریض کو بان کی چارپائی پر لٹا دیں نیچے یہ آگ کا برتن رکھ دیں مریض کو دھواں لگے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین (۳) ہی دن میں جادو کا اثر ٹوٹ جائے گا۔

جادو کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے

جادو کے اثرات کو زائل کرنے کا ایک نادر طریقہ یہ ہے کہ "اللہ محمد" کے مشترک اعداد سے ایک نقش مربع تیار کر کے موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ مشترک نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹	۴۲	۴۵	۳۲
۴۴	۳۳	۳۸	۴۳
۳۴	۴۷	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۵	۴۶

ان ہی اسماء مبارکہ کے مشترک نقش مثلث چودہ (۱۴) عدد تیار کیے جائیں اور مریض کو سات دن تک صبح و شام دو (۲) نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔

مشترک نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۴۹	۵۷	۵۲

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ کریں کہ ایک پاؤ تیل، ایک چھٹانک نیا لوہا، ایک تولہ نیل، چار کھیتوں میں سے ایک ہی طرح کے اناج (گندم، جو، چنا، باجرہ وغیرہ میں سے) ایک شاخ توڑ لیں۔ پھر ان سب چیزوں کو آدھے میٹر کالے کپڑے میں پوٹلی بنا کر مریض کے سر سے پیر کی طرف سات (۷) مرتبہ اتار کر جنگل میں دبا دیں۔ اس کے بعد مذکورہ علاج کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برے اثرات سے نجات ملے گی۔

جادو توڑنے کا عمل

مریض سے تین (۳) کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤ ارد ثابت منگائیں۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ ارد پر سات (۷) مرتبہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔

فلما القوا قال موسی ماجئتم به الا السحر ۔ ان الله سیبطله ۔ ان الله لا یصلح عمل المفسدین ۔ بطل السحر باذن الله بطل السحر باذن الله بطل السحر باذن الله ۔

اور ہر تھیلی میں یہ نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے تین (۳) مرتبہ اتاریں۔ یا مریض کے ہاتھوں سے ارد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ ہانڈی میں ارد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ پینتالیس (۴۵) منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چولہے سے اتار دیں۔ اور جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لے جا کر جنگل میں دفن کر دیں۔ لگا تار تین (۳) دن تک یہ عمل کریں۔ تیسرے دن ہانڈی دفن ہونے کے بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تعویذ اس کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۴
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۷۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

سحر کو دور کرنے کا عمل

ایک بوتل پانی پر سات (۷) مرتبہ سورہ فاتحہ سات (۷) سات (۷) مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح وشام یہ پانی سات (۷) دن تک پلائیں۔ سورۂ فاتحہ کے چار قلوں سے چار نقش تیار کر کے رکھ لیں۔ نمبر ایک نقش مریض کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈلوائیں۔ چوبیس (۲۴) گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر آٹے میں گولہ بنا کر ڈورے سمیت پانی میں پھینک دیں۔ پھر نمبر دو نقش مریض کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈالیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر کہیں جنگل میں دبا دیں۔ اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈال دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اتار کر کسی بیری کے درخت پر باندھ دیں۔ اور چوتھا نقش موم جامہ کر کے گلے میں ڈال دیں۔ اس کو چالیس (۴۰) دن تک کم سے کم باندھے رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر رفع ہو گا۔ تمام نقوش کالے رنگ کے کپڑے میں موم جامہ کرائیں۔

جادو کا کامیاب علاج

"ہفت اسلام" کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ سات (۷) دن کا علاج ہوتا ہے۔

پہلے دن: سلم قف قولا من رب رحیم ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

دوسرے دن: سلم علی نوح فی العلمین ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

تیسرے دن: سلم علی ابراھیم ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں عصر اور مغرب کے درمیان۔

چوتھے دن: سلم علی موسی وھرون ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

پانچویں دن: سلم علی ال یاسین ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

چھٹے دن: سلم علی المرسلین ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

ساتویں دن: سلم علی عبادہ الذین اصطفی ٥ کا نقش باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

بالترتیب ان کے نقش یہ ہیں۔

ہفت سلام کا دوسرا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

نقش (۱۵۲)

(۱) ۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

(۲) ۷۸۶

۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

(۳) ۷۸۶

۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۴	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۸	۱۶۳

(۴) ۷۸۶

۲۳۷	۲۳۲	۲۳۹
۲۳۸	۲۳۶	۲۳۴
۲۳۳	۲۴۰	۲۳۵

(۵) ۷۸۶

۱۳۳	۱۲۷	۱۳۵
۱۳۴	۱۳۲	۱۲۹
۱۲۸	۱۳۶	۱۳۱

(۶) ۷۸۶

۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

(۷) ۷۸۶

.۹۹۱	۴۹۱	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

اس کے بعد ان ساتوں سلام کا مجموعی مربع نقش باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے سحر کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔ پلانے والے نقش عرق گلاب و زعفران سے لکھے جائیں۔ مجموعی مربع نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۶۰	۱۰۶۳	۱۰۴۹
۱۰۶۲	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۱
۱۰۵۱	۱۰۶۵	۱۰۵۸	۱۰۵۴
۱۰۵۹	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۴

سحر، جادو کا ختم کرنا

سورۂ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ گیارہ (۱۱) نقش باوضو لکھ کر پلیٹ کو دھو کر مریض کو صبح آٹھ (۸) یا دس (۱۰) بجے کے درمیان پلائیں اور ایک نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

سحر کا علاج

"آیت سحر" کے ذریعہ علاج کا ایک طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو برتن ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ کسی ایسے کنویں سے پانی نکالیں کہ جو کنواں معطل ہو۔ یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو۔ ایسا کنواں نہ ہو تو پھر تالاب کا پانی مجبوراً لے لیں۔ جسے ایک جگہ کر لیں اور اس میں مندرجہ ذیل نقش جو دراصل آیت سحر کا نقش ہے کالی روشنائی سے باوضو لکھ کر ڈال دیں۔ اور اس میں چودہ (۱۴) پتے کسی ایسے درخت کے ڈال دیں۔ جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں۔ اس کے بعد پانی کو چولہے پر رکھ دیں۔ جب وہ پانی خوب ابلنے لگے تو پانی کو چولہے سے اتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد سحر زدہ انسان کو جنگل میں لے جائیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے لے جا کر۔ اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آ جانا چاہیے۔ اس کے سر میں پانی ڈالیں۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

غسل کے بعد گھر آ کر اس کے گلے میں یہی نقش کالی روشنائی سے باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر آیت سحر سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات (۷) دن تک صبح وشام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات (۷) دن میں مکمل آرام مل جائے گا۔ اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۷۶	۹۷۹	۹۸۳	۹۶۹
۹۸۲	۹۷۰	۹۷۵	۹۸۰
۹۷۱	۹۸۵	۹۷۷	۹۷۴
۹۷۸	۹۷۳	۹۷۲	۹۸۴

آیت سحر یہ ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ o فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ o

سحر اتارنے کا طریقہ

اکابرین سے ایک یہ طریقہ، سحر کو اتارنے کا منقول ہے کہ اکتالیس (۴۱) اگربتی لیں۔ ہر ایک اگربتی پر" واذا بطشتم بطشتم جبّارین "گیارہ (۱۱) گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس آیت کا نقش باوضو بنا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح و شام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت سو (۱۰۰) مرتبہ باوضو پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ جس وقت اگربتی جل کر ختم ہو جائے اس وقت اس پانی کا ایک گھونٹ مریض کو پلا دیں۔ اگربتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں۔ تاکہ راکھ محفوظ کی جا سکے۔ اکتالیس (۴۱) اگربتیاں بیس (۲۰) دن میں ختم ہو جائیں گی۔ ان سب کی راکھ جمع کر کے رکھ لیں۔ اور اکیسویں (۲۱) دن مریض غسل خانے میں جا کر اس راکھ کو اپنے پورے بدن پر ملے۔ پوشیدہ مقامات چھوڑ دیں۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائیں چند منٹ کے بعد غسل کر لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گے۔

آیت کریمہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۶	۴۶۹	۴۷۲	۴۵۹
۴۷۱	۴۶۰	۴۶۵	۴۷۰
۴۶۱	۴۷۴	۴۶۷	۴۶۴
۴۶۸	۴۶۳	۴۶۲	۴۷۳

سحر کے اثرات سے نجات کے لیے

آیت کریمہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ کا نقش ہر مشکل ہر دشواری اور ہر طرح کے سحر کو رفع کرنے کے لیے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں۔ پھر صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ ایک نقش کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۶
۵۹۸	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۰

(بحوالہ: جادو جنات کے پراثرار حقائق اور آزمودہ روحانی علاج)

حفاظت واقعی اعمال میں ہے عہدے میں نہیں

یہ کہانی مجھ سے تقریباً بیس سال بڑے ایک دوست نے سنائی تھی۔ میری عمر اس وقت ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ واقعہ پاکستان بننے سے بہت پہلے کا ہے۔ اس وقت لوگوں کی صحتیں بہت اچھی ہوتی تھیں۔ چائے سگریٹ اور بناسپتی گھی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اکثر لوگ پیدل ہی سفر کرتے تھے۔ وہ زمانہ جوانمردوں اور بہادروں کا تھا۔ لوگ ایسے ایسے بہادری کے کارنامے کرتے تھے کہ موجودہ دور میں ناممکن نہیں تو مشکل ضرور محسوس ہوتے ہیں۔ انگریزوں کا راج بڑے زوروں پر تھا۔ قتل یا ڈکیتیوں وغیرہ کی واردات ہو جاتی تو لوگ بھی تفتیش میں بڑی دلچسپی لیتے اور پولیس بھی دل و جان سے اصل مجرموں تک پہنچنے کی پوری پوری کوشش کرتی تھی۔ اس زمانے میں گاؤں میں پولیس کا سپاہی آجاتا تو ہر طرف خبر پھیل جاتی کہ تھانہ آیا ہوا ہے، خدا خیر کرے کوئی خاص بات ہے کہ حکومت کا آدمی آیا ہے۔

ایک انگریز ڈپٹی کمشنر نیا نیا انگلینڈ سے ضلع راولپنڈی میں تعیناتی کیلئے آیا۔ جب بھی کوئی انگریز افسر ہندوستان میں آتا تو اسے ہندوستان کی مختلف قوموں کے بارے میں مکمل معلومات دی جاتی تھیں تاکہ وہ تاج برطانیہ کیلئے اچھی طرح حکومت اور کنٹرول کر سکے۔ اس انگریز ڈپٹی کمشنر کو بتایا گیا کہ یہاں ہندوستان میں بڑی بڑی عجیب قسم کی وارداتیں ہوتی ہیں جن میں ڈاکے اور چوریاں وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا کھرا یا کھوج لگانا بڑا ہی مشکل کام ہوتا ہے۔ بعض وارداتیں اس قدر دلیرانہ قسم کی ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتے ہیں۔

نئے ڈپٹی کمشنر نے ایس پی کو جو انگریز تھا، کہا کہ میرے بنگلے پر چوبیس گھنٹے پولیس کی مسلح گارڈ موجود رہتی ہے۔ میرے پاس دو خونخوار کتے چوکیداری کیلئے رات کو کھلے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی میرے علاقے میں پولیس گشت پر رہتی ہے۔ بتیاں بھی ساری رات جلتی رہتی ہیں۔ کیا ایسے حالات میں بھی چور میرے بنگلہ سے چوری کر کے جا سکتا ہے؟ ایس پی نے جواب

دیا کہ ان تدابیر کے باوجود چوری کا امکان ہوسکتا ہے۔

"میرا ذہن نہیں مانتا" انگریز ڈی۔سی نے کہا اتنے سخت انتظامات کے ہوتے ہوئے بنگلے کے قریب بھی کوئی آنے کی جرات کر سکے۔ چہ جائیکہ بنگلے کے اندر آ کر کوئی چیز چوری کر کے نکل جائے۔"

انگریز کی حکومت اور پولیس کی دہشت بھی اتنی زیادہ تھی کہ رات کے وقت تو کیا دن کے وقت بھی کوئی اس طرف جانے کی جراءت نہیں کر سکتا تھا۔ ڈی سی کے اصرار پر ایس پی نے کہا کہ اگر آپ ہندوستانی قوم اور خاص کر مسلمان کو آزمانا چاہتے ہیں تو اخبار یا اشتہار کے ذریعہ آزما کر خود تجربہ کر لیں۔

یہ طے ہوا کہ ایک اشتہار دیا جائے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے بنگلے کے اندر سے جو کوئی آدمی چوری کر کے نکل جائے گا اس کو پانچ صد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اگر وہ پولیس اور کتوں کے ہاتھوں مارا گیا تو خود ذمہ دار ہوگا۔ اگر موقع پر نہ مارا گیا یا گرفتار نہ ہوا تو اسے پیش ہونے پر پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جائے گا اور گرفتار بھی نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی سزا دی جائے گی۔

اشتہار نکلے تقریباً دو ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا تھا۔ بات اڑتے اڑتے چکوال کے درمیانی علاقے میں پہنچ گئی۔ اصل آدمی کا نام تو مجھے یاد نہیں رہا۔ آپ فرضی نام امیر باز رکھ لیں۔ اس آدمی کا نام دس نمبر میں لکھا ہوا تھا۔ یہ چھوٹے چھوٹے جرائم میں مشہور تھا۔ گاؤں کے باہر چوپال پر اکثر لوگ فارغ وقت میں بیٹھ کر گپ شپ لگایا کرتے تھے۔ امیر باز بھی اس وقت وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ جب ڈی سی کے اشتہار کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ امیر باز خاموشی سے سنتا بھی رہا۔ اسنے پوچھا کہ دو ماہ گزرنے کے بعد بھی چوری کی نیت سے ڈی سی کے بنگلے پر کسی کے جانے کی کوئی خبر بھی ملی ہے یا نہیں۔ ایک آدمی نے بتایا کہ اگلے ہی دن پنڈی سے ایک سرکاری آدمی جو کہ ہمارے گاؤں کا ہے، چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ ابھی تک کسی کو وہاں جانے کی جراءت نہیں ہو سکی۔ یہ تو موت کے منہ میں جانے کے برابر ہے۔

امیر باز نے مصمم ارادہ کرلیا کہ میں مرجاؤں گا یا انگریز ڈپٹی کمشنر کو ایسا سبق دوں گا کہ زندگی بھر یاد رکھے گا۔ چونکہ وہ دس نمبریہ تھا۔ اس لئے اس کو اپنا گاؤں چھوڑنے سے پہلے نمبر دار اور چوکیدار کو مطلع کرنا پڑتا تھا۔ وہ اس واردات کو کم سے کم وقت میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا اس نے اس سکیم پر عمل کرنے کیلئے سوچنا شروع کر دیا۔ کتوں کیلئے اس نے بیلوں کے دو سینگ تلاش کئے۔ جن میں خالص دیسی گھی کی روٹی کی چوری بنا کر سینگوں میں اچھی طرح بھر دی تا کہ کتوں کی کوشش کے باوجود چوری آسانی سے نہ نکل سکے۔

اس زمانے میں سوائے ریل کے آنے جانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ لہٰذا عام لوگ چالیس چالیس کوس پیدل چلتے تھے۔ ہمارے علاقہ کے لوگ جہلم اور گوجر خان تک پیدل ہی سفر کرتے تھے۔ امیر باز صبح سویرے نمبر دار کو ملا تا کہ اسے معلوم ہو کہ امیر باز گاؤں میں موجود ہے۔ چکوال سے راولپنڈی کا رستہ بہ نسبت سڑک کے پیدل کا نزدیک ہے۔ امیر باز پچھلے پہر ڈی، سی کے بنگلے کا جائزہ لینے کیلئے راولپنڈی پہنچ گیا۔

اس نے سنتریوں کو ڈیوٹی پر گشت کرتے دیکھا۔ بنگلے کی باہر کی دیوار عام آدمی کی کمر تک اونچی تھی جیسا کہ اس وقت عام بنگلوں کی ہوتی تھیں۔ دیوار کے اندر سنگتروں کی باڑ لگی ہوئی تھی۔ اس کے صحن یا لان کے اندر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پھولدار پودے لگے ہوئے تھے۔ بنگلے کے چاروں طرف برآمدے تھے۔ برآمدوں کے تقریباً چار چار فٹ چوڑے ستون تھے۔ امیر باز کو اندر جا کر کوئی بھی چیز اٹھالے جانی تھی اور یہ ثابت کرنا تھا کہ ہندوستان میں ایسی قوم بھی رہتی ہے جو اتنی دلیر ہے کہ جان کی پرواہ کئے بغیر ہر چیلنج قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔ امیر باز نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کیا اور واردات کیلئے رات ایک بجے کا وقت مقرر کیا۔ ساتھ ہی واپسی کا راستہ بھی منتخب کیا جو سڑک سے ہٹ کر آتا تھا۔

آخر آدھی رات کے وقت وہ بنگلے کی باہر کی دیوار کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا اور سنتریوں کا جائزہ لینے لگا۔ کتوں کو بھی دیکھا جو کوٹھی کے لان میں ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ سب سے پہلے اس

نے دونوں سینگ جن میں خالص گھی کی روٹی کی خوشبو تھی، اندر کی طرف بڑے آرام کے ساتھ رکھ دیئے۔ خود دس بارہ گز دیوار کے آگے کی طرف سرک گیا۔ کتوں نے جو خوشبو سونگھی تو وہ سینگوں میں سے چوری نکالنے میں لگ گئے اور سینگوں کو گھسیٹتے گھسیٹتے کافی فاصلے پر لے گئے۔ اب اس نے سنتریوں کو دیکھا جو کل چار تھے۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد برآمدے کے باہر ایک ادھر سے دوسرے کو کراس کرتے تھے۔ انہوں نے رائفلیں اٹھا رکھی تھیں مگر معلوم ایسا ہوتا تھا جیسے اب وہ سمجھ چلے ہیں کہ یہاں آنے کی کوئی جراءت نہیں کر سکتا۔ چیلنج کیے ہوئے عرصہ دو ماہ سے زائد گزر گیا تھا اس لئے وہ کچھ سست بھی ہو گئے تھے۔

بہر حال امیر باز اللہ کا نام لے کر دیوار کے اندر جا کر پودوں کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔ وہ اس موقع کی تلاش میں ہی تھا کہ جونہی سنتری تھوڑے غافل ہوں تو وہ برآمدے کے اندر چلا جائے۔ یہ موقع اسے جلد ہی میسر آ گیا۔ سنتریوں کی پیٹھ ایک دوسرے کے مخالف تھی۔ امیر باز چھلاوے کی طرح اچھل کر برآمدے کے ستون کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ امیر باز درمیانے قد کا آدمی تھا۔ بدن میں بلا کی چستی کے علاوہ دوڑ میں اتنا تیز کہ دوڑتے ہوئے بالکل چھلاوہ ہی نظر آتا تھا۔ اسے یہ یقین تھا کہ واردات کے بعد بنگلہ کی حدود سے نکل گیا تو پھر سنتریوں کا باپ بھی اسے نہیں پکڑ سکتا۔

دوسرا موقع ملتے ہی وہ بنگلے کا جالی والا دروازہ کھول کر کمرے کے اندر چلا گیا۔ لکڑی کا دروازہ کھلا تھا۔ تمام جائزہ لینے کے بعد بنگلے کے وسطی کمرے کے قریب پہنچ کر اس نے دیکھا کہ درمیان میں بہت بڑا پلنگ بچھا ہوا ہے اور مدھم لائٹ جل رہی ہے۔ پلنگ پر ایک طرف صاحب اور دوسری طرف میم صاحبہ سوئی ہوئی تھی۔ اس کمرے میں لکڑی کی بنی ہوئی بڑی بڑی دو تین الماریاں پڑی ہوئی تھیں اور چمڑے کے سوٹ کیس بھی تھے۔ اس نے ایک سوٹ کیس کو کھولا تو اس میں چاندی کے روپے پڑے ہوئے تھے۔ اس وقت نوٹ نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس نے خاموشی سے اپنی کمر کے ساتھ بندھی تہمند کے پلو میں چاندی کے روپے ایک ایک کر کے رکھنے

شروع کر دیے جب پلو بھر گیا تو اس نے اچھی طرح گانٹھ باندھ لی۔ اب وہ نکلنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اس کی نظر میم صاحبہ کے ہار پر پڑ گئی جو اس کے گلے میں پڑا ہوا تھا اور اس کے موتی مدہم روشنی کے باوجود چمک رہے تھے۔ اس نے سوچا کہ وہ ہار اتارنے میں کامیاب ہو جائے تب ہی چیلنج کا صحیح جواب ہوگا۔

میم اور صاحب گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ امیر باز نے مدہم روشنی میں دیکھا کہ ہار کی ہک میم کی گردن کی دائیں طرف لگی ہوئی تھی۔ اس نے دم سادھے ہار کے ہک کو کھولنے کی کوشش کی۔ ہک تو کنڈے سے نکل گئی مگر میم نے سونے کی حالت میں اپنا ایک ہاتھ گردن پرلا پھیرا اور ساتھ ہی کروٹ بدل کر دوسرے پہلو ہو گئی۔ اب ہار کھل کر اس کی گردن اور کندھے کے درمیان بستر پر پڑا ہوا تھا۔ امیر باز پلنگ کے نیچے ہو گیا۔ تقریباً پانچ منٹ گزرنے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ میم اب دوبارہ نیند میں ہو گئی ہے۔ تب اس نے پلنگ کے نیچے سے نکل کر ہار کو آہستہ آہستہ کھینچنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ وہ ہار نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہ ہار اپنی تہمند کے دوسرے پلو میں اچھی طرح کس کر باندھ لیا اور کمر کے ساتھ اپنی تہمند کو لپیٹ لیا۔ امیر باز اندر سے جالی والے دروازہ کے ایک سائیڈ پر کھڑا ہو کر چند لمحے یہ دیکھتا رہا کہ سنتری کب ادھر ادھر ہوتے ہیں۔

جلد ہی باہر نکلنے کا موقع مل گیا۔ وہ کمرے سے نکل کر برآمدے کے چوڑے ستون کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اب اسے لان اور باہر والی دیوار کو پھلانگنا تھا۔ کتے ابھی تک اپنی ناکام کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ وہ سینگوں سے چوری نکال لیں۔ امیر باز نے اللہ کا نام لے کر موقع پاتے ہی دوڑ لگائی اور لائن عبور کر کے دیوار پھلانگی اور سڑک کراس کرتے ہوئے دوڑ پڑا۔

سنتری بیدار ہو گئے اور انٹ شنٹ گولیاں چلانے لگے۔ امیر باز پگڈنڈیوں کے رستوں سے بھاگ رہا تھا۔ وہ باقی رات اور سارا دن چلتا رہا اور دوسری رات دس گیارہ بجے اپنے گھر پہنچ گیا۔ اس واردات کے بعد جو حالات بعد میں اس کو معلوم ہوئے وہ کچھ اس طرح ہیں کہ

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

ڈپٹی کمشنر اور اس کی میم جاگ پڑے۔ پہلے تو انہوں نے کمرے کا جائزہ لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ چاندی کے روپے سوٹ کیس سے غائب ہیں۔ انہوں نے معمولی سی چوری کو کوئی خاص اہمیت نہ دی مگر جونہی میم صاحبہ کو احساس ہوا کہ اس کے گلے میں قیمتی ہار نہیں ہے تو اس نے اودھم مچا دیا وہ عام قسم کا ہار نہیں بلکہ بڑا ہی قیمتی ہار تھا۔

ایس پی صاحب اور ضلع کے انگریز افسر اکٹھے ہو گئے۔ علاقے کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن مجرم کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ ڈی سی حیران تھا کہ اتنی بڑی دلیری کس شخص نے کی ہے۔ ڈی سی کہتا تھا کہ چور قیمتی ہار واپس کر دے اور وعدہ کے مطابق اس کو ۵ سو روپے نقد انعام کے علاوہ سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔ اشتہار دیے گئے اور اخبار میں بھی خبر چھپوائی گئی۔ چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی چور کا سراغ نہ مل سکا۔ ادھر میم صاحبہ تنگ کر رہی تھی کہ ہر قیمت پر ہار واپس دلایا جائے۔ ہار کی فوٹو کاپی اور نقشے کی کاپی ہر تھانے میں بھجوائی گئی اور تاکید کی گئی کہ چوری کا سراغ لگانے والے کو بہت بڑی ترقی سے نوازا جائے گا۔

ادھر امیر باز چوری کی ہوئی رقم سے اپنے گھر کے اخراجات چلاتا رہا۔ اس وقت چاندی کا ایک روپیہ آجکل کے دو سو روپوں کے برابر تھا۔ اس کی صرف ایک بچی اور بیوی تھی اس لئے بغیر کام کے بڑے آرام سے دن گزر رہے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ خواہ مخواہ پیش ہو کر اپنے آپ کو جھنجھٹ میں کون ڈالے۔ ایسا نہ ہو کہ انگریز سرکار ہمیشہ کیلئے قید خانے میں ڈال دے۔ ہار اس کی بیوی نے مٹی کی ایک ڈولی میں ڈال کر رکھا ہوا تھا جو لاپرواہی کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا۔ اس کو معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ بہت ہی قیمتی ہار ہے۔ ایک دن اس نے ہار کے دو موتی نکالے اور قریب ہی قصبے میں سنار کے پاس لے گئی اور کہا کہ میری بچی کے لئے چھوٹی سی بالیاں بنا دو اور ان میں یہ دونوں موتی لگا دو۔

سنار نے جب موتیوں کو دیکھا تو اس نے امیر باز کی بیوی کو بتایا کہ یہ تو بہت قیمتی موتی ہیں۔ یہ تم نے کہاں سے لئے ہیں؟ اس نے جھوٹ بول کر کہا کہ میرا خاوند اپنے گاؤں کے قریب

مٹی کھود رہا تھا۔ پرانے زمانے کی کھائی ہے۔ وہاں سے یہ دونوں موتی ملے ہیں میں نے سوچا کہ اپنی بچی کی بالیوں میں ڈلوالوں۔ اب میں یہ موتی تمہارے پاس لے آئی ہوں۔ سنار نے اس بیان کو صحیح سمجھ کر بالیاں بنادی جو ماں نے اپنی بچی کے کانوں میں ڈال دیں۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بچی ایک دن مکان کے باہر بیٹھی رو رہی تھی۔ پولیس کا ایک حوالدار جو کسی تفتیش کے سلسلے میں نمبردار کے پاس آیا ہوا تھا۔ امیر باز کے گھر کے سامنے سے گزرا۔ اس کی نظر بچی کے رونے کی وجہ سے اس پر پڑی تو اس نے بچی کا حلیہ جو عام غریب کے بچوں کا ہوتا ہے، دیکھا۔ اس کی نظر اس کی بالیوں پر پڑی۔ موتی چمک رہے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ عام موتی نہیں بلکہ کوئی خاص قسم کے موتی ہیں۔ اس نے نمبردار سے پوچھا کہ یہ بچی کس کی ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ امیر باز کی بچی ہے جس کا نام دس نمبر میں ہے۔ حوالدار کو کچھ شک ہوا۔ اس نے بچی کو نزدیک جا کر دیکھا تو موتیوں کی شکل اس ہار کے موتیوں سے ملتی جلتی تھی جو کہ ان کے پاس ڈی سی کی میم کے ہار کا نقشہ تھانہ میں بطور ریکارڈ پڑا ہوا تھا۔ اس نے امیر باز کو بلوایا اور کہا کہ یہ بالیاں تھانے لے جارہے ہیں؟ کل تک تمہیں واپس کردیں گے۔

مختصر یہ کہ موتی شناخت ہوگئے۔ امیر باز پہلے ہی مشکوک آدمی تھا لہٰذا اسے فوراً تھانہ طلب کیا گیا۔ تھانیدار نے اسے کہا کہ بہتر یہی ہے کہ تم خود ہی اپنی زبان سے بتادو کہ یہ موتی تم نے کہاں سے لیے ہیں ورنہ مار مار کر ہڈی پسلی ایک کردوں گا۔ پہلے تو امیر باز نے آئیں بائیں کی مگر اسکو معلوم تھا کہ اسے اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک میں ان کو ان موتیوں کا ثبوت مہیا نہ کردوں۔ چنانچہ اس نے واردات کیس کا مکمل اعتراف کرلیا۔

تھانیدار بہت خوش تھا کہ اس نے بہت بڑا کیس پکڑا ہے جو اس کی ترقی کا باعث ہوگا۔
امیر باز کو راولپنڈی ایس پی۔ کے سامنے پیش کیا گیا۔ فوراً ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا ہار مل گیا ہے۔ یہ امیر باز کے گھر سے برآمد کرلیا گیا تھا۔ ڈی سی اور اس کی میم نے فوراً ان کو طلب کرلیا۔ جب انہوں نے امیر باز کا حلیہ اور ظاہری جسم وغیرہ دیکھا، تو انہوں نے کہا کہ یہ ہار تو ہمارا ہی ہے

مگر یہ چور ہمارا نہیں ہوسکتا۔ اس قسم کے آدمی کو اتنی جراءت ہو ہی نہیں سکتی کہ اتنی بڑی ہمت کر کے ہار گلے سے اتار کر لے جائے۔

ایس پی نے اس کو کہا کہ وہ اپنی زبانی تمام طریقہ واردات صاحب بہادر کو سنائے۔ امیر باز نے تمام کہانی سنائی اور جرح کا جواب مکمل طور پر دیا۔ یہاں تک بتایا کہ میم صاحبہ نے اس طرح اپنی گردن پر ہاتھ بھی پھیرا تھا جس وقت میں ہار اتار رہا تھا۔ وہ حیران بھی ہوئے اور مکمل یقین بھی کر لیا کہ ہمارا ہار اس شخص نے چرایا ہے۔ انگریز صاحب نے اسے کہا کہ تم نے ہمیں سخت پریشان کیا ہے۔ اگر تم واردات کے فوراً بعد اطلاع دے دیتے تو ہمیں خوشی ہوتی مگر پھر بھی ہم وعدہ کے مطابق تمہیں پانچ سو روپیہ انعام بھی دیتے ہیں اور سزا بھی معاف کرتے ہیں اور وعدہ کے مطابق تمہیں تنگ بھی نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا امیر باز کو باعزت طور پر بری کردیا گیا اور تاکید کی گئی کہ آئندہ وہ باعزت زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔

امیر باز نے آئندہ شریفانہ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اسی سلسلے میں علاقے کے ایک بزرگ کے ہاتھ بیعت کرنی چاہی تو اس بزرگ نے اسے کہا کہ بیعت تو میں تمہیں کرلیتا ہوں مگر تم وعدہ کرو کہ آئندہ چوری چکاری نہیں کرو گے۔ اس نے وعدہ کرلیا مگر چور چوری سے تو جاسکتا ہے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ کبھی کبھار موقعہ ملتا تو وہ چھوٹی موٹی واردات اور قفل شکنی کرلیتا۔ کسی نے ان بزرگ شخصیت کو بتایا کہ امیر باز اب بھی چکر چلاتا رہتا ہے مگر موقع پر نہ پکڑے جانے کی وجہ سے بچ جاتا ہے۔ انہوں نے امیر باز کو بلایا اور کہا کہ آئندہ اگر کوئی ایسی حرکت کی تو وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

چند ہی دنوں بعد ایک ہندو کے گھر کا تالہ توڑا گیا جو قریب کے گاؤں میں رہتا تھا۔
گرمیوں کے دن تھے اور ہندو مع اہل خانہ چھت پر سو رہا تھا۔ ہندو کو شک ہوا کہ ہمارے مکان میں کوئی آدمی ہے۔ اس نے شور نہ مچایا بلکہ آہستہ آہستہ چھت سے اتر کر اس کمرے کا باہر سے کنڈا لگا دیا جس کا کہ تالا ٹوٹا ہوا تھا۔ امیر باز اندر ہی تھا۔ ہندو نے شور مچانا شروع کردیا۔ گاؤں کے چند

آدمی لاٹھیاں لے کر ہندو کے گھر پہنچ گئے۔

پانچ چھ آدمی دروازہ کھول کر اندر گئے۔ لالٹین سے چارپائیوں کے نیچے دروازہ سے آ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ امیر باز پہلے ہی ہوشیار ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ گھڑونجی (جو صراحیاں وغیرہ رکھنے کیلئے اونچی جگہ پر بنائی ہوتی ہے) پر چڑھ کر چھت کے شہتیر کے کنڈے میں پاؤں کی انگلیاں پھنسا کر شہتیر کے ساتھ چھپکلی کی طرح چمٹ گیا۔ جونہی قصبے کے لوگ دروازے سے ذرا آگے چارپائیوں کے نیچے تلاش کرنے لگے تو وہ اوپر سے چھلانگ لگا کر باہر کی طرف دوڑا۔ صحن سے نکلنے کے بعد آدمی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ باہر کھیتوں میں آگے آگے وہ دوڑ رہا تھا اور پیچھے پیچھے گاؤں کے آدمی دوڑ رہے تھے۔ ویسے تو اس کا پکڑنا مشکل تھا مگر اندھیرے کی وجہ سے ایک اونچے مینڈھے سے پاؤں ٹکرا گیا جس کی وجہ سے وہ گر گیا۔ اب وہ دوبارہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ پیچھے سے آدمی پہنچ گئے۔ پہلے تو اس کی خوب ٹھکائی کی۔ بعد میں اس کو تھانے لے گئے۔ کیس چلا چھ ماہ سزا ہو گئی۔ اس کا کہنا تھا کہ میں نے بزرگوں کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔ لہٰذا یہ سزا مجھے ملی ہے سزا کاٹنے کے بعد اس نے شریفانہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ وہ بہت بوڑھا ہو کر فوت ہوا۔

ایک عامل کی کہانی اور اعتراف

عمر کی اس منزل پر آ کر کئی اسرار پر سے پردہ اٹھا ہے اور تجربے نے بہت سی بظاہر انہونی باتوں سے روشناس کرایا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کو یہ کہانی سنا ہی دوں۔ یہ راز ایسے ہیں جن پر ابھی تک اسلئے پردہ پڑا ہوا تھا کہ جو لوگ اس پیشے سے روٹی کما رہے تھے ان رازوں کے انکشاف سے ان کے بچے بھوکے مر جاتے۔ مجھے آپ کو یہ کہانی سنانے کا خیال اس لئے آیا ہے کہ کچھ روز پہلے میں ایک بزرگ کی محفل میں بیٹھا تھا۔ یہ بزرگ پیشے کے لحاظ سے تو نہیں البتہ مسلک کے لحاظ سے پیر ہیں اور ان کے پاس مریدوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے میں نے اس دنیا میں اپنی عمر گزار دی ہے اس لئے کھرے کھوٹے اور جھوٹے سچے کی پہچان کر سکتا ہوں۔ ان بزرگ کے خلوص اور انسانی ہمدردی سے میں بہت متاثر ہوں اس لئے ان کے پاس کبھی کبھی جا بیٹھتا ہوں۔ ان کی باتوں میں عقل اور حکمت کی سچائی ہوتی ہے اور جو لوگ ان کے پاس تعویذ لینے سے یا جھاڑ پھونک کی غرض سے جاتے ہیں ان کو سخت مایوسی ہوتی ہے۔

ان کے پاس ایک آدمی کوئی گھریلو مسئلہ لے کر گیا۔ انہوں نے اس کا یہ مسئلہ سنا اور اسے کوئی مشورہ دیا اور پھر محفل میں موجود لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ عورت آنحضور ﷺ کے فرمان کے مطابق پسلی کی طرح ہے۔ اسے زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے گی اسلئے اس کے ساتھ پیار اور عزت سے پیش آؤ میں ان کی یہ بات سن کر چونک گیا کیونکہ ہمارے مذہبی اور روحانی ٹھیکیداروں نے عورت کو نہ خود عزت اور وقار دیا ہے نہ ہی اس کی تلقین کی ہے۔

میں بھی اسی طرح کی چھوٹی موٹی پیری مریدی کرتا ہوں۔ پیری مریدی تو نہ کہیں لیکن میرا ایک حلقہ اثر ہے کیونکہ میں نے اپنے ایک استاد سے روحانیت کے دو چار عمل سیکھ رکھے ہیں۔ میرا استاد دنیا سے اٹھ گیا ہے اسلئے میں اس کی کہانی سنا رہا ہوں۔ میرا مرحوم استاد بھی پیری مریدی تو نہیں کرتا تھا لیکن لوگ اس کے معتقد تھے کیونکہ وہ کئی مشکل معاملات میں لوگوں کی رہنمائی کیا

کرتا تھا۔ بعض کو تعویز اور بعض کو صرف مشورے دیا کرتا تھا۔

میری شادی میرے ماں باپ کی پسند سے ہوئی تھی۔ ذات برادری کی ایک لڑکی تھی جس کے ساتھ مجھے اس طرح باندھ دیا گیا جس طرح کھرلی پر جانوروں کو باندھا جاتا ہے۔ معمولی شکل وصورت کی لڑکی تھی لیکن چونکہ اپنے ہی خاندان اور برادری کی تھی اسلئے مجھے قبول کرنی پڑی۔ اسے قبول کرلینے کی ایک اور بھی بڑی وجہ تھی اور وہ وجہ ایسی تھی کہ میں مجبور ہوگیا تھا۔

ہمارے خاندان کی ٹکر کا ایک اور خاندان بھی تھا جو ہمارے گاؤں کے دوسرے محلے میں رہتا تھا۔ ان کی ایک لڑکی سے مجھ بڑی گہری اور بڑی ہی شدید محبت تھی۔ لڑکی خوبصورت تھی اور اس کے ساتھ ساتھ شریف بھی تھی۔ اس کا فرضی نام زرینہ سمجھ لیں۔ زرینہ نے اور میں نے آپس میں شادی کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ ہم دونوں کی محبت پاکیزہ تھی اور اس پاکیزگی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ وہ اس شادی کیلئے نمازیں پڑھتی اور ورد وظیفے بھی کرتی تھی۔ ہم دونوں نے عہد کر رکھا تھا کہ ہماری آپس میں شادی نہ ہوئی تو ہم زندگی بھر کنوارے رہیں گے اور کسی اور سے شادی نہیں کریں گے۔

جس زمانے کی کہانی میں سنا رہا ہوں اس وقت لڑکیوں کو اتنی آزادی نہیں ہوتی تھی کہ وہ شادی کے بارے میں اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کرسکیں بلکہ بعض ماں باپ تو ایسے ظالم ہوتے تھے کہ وہ کوشش کرتے تھے کہ بیٹی کی شادی کسی ایسے آدمی کے ساتھ نہ ہو جس کے بارے میں وہ دل میں پسندیدگی کے جذبات رکھتی ہو۔

ہمارے محلے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ زرینہ کے لئے ساتھ والے گاؤں سے اس کے ماموں کے بیٹے کے لئے رشتہ آیا اور زرینہ کے ماں باپ نے ہاں کردی۔ مجھے اس وقت پتہ چلا جب پانی سر سے گزر چکا تھا۔ میں نے اپنے ماں باپ سے پہلے بات کی تھی لیکن انہوں نے زرینہ کا رشتہ مانگنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ زرینہ کی ذات دوسری تھی۔ میں نے اپنی ماں کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ زرینہ کی ذات دوسری سہی لیکن وہ ہم سے کسی صورت بھی کم نہیں۔ ان کا

رتبہ بھی ہمارے رتبے کے برابر تھا اور پھر میں بھی زرینہ کے کسی بھی رشتہ دار لڑکے سے کم نہیں تھا۔ میری ماں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر زرینہ کے ماں باپ نے انکار کر دیا تو بہت بے عزتی ہوگی۔

اب زرینہ کی شادی اس کے ماموں کے بیٹے سے طے ہوگئی تو میں بہت تڑپا۔ میری عمر اس وقت اٹھارہ انیس سال تھی اور یہ عمر صرف جذبات کی عمر ہوتی ہے۔ اس عمر میں آدمی دماغ کو ذرا کم ہی استعمال کرتا ہے۔ میری تڑپ کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ میں دعا مانگنے لگا کہ یا میں مرجاؤں یا زرینہ کو موت آجائے۔ میں اپنی زندگی میں زرینہ کو کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

میں نے پیغام بھیج کر زرینہ کو ملاقات کیلئے بلایا۔ زرینہ مقررہ جگہ پر آگئی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''شیر بہادر'' زرینہ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا'' آج کے بعد مجھے نہ بلانا۔ آج ہماری آخری ملاقات ہے۔''

''آخری کیوں؟'' میں نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔'' وہ تمہارے وعدے کیا ہوئے؟ اب تم مجھ سے بے وفائی کروگی؟''

''ایسا نہ کہو'' زرینہ نے کہا'' وعدوں کو بھول جاؤ۔ میں بہت مجبور ہوں۔ میں نے ماں سے اشاروں اشاروں میں بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے مجھے ڈانٹ دیا۔ وہ کسی لڑکے کو اپنے بھائی کے بیٹے کے مقابلے میں نہیں سمجھتی۔''

''پھر ایک اور کام کرتے ہیں۔'' میں نے مضبوط لہجے میں کہا۔'' کہیں بھاگ چلتے ہیں۔''

''تمہارا دماغ خراب ہوگیا'' زرینہ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا۔'' اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اپنے باپ کی پگڑی مٹی میں رول دوں تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے نفرت نہ کروں تو ایسی بات بھول کر بھی نہ کہنا''

''تمہاری نمازیں اور تمہاری دعائیں کیا ہوئیں؟'' میں نے طنزیہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا

"تم تو کہتی تھیں کہ مجھے اپنے خدا پر بڑا مان ہے۔ وہ میری دعائیں قبول کرے گا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ بخاری شاہ صاحب کے پاس چلتے ہیں۔ میں ان کے قدموں میں گر جاؤں گا۔ ان سے دعا کراؤں گا۔ تعویز لوں گا۔"

"نہیں شیر بہادر نہیں۔" زرینہ نے غصے میں میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "بخاری شاہ کی دعاؤں میں میرے دل سے نکلی ہوئی دعاؤں سے زیادہ اثر نہیں ہوگا۔ اگر خدا نے میری دعا قبول نہیں کی تو خدا کے فیصلے کو قبول کرلو۔ میرا دل تمہارے دل سے زیادہ دکھی ہے لیکن اگر تقدیر کا یہی فیصلہ ہے تو اسی میں بہتری ہوگی۔"

آپ حیران ہو رہے ہوں گے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے جب تعلیم کی روشنی اتنی عام نہیں تھی۔ ایک ان پڑھ لڑکی اتنی پختہ باتیں کیسے سیکھ گئی تھی، لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ زرینہ عام لڑکی نہیں تھی۔ وہ مذہب میں ڈوبی ہوئی تھی اور اس کی بات بات میں دانائی کی بو آتی تھی۔ مجھے اس کی باتیں ایسی لگتی تھیں جیسے اس کے اندر سے کوئی اور بول رہا ہو۔ میں نے اس کی باتیں سنیں اور لاجواب ہوگیا۔ بخاری شاہ صاحب وہی عامل ہیں جو بعد میں میرے استاد بنے اور جن کا ذکر میں نے کہانی کے شروع میں کیا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ وہ ہر بگڑا کام سنوار سکتے ہیں۔ لیکن جب زرینہ نے کہا کہ بخاری صاحب کی دعائیں اور تعویز کچھ نہیں کر سکتے تو میں نے اس بات کو قبول کرلیا۔ زرینہ کے ماموں کا گاؤں قریب ہی تھا۔ بارات آئی اور زرینہ دلہن بن کر چلی گئی۔ اگر میں آپ کو بتاؤں کہ زرینہ کی شادی کے بعد میرا کیا حال ہوا تھا تو کہانی ضرورت سے زیادہ لمبی ہو جائے گی۔ میں اس کہانی میں آپ کو اپنی اور زرینہ کی محبت کا افسانہ نہیں سنانا چاہتا۔ میری کہانی کا مقصد کچھ اور ہے۔

شادی کے بعد زرینہ اپنے گاؤں آئی تو ہمارے گھر میں بھی آتی۔ میری ماں نے اس کی اور اس کے دولہا کی دعوت کی تھی۔ میں نے اس کے دولہا کو پہلی بار غور سے دیکھا۔ وہ واقعی مجھ سے زیادہ خوش قسمت آدمی تھا جسے زرینہ جیسی بیوی ملی تھی۔ میں زرینہ سے نہیں مل سکا کیونکہ وہ عورتوں میں بیٹھی

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

تھی۔ میں اس کے خاوند کے پاس بیٹھا رہا اور تھوڑی دیر بعد مجھے احساس ہوا کہ یہ شخص جو میرا رقیب ہے۔ یہ بھی مجھے اچھا لگنے لگا ہے۔ یہ شاید زرینہ کی محبت کا اثر تھا۔ ان کے جانے کے بعد میں گھر کے اندر گیا تو میری ماں نے بتایا کہ زرینہ تمہارا پوچھ رہی تھی اور بار بار کہہ رہی تھی کہ شیر بہادر کی شادی کر دیں۔

"بیٹا" میری ماں نے کہا۔۔۔ "میں اب بوڑھی ہوگئی ہوں۔ بڑے بچے شادی کر کے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ اب میں اکیلی سارے گھر کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ تم شادی کرلو۔"

میں نے ماں سے کہہ دیا کہ میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ماں نے مزید اصرار کیا تو میں نے یہ کہہ کر انہیں چپ کرا دیا کہ بڑے بیٹوں نے شادی کر کے انہیں کون سا سکھ دیا ہے جو میری شادی سے انہیں آرام پہنچے گا۔ ماں خاموش ہوگئی۔

میرا خیال تھا کہ بات آئی گئی ہوگئی ہے لیکن زرینہ نے ماں کے دل میں جو بات ڈال دی تھی وہ اتنی آسانی سے نکلنے والی نہیں تھی۔ میں زرینہ کو بھلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن میں اگر اسے بھول بھی جاتا پھر بھی میرا شادی کرنے کا کوئی پروگرام نہیں تھا کیونکہ میرا زرینہ سے وعدہ تھا کہ اس کے ساتھ شادی نہ ہوئی تو کبھی شادی نہیں کروں گا۔ ڈیڑھ مہینے بعد کی بات ہے زرینہ ایک بار پھر میرے گھر آگئی۔ اس روز وہ اکیلی تھی اور میں بھی گھر میں بیٹھا تھا۔ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد اس نے پھر شادی کی بات چھیڑ دی۔ ماں نے اپنا دکھڑا رونا شروع کر دیا کہ شیر بہادر شادی پر رضامند نہیں ہوتا۔ زرینہ نے کہا کہ آپ اس کے لئے لڑکی تلاش کریں، شادی پر تیار ہو جائے گا۔

ایسے لگتا ہے جیسے ماں نے پہلے سے ہی لڑکی ڈھونڈ رکھی تھی۔ دور پار کے رشتہ داروں میں سے تھی۔ یتیم لڑکی تھی۔ ماں کے ساتھ رہتی تھی۔ بھائی علیحدہ رہتے تھے۔ اس کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اس کی بھی دو وجوہات تھیں۔ پہلی وجہ تو یہ تھی کہ واجبی شکل وصورت کی تھی۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ اس کے ساتھ جہیز یا زمین کے آنے کی توقع نہیں تھی۔ میرے نزدیک ایک اور وجہ بھی تھی

اور وہ یہ تھی کہ اس کی ماں بڑی چالاک اور مکار عورت تھی۔

میری ماں باپ نے مجھ سے بالا بالا یہ ظلم بھی کیا کہ لڑکی کی ماں کے ساتھ رشتے کی بات پکی کر لی مجھے جب پتہ چلا تو میں باغی ہو گیا۔ میں نے ماں سے صاف کہہ دیا کہ میں اول تو شادی کروں گا ہی نہیں اور کبھی کی بھی تو اس لڑکی کے ساتھ تو ہرگز نہیں کروں گا۔ مجھے ایک غصہ تو یہ بھی تھا کہ میں جس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا اس کے ساتھ تو ہوئی نہیں اور جس کے ساتھ کوئی بھی شادی کرنے کیلئے تیار نہیں اس کیلئے مجھ سے پوچھے بغیر بات کر لی گئی ہے۔

ماں نے میرا جواب سنا تو بڑی منتیں کیں۔ ماں نے کہا کہ عزت کا سوال ہے بات پکی ہو گئی ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے پروا نہیں۔ ماں نے کہا کہ میں زہر کھا کر مر جاؤں گی۔ میں نے کہا مجھے اس کی بھی پروا نہیں۔ باپ نے کہا کہ گھر سے نکال کر جائیداد سے بے دخل کر دوں گا۔ میں نے کہا کہ مجھے کسی جائیداد کی ضرورت نہیں۔ مزدوری کر کے روٹی کما لوں گا۔ سب مجھے منا منا کے ہار گئے لیکن میں نے ہتھیار نہ ڈالے۔

ایک روز مجھے وہ عورت ملی جو میری اور زرینہ کی ملاقات کا انتظام کیا کرتی تھی۔ اس نے مجھے پیغام دیا کہ زرینہ میکے آئی ہوئی ہے اور مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔ میرا دل ایک بار زور سے دھڑکا لیکن میں نے ملنے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ زرینہ سے کہہ دینا ہماری آخری ملاقات ہو چکی ہے اور اس نے خود ملنے سے منع کیا تھا۔ اس عورت نے مجھے کہا کہ زرینہ ہر حال میں ملنا چاہتی ہے۔ زرینہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے تھوڑی دیر میں ہی مجبور کر دیا کہ میں ماں باپ کے کہنے پر شادی کر لوں۔ اب میرے لئے انکار کی گنجائش نہیں تھی۔ میں نے ماں کو کہہ دیا کہ مجھے اس کا فیصلہ منظور ہے۔ یہ مجھے بعد میں پتہ چلا تھا کہ میری ماں نے زرینہ سے کہا تھا کہ شیر بہادر کو مناؤ، میری شادی ہو گئی۔

اصل کہانی اس سے بعد شروع ہوتی ہے شادی کے بعد وہ لڑائی جھگڑے تو شروع نہ ہوئے جو کئی گھروں کا معمول ہیں۔ لیکن گھر کی فضا میں ایک کھنچاؤ سا پیدا ہو گیا۔ زرینہ نے میری

بیوی کو شادی کے تحفے کے طور پر کپڑوں کا ایک جوڑا دیا اور وہ اس کے بعد بھی میری بیوی سے ملنے کے لئے دو تین بار آئی۔ مجھے اپنی بیوی کے مزاج کی خرابی کی وجہ کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر لڑائی چھیڑ دیتی تھی۔ ایک بار میری ماں نے مداخلت کی کوشش کی تو وہ میری ماں کے گلے پڑ گئی۔ میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ اگر اس نے اب کوئی بدمزگی پیدا کرنے کی کوشش کی تو میں اسے طلاق دے دوں گا۔ اس پر اس نے بہت واویلا مچایا۔

میرے ماں باپ نے جب دیکھا کہ گھر کے حالات میں کشیدگی بڑھ رہی ہے تو انہیں اس کا ایک ہی حل نظر آیا اور انہوں نے ہمیں علیحدہ کر دیا۔ میری ماں کا خیال تھا کہ علیحدہ گھر میں جا کر شاید میری بیوی کا مزاج بدل جائے اور گھر کے حالات سدھر جائیں لیکن حالات سدھرنے کیا تھے، مزید بگڑ گئے۔ علیحدہ گھر میں آتے ہی میری ساس کی بھی باقاعدہ آمدورفت شروع ہو گئی اور دونوں ماں بیٹی نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں آوارہ آدمی ہوں اور چوری چھپے زرینہ سے ملنا ملانا ہے۔ یہ الزام سنتے ہی میں سن ہو کر رہ گیا اور میں نے قرآن کی قسمیں کھا کھا کر ان دونوں کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ زرینہ کے ساتھ میرا ایسا ویسا کوئی تعلق نہیں لیکن وہ میری بات سننے پر آمادہ ہی نہیں ہوتی تھی۔

اب مجھ پر یہ راز کھلا کہ میری بیوی کے مزاج کی خرابی کی اصل وجہ زرینہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ زرینہ سے میری محبت تھی لیکن ہمارے تعلقات اتنے خفیہ بھی نہیں تھے۔ ایک دو عورتوں کو اس کا علم تھا میری ماں کو بھی پتہ تھا میری بیوی کو بھی یقیناً اس بات کا علم ہو گیا ہو گا جس کا نتیجہ مجھے بھگتنا پڑ رہا تھا۔ اگر زرینہ کا نام بیچ میں نہ آتا تو میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا لیکن زرینہ کا نام بیچ میں آنے کے بعد اگر میں ایسی کوئی حرکت کرتا تو میری ساس مجھے اور زرینہ کو سارے ملک میں بدنام کر دیتی۔ وہ بڑی طرح ناک عورت تھی۔ میں جس بات سے ڈرتا تھا وہ ہو کر رہی۔ میری بیوی اور ساس نے زرینہ کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔ مجھے اس طرح پتہ چلا کہ ایک روز زرینہ کے خاوند سے میری ملاقات ہو گئی۔ وہ اپنے گاؤں سے ہمارے گاؤں آ رہا تھا۔ مجھے راستے میں ہی

مل گیا۔ میں اسے بڑے تپاک سے ملا۔ اس نے کہا کہ وہ مجھ سے بڑی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ کچھ الجھا الجھا سا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ میرے ساتھ بات کرے۔ میں نے اسے کھیت کی مینڈھ پر ہی بٹھالیا اور کہا کہ اطمینان سے بات کرو۔

''شیر بہادر!'' اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہنا شروع کیا ''میں جو بات تم سے کرنے لگا ہوں لوگ ایسی بات نہیں کیا کرتے، اس کی جگہ کوئی اور حرکت کرتے ہیں۔ میں بھی اگر عقل سے کام نہ لیتا تو پہلے تمہارا سر کھول دیتا پھر پوچھتا کہ سچی بات بتاؤ۔ کیا تم میرے بات کا صحیح صحیح جواب دو گے؟'' میں نے اسے کہا کہ اسے دھمکی دینے کی ضرورت نہیں۔ وہ جو کچھ پوچھنا چاہتا ہے پوچھے اسے صحیح جواب ملے گا۔ ''میں نے سنا ہے زرینہ کے ساتھ تمہاری ناجائز دوستی ہے۔؟''

''بالکل بکواس ہے'' میں نے بھڑک کر کہا ''اگر تمہاری جگہ کوئی اور آدمی یہ بات کرتا تو یہاں اس کی لاش پڑی ہوتی۔''

''ہونہہ!'' اس نے طنزیہ سے لہجے میں کہا ''کسی کو قتل بعد میں کرنا پہلے اپنی بیوی اور ساس کی زبان بند کراؤ۔ انہوں نے زرینہ کو بدنام کر دیا ہے۔'' زرینہ کا خاوند صحیح معنوں میں مرد کا بچہ تھا۔ اپنی بیوی کے بارے میں ایسی بات اپنی زبان سے کوئی دل گردے والا آدمی ہی کر سکتا ہے۔

اس نے بڑی نازک بات کی تھی۔ میں نے اسے کہا کہ میرے سر پر قرآن رکھ دو۔ زرینہ کے ساتھ نہ میری ناجائز دوستی تھی نہ ہے اور نہ کبھی ہوگی۔ میں نے اسے صاف لفظوں میں سمجھا دیا کہ میں زرینہ کے ساتھ شادی ضرور کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے ساتھ شادی نہیں ہو سکی تو دوستانہ لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میرے دل میں اس کی وہی عزت ہے جو ماں بہن کی ہوتی ہے۔ ''اپنی بیوی کے بارے میں کوئی شک دل میں رکھنے سے پہلے اپنی بیوی کے کردار کو دیکھو'' میں نے کہا ''اس طرح کی نیک بیوی قسمت والوں کو ہی ملتی ہے تم ناجائز دوستانے کی بات کرتے ہو، ایسی نیک عورت کو تو میں پیروں کا درجہ دیتا ہوں۔''

مجھے اس کے سامنے یہ شرمندگی تھی کہ زرینہ کے خلاف یہ گندہ پراپیگنڈہ میرے گھر سے ہو رہا تھا۔

میں نے اسے تفصیل سے اپنے گھر کے حالات سنائے اور بات کرتے کرتے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میرے آنسوؤں پر اس نے اعتبار کر لیا اور میرے کندھے پر تھپکی دے کر چلا گیا۔

میں رات کو گھر واپس آیا تو میں نے اپنی بیوی کو اپنے پاس بٹھا کر پیار سے سمجھایا کہ وہ زرینہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا چھوڑ دے۔ اس نے پھر الٹی سیدھی باتیں کرنی شروع کر دیں تو میں نے اسے کہا کہ اب اس نے کوئی بے ہودہ بات کی تو میں طلاق دے دوں گا یا قتل کر دوں گا۔ وہ پھر بھی باز نہ آئی اور اس نے زرینہ کو بدکار کہہ دیا۔ اس نے منہ سے یہ بات نکالی ہی تھی کہ میرا ہاتھ اٹھا اور میں نے پوری طاقت سے اپنی بیوی کے منہ پر تھپڑ مارا۔ وہ منہ کے بل فرش پر گر پڑی اور اس کا ہونٹ پھٹ گیا۔ اس کے منہ سے خون نکلا تو میرا غصہ تیز ہو گیا اور میں نے اس کی کمر پر زور سے لات ماری اور گھر سے نکل گیا۔

راستے میں مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے مجھے کہا کہ بخاری شاہ صاحب نے مجھے بلایا ہے اور کہا ہے کہ میں کسی کو بتائے بغیر عشاء کی نماز کے بعد ان کے حجرے میں آ جاؤں۔ میں عشاء کی نماز کے بعد شاہ صاحب کے پاس چلا گیا۔

''پریشانی میں بھی ہو اور غصے میں بھی'' شاہ صاحب نے مجھے دیکھتے ہی شفقت سے کہا۔ ''بیوی سے نہ لڑا کرو۔'' ''آپ کو کس نے بتایا ہے شاہ صاحب!'' میں نے حیران ہو کر پوچھا۔ ''ہم سے کسی کے دل کی کسی کے گھر کی کوئی بات پوشیدہ نہیں۔'' شاہ صاحب نے مسکرا کر کہا ''غصہ عقل کا دشمن ہوتا ہے۔ آرام سے بیٹھ کر بات کرو۔'' میں نے شاہ صاحب کو گھر کے حالات حرف بحرف سنا دیئے اور ان کے قدموں میں سر رکھ کر کہا کہ وہ میری مدد کریں۔ ''مدد خدا سے مانگو'' انہوں نے کہا ''اگر تم نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' شاہ صاحب روشن ضمیر بزرگ تھے۔ انہوں نے میرے دل کی حالت جان لی تھی اور مجھے حوصلہ بھی دیا تھا میں بڑا خوش ہوا اور وہاں سے آ گیا۔

''تین چار دن گزرے ہوں گے کہ شاہ صاحب کی دعا پوری ہو گئی میری بیوی نے

میرے پاؤں پکڑ کر معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ وہ زرینہ جیسی لڑکی کے متعلق کبھی کوئی بات نہیں کرے گی اور مجھے تنگ بھی نہیں کرے گی۔ یہ بہت بڑی تبدیلی تھی۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور بخاری صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ شاہ صاحب نے میرے ساتھ بڑی اچھی اچھی باتیں کیں۔ بڑے بزرگوں کے واقعات سنائے اور کہا کہ خدا کو یاد کیا کرو۔ مجھے شاہ صاحب کی باتیں اتنی اچھی لگیں کہ میں نے باقاعدگی سے ان کے پاس جانا شروع کر دیا۔

بخاری صاحب کی ایک خوبی جس سے میں بہت متاثر ہوا یہ تھی کہ ان کے سینے میں درد بھرا دل تھا۔ وہ دوسروں کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھتے تھے۔ ان کی زبان کو خدا نے بڑی تاثیر دے رکھی تھی۔ وہ جو بھی بات کرتے تھے دل میں اتر جاتی تھی۔ میں جب بھی ان کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے یہی سبق دیا کہ تم سے کسی کو نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ کیونکہ گناہوں سے عمر کم ہو جاتی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے بھی وہی عمل اور وظیفہ سکھائیں جو آپ جانتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کے حالات آپ پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ ''او بھائی میرے!'' انہوں نے کہا ''میں تو ایک فقیر سا آدمی ہوں۔ اپنی آخرت سنوارنے کیلئے دو چار ورد وظیفے کر لیتا ہوں۔ مجھے کسی کے اندر کی باتیں جاننے کا کوئی شوق نہیں۔ ہاں اگر تم اپنے دل میں خلوص اور محبت پیدا کرو تو اس سے تمہاری نگاہ خود بخود تیز ہو جائے گی اور تم دوسرے لوگوں کے مقابلے میں بات کی تہہ تک جلدی پہنچ جاؤ گے۔ یہی سب سے بڑا علم ہے اور یہی میرا سرمایہ ہے جو خدا نے مجھے عطا کر رکھا ہے۔ لوگ تو میرے بارے میں بڑے الٹے سیدھے خیالات رکھتے ہیں لیکن میں جو کچھ بھی ہوں وہ تم دیکھ ہی چکے ہو۔ میرے پاس ایسا کوئی علم نہیں۔'' ''لیکن آپ کے اشارے سے میرے گھر میں انقلاب آ گیا تھا'' میں نے کہا۔

بخاری صاحب میری یہ بات سن کر خاموش ہو گئے پھر ذرا مسکرائے اور مجھے انہوں نے ایک کہانی سنا دی جو میں اپنی زبانی پیش کر رہا ہوں۔ میری بیوی سے جب میرا لڑائی جھگڑا بڑھ گیا اور نوبت طلاق تک جا پہنچی تو میری بیوی اپنی ماں کو ساتھ لے کر بخاری صاحب کے پاس جا پہنچی اور ان سے کہا کہ وہ ایسے تعویز کر دیں کہ زرینہ یا مر جائے یا عمر بھر کے لئے معذور ہو جائے۔ ان دونوں کو یہ بلا وجہ تھی کہ میں ابھی تک زرینہ سے اسی طرح کی محبت کرتا ہوں۔

بخاری صاحب نے ان دونوں کی باتیں سنیں اور ان سے کہا کہ وہ زرینہ کی ماں کا نام بتا دیں پھر وہ حساب کر کے بتائیں گے کہ عمل ہو سکے گا یا نہیں۔ انہوں نے دونوں ماں بیٹی کو دو روز بعد آنے کیلئے کہا۔ پھر انہوں نے مجھے بلا لیا اور مجھ سے ساری بات حرف بحرف سنی اور بعض باتوں کی تصدیق کسی اور سے بھی کی۔ وہ روشن نگاہ رکھنے والے آدمی تھے۔ انہیں اندازہ ہو گیا کہ اصل صورت حال کیا ہے۔ دو روز بعد جب میری بیوی اور ساس بخاری صاحب کے پاس پہنچیں تو بخاری صاحب نے انہیں دیکھتے ہی بلند آواز سے ڈانٹنا شروع کر دیا۔

''آج منہ پر تھپڑ کا نشان لے کر آ گئی ہو'' بخاری صاحب نے میری بیوی سے کہا ''تمہارے ہونٹوں پر جما ہوا خون مجھے صاف نظر آ رہا ہے۔۔ میرا حساب غلط نہیں ہو سکتا۔ تمہیں تمہارے خاوند نے مارا ہے۔''

دونوں عورتیں دم بخود ہو کر شاہ صاحب کی صورت دیکھتی رہیں۔ ''اس نے تمہیں دو بار طلاق کی دھمکی بھی دی ہے۔''

بخاری صاحب نے کہا۔ ''تمہارے ماتھے پر لکھا ہوا ہے کہ تمہیں طلاق ہو جائے گی۔''

''شاہ صاحب!'' میری ساس نے بخاری صاحب کے پاؤں پکڑ کر کہا ''اگر آپ ہمارا کام کر دیں تو میری بچی کا گھر سلامت رہے گا۔'' ''او نامراد عورتو!'' انہوں نے کہا ''تم اپنے ساتھ میری عاقبت بھی خراب کرنا چاہتی ہو۔ یہ تم کس ہستی کے خلاف عمل کرا رہی ہو۔ مجھے مروانا ہے؟'' دو عورتیں حیرت سے بخاری صاحب کا منہ دیکھنے لگیں۔ انہیں غالباً توقع نہیں تھی کہ انہیں ایسا جواب ملے گا۔

''ہمارا کام نہیں ہوگا شاہ صاحب!'' بخاری صاحب نے کہا ''کام تمہارا یہی ہوگا کہ تم دونوں ماں بیٹی پاگل کتے کی طرح بھونکتی پھرو گی اور باقی زندگی اسی طرح گزارو گی اور انجام بھی برا ہوگا۔ تم جس لڑکی کے خلاف عمل کرانا چاہتی ہو، جانتی ہو وہ کون ہے؟ تمہیں معلوم نہیں ہو گا تم لوگوں کی

آنکھوں پر شک کی پٹی بندھی ہوئی ہے، تم کیا جانو سنو، میرا حساب مجھے بتاتا ہے کہ وہ پاک اور نیک لڑکی ہے۔ نماز پڑھتی ہے، ورد وظیفے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہے۔ اس کے سر پر بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کا سایہ ہے۔ میرا عمل اس پر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اگر میں نے وہ عمل کر بھی دیا تو وہ الٹ کر تم دونوں پر جا پڑے گا اور تم دونوں پاگل ہو کر بھونکتی پھرو گی۔''

دونوں شاہ صاحب کی بات سن کر خوفزدہ ہوگئیں۔ انہوں نے اس خوفزدگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میری ساس سے کہا کہ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری بیٹی کو طلاق نہ ہو تو زرینہ سے جا کر معافی مانگو، اگر ایک دفعہ طلاق ہوگئی تو پھر ساری زندگی اس کی شادی نہیں ہو سکے گی۔

''یہ تھا میرا وہ عمل جو میں نے کیا تھا'' شاہ صاحب نے کہا ''میں تمہاری بات سن کر معاملے کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ لہٰذا میرے اس عمل سے ایک شریف اور نیک پاکباز بچی کا گھر تباہ ہونے سے بچ گیا اور تمہارے گھر میں بھی سکون ہوگیا۔

قارئین کی تحریروں کا انتظار

آپ نے کوئی ٹوٹکہ یا کسی بھی طریقہ علاج کو آزمایا اور تندرست ہوئے یا کسی مشکل کیلئے کوئی روحانی عمل آزمایا اور کامیاب ہوئے، آپ کے مشاہدے میں کسی پھل، سبزی، میوے کے فوائد آئے ہوں یا آپ نے کسی رسالے، اخبار میں پڑھے ہوں، کبھی جنات سے ملاقاتی مشاہدہ ہوا ہو، کوئی دینی یا روحانی تحریر ہو۔ آپ کو لکھنا نہیں آتا چاہے بے ربط لکھیں لیکن ضرور لکھیں ہم نوک پلک سنوار لینگے، اپنے کسی بھی تجربے کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہ کریں شاید جو آپ کیلئے غیر اہم اور عام ہو وہ دوسرے کی مشکل حل کر دے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے مخلوقِ خدا کو نفع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ آپ اپنی تحریریں بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں۔

ubqari@hotmail.com

اقبال جرم ایک عامل کا

میں پیر نہیں تھا، میرا کوئی مرید نہیں تھا، میرے نام کے ساتھ لفظ ''شاہ'' جو لگا ہوا ہے، یہ محض مذاق اور ایک دوست نے مذاقاً پیر جی اور مرشد بابا کہہ کہہ کر مجھے پیر بنا دیا۔ میں اس مذاق سے لطف اندوز ہوا کرتا تھا لیکن یہ مذاق ایسے نتیجہ پر پہنچا کہ آج سوچتا ہوں تو لرز جاتا ہوں۔ آغاز سلمیٰ سے ہوا اور اس راستے میں اور بھی کئی لڑکیاں آئیں جن کو میں روحانی عامل کے روپ میں نظر آیا۔ درحقیقت میری ''روحانیت'' شیطانیت کا ناٹک تھا۔ یہ کہانی سلمیٰ سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتی ہے۔ ہم دونوں ایک نیم سرکاری دفتر میں کلرک تھے۔ سانولے رنگ، پرکشش نقوش اور دلفریب خطوط والی اس لڑکی کو دیکھ کر ہر شخص کے دل کی دھڑکن ذرا تیز ہو جاتی تھی۔ اور اس کا ظاہری بے تکلفانہ انداز ہر کسی کو خوش فہمی میں مبتلا کر دیتا تھا۔ میرے ساتھ اس کی صرف ہیلو ہائے تھی۔ اتنا مجھے معلوم تھا کہ اس کی بے تکلفی کے باعث کئی ساتھی اس کو شادی کی پیش کش کر چکے تھے مگر وہ کسی کو انکار و اقرار کئے بغیر خوش فہمیوں میں مبتلا رکھتی تھی۔ اپنے جیسے کسی کلرک کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔

بعض عورتوں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ دوستی تو ہر ایک سے کر لیتی ہیں لیکن جس سے شادی کرتی ہیں اس کی کبھی دوست نہیں بنتیں۔ سلمیٰ کے بارے میں میری یہ رائے درست تھی یا غلط اس سے قطع نظر میرے اکثر ساتھی جانتے تھے کہ وہ محلوں میں رہنے اور شہزادیوں جیسی زندگی گزارنے کے خواب دیکھتی تھی۔ اس کی چار اور بہنیں تھیں۔ خوبصورتی صرف اسی کے حصے میں آئی تھی اس کی بہنیں بھی اسی کی ہم خیال تھیں اور زندگی کے حسین سال شہزادوں کے انتظار میں گزار رہی تھیں۔ عورتیں ضعیف الاعتقاد تو ہوتی ہی ہیں لیکن سلمیٰ اور اس کی بہنیں اس معاملے میں بازی لے گئی تھیں۔ شہر کے اندر جتنے اصلی اور نقلی پیر، عامل اور ''شاہ جی'' تھے۔ وہ سب کو آزما چکی تھیں اور اب کسی ''پہنچے'' والے عامل کی متلاشی تھیں جو شارٹ کٹ کے ذریعے انہیں منزل تک پہنچا دے۔

ہمارا کولیگ عرفان میرے ساتھ بہت بے تکلف تھا۔ اس کی بے تکلفی گرویدگی کی حد تک تھی۔ اس نے مجھے اتنے لاڈ اور چاہ کے ساتھ ''پیر جی'' کہنا شروع کیا کہ باوجود کوشش کے

میں اسے نہ روک سکا۔ عرفان کے سلمیٰ کے ساتھ بھی گہری بنتی تھی۔ سلمیٰ اکثر اس کے آگے اپنے اور اپنی بہنوں کیلئے اچھے رشتے نہ ملنے کے رونے رویا کرتی تھی۔ ایک روز دفتر میں وہ دونوں شاید اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ میں ان سے دور بیٹھا اپنی سیٹ پر کام میں مصروف تھا۔ میں نے سر اٹھایا تو میری نگاہ عرفان پر پڑی۔ اس نے بھی میری طرف دیکھا اور مسکرایا۔

''تم خواہ مخواہ دربدر خاک چھانتی پھرتی ہو'' عرفان کو نہ جانے کیا سوجھی کہ اس نے سلمیٰ سے کہا ''مسیحا تو تمہارے پاس موجود ہیں۔ اپنے پیر جی کے گھٹنے پکڑو، چٹکی بجاتے ہی تمہارے سارے مسئلے حل کر دیں گے۔'' عرفان کی یہ بات مجھے جتنی ناگوار لگی سلمیٰ نے اسے اتنا ہی سچ مان لیا۔ ''کیا واقعی ابراہیم شاہ صاحب یہ کام جانتے ہیں'' سلمیٰ نے پوچھا۔

''تبھی تو ہم انہیں مرشد بابا اور پیر جی کہتے ہیں'' عرفان نے کہا ''لیکن کام کسی کسی کا کرتے ہیں۔ ویسے یہی کہتے ہیں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔'' سلمیٰ نے اس وقت میرے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ اگلے روز سخت سردی اور بارش کے باعث دفتر میں حاضری خاصی کم تھی۔ میں دفتر پہنچا تو سلمیٰ مجھ سے پہلے موجود تھی۔ حسب معمول علیک سلیک ہوئی اور میں نے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر کام شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلمیٰ میرے پاس آ گئی۔ ''ابراہیم صاحب!'' اس نے کہا ''آپ سے ایک بات کرنی ہے۔''

''کرو'' میں نے کہا ''کہو کیا کہنا ہے۔'' وہ میرے قریب پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ''پلیز!'' اس نے اپنا ہاتھ میری میز پر رکھا اور ہتھیلی پھیلا کر بولی ''اسے دیکھیں اور بتائیں میری مراد کب پوری ہوگی۔'' میں کہاں کا شریف آدمی تھا۔ میں نے سلمیٰ کے اتنے پیارے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''سلمیٰ'' میں نے اس کی ہتھیلی پر اپنی ہتھیلی آہستہ آہستہ رگڑتے ہوئے کہا۔ ''عرفان بکتا ہے، میں تو اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتا دوسروں کے بارے میں کیا بتاؤں گا۔ اور پھر ہاتھ تو جوتشی اور دست شناس دیکھا کرتے ہیں۔''

میری حقیقت بیانی کو اس نے عجز و انکسار میں ڈوبا ہوا انکار سمجھا۔

''آپ مجھے ٹال رہے ہیں'' اس نے روٹھنے کے انداز میں کہا۔ ''پلیز بتائیے نا!'' میں نے اسے ٹالنے کی بہت کوشش کی لیکن اس پر الٹا ہی اثر ہوا۔ ایک تو وہ ضعیف الاعتقاد اور اس کے ساتھ مجھے بعد میں پتہ چلا کہ اس کے دل میں ایسی مراد پرورش پا رہی تھی جو معجزۃً ہی پوری ہو سکتی تھی یا کوئی جادوگر یہ کارنامہ کر سکتا تھا۔ ایسی ہی انہونی اور ناممکن خواہشات لوگوں کو عاملوں اور ''شاہ صاحبوں'' کے جال میں پھنسایا کرتی ہیں۔ اس لڑکی نے میری ایک نہ سنی اور مجھے پیر بننے پر مجبور کر دیا۔ میں نے آخر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی لکیروں پر انگشت پیمائی کرتے ہوئے اسے حکیمانہ انداز میں کچھ ایسی باتیں بتائیں جو اس کے متعلق ادھر ادھر سے میں نے سن رکھی تھیں۔ میرے قیاس و تخمین پر وہ ایمان لے آئی اور پھر خود ہی اس نے اپنے دکھوں خواہشوں اور محرومیوں کی پٹاری میرے سامنے کھول دی۔ اپنے افراد خانہ کے احوال و کوائف بتائے اور مراد یہ بتائی کہ وہ ایک امیر کبیر آدمی کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے۔

''تمہاری نظر میں کوئی ایسا رشتہ ہے جیسا تم چاہتی ہو؟'' میں نے عاملوں کے انداز میں پوچھا۔ ''ہاں'' اس نے کچھ شرماتے اور مسکراتے ہوئے کہا'' ایک ہے تو۔ وہ شادی شدہ ہے اور سات بچوں کا باپ ہے۔ مجھے دوسری بیوی بنانے پر تیار ہے۔ بڑا مالدار تاجر ہے۔ وہ شادی پر تو تیار ہے مگر کب کرے گا اس کا پتہ نہیں کیوں کہ جلد شادی کرنے کا وعدہ وہ ایک عرصے سے کرتا چلا آرہا ہے۔''

سلمیٰ نے اپنے گھر والوں کے بارے میں بہت سی شکایتیں کیں۔ وہ اپنے بڑے بھائی اور اس کی بے اولاد بیوی سے سخت بیزار تھی۔ اسے اپنی اس بھابھی پر شک تھا کہ وہ جادو ٹونے وغیرہ کراتی ہے اور اس نے سلمیٰ سمیت تمام بہنوں کے رشتے باندھ رکھے ہیں۔ بھائی کے بارے میں اس نے بتایا کہ وہ بیوی کے چاؤ چونچلوں میں مگن بہنوں کی گزرتی عمروں سے بے خبر ہے۔ میں اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ مجھ پر عجیب اضطراری سی کیفیت طاری تھی۔ میں نے آہستہ آہستہ اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اس لڑکی کی دلکشی نے مجھے نوسر بازی پر مجبور کر دیا۔ میری حیثیت اس کے

سامنے ایک پیر یا عامل کی تھی، اور اس کی مجبوری یہ تھی کہ جمیل نام کے ایک امیر کبیر بزنس مین کو اس نے شادی کیلئے پھانس رکھا تھا یا جمیل نے اسے سبز باغ دکھا کر عیاشی کیلئے اسے دھوکے میں رکھا ہوا تھا۔ میں نے عاملوں والی ایکٹنگ شروع کر دی تھی۔ میں نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ اس کا کام کرنے کی ضرور کوشش کروں گا۔

اسی شام میں نے بازار سے عملیات کی ایک کتاب خریدی جس میں بہت سے تعویزی نسخے تھے۔ کتاب کے بغور مطالعے کے بعد میں نے سلمیٰ کے مسائل کیلئے وہ تعویذ لکھے جو اس مقصد کیلئے کتاب میں لکھے ہوئے تھے۔ اگلے دن یہ تعویذ اسے بہت سی ہدایات کے ساتھ دے دیے۔ ایک ہفتے بعد ہی اس نے مجھے یہ خبر سنا کر حیران کر دیا کہ اس کے بھائی اور بھابھی میں ناچاقی ہو گئی ہے۔ وہ اسے میری کرامت سمجھ رہی تھی۔ اصل قصہ تو خدا ہی جانتا تھا۔ میں یہی جانتا تھا کہ میں نے اسے اس مقصد کیلئے کوئی تعویذ نہیں دیا تھا۔ سلمیٰ نے یہ کامیابی میرے کھاتے میں ڈالی تو میرا حوصلہ بڑھ گیا۔ میں اب عامل تھا اور سلمیٰ معمول۔ ہم دونوں نے دفتر کو ملنے کیلئے موزوں جگہ نہ سمجھا۔ چنانچہ اگلی ملاقات شہر سے باہر دریا کے کنارے ایک نیم ویران پارک میں ہوئی۔

میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ سلمیٰ نے مجھے روحانیت کا عامل سمجھ لیا تھا مگر میں اسے شیطانیت کا معمول سمجھ چکا تھا۔ وہ شیشے میں اتر آئی تھی مگر جس طرف اسے میں لے کر جانا چاہتا تھا وہ اس طرف جانے پر متوجہ نہیں ہو رہی تھی۔ وہ مجھ سے متاثر تو تھی مگر اس کے دل و دماغ پر جمیل کا آسیب طاری تھا۔ وہ بار بار مطالبہ کرتی تھی کہ اسے جمیل کو مٹھی میں بند کرنے کا کوئی باکمال نسخہ بتاؤں۔ میں اسے پیشہ ور اور کاروباری عاملوں کی طرح بتانا چاہتا تھا کہ اس کی بھابھی نے اس پر جو تعویذ گنڈے کروائے ہوئے ہیں وہ بہت سخت ہیں اور میں رات کو بیٹھ کر ان کو توڑنے کا عمل کیا کرتا ہوں اور مجھے کامیابی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن اس کی تسلی نہیں ہوتی تھی۔

ایک روز میرے دماغ میں آ گئی۔ میں سلمیٰ کے ہاتھ کی ایک لکیر پر انگلی رکھ کر کچھ دیر غور و خوض کی کیفیت اختیار کرتے ہوئے چپ رہا۔ ''دیکھو سلمیٰ'' میں نے کہا ''میں ایک بات کہنا چاہتا

ہوں مگر ڈرتا ہوں تم مانو گی بھی نہیں اور خفا بھی ہو جاؤ گی۔''

''میں آپ کی ہر بات سن لوں گی'' اس نے کہا ''اور جو آپ کہیں گے وہ مان بھی لوں گی۔ بس میرا کام کر دیں۔'' میں نے اسے کہا کہ اس کے ہاتھ کی یہ لکیر بتاتی ہے کہ جمیل کے ساتھ اس کی محبت پاک نہیں اور وہ جمیل کی بے نکاحی بیوی بنی ہوئی ہے۔ یہ میرا اندازہ تھا جو میں نے سلمیٰ کی باتوں سے لگایا تھا۔ اس نے تسلیم کر لیا کہ جمیل کے ساتھ اس کے تعلقات واقعی ناجائز ہیں۔ اس سے میری بدنیتی کو شہہ ملی۔ میں نے اسے کہا کہ وہ اب اس وقت تک جمیل کے ساتھ اپنے اس نوعیت کے تعلقات قطع کرے جب تک میں اپنے عمل سے ان دونوں کی شادی نہیں کروا دیتا۔

اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے دباتے ہوئے میری ہر بات ماننے اور میرے ہر حکم پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ اب ہمارا موضوع سخن بدل گیا تھا۔ اس کے بعد ہماری جب بھی ملاقات ہوتی، میں اس سے جمیل کے تعلقات کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس نے مجھے اپنی پوشیدہ زندگی کے بارے میں بعض کہانیاں بھی سنائیں۔ بہرحال سلمیٰ نے جمیل سے عارضی طور پر تعلق منقطع کر لیا بلکہ اس کا فون بھی سننا گوارہ نہ کیا اور اسے صاف صاف کہہ دیا کہ جب تک وہ شادی کی تاریخ نہیں مقرر کرتا وہ اسے نہیں ملے گی۔

جمیل کچھ عرصہ تو سلمیٰ کے ساتھ تعلق بحال کرنے کے لئے کوشاں رہا، آخر اس نے راہ بدل لی۔ اب سلمیٰ کے پاس تھا بھی کیا جس کیلئے وہ ایڑیاں رگڑتا۔ وہ سلمیٰ کے ساتھ شادی نہیں بلکہ پہلے والے تعلقات چاہتا تھا۔ یہ میرا تجربہ مجھے بتا رہا تھا۔ سلمیٰ اسے شادی میں سنجیدہ اور مخلص سمجھتی تھی۔

ایک دن سلمیٰ نے جمیل کو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا۔ وہ تو جلے پاؤں کی بلی کی طرح بھاگی بھاگی میرے پاس آئی اور مجھے بتایا۔ میں نے لوہا گرم دیکھا تو ایک اور ضرب لگائی۔ ''دیکھو سلمیٰ'' میں نے کہا ''جمیل تم سے کبھی شادی نہیں کرے گا۔ اگر کر بھی لی تو چھوڑ دے گا۔'' ''مگر کیوں؟'' وہ تلملا اٹھی۔ ''وہ اسلئے کہ اس کا دل تم سے بھر چکا ہے۔'' میں نے کہا ''اس قسم کے

تعلقات کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ اب اسے تم سے کوئی غرض نہیں تم اس کا خیال دل سے نکال دو۔''

''نہیں شاہ صاحب نہیں۔'' وہ گھبرا کر بولی ''اگر ایسا ہوا تو میں مر جاؤں گی۔ آپ کچھ بھی کریں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔''

وہ زار و قطار رونے لگی اور میرے قدموں میں بیٹھ گئی۔ پارک میں زیادہ لوگ تو نہیں تھے پھر بھی یہ اضطراری حرکت ہم دونوں کو ذلیل و رسوا کر سکتی تھی۔ میں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور بنچ پر بٹھایا۔ پھر اس سے وعدہ کیا کہ میں اس کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور کروں گا۔ میں تو کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں تو اپنا مطلب تک نکالنے پر قادر نہیں تھا اور اس کیلئے طرح طرح کے پاپڑ بیلنے پر مجبور تھا۔

اسی دوران جمیل اپنے کاروبار کے سلسلے میں بیرون ملک چلا گیا۔ یہ میرے لئے خوشخبری اور سلمیٰ کیلئے ایک بم تھا جو اس کے دل و دماغ پر گرا۔ وہ کئی دنوں تک سوگوار رہی۔ جب بھی ملتی یہی کہتی کہ کسی طرح میں جمیل کو واپس بلواؤں۔ شادی والا بھوت اب تک اس کے سر سے اتر چکا تھا۔ اب تو وہ جمیل کی صرف ملاقات کی پیاسی تھی۔ وہ جتنا زیادہ اداس ہوتی اتنا ہی میرے پاس آتی۔

''سلمیٰ!'' ایک روز میں نے اسے عاملوں کے لب و لہجے میں کہا۔ میں نے گزشتہ تمام رات جاگتے گزاری ہے۔ تمہارے لئے ایک بڑا ہی تکلیف دہ عمل کرتا رہا ہوں۔ پہلے تو صاف اشارہ ملا کہ جمیل ایک سال تک واپس نہیں آئے گا۔ میں نے موکل حاضر کئے۔ انہوں نے ایک خاص عمل بتایا جو بہت ہی مشکل اور خطرناک ہوتا ہے۔ کوئی عامل ایسے عمل کو ہاتھ نہیں ڈالتا۔ میں نے تمہاری خاطر اپنی جان کو خطرے میں ڈالا اور یہ عمل کیا۔ میری تو ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ سحر کے وقت کامیابی ہوئی اور اشارہ ملا کہ وہ چند دنوں میں آجائے گا۔''

میں نے جمیل کے ایک ملازم سے اس کی واپسی کے بارے میں پوچھ لیا تھا اور رات بڑے آرام سے سویا تھا۔ عمل خاک بھی نہیں کیا تھا۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ عامل اپنے سائلوں کا کام نہ ہونے کی صورت میں کہتے ہیں کہ تم نے عمل مقررہ وقت سے کچھ لیٹ کیا ہے۔ فلاں چیز کھانے کی پابندی تھی۔ تم نے اس کی خلاف

درزی کی ہے۔ان بازیگروں کے پاس کہنے کو بہت کچھ ہوتا ہے۔میں جس طرح عامل بنا اسی طرح ضرورت کو ایجاد کی ماں بنا کر یہ حیلے بہانے اپنے ذہن میں تراشنے کے کئی طریقے بھی آ گئے تھے۔میرے ساتھ یہاں بھی مقدر نے یاوری کی اور چند دنوں بعد سلمیٰ مٹھائی کا ڈبا اٹھائے میرے گھر آ گئی اور اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے مٹھائی کھلائی اور بتایا کہ جمیل نہ صرف وطن واپس آ گیا ہے بلکہ وہ اسے ملا بھی ہے اور کہا ہے کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے والے وعدے پر قائم ہے مگر گھریلو مسائل اور کاروباری مصروفیات کے باعث اس کو شادی کیلئے کچھ عرصہ انتظار کرنا پڑے گا۔ سلمیٰ اس معاملے میں خاصی سیدھی واقع ہوئی تھی۔وہ اپنے آپ کو جتنا چالاک سمجھتی تھی جمیل اس سے کہیں بڑھ کر استاد تھا۔وہ شادی کے وعدے سے اس کے ساتھ وہی تعلقات دوبارہ استوار کرنا چاہتا تھا۔

میں نے سلمیٰ کی بات پر کسی ردعمل کا اظہار کرنے کی بجائے صرف اتنا کہا کہ اب اسے یقین ہو جانا چاہئے کہ میں نے اس کا کام کر دیا ہے۔اس پر وہ میرے اور قریب ہو گئی۔وہ اب جمیل کے ساتھ جلد از جلد شادی کیلئے بیتاب ہو رہی تھی۔میں نے آخر اسے کہا کہ اب زائچہ بنانے کا وقت آ گیا ہے یہ تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں اپنا شکار کھیل رہا تھا مگر یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ جمیل کو راستے سے کس طرح ہٹاؤں ایک سوچ آ ہی گئی۔

میں دو روز بعد سلمیٰ کو باہر لے گیا اور اسے بتایا کہ زائچہ بنا لیا ہے لیکن نہ ہی بناتا تو اچھا تھا۔''کیوں؟'' سلمیٰ نے ڈرے ہوئے لہجے میں پوچھا ''کیا آیا ہے زائچے میں؟''

''سلمیٰ'' میں نے اداسی اور افسردگی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا ''مجھے اس کام سے فارغ کر دو'' روحانیت کے عملیات بڑا ہی پیچیدہ اور بڑا ہی خطرناک کام ہے۔اسی لئے میں یہ کام جانتے ہوئے بھی نہیں کیا کرتا۔''

''خدا کیلئے'' اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا ''یہ ظلم نہ کرنا۔مجھے پوری امید ہے کہ آپ یہ کام کر لیں گے۔زائچے میں جو کچھ بھی آیا ہے۔مجھے بتا دیں۔''

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

''میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا تھا۔'' میں نے کہا۔''تمہارے راستے میں عجیب عجیب رکاوٹیں ہیں سلمیٰ! تم زندگی میں دو شادیاں کرو گی اور دوسری شادی کامیاب ہوگی۔اگر تم نے جمیل کے ساتھ شادی کر لی تو بری طرح ناکام ہو جائے گی۔اس کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے تمہیں ایک شادی کرنی ہوگی۔اس کے بعد جب تم جمیل کے ساتھ شادی کرو گی تو جمیل ساری عمر تمہارا غلام رہے گا۔''

میں اس کے ساتھ بہت بڑا فراڈ کھیل رہا تھا۔''خدا نہ کرے میں جمیل کے سوا کسی اور کی بیوی بنوں،'' سلمیٰ نے کہا ''اور اگر میں نے کسی اور کے ساتھ عارضی طور پر شادی کر بھی لی تو وہ مجھے بلاوجہ کیسے چھوڑے گا؟ کیا وہ مر جائے گا؟ یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔آپ اس چکر کو چھوڑیں کوئی اور عمل کریں'' اس نے التجا کے انداز میں کہا۔میں نے اپنی نوسربازی کو ناکام ہوتے دیکھا تو ذرا سخت لہجے میں کہا کہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔کسی اور عامل کو آزما لو۔وہ خاصی دیر چپ رہی اور میں اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتا رہا۔

''چلو جی نہ سہی!'' اس نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی ''میں جمیل کیلئے کسی اور کی بیوی نہیں بنوں گی'' اور وہ چلی گئی۔میں نے اسے روکنا چاہا مگر کسی انجانی قوت نے مجھے روک دیا۔شکار ہاتھ سے نکل جانے کا افسوس تو ہوا لیکن فوراً ہی میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں بڑے ہی برے گناہ سے بچ گیا ہوں۔اپنے آپ کو یہ کہہ کر بھی تسلی دی کہ میں جو فراڈ کھیل رہا تھا، یہ کامیاب ہونے والا تھا ہی نہیں۔

چند دن یونہی گزر گئے۔دفتر میں بھی سلمیٰ سے کوئی بات نہ ہوئی۔ایک روز سلمیٰ نے ایک مہینے کی تنخواہ جمع کروا کے چوبیس گھنٹے کے نوٹس پر استعفےٰ دے دیا اور کسی کو کوئی وجہ بتائے بغیر کہ اس نے کیوں نوکری چھوڑی ہے۔اس تاسف کا اثر کئی روز تک میری دماغ پر رہا۔
سلمیٰ تو ایسی گئی کہ میری زندگی سے ہی نکل گئی۔مگر جس راہ پر وہ مجھے ڈال گئی تھی اس کی چاٹ میرے منہ کو ایسی لگ گئی تھی میں عامل بنا رہا۔سلمیٰ مجھے پکا عامل سمجھتی تھی۔اس نے کئی جاننے والی

لڑکیوں، عورتوں اور ان کے گھروں والوں کے ساتھ میرا تعارف کرا دیا تھا اور ان میں سے ایک دو میرے پاس اپنا کوئی نہ کوئی مسئلہ لئے آتی ہی رہتی تھیں۔ میں نے عملیات کی دو اور کتابیں خریدی تھیں اور ان میں سے نقش اور تعویذ وغیرہ لکھ کر رکھ لئے تھے۔ کچھ عمل بھی پڑھ لیے تھے۔ باقی میری زبان کا کمال تھا۔ اس سے میری اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی تھی۔ کسی کا کام قدرتاً ہو جاتا، کسی کا نہ ہوتا مگر میری حیثیت قابل اعتماد اور معزز تھی۔ ایک مرید نے شہر کے مضافات میں مجھے ایک مکان لے دیا جس کا کرایہ برائے نام تھا۔ اس علاقے میں عاملوں کے جال میں پھنسنے والے لوگ عام ملتے تھے۔ میری نوسر بازی کامیاب تھی۔ میں آپ سب کو خبردار کرتا ہوں کہ یہ جو آپ کو جگہ جگہ عاملوں کے ڈیرے نظر آتے ہیں۔ یہ مجھ جیسے نوسر باز ہوتے ہیں۔ اکثر عورتوں نے مجھے عامل ہی نہیں بلکہ پہنچ والا پیر سمجھ لیا تھا۔ چھ مہینے گزر گئے اور ایک روز دفتر کے ایڈریس پر سلمٰی کا خط ملا۔ پہلے تو میں اس پر حیران ہوا کہ یہ سلمٰی کا خط تھا پھر حیرت ہوئی کہ سلمٰی نے سوئٹزرلینڈ سے خط لکھا تھا۔ اس نے لکھا تھا:

''شاہ صاحب! اس روز میں آپ کو ناراض کر کے اٹھ آئی اور آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا آپ نے اس روز جو کچھ کہا تھا اس کا یقین مجھے وہاں نہ آیا۔ مگر یہاں کے ایک نجومی نے بھی مجھے یہی کہا کہ میری دو شادیاں ہوں گی پہلی ناکام اور دوسری کامیاب ہوگی۔ میں جمیل کے ساتھ اب بھی شادی کرنا چاہتی ہوں اور کامیاب شادی وہ میرے ساتھ شادی پر تیار ہے۔ معلوم نہیں وہ ٹال مٹول کیوں کر رہا ہے مگر شادی وہ مجھ سے کر لے گا اس کا مجھے یقین ہے اب مسئلہ ہے پہلی اور دوسری شادی کا تو میں اب آپ کا نہ صرف حکم ماننے کیلئے تیار ہوں بلکہ آپ کی مدد کی بھی طلبگار ہوں۔ آپ نے مجھ پر بہت کرم کئے ہیں۔ ایک نوازش اور کر دیجئے۔ عارضی طور پر مجھے اپنی زوجیت میں لے کر میری منزل آسان کر دیں۔

''آپ حیران ہوں گے کہ میں سوئٹزرلینڈ کیسے پہنچی۔ میری بڑی بہن پہلے سے یہاں ایک بنک میں ملازم ہے۔ اس نے مجھے یہاں سپانسر کیا ہے۔ چند ماہ تک میرا ایک سال مکمل ہو

جائے گا اور میں دو ماہ کی چھٹی پر وطن لوٹوں گی۔ میں سب سے پہلے آپ کے پاس آؤں گی۔ امید ہے آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ میں آپ کے خط کا شدت سے انتظار کروں گی۔''

یہ خط پڑھ کر میں ایسے محسوس کرنے لگا جیسے میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ کبھی یوں لگتا جیسے میرا دماغ جواب دے گیا ہے یا سلمٰی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی ہے۔ اس کا سوئٹزرلینڈ پہنچ جانا کوئی عجوبہ نہیں تھا۔ اس کا تو وہاں ذریعہ موجود تھا، پاکستانی بغیر ذریعے اور وسیلے کے کسی بھی ملک میں پہنچ جاتے ہیں۔ میں حیران یہ سوچ کر ہو رہا تھا کہ سلمٰی نے جمیل کو اپنے دماغ پر ایک پاگل پن کی صورت میں سوار کر لیا اور عملیات کی اندھی عقیدت کہ اس نے میرے ساتھ عارضی شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ میں دو دلچسپ باتیں سناتا ہوں۔ ایک یہ کہ میں نے تین چار مہینے ایک بزرگ عامل کی شاگردی کی تھی۔ اس سے میں نے روحانیت کا علم اتنا حاصل نہیں کیا تھا جتنی یہ استادی سیکھی تھی کہ جن سائلوں کے کام نہیں ہوتے ان سائلوں کو کیسی کیسی ایکٹنگ اور کیسے کیسے مکالموں سے اپنے جال میں پھنسا کر رکھا جاتا ہے۔ اس سفید ریش بزرگ کے ہاں مصیبت اور پیچیدہ مسائل کے ستائے ہوئے مجبور لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا۔ یہ بزرگ قرآن اور احادیث کے حوالے دے کر بات کیا کرتا تھا اور قرآنی آیات لکھ کر نقش اور تعویذ دیتا اور بے دھڑک جھوٹ بولتا اور فریب کاری کرتا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے یہ اطمینان ہو گیا کہ میں اسی لائن میں اکیلا بے ایمان اور نوسر باز نہیں۔ میں نے اس بزرگ کی بہت خدمت کی اور اس کے حقے بھرے۔ میں نے اس سے نوسر بازی زیادہ سیکھی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ انسانی فطرت ایک سمندر ہے جس کی تہہ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور انسانی فطرت خیر اور شر کے معاملے میں انتہا پسند ہے۔ خیر یعنی نیکی پر اتر آئے تو دنیا کو حیران کر دے اور شر کے راستے پر چل پڑے تو شیطان سے سبقت لے جائے اپنی کسی خواہش کی تکمیل کیلئے یا انتقام لینے کیلئے بعض انسان حیران کر دینے والی حرکتیں اور کارروائیاں کرتے ہیں۔

اس سفید ریش عامل نے مجھے بتایا کہ عامل کے پاس جو سائل آتا ہے وہ اپنے دل کا ہر راز عامل کے آگے کھول دیتا ہے۔ اس طرح عامل لوگوں کے گھروں کا بھیدی ہوتا ہے۔ بعض

انسانوں کے راز ایسے ہوتے ہیں جنہیں کوئی بھی سچ نہ مانے لیکن عاملوں سے پوچھو تو وہ اس سے زیادہ حیرت انگیز اور ناقابل واقعات سنائیں گے۔

ایسے ہی سلمٰی تھی۔ آپ یقیناً حیران ہوں گے کہ ایک جوان سال لڑکی نے اس طرح کا پروگرام بنالیا تھا لیکن میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ کسی عامل کیلئے یہ معاملہ حیران کن نہیں تھا۔ میں اپنے بارے میں ایک بار پھر بتا دوں کہ میں مکمل طور پر شیطان کے قبضے میں آیا ہوا تھا۔ میں چھوٹی چھوٹی باتیں لکھ کر کہانی کو یا اپنے اس انوکھے تجربے کو طول نہیں دینا چاہتا۔ اہم باتیں آپ کے گوش گزار کروں گا۔

دوسری بات جو میں آپ کو بتانا چاہوں گا وہ بھی آپ کیلئے نئی ہوگی۔ سلمٰی نے لکھا تھا کہ سوئٹزرلینڈ کے ایک نجومی یا جوتشی نے بھی اسے بتایا تھا کہ تمہاری دو شادیاں ہوں گی۔ پہلی ناکام ہو جائے گی اور دوسری کامیاب اور خوشگوار ہوگی۔ عجیب بات ہے کہ میں نے بعد میں سلمٰی سے کبھی پوچھا ہی نہیں کہ یہ نجومی پاکستانی تھا یا ہندوستانی یا وہ سوئٹزرلینڈ کا باشندہ تھا۔ سوئٹزرلینڈ میں پاکستانی اور ہندوستانی خاصی تعداد میں مقیم ہیں۔ مجھے شک ہے کہ یہ نجومی ہمارے ہی ملک یا ہندوستان کا تھا۔ یہ میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کسی عامل نجومی یا جوتشی کے پاس جائیں تو وہ ایک بات یہ کہے گا کہ آپ پر ایسی بیماری آئی تھی جس سے آپ کا بچ رہنا ناممکن تھا لیکن خدا نے آپ کو بچا لیا۔ دوسری بات وہ آپ کو یہ بتائے گا کہ آپ کی عمر بڑی لمبی ہے۔ اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو وہ کہے گا کہ آپ کے ہاتھ پر دو شادیاں لکھی ہیں۔

یہ تینوں باتیں ایسی ہیں جو عام طور پر نوجوان لڑکے یا لڑکیاں سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ سلمٰی کو سوئٹزرلینڈ میں کوئی ایسا ہی روحانی عامل یا جوتشی مل گیا تھا میں نے سلمٰی کو یہی بات کہی تھی جو صرف اس لئے کہی تھی کہ یہ لڑکی میرے ساتھ شادی کرلے خواہ شادی عارضی ہو۔ میرے پاس کوئی ایسا علم نہیں تھا جو مجھے سلمٰی کے مستقبل کی خبر دیتا۔ سلمٰی نے جب یہ اطلاع دی تو میں گہری سوچ میں ڈوب گیا کہ میری ہر بات پوری ہوتی جا رہی ہے معلوم نہیں خدا کو کیا منظور

ہے۔ زیادہ تر خیال یہی آتا تھا کہ خداوند تعالیٰ مجھے سزا دے گا لیکن شیطان کا غلبہ ایسا شدید تھا کہ میں نے خدا کو نظر انداز کر دیا۔

میں نے سلمٰی کو جواب دیا کہ فوراً آجائے تاکہ ہماری شادی ہو جائے اور اس کے بعد اس کی دوسری شادی جمیل کے ساتھ کرادی جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ جمیل ہاتھ سے نکل جائے۔ سلمٰی کا جواب آنے تک میں نے انتظامات مکمل کر لئے۔ مجھے امید تو یہ تھی کہ پہلے سلمٰی کا جواب آئے گا اور پھر شادی کے انتظامات ہوں گے اور اس میں تین چار مہینے لگ جائیں گے۔ کبھی کبھی یہ خیال غالب آجاتا کہ یہ سب انہونی باتیں ہیں۔ میں اور سلمٰی جو چاہتے ہیں وہ نہیں ہو سکے گا۔ لیکن سلمٰی کے پاگل پن کا یہ عالم تھا کہ اس کا خط ملا کہ وہ آرہی ہے۔ اس نے جو تاریخ لکھی تھی اس میں دو دن باقی تھے۔ پھر ایسے ہوا کہ میں اسے ایئرپورٹ سے لینے چلا گیا وہ آگئی۔

میں نے اسے ٹھہرانے کا انتظام شہر کے مضافات میں کرائے کا جو مکان لے رکھا تھا اس میں کیا تھا۔ وہاں میں نے نکاح کا بندوبست بھی کیا ہوا تھا۔ مکان کی صفائی وغیرہ کروا کے معمولی سے اس مکان کو رہائش کے قابل بنا دیا تھا۔ کھانے پکانے کا انتظام بھی ہو گیا تھا۔ میرے دو خاص مرید تھے بلکہ یوں کہیں کہ دو بڑے تیز طرار آدمی میرے گینگ میں تھے۔ میں نے انہیں اس ڈرامے سے آگاہ کر رکھا تھا۔ انہوں نے مجھے تسلی اور شہہ دی تھی۔ میں نے سلمٰی کو بتایا کہ میرے یہ انتظامات ہیں اور چونکہ شادی عارضی ہے اسلئے اسے اس کا کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ سلمٰی نے کہا میں اگر اسے جھگی یا خیمے میں رکھوں اور صرف دال روٹی کھلاؤں تو بھی اسے منظور ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس نے اس بہن کو جو سوئٹزرلینڈ میں رہتی تھی، ہم راز بنا لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ سلمٰی نے گھر والوں کو بے خبر رکھ کر اپنی بہن کی حمایت اور مدد حاصل کر لی تھی۔

اگلے ہی روز میرا اور سلمٰی کا نکاح پڑھا گیا۔ مجھے پہلی بار معلوم ہوا کہ میں پہلا مرد ہوں جو سلمٰی کی زندگی میں داخل ہوا ہوں حیرت کی بات یہ کہ جس طرح یہ لڑکی آزاد خیال اور جراءت والی تھی اس کے مطابق یہ کہا جا سکتا تھا کہ اس کا چال چلن صحیح نہیں ہوگا لیکن وہ بالکل صحیح نکلی، اس کا

اور بھی کوئی ثبوت تھا یا نہیں، ایک ثبوت یہ سامنے آیا کہ اس نے چند دنوں میں ہی یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ مجھ سے طلاق نہیں لے گی اور باقی زندگی میرے ساتھ ہی گزارے گی۔ میں نے پیار اور محبت کے علاوہ اسے سیر سپاٹا بھی بہت کرایا اور ہر طرح جسمانی روحانی اور جذباتی لحاظ سے اسے اتنا مطمئن رکھا کہ اس پر جیسے نشہ طاری ہو گیا ہو۔ اگر مرد یا عورت ایک بار ناجائز دوستیاں لگانے کا سلسلہ شروع کر دیں تو پھر نہ وہ آدمی کسی ایک عورت کا وفادار ہو کے رہتا ہے نہ وہ عورت کسی ایک مرد کے ساتھ مستقل دوستی لگاتی ہے۔ دوستیاں آئے دن بدلتی رہتی ہیں۔ سلمیٰ کو جب مجھ سے پیار اور خلوص ملا تو وہ میری ہی ہو کر رہ گئی لیکن میری ایک مجبوری تھی۔ وہ یہ کہ کچھ عرصہ پہلے اپنے مرحوم چچا کی بیٹی کے ساتھ میری منگنی طے ہو چکی تھی اور یہ منگنی ایسی تھی جو ٹوٹ نہیں سکتی تھی اور نہ ہی میں اسے توڑنا چاہتا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک تو یہ لڑکی یتیم تھی اور دوسرے یہ کہ اس مرحوم کی روح کو دھوکا دینے کے گناہ سے ڈرتا تھا۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لڑکی مجھے چاہتی اور میں اسے دل و جان سے چاہتا تھا۔ یہ تو میں نے آپ کو بتایا ہے کہ سلمیٰ کے بارے میں میری نیت خراب تھی اور میری یہ خواہش پوری ہو گئی تھی۔

میں نے سلمیٰ کو یہ بتانا شروع کر دیا کہ اسے مجھ سے طلاق لینی پڑے گی کیونکہ اس شادی نے ناکام ہونا ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم پر کوئی مصیبت نازل ہو ہمیں الگ ہو جانا چاہیے پھر میں نے اسے قائل کیا کہ اس کی کامیاب شادی جمیل کے ساتھ ہی ہوگی۔ وہ مان تو نہیں رہی تھی بلکہ کبھی کبھی ضد پر اتر آتی تھی لیکن میں ایسی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا کہ کسی کو بتا ہی نہیں سکتا تھا کہ میں نے چوری چھپے شادی کر لی ہے۔ آخر ایک روز میں نے طلاق نامہ لکھا اور اسے یقین دلایا کہ اب میں اپنا روحانی عمل جاری رکھوں گا اور اس کی شادی جمیل کے ساتھ ہو جائے گی اور وہ بڑی کامیاب شادی ہوگی۔

یہ بہت بڑا دھوکا تھا جو میں اسے دے رہا تھا۔ وہ ایسے آدمی کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی جو سات بچوں کا باپ تھا۔ بہرحال میں نے اپنا شیطانی مقصد پورا کر لیا تھا۔ زبان کا جادو چلا

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

کر میں نے اسے طلاق لینے پر آمادہ کر لیا اور اس نے طلاق لے لی۔ پھر چند دنوں بعد وہ سوئٹزرلینڈ چلی گئی۔ دو مہینوں بعد میری شادی، پروگرام کے مطابق اپنی چچا زاد سے ہو گئی جسے میں نے روح کی گہرائیوں سے قبول کیا۔ قبول تو میں پہلے ہی کر چکا تھا اور میری یہ بیوی تو بہت ہی خوش تھی کہ میں اسے مل گیا ہوں۔ جس والہانہ انداز سے اس لڑکی نے مجھے اپنی روح اور دل و جان کا مالک سمجھا اس نے میری فطرت میں انقلاب برپا کر دیا۔ یہ اس لڑکی کا خلوص اور روحانی پیار تھا کہ میری ذات میں یہ احساس بیدار ہو گیا کہ میں بہت بڑا گناہ کر رہا ہوں اور اس معصوم لڑکی کو دھوکا دینا ایسا گناہ ہے جو خدا کبھی نہیں بخشے گا۔ میں نے عملیات کا کام آہستہ آہستہ کم کرنا شروع کر دیا۔ اور دو سال گزر گئے۔

آپ کو معلوم ہے کہ شادی ہوتی ہے تو گھر والے اس انتظار میں گھڑیاں گننے لگتے ہیں کہ اب بچہ پیدا ہوگا، مجھے شادی کیے دو سال ہو گئے تھے اور ابھی بچہ پیدا ہونے کے کوئی آثار نہیں تھے۔ میرے گھر والے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو گئے۔ میں اپنی بیوی کو ایک لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔ اس نے ہر طرح چیک اپ کر کے یہ بری خبر سنائی کہ میری بیوی کی ٹیوبیں پیدائشی طور پر بند ہیں جس کا کوئی علاج نہیں۔ میں نے دو اور جگہوں سے بھی چیک اپ کروایا۔ سب نے یہی رپورٹیں دی۔ ظاہر ہے کہ مجھے کتنی مایوسی ہوئی ہوگی۔ اس کا ایک ہی راستہ تھا کہ میں اولاد کی خاطر دوسری شادی کروں لیکن میرا دل نہیں مانتا تھا۔ اس دوران سلمیٰ کا ایک طویل خط ملا۔ میں یہ سارا خط یہاں پیش نہیں کر سکتا کیوں کہ یہ بہت طویل تھا اور پھر میں نے یہ پڑھ کر پھاڑ دیا تھا۔

اس خط میں دو خبریں انتہائی اہم تھیں۔ پہلی خبر یہ کہ سلمیٰ نے میرے ساتھ بیوی کی حیثیت سے جو مہینہ ڈیڑھ مہینہ گزارا تھا اس کے نتیجے میں اس کا ایک بچہ پیدا ہوا تھا۔ شرعی لحاظ سے میں نے اسے جو طلاق دی تھی وہ جائز نہیں تھی کیونکہ اس وقت اس کے پیٹ میں میرا بچہ پرورش پا رہا تھا لیکن سوئٹزرلینڈ جا کر اس نے اپنی بہن کے ساتھ بات کی تو بہن نے اس کو کہا کہ اس کے ہونے والے بچے کو وہ پال لے گی۔

دوسری خبر سلمیٰ نے یہ سنائی کہ بچے کی پیدائش کے بعد اس نے جمیل کے ساتھ خط کتابت شروع کر دی تھی اور اسے بار بار لکھتی کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کیلئے پاکستان آنا چاہتی ہے لیکن جمیل اسے ٹال رہا تھا۔ سلمیٰ نے جمیل کو بتایا ہی نہیں تھا کہ وہ ایک شادی کر کے ایک بچے کی ماں بھی بن چکی ہے۔ جمیل نے آخر اسے یہ لکھا کہ وہ سوئٹزرلینڈ آ رہا ہے اور وہاں آ کر شادی کرے گا کیونکہ پاکستان میں اس نے شادی کی تو اس کی پہلی بیوی کے لواحقین ہنگامہ کھڑا کر دیں گے جمیل نے یہ وعدہ پورا کر دیا۔ وہ دولت مند آدمی تھا۔ وہ سوئٹزرلینڈ چلا گیا۔ سلمیٰ اور اس کی بہن کے گھر ٹھہرا اور سلمیٰ کے ساتھ شادی کر لی۔ سلمیٰ نے یہ ضد شروع کر دی کہ وہ جمیل کے ساتھ پاکستان جانا چاہتی ہے۔ جمیل اسے کہتا تھا کہ وہ اسے پاکستان لے جائے گا لیکن پہلے وہاں جا کر فضا اور ماحول کو اپنے حق میں تیار کرے گا۔ اس نے سلمیٰ سے یہ بھی کہا کہ وہ اس کیلئے الگ کوٹھی بنوائے گا جس کیلئے اس کے پاس پلاٹ موجود ہے۔

یہ دراصل ٹال مٹول تھی جو جمیل کرتا رہا اور سلمیٰ کو بڑے ہی حسین خوابوں اور سبز باغوں سے بہلا کر پاکستان آ گیا اور سلمیٰ اس امید پر سوئٹزرلینڈ رہ گئی کہ پاکستان میں کوٹھی تیار ہو جائے گی اور وہ بیگم بن کر اس کوٹھی میں رہے گی لیکن تقریباً تین مہینوں بعد ہوا یہ کہ ایک روز سلمیٰ کو جمیل کا رجسٹرڈ لفافہ ملا۔ سلمیٰ نے جلدی جلدی کھولا اس میں اسے طلاق نامہ برآمد ہوا جو جمیل نے سلمیٰ کو بھیجا تھا۔ یہ میں آپ کے تصور پر چھوڑتا ہوں کہ سلمیٰ کے دل پر کیا بیتی ہو گی؟

سلمیٰ نے مجھے لکھا کہ وہ پھر میری بیوی بن کے رہنا چاہتی ہے اور میں اسے قبول کر لوں۔ اس سلسلے میں اس نے جو منت سماجت لکھی اور جس طرح اپنے غم زدہ دل کا حال بیان کیا، اس نے مجھ پر خاصا اثر کیا اور میں بڑی گہری سوچوں میں کھو گیا۔

ایک طرف میری بیوی تھی اور اس کی والہانہ محبت اور دوسری طرف سلمیٰ تھی جس کے حالات کچھ اور تھے۔ اس کی محبت بھی تھی۔ ان دونوں میں فرق یہ بھی تھا کہ میری بیوی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم تھی اور سلمیٰ میرے ایک بیٹے کو جنم دے چکی تھی۔ ادھر میرے کردار

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

کی یہ حالت تھی کہ بیوی کی محبت نے وہ شیطانی اثرات صاف کر دیے تھے۔ جو میری ذات میں پیدا ہو گئے تھے۔ اس بیچاری کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ مجھ میں کتنی خطرناک شیطانیت پیدا ہو چکی ہے میرے لئے کسی فیصلے پر پہنچنا ناممکن ہو گیا۔

میں نے ایک رات وضو کیا اور خدا کے حضور نفل پڑھے اور دل کی گہرائیوں سے کچھ آیات پڑھ کر اللہ سے رہنمائی لی۔ مجھ پر پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ سب سے بڑا عامل اللہ ہے اور وہی سارے مسئلے حل کرتا ہے۔ یقین جانیں کہ مجھے صاف اشارہ ملا کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑنا اور اپنے آپ کو سیدھے راستے پر لے آنا۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میرے لئے بے اولاد بیوی ہی اچھی ہے۔ میں نے سلمیٰ کو خط لکھا۔ میں آپ کو بتانا بھول گیا تھا کہ سلمیٰ نے مجھے لکھا تھا کہ وہ میرے علم روحانیت کی مرید ہو گئی تھی اور اسے پورا یقین تھا کہ دوسری شادی بہت بری طرح ناکام ہوئی اور کامیاب شادی پہلی تھی جس سے میں طلاق لینے پر آمادہ ہی نہیں تھی۔ سلمیٰ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میری یہ پیشن گوئی کیوں غلط ثابت ہوئی میں نے اسے خط لکھا کہ میں نہ پیر تھا نہ عامل تھا نہ مجھے ان علوم سے کچھ واقفیت تھی۔ مجھے تم نے پیر اور عامل بنایا تھا۔ پھر میں نے اسے بہت سی باتیں لکھیں اور اسے نصیحت کی کہ آئندہ کسی عامل وغیرہ کے پاس نہ جائے اور صرف اللہ سے مدد مانگے اور اللہ ہی اس کا ہر مسئلہ حل کرے گا۔ میں نے اسے دوٹوک الفاظ میں اپنا فیصلہ لکھا کہ میں اپنی معصوم اور مخلص بیوی کو نہیں چھوڑ دوں گا۔

یہ خط لکھ کر میں نے پوسٹ کیا اور سلمیٰ کا خط پھاڑ کر پھینک دیا۔ کچھ دن تو میں خاصا پریشان رہا ایک خیال بار بار یہ آتا تھا کہ اپنے بیٹے کو دیکھوں لیکن آہستہ آہستہ اسے ذہن سے اتار دیا اور میں اپنی بیوی میں پہلے سے زیادہ مگن ہو گیا۔ میں نے پہلے کبھی جمیل کے متعلق وہ معلومات حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی لیکن اب میں نے اس کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ اس کا کاروبار کیا ہے۔ وہ دو نمبر اشیاء بنانے کا دھندہ کرتا تھا۔ آپ جانتے ہوں گے کہ دو نمبر مال کیا ہوتا ہے۔ دو نمبر مال یہ ہوتا ہے کہ باہر کے ملکوں کی اشیاء کی نقل تیار کر کے اس پر انہی ملکوں

کی پیکنگ چھپوا کر استعمال کر لی جاتی ہے اور لوگ اس مال کو امریکہ یا فرانس یا ایسے ہی کسی ملک کا سمجھتے ہیں۔ اس دھندے میں دولت ہی دولت ہے اس دولت کے بل بوتے پر حسین عورتوں کا شکار کھیلتا تھا۔

دھندہ تو میں نے بھی دو نمبر ہی کیا تھا کہ عامل بن بیٹھا تھا۔ میں آپ سب کو خبردار کرتا ہوں کہ میرے اس اقبال جرم کو بے بنیاد نہ سمجھیں اور جب کبھی آپ کسی پیر یا عامل کے پاس اپنا کوئی مسئلہ لے جانے لگیں تو اس کی ظاہری شہرت نہ دیکھیں اور اس کی طلسماتی باتیں نہ سنیں اور یہ سوچ لیں کہ وہ عامل مجھ جیسا ہی ہوگا۔ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں صراط مستقیم پر آ گیا ہوں اور اللہ کی عبادت صرف اسلئے کرتا ہوں کہ اللہ میرے یہ گناہ معاف کر دے۔ اگر مجھے اللہ نے یہ سزا دی ہے کہ مجھے بے اولاد بیوی دی ہے تو میں روحانی خوشی کے ساتھ اس سزا کو قبول کرتا ہوں لیکن میں اسے اللہ کا انعام سمجھتا ہوں کہ مجھے اس کی ذات باری نے ایک مخلص بیوی اور روحانی پیار عطا کیا ہے۔

عابد شب زندہ دار

ساجدہ جب اپنی ڈولی یعنی سجی سجائی سفید رنگ کی ٹیوٹا کرولا سے ''خیر نشان'' کے گیٹ پر اتری تو یہ جگہ اس کیلئے نامانوس نہ تھی۔ یہ اس کی پھوپھی اور پھوپھا کا مکان تھا جہاں وہ راولپنڈی سے آ کے پہلے بھی دو تین مرتبہ رہ کر گئی تھی۔ آج شب محض یہ فرق تھا کہ اب یہ اس کی سسرال تھی اور اس کا ایک پھوپھی زاد شاکر اس کا شوہر تھا۔ دلہن ڈولی سے اتر آئی تو رسموں کے مطابق دہلیز پار کرانے سے پہلے تیل زمین پر انڈیلا گیا اور صدقہ اتارا گیا۔ سب لوگ لمبا سفر کر کے گھر پہنچے تھے۔ تھکے ہوئے تھے۔ عمر رسیدہ لوگ تو سونے چلے گئے۔ لڑکے لڑکیاں گانے بجانے میں لگے رہے پھر تھوڑی بہت چھیڑ چھاڑ کے بعد ساجدہ کو اوپر والی منزل پر حجلہ عروسی میں پہنچا دیا گیا۔ شاکر کو بھی بے تکلف دوستوں کی خرافات سننے کے بعد اپنی شریک حیات کے پاس جانے کی چھٹی مل گئی۔ ارشد اس کا جگری یار بھی اپنی سجی ہوئی کار میں اس کو ''گڈ لک'' کہہ کر رخصت ہو گیا۔

ساجدہ اور شاکر ایک دوسرے کیلئے اجنبی نہیں تھے اسلئے کوئی رسمی تکلف یا ہچکچاہٹ یا سسپنس نہ تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی شخصیت اور عادتوں کے اکثر پہلوؤں سے واقف تھے۔ باقی جو گوشے ابھی تک ایک دوسرے سے مخفی تھے وہ بھی شب عروسی کی معطر فضا اور باتوں میں کھلتے گئے۔ انہی باتوں کے دوران ساجدہ نے اپنے تجسس کی تسکین کی خاطر شاکر سے پوچھا کہ اوپر والی منزل کے دونوں پورشنوں کے درمیان یہ دیوار کب بنائی گئی تھی! شاکر کو تعجب ہوا کہ نئی نویلی دلہن نے سیڑھیاں چڑھتے وقت بھاری گھونگھٹ اور شوخ و چنچل لڑکیوں کے گھیراؤ کے باوجود اوپر والی منزل میں یہ تبدیلی نوٹ کر لی۔ اس کے دو بھائی ابھی خاصے چھوٹے تھے اور آپا اپنی سسرال میں خوش و خرم آباد تھیں۔ دوسرا پورشن فی الحال تو آئے گئے مہمان کیلئے ہی مخصوص تھا۔ ایک پورشن شاکر اور اس کی بیوی کے لئے تھا مگر بیچ میں یہ نئی دیوار کا پردہ؟ یہ اسلئے بھی بنایا گیا تھا کہ دونوں حصوں میں مقیم لوگوں کی علیحدگی اور پردہ داری قائم رہے مگر اس وقت ایک اور خاص بات تھی اس پردہ

دیوار کے بارے میں۔

"اباجی کے ایک پیر بھائی دو ایک ماہ سے ہمارے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔" شاکر نے دلہن کو بتایا "اس پورشن میں انہوں نے اپنے آپ کو بند کر رکھا ہے۔ نہ کسی سے ملتے ہیں نہ کسی تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ ہر شب اکیلے اور جمعرات کی شام اباجی کے ساتھ داتا صاحب کے مزار پر مغرب اور عشاء پڑھ کر رات گئے لوٹتے اور چپکے سے باہر والی سیڑھیوں سے اوپر چلے جاتے ہیں۔"

ساجدہ کے تجسس کی پوری تسکین تو نہیں ہوئی لیکن اس نے مناسب نہ سمجھا کہ اس موضوع پر مزید بات کی جائے لیکن اگلے دن جب شاکر کا کہا سچ نکلا یعنی پیر بھائی نہ ولیمے کے کھانے میں شریک تھے نہ اس کے میکے والوں کی آمد پر ان کے استقبال میں۔ تمام دن وہ پراسرار بندہ کہیں نظر نہ آیا تو ذوق جستجو کو اور بھی مہمیز مل گئی۔ یہ کیسا دوست، کیسا پیر بھائی ہے کہ پھوپھا کا مہمان بھی ہے مگر ان کے بیٹے کی شادی کی خوشی میں بھی اپنے وجود کو الگ رکھتا ہے!۔۔۔۔ ساجدہ کا جی چاہا کہ پھوپھی سے پوچھے یا پھوپھا ہی سے براہ راست بات کرے۔ وہ بھی تو اسے شفقت سے چاہتے ہیں۔ لیکن کچھ تو موقع ہی ایسا تھا اور کچھ یہ بھی خیال کہ کہیں چھوٹا منہ بڑی بات نہ ہو جائے۔ وہ خاموش ہی رہی۔

شادی کی ابتدائی رسومات کے بعد ساجدہ اور شاکر کی خوشگوار ازدواجی زندگی کا آغاز ہو چکا تھا۔ سسرال میں ساجدہ کو ہر طرف سے چاہت اور پیار مل رہا تھا۔ شاکر اور وہ اب کزن یا میاں بیوی کم اور مخلص اور نہایت بے تکلف دوست زیادہ تھے۔ میکہ اور سسرال دونوں کھاتے پیتے گھرانے تھے اسلئے ہر طرح کی آسائش بھی نصیب تھی۔ شروع کے دنوں میں میاں بیوی تو ناشتے اور کھانے پر ہی پہنچتے رہے پھر بہو نے ساس کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ گھر کے کام کاج سنبھال لئے۔ شاکر چند روز ہنی مون کے بعد اپنے والد کے ساتھ ان کی لبرٹی مارکیٹ والی دوکان پر دوبارہ جانے لگا۔ رات کو باپ بیٹا گھر آتے تو نو بیاہتا جوڑے کو شادی کے ابتدائی دور کی رومانوی

باتوں کا وقت مل جاتا۔ تفریح کیلئے کار بھی ہوتی اور جیب میں پیسے بھی۔

شاکر نے ساجدہ کو اپنے قریبی دوستوں سے لنچ یا ڈنر کی دعوتوں میں ملوا بھی دیا تھا۔ ان میں ارشد اس کالج کے چار برسوں کا گہرا دوست تھا۔ وہ بھی بی اے کرنے کے بعد اپنے والد کی بہت بڑی مشینری اور ٹولز کی دوکان پر بیٹھنے لگا تھا۔ باقی دوست تو بقول شاکر بس جائز قسم کی تفریحات تک محدود رہتے تھے۔ یعنی تاش کھیل لیا، فلم یا سٹیج ڈرامہ دیکھ آئے، انگریزی اور دیسی موسیقی کا شوق پورا کر لیا مگر ارشد جو ابھی تک کنوارہ تھا، خاندانی دولت خرچ کرنے میں کبھی کبھی جائز حدوں کو بھی پھلانگ لیتا تھا۔ موڈ ہوتا تو "اس بازار" میں جا کر رقص وسرور سے بھی دل بہلا لیتا تھا۔ شاکر سب دوستوں کی جائز تفریحات میں ان کا ساتھ دیتا تھا لیکن اپنے گھر کے مذہبی ماحول میں پلا بڑھا تھا اسلئے ارشد کے شوق فضول میں قطعاً ساتھی نہ بنتا تھا۔ یہ باتیں اس نے ساجدہ کو بڑے اعتماد کے ساتھ بتا دی تھیں اور یہ بھی کہ سوائے اس ایک لت کے ارشد ہر طرح سے پاک صاف اور پاک نظر ہے اور اس کا مخلص ترین دوست ہے۔

روزمرہ کے معمول کے مطابق گھر کے سب لوگ سوائے جمعے یا دوسری تعطیلوں کے ناشتہ اکٹھے بیٹھ کر کرتے تھے۔ ساجدہ کے اندر کا کھوجی اب بھی جستجو میں تھا کہ پیر بھائی سے بھی سامنا ہو جائے۔ بات ہو جائے۔ آخر کچھ تو پتہ چلے کہ وہ دنیا سے اتنا الگ تھلگ رہنا کیوں پسند کرتے ہیں۔ گھر میں دو ماہ سے زیادہ عرصے سے مقیم ہیں مگر کھانے تک میں شرکت نہیں کرتے۔

"پھوپھا جی!" آخر ایک دن اس نے پھوپھا سے براہ راست ہی پوچھ لیا۔ "یہ جو آپ کے پیر بھائی ہمارے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، اس قدر گوشہ نشینی کی زندگی کیوں گزار رہے ہیں۔؟ میں جب سے اس گھر میں آئی ہوں ان کو ایک مرتبہ بھی نہیں دیکھا۔ کیا آپ بھی ان کو ہم سے ملانا پسند نہیں کرتے؟"

"نہیں ساجدہ بیٹی!" پھوپھا بڑے مشفقانہ لہجے میں بولے۔ "یہ بات نہیں کہ میں ان کو تم لوگوں سے ملوانا نہیں چاہتا، مشکل یہ ہے کہ میرے اس پیر بھائی نے میرا مہمان بننے سے پہلے مجھ سے

وعدہ لیا تھا کہ گھر والوں کے سوا کسی باہر کے فرد کو نہ ان کی آمد کی خبر دی جائے گی نہ ان کو ملوانے کیلئے لایا جائے گا اور گھر کے لوگ بھی ان سے ملاقات نہیں کریں گے۔ نہ ہی انہیں نیچے آ کر کسی معاملے میں شریک ہونے کو کہا جائے گا۔''

پھر رفتہ رفتہ ساجدہ کو پیر بھائی سے متعلق چند اور باتیں معلوم ہو گئیں۔ پھوپھا نے بتایا کہ وہ ایک بڑے زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملتان کے قریب ان کے زرعی مربعے ہیں۔ پھوپھا نے سات برس قبل جن بزرگوار کو اپنا مرشد بنا کر ان سے بیعت کی تھی یہ پیر بھائی اس وقت ان کے بہت منظور نظر مریدوں اور عقیدت مندوں میں شامل تھے۔ مرشد صاحب کے آستانے پر پھوپھا کو ملے اور پہلی نظر میں ہی ایک دوسرے کے گرویدہ ہو گئے تھے۔ اس وقت پیر بھائی پر گوشہ نشینی کا رنگ چڑھا تو ہوا تھا مگر اتنا گہرا نہیں کہ دنیا سے بالکل ہی ناطہ نہ رکھتے، پھر وہ آہستہ آہستہ علائق دنیا سے دور ہٹ کر اس مقام پر آ پہنچے کہ صرف قوت لایموت کی خاطر واجبی کھانا پینا، پہننا اور برتنا رہ گیا ہے، حتیٰ کہ ہمارے مرشد کے وصال کے بعد ان کے عرس میں بھی شرکت نہیں کرتے۔ گاؤں میں ہوں تو اپنے حجرے میں خود کو قید کر لیتے ہیں۔ زمینوں کی دیکھ بھال بھائی یا ان کے مزارعے کرتے ہیں۔

ساجدہ نے پھوپھا سے پوچھا بھی تھا کہ پیر بھائی کی اس روش کا پس منظر کیا ہے کیونکہ پھوپھا کی طرح مرشد صاحب کے باقی مرید تو دینی فرائض کے ساتھ دنیاوی تقاضوں کو بھی نبھا رہے تھے۔ اس سوال کا جواب نہ پھوپھا کے پاس تھا نہ گھر کے کسی اور فرد کے پاس!

شاکر پیار سے ساجدہ کو کہا کرتا کہ چھوڑو بھئی، ہمیں کیا واسطہ ابا کے پیر بھائی ہیں، ان کے مہمان ہیں ہم ان کی زندگی کے مخفی پہلوؤں کے بارے میں کیوں فکر مند ہوں۔ وہ اباجی کے بے حد اصرار پر گاؤں سے چل کر پہلی مرتبہ آئے ہیں۔ کچھ عرصے بعد شاید چلے جائیں گے۔ جب مرشد صاحب زندہ تھے تو ابا ان کے آستانے پر حاضری کے دنوں میں ان پیر بھائی سے مل آیا کرتے تھے۔ وصال کے بعد دونوں پہلی بار ملے ہیں۔ ہم نے زیادہ کریدا تو ابا ناراض نہ ہو جائیں

یا پیر بھائی کو ہمارے تجسس کا پتہ چل گیا تو وہ روٹھ کر چل دیں اور ابا کو دکھی کر جائیں۔

یوں ہی ایک دو ہفتے اور گزر گئے۔ ساجدہ کو معلوم تھا کہ گھر میں صرف دو ہی فرد تھے جو پیر بھائی سے مل سکتے تھے۔ ایک پھوپھا جو جمعرات کی جمعرات ان کے ساتھ داتا صاحب جاتے تھے اور دوسری پھوپھی جن کے ذمے یہ فریضہ تھا کہ ناشتے اور دو وقت کے کھانوں کی ٹرے لے کر دیوار پردہ میں بنے ہوئے چھوٹے سے دروازے کا قفل کھولتی تھیں اور اندر جا کر مہمان کو دستک دے کر کمرے میں داخل ہوتیں، سلام کرتیں، دھونے والے برتن اور کپڑے سمیٹتیں اور سلام کر کے لوٹ آتیں، پردہ دیوار کے دروازے کو مقفل کرنا نہ بھولتیں۔

''پھوپھو!'' ایک دن ساجدہ نے پھوپھی سے پوچھا ''یہ جو پیر بھائی ہیں، ان کے چہرے پر یا جسم کے کسی حصے میں کوئی نقص ہے؟''

''نہ بیٹی! ایسی کوئی بات نہیں'' پھوپھی بہو کا مطلب سمجھ گئی اور بولی۔ ''وہ تمہارے پھوپھا سے پانچ چھ برس بڑے ہیں مگر ان کی صحت بھی اچھی ہے اور چہرہ بھی بے نقص ہے۔''

''کیا وہ کبھی آپ سے بات بھی کرتے ہیں؟'' ساجدہ نے ایک سوال اور کر دیا۔

''نہیں ساجدہ!'' پھوپھی نے جوابدیا ''وہ میرے سلاموں کا جواب بھی اشاروں سے دیتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور کرتے ہیں کہ ایک نظر ڈال کر میرے چہرے پر اپنے وظیفوں کی پھونک مار دیتے ہیں۔''

اس روز کے بعد ساجدہ کو دھن لگ گئی کہ کسی روز وہ خود پیر بھائی کو دیکھ لے اور ہو سکے تو بات بھی کر لے۔ اس نے شاکر کو کہا تو وہ کانوں پر ہاتھ رکھنے لگا۔ پھوپھی سے فرمائش کی تو وہ کہنے لگیں کہ مہمان تو تمہارے پھوپھا کے سوا کسی اور سے کھانا بھی لینے کو تیار نہ تھے۔ مگر ان کی دوکانداری کی مجبوری کو دیکھ کر صرف اس بات پر رضامند ہوا کہ تین وقت میں چپکے سے انہیں کھانا پہنچا دیا کروں۔ تمہاری خواہش کو کہاں مانے گا! ساجدہ جب مچلنے لگی تو پھوپھی نے مشورہ دیا کہ پھوپھا جو تم سے اتنا پیار کرتے ہیں، ان سے کہہ دیکھو۔

یوں ایک جمعرات کی شب پھوپھانے اپنی لاڈلی بہو کی خاطر دوست اور پیر بھائی کی ناراضگی کا خطرہ مول لے لیا۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار سے لوٹتے وقت انہوں نے ساجدہ کی درخواست بڑے ملتجیانہ لہجے میں پیر بھائی کو پیش کر دی اور حیرانی اس بات پر ہوئی کہ انہوں نے تھوڑی دیر کیلئے سوچ میں ڈوب کر اپنے میزبان کا دل رکھ لیا۔ اگلے ہی دن پھوپھی نے دوپہر کا کھانا لے جاتے وقت ساجدہ کو بھی ساتھ لے لیا۔ دبے قدموں بڑے احترام کے ساتھ ساس بہو دستک دے کر پیر بھائی کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔ ایک اکہرے لمبے بدن والے، مٹھی بھر سے زیادہ سفید داڑھی والے، دمکتے ہوئے گول نورانی چہرے اور سوچ میں کھوئی ہوئی بے دھیانی آنکھوں والے پیر بھائی جو ساٹھ کی عمر سے کچھ بڑے دکھائی دیتے تھے، ساجدہ کی نظروں میں تھے۔ وہ لکڑی کی ایک چوکی پر بچھی جائے نماز پر تسبیح ہاتھ میں لئے وظیفے میں مشغول تھے۔ لمبے کرتے شلوار اور خشخشی بالوں والے سر پر بغیر کلاہ کے پگ سے اپنا سراپا ڈھانپ رکھا تھا۔

کمرے میں الماری کے اندر بہت سی دینی کتب، قرآن پاک کی تفسیریں اور احادیث کے مجموعے قرینے سے رکھے ہوئے تھے۔ کھانے کی ایک میز اور محض ایک کرسی اور فرشی قالین کے سوا آسائشی یا زیب وزینت کی باقی تمام چیزیں مہمان کی فرمائش پر ہٹا دی گئی تھیں۔ عبادت والی چوکی ہی پر قلم دوات اور کاغذ ایک طرف رکھے ہوئے تھے۔ ایک گاؤ تکئے اور لکھنے والے گتے کی ان اشیاء کے ساتھ موجودگی بتا رہی تھی کہ وہ صاحب اسی چوکی پر مطالعہ اور لکھنے کا عمل بھی کرتے ہیں۔

ساجدہ نے پھوپھی کی آواز میں آواز ملا کر سلام کیا۔ نشان سجدہ والی پیشانی وظیفے سے چند ثانیوں کے لئے الگ ہو کر اوپر اٹھی۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی مگر آنکھوں نے آنے والی نئی خاتون کو جی بھر کر دیکھنے سے پہلے ہی خود کو نیچا کر لیا۔ انگلیاں جو تسبیح کے دانوں پر چلتے چلتے لمحہ بھر کو رک گئی تھیں چل پڑیں۔ "یہ آپ کی بہو ہے" ساس نے مودبانہ عرض کیا۔ "آپ کی اجازت سے سلام کرنے آئی ہے۔" نظریں ایک بار پھر اٹھیں اور مقدس کلمے جو زبان پر جاری تھے ان کی

برکتیں پھونکوں کے ذریعے ساس اور بہو کے چہروں پر انڈیل دیں۔

اس دن کے بعد پیر بھائی کی عزت اور ان کے ساتھ عقیدت ساجدہ کے دل میں گھر کرتی گئی۔ وہ شاکر سے فخریہ انداز میں کہا کرتی کہ میں اس گھر کا تیسرا فرد ہوں جسے گوشہ نشین پیر بھائی کو ملنے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایک آدھ مرتبہ دوبارہ بھی پھوپھی کے ساتھ جا کر ان کی پھونکوں کی برکتیں لے آئی، اور جب ایک شام طبی معائنے کے بعد لیڈی ڈاکٹر نے ساجدہ اور شاکر کو آنے والے بچے کی خوشخبری سنائی تو ان کو یقین تھا کہ ان پاکیزہ پھونکوں کے پیچھے پڑھی ہوئی دعاؤں کا بھی اس خوشی کو لانے میں بڑا دخل تھا۔

ساجدہ اب پیر بھائی کے معاملے سے قدرے بے نیاز ہو کر آنے والے بچے کے بارے میں زیادہ سوچتی اور خوش ہوتی تھی۔ گھر میں شاکر سمیت سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔ زیادہ تر آنے والے ننھے یا ننھی کا تذکرہ رہتا۔ مذہبی لوگ تھے اس لیے الٹرا ساؤنڈ کرا کے آنے والے بچے کی جنس معلوم نہیں کرائی تھی۔ غرضیکہ گھر میں سب کا دھیان باقی باتوں کی نسبت اس طرف زیادہ تھا۔

انہی دنوں پھوپھا نے ناشتے کی میز پر کہا کہ پچھلی جمعرات سے ان کے پیر بھائی نے عشاء کی نماز کے بعد داتا صاحب میں ہی ہر رات گزارنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جمعرات کی شب ان کو عشاء کے بعد واپس بھیج دیتے ہیں اور خود فجر کی جماعت تک رک کر دن چڑھنے سے پہلے گھر آ جاتے ہیں۔ ان کے طرز زندگی کو دیکھتے ہوئے یہ بات کچھ ایسی حیران کن بھی نہ تھی۔ وہ رات کو گھر میں گزارتے یا داتا صاحب کے آستانہ عالی مقام پر اس سے کسی کو کیا فرق پڑتا تھا! کچھ ہی دنوں بعد ایک رات شاکر نے دوکان سے آ کر ساجدہ کو جھٹ پٹ تیار ہونے کیلئے کہہ کر یہ بتایا کہ آج اس کے عزیز دوست نے گلبرگ کے ایک پوش ریسٹورنٹ میں انہیں ڈنر پر بلایا ہے۔

"یہ دعوت کس خوشی میں دی ہے ارشد نے؟" ساجدہ نے پوچھا۔ "تمہارے امید سے ہونے کی خوشخبری سن کر!" شاکر نے از راہ مذاق جواب دیا۔ "یہ کچھ قبل از وقت بات لگتی ہے۔"

ساجدہ کو اعتبار نہ آیا، بولی ''شاید یہ وجہ نہیں ہے دعوت کی!'' شاکر سنجیدہ ہو گیا اور بیوی کو کہا کہ تم چلو تو سہی، راستے میں تمہیں اس دعوت کا پس منظر بتا دوں گا۔ اور جب شاکر گلبرگ جانے والی بڑی شاہراہ پر نسبتاً سکون سے کار چلا رہا تھا تو اس نے تفصیل چھیڑتے ہی کہا کہ اس دعوت کی اصل بنیاد اباجی کے پیر بھائی ہیں! ساجدہ کچھ بھی نہ سمجھ سکی۔ شوہر کو حیران ہو کر تکنے لگی۔ شاکر بتا رہا تھا کہ چند روز قبل اس کے اس قابل اعتماد دوست نے جب یہ بات کہی تھی تو اسے قطعاً یقین نہ آیا تھا کہ یہ بزرگوار راتوں کو داتا صاحبؒ کے آستانے پر نہیں ''اس بازار'' کے ایک بڑے نام والے بالاخانے پر فروکش ہوتے ہیں۔ شاکر نے حیرت زدہ بیوی کو یہ بھی بتایا کہ جب دوست کی بات کی تصدیق اس نے خود اپنی آنکھوں سے کر لی تب فوراً اس کے جی میں آئی تھی کہ اباجی کو ان کے ان پیر بھائی کی دورخی اطلاع دے دے کہ گوشہ نشینی اور دنیا بیزاری کے اس مصنوعی نقاب کے پیچھے وہ ان صاحب کا اصلی چہرہ بھی دیکھ لیں۔

''تو پھر؟'' ساجدہ کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکل پڑے۔ شاکر نے کہا کہ ارشد اور میں اس معاملے میں حتمی یقین کی منزل پر پہنچنے سے پہلے خاموش رہنے پر رضامند ہو گئے تھے۔ آج رات اس تفتیش کی کچھ مزید کڑیاں ملنے کی امید ہے۔ شاکر کے بقول بات یہاں سے شروع ہوئی تھی کہ ایک شب ارشد گھر میں آئی ہوئی کسی مہمان بزرگ خاتون کو ان کی منت کے مطابق داتا صاحب سلام کرانے لے گیا تھا۔ اس نے کچھ فاصلے سے شاکر کے والد کو ان کے پیر بھائی کے ساتھ مزار کے قریب ہاتھ جوڑے دیکھ لیا۔ دوست سے یہ تو معلوم ہو ہی چکا تھا کہ گھر میں ایک انتہائی عابد و زاہد قسم کے بزرگوار بطور مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں جو ''انکل'' کے ساتھ ہر جمعرات کی شام داتا صاحب جاتے ہیں۔ ارشد کو یہ بھی پتہ تھا کہ یہ صاحب کسی بھی باہر کے شخص سے ملنا یا بات کرنا قطعاً پسند نہ کرتے تھے اسلئے ارشد نے دونوں کو دیکھ کر بھی آگے بڑھنے کی جرات نہ کی۔

ارشد سوچنے لگا کہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کا داتا صاحب آنا بن گیا اور اس نے ان صاحب کو نظر بھر کے دیکھ لیا جنہیں ابھی تک شاکر نے بھی سرسری نگاہوں سے شاید کہیں دور ہی

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

سے دیکھ رکھا تھا۔ یہاں تک تو خیر تھی مگر ارشد کو اس شب اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا جب اس نے پیر بھائی کو رات گئے اس بالاخانے کی سیڑھیاں چڑھتے دیکھا۔ اس شب ارشد موڈ میں تھا۔ اپنے چند ہم مشربوں کے ساتھ اس اونچے نام والے بالاخانے پر رقص و نغمے سے تسکین ہوش لگانے پہنچا ہوا تھا۔

رقص و سرور کی بزم نصف شب سے زیادہ تک برپا رہی۔ پھر شائقین یکے بعد دیگرے رخصت ہونے لگے۔ ارشد دوستوں کے ساتھ بالکل آخر میں اٹھا اور جب وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا تو انکل کے یہ مہمان پیر بھائی اوپر آ رہے تھے۔ ارشد کیلئے وہ اجنبی نہیں رہے تھے مگر وہ ان کیلئے ناشناسا تھا۔ داتا صاحب کے حضور دست بستہ کھڑے ہونے والے ان باریش بزرگوار کو بالاخانے پر چڑھتے دیکھ کر ارشد کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

شاکر کو ارشد کی بات کا یقین نہ آیا۔ اس نے کہا کہ ضرور پہچاننے میں غلطی ہوئی ہے۔ بالاخانے والے کوئی اور ذات شریف ہوں گے۔ ارشد نے دوست کا چیلنج قبول کر کے تین چار راتیں لگاتار اس بازار میں گزاریں۔ ہر شب تقریباً محفل کے اختتام پر ان صاحب سے مڈھ بھیڑ ہوئی تو شک کا ذرا بھی شائبہ نہ رہا۔ تب اس نے شاکر کو اس کے بے حد انکار کے باوجود رضامند کر لیا کہ خود چل کر یہ تماشہ دیکھ لے۔

یوں ابھی چند ہی شب پہلے شاکر گھر والوں کو ایک محفل موسیقی میں شرکت کا بتا کر رات کو دیر گئے تک غائب رہا۔ ارشد اور شاکر اس بازار کی رات مہکنے کے وقت بالاخانے پر جا پہنچے اور ماحول اور معمولات کی فضا سے کوفت زدہ ہو کر شاکر انتظار کی اذیت ناک کیفیت سے گزرتا رہا۔ جب ''لمحہ آگہی'' کی دستک ہوئی تو وہ ایک اوٹ میں چھپ کر اپنے والد کے پیر بھائی کو بالاخانے پر آتا دیکھ کر تلملا کر رہ گیا مگر ارشد کے اصرار کرنے پر سامنے آنے سے باز رہا کیونکہ شاکر کے پہچانے جانے کا امکان تھا۔ اس کے بعد شاکر کے دل میں بھی کوئی شک نہیں رہا تھا۔ اس نے کار چلاتے ہوئے ساجدہ کو یہ سب بتایا۔

اب وہ گلبرگ کی حدود میں داخل ہو رہے تھے۔ ساجدہ بے چین تھی اس سے آگے کی باتیں جاننے کیلئے۔ شاکر نے پھوپھا جی کو یہ قصہ سنایا یا نہیں، اگر نہیں تو کیوں؟ ساجدہ کے سوالات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے میاں نے جلدی جلدی اسے اتنا اور بتا دیا کہ ارشد کے کہنے پر وہ ایک دن دوپہر سے کچھ پہلے بالاخانے کی مالکن یا نائکہ دلدار بیگم کے پاس اس کے ساتھ چلا گیا۔ انہوں نے زمانہ دیدہ طوائف سے استفسار کیا کہ یہ بزرگ رات گئے یہاں کیوں آتے ہیں؟ بالاخانے سے کیا ناطہ ہے ان کا؟ آتے اتنی دیر سے ہیں کہ ظاہر ہوتا ہے گانا سننے یا مجرا دیکھنے کیلئے حاضری نہیں دیتے۔

عورت نے ان کے سوالات سن کر اتنا ہی کہا کہ اس جگہ اور لوگوں کے علاوہ اس کی تین بیٹیاں بھی ہیں اسلئے یہاں نہیں، آپ دونوں مجھے کسی اور جگہ بلائیں۔ میں حاضر ہو کر آپ کے سوالوں کا جواب دے دوں گی۔ ریسٹورنٹ آ گیا تھا۔ شاکر اور ساجدہ گاڑی پارک کر کے اندر گئے۔ بتایا گیا کہ ان کے دوست اوپر کے فلور پر ایک الگ تھلگ فیملی روم میں ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ میاں بیوی اندر داخل ہوئے تو ارشد کے ساتھ ایک ادھیڑ سے بھی زیادہ عمر کی عورت کو دیکھ کر ساجدہ چونک پڑی۔ جب دلدار بیگم کہہ کر ارشد نے تعارف کرایا تو ساتھ ہی یہ بھی کہا ”بھابھی میں آپ کو اس موقعے پر شامل کرنے کے حق میں نہیں تھا مگر شاکر نے اصرار کیا تھا کہ میری بیوی اور میں ایک دوسرے کے ہر راز میں حصہ دار ہوتے ہیں اور یوں بھی ان پیر بھائی صاحب سے ساجدہ کو جو والہانہ عقیدت ہے اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ ان کا بھانڈہ پھوٹنے سے پہلے وہ بھی تصدیق کے مرحلے اور تجربے سے گزرے۔“

ساجدہ دل میں اپنے شوہر کی محبت اور پرخلوص اعتماد پر بہت مسرور ہوئی۔ کچھ رسمی سی باتوں کے بعد کھانے کا آرڈر دیا گیا اور آج شب کی مہمان خصوصی پر تینوں کی نظریں جم گئیں۔ دلدار بیگم نے حسب وعدہ پیر بھائی صاحب کے بالاخانے پر آنے کا پس منظر بیان کرنا شروع کر دیا۔ وہ اب عمر کے اس مقام پر تھی جب اس کے سڈول بدن میں فربہی کے آثار نمودار ہو چکے

تھے۔ جوانی کے ایام کی آنکھوں کی سبز پتلیاں بھی بھی پھیکی رنگت اختیار کر چکی تھیں۔ سیاہی مائل سنہری زلفیں مہندی اور پولی کلر لگ لگ کر اپنا اصل رنگ کھو چکی تھیں۔ کبھی اس کے سرخی لگے ہونٹ انگارے کی طرح دہکا کرتے تھے۔ اب مسی دنداسے اور پان کے بے تحاشا استعمال سے کالے ہو چکے تھے لیکن ایک خاص قسم کی رعنائی اسکے پورے وجود سے نکل کر دیکھنے والے کو اب بھی یہ کہنے پر مجبور کر سکتی تھی کہ یہ ہے برسوں پہلے کی ایک حسین و جمیل عورت!

دلدار بیگم بڑے متین لہجے میں بول رہی تھی اس لئے بھی کہ ایک شریف اور باوقار خاتون سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور اس لئے بھی کہ غیر مہذب لوگوں کے ہجوم کے علاوہ برسوں سے اس کا واسطہ مہذب تعلیم یافتہ، باذوق لوگوں سے بھی پڑتا رہا تھا۔ اور ساجدہ کے پھوپھا کے پیر بھائی آج سے ۳۷ برس پہلے ایسے ہی ایک مہذب، تعلیم یافتہ خوش ذوق اور تنومند خوبرو جوان تھے۔ ملتان کے ایک بڑے وڈیرے کا یہ بیٹا دلدار بیگم کی مرحومہ ماں کے بالاخانے میں آنے لگا تھا۔ یہاں دلدار اور وہ دونوں ایک دوسرے کی الفت میں گرفتار ہو گئے۔ وڈیرے کے فرزند کیلئے شاید یہ بات غیر معمولی نہ تھی کہ شعر و شاعری کا رسیا، پڑھے لکھے لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے والا، عالی ذات کا زمیندار زادہ ایک طوائف کی حسین بیٹی کا حسن دیکھ کر اور اس کا گانا سن کر دل کو قابو میں نہ رکھ سکا لیکن دلدار بیگم کی ماں کے نزدیک یہ نہایت انہونی بات تھی کہ اس کی آغوش میں پل کر اس سے دل لبھانے کے سارے گر سیکھ کر اس کی بیٹی، بجائے اس ”موٹے شکار“ سے دولت اینٹھنے کے اسے دل ہی دے بیٹھے۔

پھر یوں ہوا کہ ملتان کی اس سنگدل ڈیرے والی نے دلدار کو صاف کہہ دیا کہ وڈیرے کا بیٹا داشتہ بنا کر رکھنا چاہتا ہے تو منہ مانگے مول کے عوض منظور ہے اور اگر نکاح پڑھوا کر دولت کمانے کی اس صورت کو ہمیشہ کیلئے اس سے چھیننا چاہتا ہے تو قطعاً انکار کر دے۔ ادھر وڈیرے نے صاحبزادے کی بالاخانے کی حاضری پر تو ابرو کی کمانیں نہیں تانی تھیں کہ ایسے ”شغل میلے“ خاندان

کے مردوں کے ضمیر میں شامل تھے لیکن جب یہ پتہ چلا کہ بیٹا ایک کوٹھے والی سے گھر بسانا چاہتا
ہے تو خاندانی وجاہت، ذات اور نسب کے حوالے اور اللہ رسول ﷺ کے فرمان یاد آ گئے۔

باپ بیٹے میں مقابلہ ٹھن گیا۔ بیٹا سر دھڑ کی بازی لگا کر دلدار بیگم کو جیت لے جانا چاہتا
تھا اور باپ بیٹے کے خون کی قربانی دے کر بھی اس طوائف زادی کو بہو بن کر گھر میں آنے سے
روکنے پر تُل گیا تھا۔ دلدار بیگم نے اپنی جگہ بغاوت کر رکھی تھی کہ اگر ماں نے زبردستی کی تو وہ یا تو خود
کشی کر لے گی یا اپنے محبوب کے پاس جا کر قانون کی حفاظت طلب کر لے گی۔

پھر جب وڈیرے کی دھمکیوں کا جواب بیٹے نے اور وڈیرے وارنی کی دھمکیوں کا جواب
نوجوان دلدار بیگم نے دھمکیوں سے دیا تو دونوں جانب کے گھاگ بڑوں نے آپس میں گٹھ جوڑ کر
لیا۔ ایک ایس پی کے منہ چڑھے تھانیدار ملک گیندے خان نے دلدار بیگم کو اٹھوا کر اپنی حفاظت
میں لینے کے بہانے گھر میں ڈال لیا لیکن وڈیرے کو بیٹے کے خلاف یہ سازش مہنگی پڑی۔ وہ گبھرو
پسر جس نے باپ کا نام روشن کرنا تھا اور اس کے بعد سب سے بڑا بیٹا ہونے کے ناطے جائیداد کی
دیکھ بھال سنبھالنی تھی یکسر ہاتھ سے نکل گیا۔ ہر شرعی عیب میں ملوث ہوا۔ بد سے بدتر لوگوں کی
سنگت میں بیٹھنے لگا۔ باپ کی دولت کو بے دریغ لٹانا شروع کر دیا۔ چند سالوں میں اپنی تباہی کے
پورے سامان کر لئے۔ باپ صدمے سے مر گیا اور چھوٹے بھائیوں نے مربعوں کا انتظام سنبھال
لیا۔

دلدار بیگم پر مر مٹنے والا ذلت و ضلالت کی دلدل میں خود کو دھنساتا چلا جا رہا تھا۔
تھانیدار ملک گیندے خان دلدار کی جوانی کو ایک دو برسوں میں چوس کر اسے نچوڑی ہوئی ہڈی کی
طرح اس کی ماں کے بالاخانے پر پھینک گیا۔ دلدار کا محبوب کہاں گیا کسی کو خبر نہ ہوئی۔ کچھ عرصے
بعد لاہور میں ترقی کرتی ہوئی فلم انڈسٹری کی کشش دلدار کی ماں کو ملتان چھڑا کر لاہور کے اس بازار
میں لے آئی۔ دلدار اور اس کی چھوٹی بہن فلموں اور ریڈیو میں کبھی کبھار گانے دے آتیں۔ باقی
وقت ماں اور استاد جی کی ہدایات کے مطابق رات کے شائقین کیلئے گانوں اور مجرے کی ریہرسل

میں گزر رہا تھا۔ ملتان کی طرح بلکہ اب تو اس سے بڑھ کر بالا خانے کی رونق قائم ہو گئی۔ اور مہ و سال
کی گردشوں میں ملتان اور ماضی دونوں دلدار بیگم کو یکسر بھول گئے کہ اب وہ خود ایک بالا خانے کی
مالکن اور ہدایت کار تھی۔ تین خوبصورت چہروں اور جسموں والی بیٹیاں اس کے ورثے کو سنبھالنے
کیلئے تیار کی جا رہی تھیں۔

یہاں تک سرگزشت سنا کر دلدار بیگم لمبی چپ میں چلی گئی۔ ویٹر کھانا میز پر سجا کر چلا گیا
تھا۔ ارشد نے اصل بات کی طرف آ جانے کیلئے دلدار کو سانس لینے کا وقفہ دینا مناسب سمجھا لیکن
ساجدہ خاصی بے قرار تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ پھوپھا کے پیر بھائی کے باقی قصے کا بھی جلد از جلد پتہ
چل جائے۔ دلدار بیگم اس کی نظروں کی بے چینی بھانپ گئی۔ تینوں پھر بہت دھیمی رفتار سے کھانا
کھاتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

دلدار بیگم کی زبان سے انہیں معلوم ہوا کہ کچھ دن پہلے وہ ایک جمعرات کی شب داتا
صاحب کو سلام کرنے گئی ہوئی تھی۔ وہاں کار میں بیٹھتے ہی جب گھر لوٹنے لگی تو ایک مردانہ آواز
نے اسے چونکا دیا۔

''داری!'' کسی نے اسے اس کی جوانی کے دور کے نام سے پکارا تھا۔ اس نے ڈرائیور کو کہہ کر گاڑی
رکوالی۔ نظروں کے سامنے اس دور کا محبوب اور آج کا ایک باریش بزرگ کھڑا تھا۔ دونوں نے اتنی
لمبی مدت بعد بھی ایک دوسرے کو پہنچاننے میں لمحہ بھر تاخیر نہیں کی۔ داری کار سے نکلنے لگی مگر بزرگ
نے روک دیا۔

اتنا کہا تم مجھے اپنے گھر کا پتہ بتا دو، میں خود آ جاؤں گا، اس وقت میرا ایک انتہائی عزیز
دوست میرے ساتھ ہے۔ وہ کتابوں کی ایک دوکان پر کھڑا میرا انتظار کر رہا ہوگا۔ یہ تھی ۳۷ برس
بعد داری اور ان صاحب کی اچانک ملاقات جس نے انہیں ہر رات گئے داری کے بالا خانے پر
آنے کیلئے مجبور کر دیا اور ان ہی پچھلے دنوں میں داری کو ان سے معلوم ہوا کہ تشدد دھمکیوں اور
بالآخر چال بازیوں سے پیدا کی ہوئی جدائی نے جب داری کو تھانیدار کی تسکین ہوس کا ذریعہ بنایا

ہوا تھا تو اس زمیندار زادے نے بھی ذلت اور گناہوں کے عروج پر پہنچ کر ایک ایسے صاحب نظر شخص کی نگاہ التفات پالی جو ملتان کے نزدیک اپنی تھوڑی سی زرعی زمین پر خود ہل چلاتا تھا۔ ٹھوکریں کھا کھا کر اتنا بے دم ہو چکا تھا کہ شاید اٹھ ہی نہ پاتا مگر اس اللہ والے کاشتکار نے اپنا دست شفقت بڑھایا اور سہارا دے کر کھڑا کر دیا۔ اور پھر وہ زمیندار زادہ توبہ و استغفار کی راہ پر چل پڑا۔

''انتہائی حیرت کا مقام ہے'' ساجدہ نے کہا ''یہ شخص اپنی ساری توبہ و استغفار بھول کر آپ کو ایک نظر دیکھتے ہی بالا خانے کی طرف چل نکلا۔''

''ہاں بی بی!'' دلدار بیگم نے کہا ''تم لوگوں کی حیرت بجا ہے مگر اس نے خود میرے سامنے اعتراف کیا ہے کہ ۳۷ برس پہلے محبت کی جو آگ اس کے دل میں بھڑکی تھی، وہ اس کے بھٹکنے کے دور میں اس کی روح کے کسی کونے میں دبک کر بیٹھ رہی تھی۔ وہ دور صرف اور صرف اس کے بدن کی بیداری کا تھا۔ پھر دوسرا دور آیا جب روح اس کے مرشد کے فیض سے یکسر جاگ اٹھی اور اس نے ریاضتیں وظیفے، مراقبے کر کر کے اور بدن کو سزا دے دے کر بے ہوش کر دیا تھا مگر اس شب داتا صاحب کے باہر اسے دیکھتے ہی آتش عشق کا وہ شعلہ پوری شدت سے بھڑک اٹھا۔''

''یوں کہیں کہ اس دور کا زمیندار زادہ دوبارہ زندہ ہو اٹھا ہے!'' ساجدہ نے کہا۔ ''تم خاصی سمجھدار ہو بی بی!'' داری نے مسکرا کر کہا ''صحیح کہا تم نے، زمیندار زادہ واقعی پھر سے جی اٹھا ہے لیکن ساتھ ہی اس کی برسوں پہلے کی خواہش بھی۔ وہ مجھے پہلے والی داری بنا کر اپنے گھر لے جانا چاہتا ہے۔ مجھے اور میری بیٹیوں کو بالا خانے کی دلدل سے نکال کر اپنی حفاظت اور باوقار زندگی دینا چاہتا ہے۔ تم لوگ پوچھتے تھے کہ یہ بزرگوار کیوں آتے ہیں کیا کرنے آتے ہیں بالا خانے پر؟ تو سن لو کہ وہ ناچ گانے کی محفل ختم ہونے کے بعد آیا کرتے ہیں اور مجھ کو اور میری بیٹیوں کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نصیحت کرنے، اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان سنانے، پھر گھنٹے ڈیڑھ بعد تھک ہار کر واپس داتا صاحب چلے جاتے ہیں۔''

''یہ بتاؤ دلدار'' ساجدہ پوچھنے لگی ''تمہارے اندر محبت کا وہ شعلہ بالکل بجھ گیا ہے کیا؟''

''بجھا نہیں ہے بی بی!'' داری نے آہ بھر کر کہا ''بلکہ میری آج کی مجبوریوں سے جنگ کر رہا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ دونوں میں سے کون جیتے گا۔'' پھر یوں ہوا کہ شاکر نے ایک شب ساجدہ کو بتایا کہ وہ اور ارشد بالا خانے گئے تھے اور وہاں کسی الماس بیگم کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ دلدار بیگم اپنی تینوں بیٹیوں کو لے کر ملتان چلی گئی ہے اور اس نے کسی بوڑھے زمیندار سے نکاح پڑھوا لیا ہے اور یوں بھی ہوا کہ بقول پھوپھا پیر بھائی رخصت ہوتے وقت کہہ گئے تھے کہ پیر و مرشد فرمایا کرتے تھے کہ اصل تقویٰ دنیا سے کٹ کر مصلے پر بیٹھ رہنا نہیں، دنیا کی مقناطیسی کے نزدیک رہ کر بھی اس کے ساتھ جڑنے سے خود کو بچانا ہے۔ نہ جانے میں کیوں پیر و مرشد کے قول کو بھولے رہا!

(بحوالہ: حکایت)

جنات اور شیاطین کے پراسرار حالات

تعارف

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انسان جس طریقہ سے دشمنوں سے محصور ہے۔ اگر خدا کی طرف سے اس کی حفاظت کیلئے فرشتے مقرر نہ ہوں تو جنات، سباع، بہائم، طیور و وحوش اور حشرات الارض اس کو کھا جائیں مگر بنی نوع انسان پر خدا کا یہ خاص کرم و احسان ہے کہ اس نے بلالحاظ مذہب و ملت ہر انسان کی حفاظت کیلئے فرشتوں کی ایک بڑی بھاری جماعت مقرر فرما دی ہے جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے غرض ہر حالت میں جنات سباع بہائم حشرات الارض وغیرہ سے اس کی حفاظت کرتی ہے اس محافظ دستہ کی موجودگی میں کسی دشمن کی مجال نہیں کہ انسان کو ستا سکے یہ بات دوسری ہے کہ کسی عارض کی بنا پر ان دشمنوں کے ہتھے چڑھ جائے۔

ان تمام دشمنوں میں، ماسوا جنات کے سب نظروں سے دیکھے جاسکتے ہیں ان کا عمل مشاہدہ کیا جاسکتا ہے مگر جن ایسا خطرناک اور قوی دشمن ہے کہ نہ وہ کسی انسان کی نظر میں آسکتا ہے اور نہ اس کے حملوں اور شرارتوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ جن کا مادہ تخلیق چوں کہ آگ و ہوا ہے اسلئے وہ اپنی لطافت کے اعتبار سے اتنا سریع السیر اور قوی القدرت ہے کہ نہ اس کا تعاقب ممکن ہے۔ اور نہ اس کے حملہ کی مدافعت ہی کی جاسکتی ہے۔

انہی جنات میں ایک قوی ترین جن ابلیس بھی ہے جو خصوصیت سے بنی آدم کا دشمن ہے۔ اسی کی شرارتوں سے بنی آدم ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل۔ خانہ برباد بے آبرو ہوتے ہیں۔ نہ اس کی ایذا رسانی کے کوئی انتہا ہے نہ اس کی دشمنی کا کوئی ٹھکانہ ہے نہ کوئی اس کو گرفتار کرسکتا ہے نہ کوئی اس کو بس میں کرسکتا ہے۔ نہ اس کا قتل کرنا ہی ممکن ہے کہ اس کے ناپاک وجود سے دنیا پاک ہو جائے اور دنیا کو امن چین کا سانس لینا نصیب ہو اس کو تو خدا کے ہاں سے قیامت تک کیلئے کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے عمر پٹہ لے رکھی ہے دندناتا پھرتا ہے کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ نہ

انسانوں کی کثرت تعداد ہی اسے مرعوب کرسکتی ہے کیوں کہ اس کی ذریت اور سوار پیادوں کی تعداد انسانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے نہ ایٹم بم ہی اس کی ہلاکت کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔ یہ دشمن ان پڑھ یا جاہل بھی نہیں کہ عالموں کی رنگین بیانیوں سے مرعوب ہو جائے اس کا علم بھی دنیا کے عالموں سے کہیں زیادہ ہے یہ بڑا پکا ملاں بڑا پکا عالم بڑا زبردست سیاست داں، بہت بڑا سائنس داں، بڑا زبردست مدبر و مفکر اور زبردست فن کار ہے یہ دشمن مان سنگھ ڈاکو کی طرح گروہ بند نہیں۔ کہ پولیس کی جمعیت اس کو محاصرہ کرکے گولی کا نشانہ بنا سکے یہ دنیائے کفر و سلطنت کا شہنشاہ اعظم اور بے پناہ قوت و طاقت کا مالک ہے۔ ابلیس کی یہ حکومت اور فرماں روائی کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے ورنہ خدا کی خدائی میں کسی کی کیا مجال کہ امور قدرت میں دخل انداز ہو سکے۔

دنیا انسان کے لئے امتحان گاہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ یا جنت کی صورت میں ظہور میں آئے گا۔ امتحان گاہ میں آنے کے بعد انسان کیلئے ایک ایسی قوت کا وجود لازمی تھا جو اس کو برائی کی طرف راغب کرتی۔ اگر انسان کی تائید و حمایت کیلئے صرف قوت خیر ہی ہوتی اور قیامت کے بعد کچھ لوگ جنت میں اور کچھ دوزخ میں بھیج دئے جاتے تو یہ فعل سراسر عدالت کے خلاف ہوتا قدرت نے جہاں شر انگیزی کیلئے ابلیس کو مقرر کیا اور اس کا اثر قبول کرنے کیلئے ہر انسان میں نفس کو پیدا کیا وہاں خیر کی ترغیب دینے کیلئے ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ بھی موکل کر دیا جو اس کو خیر اور نیکی کی ترغیب دیتا رہے۔

قدرت کے اس غیبی نظام سے شقاوت و سعادت کیلئے دو راہیں کھل گئیں آگے انسان کا کام ہے کہ وہ ان دونوں میں سے جون سی چاہے راہ اختیار کرے۔ دنیا میں شاید ہی کوئی بدبخت ہو جو اپنے حال و مستقبل کی بہبودی کا خواہش مند نہ ہو اسلئے عامۃ المسلمین بلکہ تمام بنی آدم کی معلومات اور ان کے احوال و استقبال کی اصلاح کیلئے اس کتاب میں جن و ابلیس کی شرارتوں کا وہ کچا چٹھا بیان کیا گیا ہے جس کو پڑھ کر آپ پڑھ کر سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اس دشمن انسانیت کو زیر کرنے کیلئے کون سا حربہ استعمال میں لایا جائے۔ اس کتاب کے آخر میں اس مخفی دشمن کو زیر کرنے

کیلئے ان مخفی اور تباہ کن ہتھیاروں کا تذکرہ بھی ہے جن کے حملہ کا جن یا ابلیس تاب نہیں لاسکتا اس کو راہ فرار کے سوا اور کوئی ذریعہ نجات نظر نہیں آتا۔ وما توفیقی الا باللہ

جنات اور فرشتے

مادہ پرست اور ملاحدہ فرشتے اور جنات کے وجود کے قائل نہیں۔ کیونکہ جو چیز محسوس اور مشاہدہ میں نہ آسکے اس کا وجود فرضی و عقلی ہے اسلامی تعلیم کی رو سے یقین و اعتقاد کے درجہ میں جنات اور فرشتوں کے وجود اور ان کو مستقل مخلوق الٰہی سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن و احادیث میں ملائکہ اور جنات کا ذکر قرآن کریم میں ۱۱۸ جگہ حسب تفصیل ذیل موجود ہے۔

ملائکہ کا ذکر

سورہ	تعداد
سورہ بقرہ	۱۰ آیتوں میں
آل عمران	۸ آیتوں میں
نساء	۴ آیتوں میں
انعام	۵ آیتوں میں
اعراف	۲ آیتوں میں
انفال	۳ آیتوں میں
ہود	۲ آیتوں میں
یوسف	۱ آیت میں
رعد	۲ آیتوں میں
حجر	۴ آیتوں میں
نحل	۵ آیتوں میں
اسراء	۴ آیتوں میں
کہف	۱ آیت میں
طٰہٰ	۱ آیت میں

جنات کا ذکر

سورہ	تعداد
انعام	۴ آیتوں میں
اعراف	۲ آیتوں میں
ہود	۱ آیت میں
حجر	۱ آیت میں
اسراء	۱ آیت میں
کہف	۱ آیت میں
نمل	۲ آیتوں میں
سجدہ	۱ آیت میں
سباء	۳ آیتوں میں
صافات	۱ آیت میں
فصلت	۲ آیتوں میں
احقاف	۲ آیتوں میں
ذاریات	۱ آیت میں
رحمٰن	۵ آیتوں میں

انبیاء	۱ آیت میں	جن	۶ آیتوں میں
حج	۱ آیت میں	ناس	۱ آیت میں
مومنون	۱ آیت میں		
فرقان	۴ آیتوں میں	فصلت	۱ آیت میں
سجدہ	۱ آیت میں	شوریٰ	۱ آیت میں
احزاب	۲ آیتوں میں	زخرف	۳ آیتوں میں
سباء	۱ آیت میں	محمد	۱ آیت میں
فاطر	۱ آیت میں	نجم	۲ آیتوں میں
صافات	۱ آیت میں	تحریم	۱ آیت میں
ص	۲ آیتوں میں	الحاقہ	۱ آیت میں
زمر	۱ آیت میں	المعارج	۱ آیت میں
مدثر	۱ آیت میں	الفجر	۱ آیت میں
النباء	۱ آیت میں	القدر	۱ آیت میں

ملائکہ اور جن اگرچہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلاشبہ مستقل مخلوق ہیں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے مشاہدہ میں بسا اوقات غلطی کا امکان رہتا ہے بلکہ بارہا ہوتا ہے لیکن وحی الٰہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں اسلئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں۔ عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملائکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے کہ کسی چیز کا محسوس یا مشاہدہ نہ ہونا اس کے عدم کو مستلزم نہیں۔ بجلی روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجودہ مادی دنیا میں کون بے وقوف انکار کر سکتا ہے ان چیزوں کے وجود کا علم آثار و علامات کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے بجلی مقناطیس یا روشنی کی اصل حقیقت سے کون واقف ہے۔

انسان، ملائکہ اور جنات میں فرق

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارضی وسماوی مخلوق کو پانچ مختلف قوی عقل ہم خیال، شہوت و غضب سے ترکیب دے کر پیدا کیا ہے۔ ترکیب دے کر پیدا کیا ہے۔ ترکیب کیفیت کی نسبت سے مخلوقات عالم کی چار قسمیں ہیں۔

☆ **(پہلی قسم)** تو وہ ہے جن کی عقلی قوت وہم وخیال اور شہوت وغضب پر غالب ہے اور یہ چاروں اس کے محکوم ہیں۔ عقلی قوت کے سامنے ان چیزوں کا حکم بے حقیقت ہے۔ جس طرح مردہ غسل دینے والے ہاتھ میں ہر طرح سے مطیع وفرماں بردار ہوتا ہے اسی طرح یہ چاروں قوتیں عقلی قوت کی مطیع ومنقاد ہیں۔ اس مخلوق کا نام فرشتہ یا روحانیات ہے اصطلاح شرح میں اس مخلوق کو ملائکہ ارواح یا ملکوت اور فارسی میں سروش اور ہندی میں دیوتا کہتے ہیں۔ مخلوقات عالم کی یہ نوع ہر قسم کے خطا وگناہ سے معصوم اور پاک ہے اور کھانے پینے عورت کی خواہش اور اس قسم کی جنیس چیزوں کی بھی محتاج نہیں۔ قوت عقلیہ کے غلبہ کے باعث وہ جس صورت میں چاہیں متشکل ہو سکتے ہیں۔

☆ **(دوسری قسم)** وہ جان دار ہیں جن کی عقل، شہوت۔ وغضب پر وہم وخیال اس درجہ غالب ہے کہ ان کا ہر فعل اختیاری عقل شہوت اور غضب قوت وہم وخیال کے تابع ہے۔ اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے۔ مادہ کی لطافت کی وجہ سے یہ مخلوق بھی تغیر بھی تغیر وتبدل صورت وشکل پر قادر ہے۔ وہم وخیال کی قوت سے یہ مخلوق اپنے لئے جسم کثیف وثقیل ترتیب دے کر مختلف خوف ناک سے خوف ناک صورت میں متشکل ہو سکتی ہے اس قسم میں سے جو مخلوق خلق اللہ کو ستاتی ہے اس کو عربی زبان میں شیطان اور غیر مضر افراد کو جن کہتے ہیں اس مخلوق میں بعض باتیں صنف اول کی یعنی برائی بھلائی کو سمجھنا وغیرہ) اور بعض باتیں قسم ثالث کی (مثلاً کھانا پینا عورتوں کی خواہش اور دیگر حیوانی خصائص) پائی جاتی ہیں اسلئے مخلوقات کی یہ قسم بھی شرعاً احکام الٰہی کی مکلف ہے۔

☆ **(تیسری قسم)** وہ جان دار ہیں جن کے عقل وہم وخیال پر شہوت اور غضب غالب ہے۔ عقل کا تو گویا نام ہی نہیں ایسے جان داروں کا نام حیوان ہے جن جن حیوانات میں شہوت کا غلبہ ہے ان کا

نام بہائم ہے اور جن پر غضب غالب ہے اس کا نام سباع یا درندہ ہے۔

تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام

پہلی قسم کی مخلوق چوں کہ ہر قسم کی خطا اور نافرمانی سے پاک تھی۔ اس لئے ان کے رہنے کا مقام آسمان مقرر کیا گیا عالم کا انتظام اور اس کی آرائش کی تدبیریں ان کے سپرد کی گئیں اور دوسری قسم یعنی جنات کو زمین پر آباد کیا گیا۔ نباتات ومعاون یعنی اگنے اور بڑھنے والی چیزیں جیسے درخت اور گھاس اور زمین سے خود بخود پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً سونا چاندی لوہا وغیرہ اور تمام حیوانات چرند و پرند ان کے تصرف واختیار میں دیئے گئے۔ جنات کے جسم اور ارواح چوں کہ طبیعت کے اعتبار سے ملائکہ کی ارواح وابدان کے قریب ہیں اسلئے اس قسم کے واسطے قدرتی طور پر یہ بات ممکن ثابت ہوئی کہ وہ عالم ملکوت یعنی فرشتوں سے بعض غیب کی باتیں معلوم کر سکیں یا ان کی محفلوں اور مجلسوں میں شریک ہو سکیں۔

ان تینوں قسموں کی پیدائش کے بعد حق تعالی نے چوتھی قسم پیدا فرمائی۔

☆ (چوتھی قسم) یعنی انسان کو خلعت وجود پہنایا اور یہ قسم ان تینوں قسموں سے مرکب ہو کر معجون کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اس مخلوق کو عقل ووہم وخیال شہوت وغضب اعتدال کے ساتھ عطا کیا گیا اسی سبب سے اس کو زمین کی خلافت عطا ہوئی غیب کے علوم ملائکہ کے واسطہ سے اس قسم پر نازل فرمائے گئے اور تمام حیوانات نباتات اور معاون اس کے تابع فرمان بنا دیئے گئے۔

جنات کی پیدائش

اور

ان کی ڈیڑھ لاکھ سالہ زندگی کی روئداد

جن

اہل عرب از روئے لغت جن ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو نظر نہ آ سکے۔ فرشتے بھی ہمیں نظر نہیں آتے اسلئے اہل عرب فرشتوں کو جن کہتے ہیں۔ بہشت بھی ہماری نظر سے پوشیدہ ہے۔ اسلئے لغت عرب میں بہشت کا نام جنت ہے۔

جن کے اصطلاحی معنی

لیکن جن اصطلاح کے اعتبار سے اللہ کی اس مخلوق کا نام ہے جس کو قدرت نے آگ کے شعلوں سے پیدا کیا ہے اور وہ اپنے مادہ کی لطافت کے اعتبار سے ایسی قوت واختیار رکھے ہوئے ہیں کہ وہ حسب منشا ہر صورت میں متشکل ہو سکتے ہیں:

جنات کی پیدائش آگ سے

عبدالواحد بن مفتی نے عجائب القصص میں جنات کے متعلق لکھا ہے۔ جنات کی پیدائش کا واقعہ یہ ہے اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ایک آگ پیدا فرمائی تھی اس آگ میں نور بھی تھا۔ اور ظلمت بھی۔ نور سے فرشتے پیدا کئے اور دھوئیں سے دیو (شیاطین) اور آگ سے جنات کو پیدا کیا۔ چوں کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے تھے۔ وہ بالطبع اطاعت الہی میں مصروف ہو گئے۔ دیو (شیاطین) چونکہ ظلمت سے پیدا ہوئے تھے اسلئے وہ اضطراری طور پر کفر ناشکری تمرد اور سرکشی میں پڑ گئے۔ جنات کے مادہ میں چونکہ نور اور ظلمت دونوں چیزیں تھیں اس لئے ان میں سے بعض نور ایمان سے

شرف اندوز ہوئے اور بعض حکم الٰہی سے کفر وگمراہی میں مبتلا ہوگئے۔

تاریخ القدس والخلیل میں قاضی مجیدالدین حنبلی نے آیت متذکرہ کی تفسیر میں حضرت وہب بن منبہ کی روایت نقل کی ہے۔ ''اللہ تعالیٰ نے نار سموم پیدا کیا اور یہ وہ آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جن کو پیدا کیا'' اللہ کے قول والجان خلقناہ من نار السموم کے یہی معنے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس جان سے ایک عظیم مخلوق پیدا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جان کا نام مارج رکھا اور اس کیلئے ایک بیوی مرجہ نام کی پیدا کی اس جوڑے سے جنات کی نسل بڑھی اور ان کے بہت سے قبیلے پیدا ہوگئے تھے۔

روایت متذکرہ بالا سے اتنی بات اور زیادہ معلوم ہوئی کہ جنات کی پیدائش بھی اس عالم میں اسی طرح سے ہوئی تھی جس طرح حضرت آدم سے بنی نوع انسان پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فتح العزیز میں جنات کی پیدائش کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے جس کے وہم وخیال کی طاقت عقل وشہوت اور غضب پر غالب ہے اور یہ غلبہ اس حد تک ہے کہ ان کے ہر اختیاری فعل میں عقل۔ شہوت یا غضب ان کے وہم وجان کے تابع ہو کر رہتی ہے۔ اور اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے مادہ کی لطافت کے اعتبار سے اس مخلوق کے جسم انسان کی روح ہوائی کے مشابہ ہیں جنات کے جسم اور انسان کی روح ہوائی تو عناصر اربعہ کا خلاصہ ہوتی ہے اور جنات کے جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہوتے ہیں۔

جنات انسان کی ہوائی روح کی طرح لطیف ہیں

ہر سہ حوالجات متذکرہ بالا سے یہ حقیقت تو واضح ہوگئی کہ جنات آگ سے پیدا شدہ مخلوق ہے۔ رہ گئی یہ بات کہ جنات اپنی صورت وشکل حسب منشا کیوں کر تبدیل کر لیتے ہیں اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

چونکہ جنات کا ظاہری جسم انسان کی روح ہوائی کی طرح لطیف ہے روح کے ساتھ اختلاط سے اصل کی لطافت اور بھی بڑھ جاتی ہے یہی سبب ہے۔ کہ ان کا جسم مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔ ظاہری جسم کا تغیر خوف یا گھبراہٹ کے عالم میں یا سرور ومسرت کے موقعہ پر انسان میں بھی مشاہد ہے۔ بہر حال یہ مخلوق کبھی اصلی صورت پر باقی رہ کر مسامات اور رگوں کے ذریعہ جسم انسانی میں داخل ہو کر تغیرات کا باعث ہوتی ہے اور کبھی کوئی کثیف جسم اختیار کر کے اچھی بری یا ہولناک شکل میں ظہور میں آتی ہے۔

آدم سے پہلے زمین پر جنات ہی آباد تھے

حضرت آدم کی پیدائش سے تقریباً سوا لاکھ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کر کے زمین پر آباد کیا تھا دنیا میں جنوں کی نسل کی بود وباش کے لئے جگہ نہ رہی تو حق تعالیٰ نے کچھ جنات کو ہوا میں رہنے کیلئے جگہ عطا فرمائی اور کچھ جنات پہلے آسمان پر رہنے لگے۔

وہب بن منبہ کی طویل روایت کا ایک حصہ یہ ہے:

جنات کی افزائش نسل کا یہ عالم تھا کہ ایک حمل سے ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی جب ان لوگوں کی تعداد ۷۰ ہزار ہوگئی اور بیاہ شادی کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ان کی اولاد کی کوئی حد وحساب نہ رہا۔ ابلیس نے بھی بنو الجان کی ایک لڑکی سے شادی کر لی۔ اس کے بھی بہت سی اولاد پیدا ہوئی جب جن اور شیطان کی نسل کیلئے دنیا میں رہنے کیلئے جگہ نہ رہی تو اللہ تعالیٰ جن کو تو ہوا میں رہنے کیلئے مقام عطا فرمایا اور ابلیس اور اس کی اولاد کو پہلے آسمان میں رہائش کیلئے دی اور ان دونوں کو اپنی اطاعت و عبادت کا حکم بھی دیا۔ اب چوں کہ زمین خالی ہو چکی تھی۔ زمین پر خدا کا کوئی ذکر کرنے والا نہ رہا تھا تو آسمان اپنی بلندی اور رہنے والوں کی نسبت زمین پر فخر کرنے لگا۔

جنات کا خبث باطن اور زمین پر شر و فساد کا آغاز

ہوا میں رہتے رہتے جب شیاطین گھبرائے تو انہوں نے حق تعالی سے درخواست کی کہ ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ حق تعالی نے از راہ لطف و کرم اجازت عطا فرمادی اور ان سے عہد و میثاق لے کر تاکید مزید کی کہ زمین پر رہ کر میری عبادت سے غافل نہ ہو جانا شیاطین اپنی شرارت سے کب باز آنے والے تھے عرصہ زمین پر رہنے کے بعد وہ طوفان بے تمیزی مچایا کہ زمین نے بھی پناہ مانگ لی۔

اس کے بعد شیاطین نے حق تعالی سے زمین پر رہنے کی اجازت مانگی اللہ نے اجازت دے دی اور ان سے اپنی عبادت و اطاعت کا عہد لے لیا شیاطین ایک طویل زمانہ تک خدا کی اطاعت کرتے رہے اس کے بعد گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ ناحق خونریزی شروع کر دی۔ زمین نے جنات کی شرانگیزی سے پناہ مانگتے ہوئے حق تعالی سے فریاد کی اللہ العالمین بہتر تو یہی تھا کہ آپ شیاطین کو میری پشت پر آباد نہ کرتے۔

اللہ کے پیغمبروں کی آمد

زمین کی فریاد اور نالہ وزاری سن کر حق تعالی نے زمین کو تسلی دی کہ میں ان شریروں کی ہدایت کیلئے اپنے رسول بھیجوں گا۔ چنانچہ حق تعالی نے جنات کی ہدایت کیلئے ۸۰۰ رسول بھیجے۔ مگر جنات نے کسی ایک رسول کی بھی صحیح طور پر اطاعت نہ کی۔ حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ نے جنات میں سے سب سے پہلے جس نبی کو ہدایت کیلئے بھیجا تھا ان کا نام عامر بن عمیر بن الجان تھا جنات نے ان کو قتل کر دیا ان کے بعد صاعق بن ماعق بن مارد بن الجان کو مبعوث کیا تو وہ بھی جنات کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

جنات میں ۸۰۰ نبی مبعوث اور سب شہید ہوئے

روایت متذکرہ بالا میں حضرت احبارؓ نے فرمایا ہے۔ جنوں کی سرکشی اور بدکرداری کو دیکھتے ہوئے حق تعالی نے ۸۰۰ نبی ۸۰۰ سال میں بھیجے ہر سال ایک نبی آتا رہا اور جنات اس کو قتل کرتے

کتاب القصص میں جنات میں انبیاء کی بعثت اور جنات کی کفر و سرکشی کا حال اس طرح لکھا ہے: جس وقت زمین پر جنات کی آبادی بڑھ گئی حق تعالی نے ان کو اپنی عبادت کا حکم دیا جنات حکم الہی میں کمر بستہ رہے۔ جس وقت جنات کو دنیا میں آباد ہوئے ۳۶ ہزار سال گزر گئے تو کفر اختیار کر کے مورد عذاب الہی بنے حق تعالی نے تمام متکبروں کو ہلاک کر دیا اور باقی ماندہ نیک بخت افراد میں سے ایک شخص کو حاکم بنا کر نئی شریعت عطا فرمائی دوسرا دور یعنی مزید ۳۶ ہزار سال پورے ہونے کے بعد پھر گمراہی اور نافرمانی اختیار کی اس بار بھی عذاب الہی نے ان کو ٹھکانے لگا دیا، جو لوگ بچ رہے ان میں سے پھر ایک شخص کو حق تعالی نے ایک صاحب کو حاکم بنایا تیسرا دور ختم ہوتے ہی پھر فتنہ فساد کا اور شروع ہو گیا حق تعالی کا غضب نازل ہوا نافرمان لوگ ہلاک کر دیئے گئے باقی ماندہ نیک لوگوں میں سے پھر حق تعالی نے ان کی اصلاح کیلئے ایک شخص کو مقرر کیا جب تک یہ شخص زندہ رہا جنات کو دعوت و تبلیغ کرتا رہا اس شخص کی وفات کے بعد جب جنات میں کوئی نیک شخص باقی نہ رہا زمین پر شریر جنات کے سوا کسی نیک جن کا وجود نہ رہا تو حق تعالی نے فرشتوں کی فوج بھیج کر اشرار جنات کا قتل عام کر دیا بے شمار ہلاک ہو گئے جو بچ گئے وہ پہاڑوں اور غاروں میں جا چھپے۔ یہ ہے جنات کی ایک لاکھ ۴۴ ہزار کی تاریخ اور ان کی سیاہ کاری کے کارنامے۔

جنات پر خدا تعالیٰ کا قہر و غضب

علم اور تحمل کی بھی حد ہوتی ہے جب ۸۰۰ سال کی طویل جدوجہد کے باعث جنات بدکاری سے باز نہ آئے تو حق تعالیٰ نے آسمان اول پر رہنے والے جنات کو زمین پر رہنے والے جنات کے قتل عام کیلئے بھیجا اس فوج کا سپہ سالار ابلیس تھا۔ ابلیس نے زمین پر آتے ہی جنات کو ٹھکانے لگا دیا۔ حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں:۔

غرض جنات نے جب رسولوں کے احکام کی خلاف ورزی کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر رہنے والے جنات کو حکم دیا کہ تم زمین پر جا کر جنات کو قتل کر دو اور ابلیس کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا ابلیس کی فوج نے زمین پر آتے ہی قتل عام شروع کر دیا۔ جنات بھاگ پڑے ایک مقام پر پناہ گزین ہوئے تو وہاں آگ آ کر ان کو جلا گئی زمین پر ابلیس نے اس مرتبہ اس قدر عبادت کی کہ باید و شاید۔

ابلیس کی روحانی ترقی اور فرشتوں میں شمولیت

فرشتوں کی صف میں

ابلیس چونکہ عبادت الٰہی کا دلدادہ تھا اس کا کل وقت عبادت میں گزرتا تھا خدا تعالیٰ نے اس کو آسمان پر بلا لیا۔ فرشتے اس کی عبادت دیکھ کر ششدر رہ گئے فرشتوں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایسا عبادت گزار اور فرماں بردار بندہ فرشتوں میں شامل کیے جانے کے لائق ہے۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کی درخواست پر غور فرما کر ابلیس کو فرشتوں کی جماعت میں شامل کر لیا ابلیس ایک ہزار سال تک پہلے آسمان پر رہا عبادت کا ذوق وشوق چوں کہ روز افزوں تھا حق تبارک وتعالیٰ نے اس کو ترقی عطا فرما کر دوسرے آسمان پر اٹھا لیا۔ یہاں بھی عبادت کرتا رہا پھر وہاں سے اسے تیسرے آسمان پر اٹھا لیا۔ یہاں بھی عبادت کرتا رہا پھر وہاں سے اسے تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ غرض اسی طرح عبادت کرتے کرتے اور ترقی حاصل کرتے کرتے ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔ رضوان کی سفارش پر ابلیس کو جنت میں داخلہ کی اجازت مل گئی اور شیطان بصد اعزاز واحترام جنت میں رہنے لگا۔

ابلیس جنت میں پہنچ کر بھی عبادت کرتا رہا فرشتوں کی تعلیم وارشادات کے فرائض انجام دیتا رہا۔ ابلیس کے درس وخطابت کی یہ شان تھی کہ عرش کے نیچے یاقوت کا منبر بچھایا جاتا تھا سر پر نور کا پھریرا فضا میں لہراتا تھا۔

زمین پر پھر جنات کا عمل دخل

ابلیس کے ہاتھوں قتل عام ہونے سے بچ کر تھوڑے بہت پہاڑوں میں روپوش ہو کر بچ گئے تھے اس واقعہ کے ایک طویل عرصہ کے بعد پھر زمین پر آ کر آباد ہو گئے۔ کچھ دنوں تک تو وہ راہ راست پر قائم رہے۔ خدا کی اطاعت کرتے رہے مگر چوں کہ ان کی فطرت میں شر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا

وہ پھر خدا سے باغی ہو گئے اور زمین پر فتنہ وفساد برپا کرنے لگے۔

جنات کی ہدایت کیلئے ابلیس کی آمد

فرشتے دنیا والوں کے حالات سے باخبر تھے۔ ابلیس بارگاہ الوہیت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے شریر اجنہ کی ہدایت کیلئے زمین پر جانے کی اجازت عطا کی جائے۔ ابلیس فرشتوں کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ زمین پر آ گیا۔

ابلیس کے قاصدوں کا قتل

ابلیس نے زمین پر آ کر انہی لوگوں میں سے ایک شخص کو اپنا ایلچی بنا کر جنوں کے پاس بھیجا جنات نے اسے قتل کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوسرا قاصد بھیجا وہ بھی قتل کر دیا گیا ابلیس کے متعدد قاصد قتل ہو گئے۔ ایک قاصد کسی طرح جان بچانے میں کامیاب ہو سکا اس نے اس شریر قوم کے پورے حالات بیان کئے۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی۔ فرشتوں کی ایک بھاری جمعیت اس کی مدد کیلئے آ گئی۔ فرشتوں کی فوج نے جنات کا اس قدر قتل عام کیا کہ ساری زمین خالی ہو گئی۔ بہت تھوڑے سے پہاڑوں میں چھپ کر جان بچانے میں کامیاب ہوئے جنات سے زمین پاک ہو جانے کے بعد حق تعالیٰ نے ابلیس کو زمین کی خلافت عطا فرمائی۔ اب تو اس کی یہ حالت تھی کہ وہ کبھی زمین پر عبادت کرتا نظر آتا۔ کبھی ساتویں آسمان پر کبھی جنت میں۔

لوح محفوظ کی تحریر اور فرشتوں کا غم

اسی دوران میں فرشتوں کی ایک جماعت کی نظر لوح محفوظ پر پڑی تو لکھا نظر آیا کہ مقرب اللہ کا ایک مقرب بندہ ابدی لعنت میں گرفتار ہونے والا ہے۔ فرشتے اس تحریر کو پڑھ کر گھبرا گئے۔ گھومتے پھرتے ابلیس کے پاس پہنچے چہروں پر غم وفکر کے آثار نمایاں تھے ابلیس نے پوچھا کیا بات ہے کیوں غمگین ہو؟ فرشتوں نے لوح محفوظ کی تحریر کا مضمون سنا کر ابلیس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ کی دعا کی برکت سے یہ بلا ہم پر نازل نہ ہو۔ ابلیس نے جواب دیا کہ یہ تحریر تمہارے متعلق نہیں ہے یہ تحریر بہت عرصہ ہوا میری نظر سے بھی گزر چکی ہے۔

عجائب القصص میں ہے کہ ایک روز ابلیس کو لوح محفوظ پر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لکھا نظر آیا تو اس نے حیرت واستعجاب سے حق تعالیٰ سے دریافت کیا شیطان رجیم کون ہے؟ حکم ہوا وہ بھی ہمارا ایک بندہ ہے جس کو میں نے ہر طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے مگر غرور وتکبر کی وجہ سے ذلیل وخوار ہو جائے گا۔ ابلیس نے کہا یا الٰہی مجھے اس بندہ کی صورت دکھا دے میں اسے قتل کر ڈالوں حکم ہوا ہاں تو بھی اسے دیکھ لے گا۔ اس کے بعد شیطان کی یہ حالت تھی کہ وہ سجدہ میں خود شیطان پر لعنت بھیجا کرتا تھا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد

جنات کے وجود سے زمین کا پاک ہو جانا کوئی معمولی کارنامہ نہ تھا جس پر فخر نہ کیا جا سکتا۔ ابلیس بھی اس کارنامہ سے مغرور ہو گیا اور وہ اپنی ہستی کو مافوق الفطرت ہستی تصور کرنے لگا۔ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اس سے کوئی ظاہر اور مخفی بات پوشیدہ نہیں۔ ادھر ابلیس کے دماغ میں انانیت کا تصور آیا اور ادھر فرشتوں کو حکم ہوا۔ ”میں مٹی سے ایک آدمی پیدا کرنے والا ہوں جب اس

میں روح پڑھ جائے تو اس کو سجدہ کرنا۔" فرشتوں کو جب ارادہ الٰہی کا علم ہوا۔ انہوں نے جنات پر آدم کو قیاس کرتے ہوئے جواب دیا۔

فرشتوں کو چونکہ معصیت اور شر و فساد پسند نہ تھا اس لئے انہوں نے یہ بھی کہا ہم تیری تسبیح و تحمید و تقدیس کرتے ہیں۔ فرشتوں کو مصلحت الٰہی کا علم نہ تھا خدا تعالیٰ نے اسی مصلحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرشتوں سے کہا انی اعلم مالا تعلمون (جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ تم نہیں جانتے) فرشتے اس بات سے بے خبر تھے۔ کہ ابلیس کا دماغ غرور و نخوت سے لبریز ہو چکا ہے اور اب وہ عزازیل پہلا سا عزازیل نہیں رہا۔

ابلیس کی خلافت ارضی کا خاتمہ

اور

حضرت آدمؑ کو خلیفہ بنائے جانے کی تیاریاں

حضرت آدم کا خمیر اور زمین کا واویلا

معارج النبوت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے اس گفتگو کے بعد زمین کو وحی بھیجی اے زمین میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کر رہا ہوں اس میں سے بعض میرے فرمانبردار اور اطاعت شعار ہوں گے اور بعض میرے احکام کی نافرمانی کریں گے۔ اطاعت شعاروں کو بہشت میں جگہ دوں گا اور گنہ گاروں کو دوزخ کے حوالے کر دوں گا۔ زمین فرمان الٰہی سنتے ہی تھرا گئی اور عرض گزار ہوئی الٰہی مجھ میں تیری دوزخ کی آگ برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا جاؤ ہر قسم کی زمین کی ایک مشت خاک لے آؤ حضرت جبرئیل زمین پر آئے زمین نے خداوند وحدہٗ کی قسم دے کر حضرت جبرئیل کو مشت خاک لینے سے منع کر دیا۔ پھر حضرت اسرافیل آئے ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر حضرت عزرائیل کو بھیجا گیا انہوں نے زمین کے نالہ و شیون کی کوئی پروا نہ کی اور حکم الٰہی کی تعمیل کر کے واپس چلے گئے اس کے بعد حق تعالیٰ نے اپنے ید قدرت سے آدم کا پتلا تیار کیا۔

حضرت آدمؑ وجود میں

جس وقت آدم کے جسم میں حکم الٰہی سے روح داخل ہوئی اور آنکھوں میں قوت بینائی پیدا ہوئی تو عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا نظر آیا۔ آدمؑ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گئے۔ دریافت کیا الٰہی محمد رسول اللہ ﷺ کس کا نام ہے۔ حکم ہوا یہ میرے ایک پیغمبر کا نام

ہے تیری اولاد میں سے پیدا ہوگا۔ اگر کبھی تم سے کوئی خطا سرزد ہوگی اسی کے وسیلے سے تمہاری لغزش کو معاف کر دوں گا اور تم سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ سن کر آدمؑ کے دل میں یہ خیال آتے ہی جبرئیلؑ کو حکم ہوا جاؤ آدم کے دل سے اس خیال کے مادے کو نکال دو ورنہ یہ چیز آدم کی تباہی کا باعث ہوگی۔ جبرئیلؑ نے آدمؑ کا سینہ شق کر کے اس خیال کا نصف مادہ نکال کر جنت میں دفن کر دیا نصف باقی رہ گیا مدفون مادہ سے وہی شجرہ الخلد پیدا ہوا جو جنت سے آدم کے اخراج کا سبب بنا اور بقیہ نصف سے نفس امارہ کی تخلیق ہوئی۔

شیطان کا تکبر اور حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار

فرشتے سمجھتے تھے کہ طاعت و عبادت کی وجہ سے ہم ہی خدا کی ساری مخلوق سے افضل ہیں اور ان کا ایسا سمجھنا ایک حد تک بجانب بھی تھا کیوں کہ اولاً ان کی تخلیق نور سے ہوئی تھی۔ دوئم مادہ کی لطافت کی وجہ سے ان میں خدا کی نافرمانی کی استعداد معدوم تھی مگر قدرت کو تو اور کچھ ہی منظور تھا آدم کو پیدا کر کے حق تعالیٰ نے ان کو وہ علم عطا فرمایا جس سے وہ سراسر محروم تھے۔

"اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام تعلیم فرما دیے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے پوچھا بتاؤ ان چیزوں کے کیا نام ہیں۔ فرشتوں کو ان چیزوں کے اسماء کا کیا علم تھا وہ صرف اسی حد تک عالم تھے جس حد تک حق تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا تھا فرشتوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور انہوں نے ازراہ معذرت عرض کی۔" پاک ہے تیری ذات۔ ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں تعلیم دیا ہے۔"

فرشتوں پر آدمؑ کی فضیلت واضح کرنے کے بعد حق تعالیٰ کا تمام فرشتوں کو حکم ہوا۔" آدم کو سجدہ کرو"

حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے تمام فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا ابلیس لعین غرور و تکبر سے کھڑا رہا۔

عبد الواحد بن محمد مفتی نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ فرشتے ۱۰۰ سال یا ۵۰۰ سال تک (باختلاف روایت) سجدہ میں پڑے رہے فرشتوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو ابلیس کو کھڑا پایا۔ اس کی صورت مسخ ہو چکی تھی نورانی لباس اس کے جسم سے اتر چکا تھا۔ سجدہ سے فراغت کے بعد حق تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو اس نے جواب دیا۔" خلقتنی من نار و خلقته من طین" مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں بھلا افضل بھی کہیں مفضول کو سجدہ کیا کرتا ہے۔

شیطان دنیا میں پہلا شخص تھا جس نے حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی تھی اس جرم کے پاداش میں اس کے ملکوتی مراتب سلب کر لئے گئے لعنت و حقارت کا مرجع بنا دیا گیا۔ خدا کی لعنت کے بعد سب سے پہلے حضرت جبرئیلؑ نے اس پر لعنت کی پھر حضرت اسرافیلؑ نے پھر حضرت میکائیلؑ نے پھر حضرت عزرائیلؑ نے ان چاروں مقرب فرشتوں کی لعنت کے بعد ساتوں آسمان کے فرشتوں نے ابلیس پر لعنت بھیجی۔

شیطان عزازیل سے ابلیس بن گیا

شیطان کا اصلی نام عزازیل تھا ابدی لعنت کا سزاوار بن کر اس کا نام عزازیل سے ابلیس کر دیا گیا۔ صورت مسخ کر کے اس درجہ ہولناک بنا دی گئی کہ اگر کوئی شخص دیکھ لے تو ہیبت کے مارے مر جائے جنت میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔

درازی عمر اور آدمؑ پر کامل تسلط کی درخواست

اب عزازیل عزازیل نہ تھا ابلیس تھا اس کی تمام عمر کی عبادت ایک گناہ کی نحوست سے اکارت ہو چکی تھی۔ شقاوت ابدی پر مہر لگ چکی تھی۔ ابلیس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔

''خدایا میری عمر دراز کر دی جائے قیامت تک مجھے موت نہ آئے حق تعالیٰ نے درخواست منظور فرمالی شیطان پر یہ آفت آدم پر حسد کرنے کی وجہ سے آئی تھی شیطان نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔''تیری عزت کی قسم میں آدم کی تمام اولاد کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا! ''میرے اطاعت شعار اور معصوم بندوں پر تیرا وار نہ چل سکے گا تیرے دام فریب میں تیرے تبع اور گمراہ لوگ ہی پھنسیں گے۔'' آخر اس نے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔''اے اللہ میں آدم کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا ہوں مگر تیری عطا کے بغیر میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا'' اللہ نے فرمایا جا ہم نے تجھے آدم پر مسلط کیا شیطان نے کہا کچھ اور بھی حکم ہو آدم کے ہر بچہ کے ساتھ تیرا بھی ایک بچہ پیدا ہوگا شیطان نے کہا یا اللہ اور کچھ اور بھی حکم ہو ابنی آدم کے دل تمہارے مسکن بنا دیئے شیطان نے اس پر بھی زیادتی چاہی حکم ہوا تجھے اختیار ہے تو اپنی پیادہ اور سوار فوج سے ان پر چڑھ دوڑ اور ان کے مال و اولاد میں شریک بن جا۔

ابلیس کے کامل تسلط کے بعد بنی آدم کی حفاظت کا غیبی انتظام

ایسی حالت میں جب کہ ابلیس کو بنی آدم پر پورا پورا تسلط اور اختیار عطا فرمایا گیا حضرت آدمؑ کا اضطراب حق بجانب تھا حضرت آدمؑ نے بھی حق تعالیٰ سے درخواست کی۔''یا اللہ تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا مگر تیری امداد کے بغیر میں اپنی حفاظت سے قاصر ہوں حکم ہوا کہ تیری ہر اولاد کے ساتھ ایک فرشتہ پیدا کروں گا جو شیطان کے شر سے بچاتا رہے گا۔ حضرت آدمؑ نے کہا یا اللہ اعانت میں مزید اضافہ ہو حکم ہوا ایک نیکی کا بدلہ دس گنا یا زیادہ دوں گا اور گناہ صرف ایک گناہ ہی شمار ہوگا حضرت آدمؑ نے کہا الٰہی اس سے بھی زیادہ تیری اعانت درکار ہے حکم ہوا روح قبض ہونے تک توبہ قبول کی جائے گی۔ حضرت آدمؑ نے کہا یا الٰہی کچھ اور بھی عنایت ہو حکم ہوا کہ گنہگار بندوں کو میری رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیے ان کے سب گناہ معاف کر دوں گا۔''

حضرت آدمؑ کا جنت میں داخلہ اور ابلیس کی حسرت ناک مایوسی

حضرت آدمؑ کو مسجود ملائکہ بنانے کے بعد حق تعالیٰ نے بصد اعزاز و احترام جنت میں بھیج دیا اور ان سے اس بات کا عہد لے لیا کہ جنت میں رہتے ہوئے شجر ممنوعہ کے قریب نہ جانا اور نہ شیطان کے دھوکہ میں آنا۔ جنت میں آدم کے داخلہ سے ابلیس پر حسرت و یاس کا عالم طاری ہوگیا اور آدم سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچنے لگا۔

حوا کی پیدائش اور حضرت آدمؑ کی عیش و عشرت کی زندگی

حضرت آدمؑ جنت میں تنہا تھے کوئی ان کا مونس اور رفیق حیات نہ تھا حق تعالیٰ نے ان کی رفاقت کیلئے ان کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا۔ انسانوں کا یہ پہلا جوڑا جنت میں عیش و عشرت کے ساتھ رہنے لگا۔ جنت میں ہر قسم کی عیش و راحت کے سامان مہیا تھے۔

ابلیس لعین کی آدمؑ دشمنی

آدمؑ سے بدلہ لینے کیلئے سانپ اور مور سے شیطان کی خفیہ سازش: آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کے بعد اگرچہ ابلیس کو جنت سے نکال دیا گیا تھا مگر اس کو آسمان پر رہنے کی اجازت تھی۔ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابلیس لعین ایک زمانہ میں معلم الملکوت (فرشتوں کا استاد) تھا۔ وہ عرش کے نیچے خاص منبر پر نور کے جھنڈے کے نیچے بیٹھ کر فرشتوں کو درس دیا کرتا تھا۔ جنت اس کے رہنے کا مقام تھا تمام جنت والوں سے اس کی یاری اور شناسائی تھی۔ شیطان کو جنت میں داخلہ کی ممانعت تھی اسلئے وہ کھلم کھلا جنت میں نہیں جا سکتا تھا وہ چاہتا تھا۔ کسی خفیہ تدبیر سے جنت میں پہنچ جاؤں تو آدم سے بدلہ لے کر اپنا دلی بغض نکالوں۔

چنانچہ ایک روز شیطان جنت کے دروازے سے باہر جا کر بیٹھ گیا اور اس انتظار میں رہا کہ کوئی پرانا دوست نظر آئے تو اسے اپنا دلی مدعا ظاہر کروں اتنے میں مور گھومتا پھرتا نظر آیا۔ ابلیس نے مور سے اپنا مطلب ظاہر کر کے امداد کی درخواست کی مور نے انکار کرتے ہوئے کہا یہ کام میرے بس کا نہیں ہے ہاں البتہ یہ کام سانپ انجام دے سکتا ہے میں ابھی اس کے پاس جا کر ذکر کرتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد سانپ بھی ادھر آ نکلا۔ بات چیت کے بعد سانپ شیطان کو جنت میں لے جانے پر رضامند ہو گیا۔

شیطان اماں حوا کو بہکانے میں کامیاب

جنت میں پہنچ کر ابلیس زار و قطار رونے لگا آدمؑ نے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے ناصحانہ انداز میں آدم و حوا سے کہا کہ تمہارا یہ اعزاز و اکرام چند روزہ ہے۔ تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا نہیں۔ ایک روز موت آئے گی۔ یہ تمام اعزاز و مناصب چھن جائے گا۔ تمہارے انجام کا خیال کر کے میرا دل بھر بھر آ رہا ہے۔ آدمؑ نے کہا کہ ان سے بچنے کی بھی کوئی تدبیر ہے؟ شیطان نے

کہا کیوں نہیں یہ جو سامنے درخت کھڑا ہوا ہے جس کا پھل کھانے کی تمہیں ممانعت ہے اگر تم اس کا پھل کھا لو تو موت سے بچ جاؤ گے۔

حضرت آدمؑ نے فرمایا کچھ بھی ہو میں خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ شیطان نے کہا کہ اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت کا راز یہی ہے کہ حق تعالیٰ کو تمہیں جنت میں ہمیشہ رکھنا منظور نہیں۔ اگر منظور ہوتا تو اس درخت کا پھل کھانے کی ممانعت نہ کرتا اس درخت کی خاصیت یہی ہے کہ اس کا پھل کھانے سے انسان فرشتوں کی طرح ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت آدمؑ تو اس کی بات سن کر اٹھ کر چلے گئے۔

مگر حوا وہیں بیٹھی رہیں شیطان نے جھوٹی قسمیں کھا کر حوا کو یقین دلایا کہ وہ ان کا سچا خیر خواہ ہے اور خیر خواہی کی بنا پر وہ ان کو مشورہ دے رہا ہے دائمی حیات حاصل کرنے کیلئے یہ پھل کھانا تمہارے لئے ناگزیر ہے۔ عورت ناقص عقل ہوتی ہی ہے اماں حوا اس کی باتوں میں آ گئیں۔ شیطان نے گندم کا ایک پھل ناخن سے دو حصہ کر کے اماں حوا کو دے کر کہا کہ آدھا تو تم کھا لو اور آدھا آدم کو کھلا دینا۔

کچھ دیر بعد آدمؑ تشریف لائے تو اماں حواؑ نے آدمؑ سے کہا لو یہ پھل کھاؤ آدمؑ متامل ہوئے۔ اماں حوا نے کہا اگر تمہیں اس پھل سے ڈر لگتا ہے تو میں پہلے کھائے لیتی ہوں اگر اس پھل نے مجھے نقصان نہ پہنچایا تو تم بھی کھا لینا آدمؑ چپ ہو گئے اماں حوا نے درخت گندم کا نصف پھل کھا لیا اور کچھ دیر انتظار میں بیٹھی رہیں۔ جب ان پر کوئی مضر اثر ظاہر نہ ہوا تو آدمؑ نے بھی نصف پھل کھا لیا آدم کے معدہ میں ابھی یہ پھل پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ان کے جسم سے جنت کی پوشاک اتر گئی اور وہ ننگے کھڑے رہ گئے مجبور ہو کر انجیر کے پتوں سے ستر چھپانا پڑا۔

حکیم محمد طارق محمود چغتائی صاحب کی لازوال تصنیف

ندامت کے آنسو

کون خطا کار ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے دوستی چاہتا ہے؟ ہاں ہم خطا کار ہیں اور کمال دوستی میں عروج چاہتے ہیں۔ "**ندامت کے آنسو**" تو صرف نادم شخص کے آنسو ہو سکتے ہیں۔ ندامت صرف گناہوں کے بعد ہوتی ہے۔ ہاں ایک ندامت یہ بھی ہے کہ ہم کہیں کہ میں نے ایک عمل کیا لیکن اس عمل کا حق ادا نہ کر سکا۔ مجھے ایک صاحب کہنے لگے کہ ہر وقت باوضو رہتا ہوں۔ اتنی دفعہ درود شریف ☆ اتنی بار فلاں فلاں ذکر کرتا ہوں لیکن مجھ سے فلاں فلاں کمی اور گناہ ہو جاتا ہے۔ مجبور ہوں کیا کروں؟ میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کے اندر ندامت ہے؟ کہنے لگے بہت ہی زیادہ نادم ہوتا ہوں۔ عرض کیا بس یہی ترقی و کامیابی اور اصلاح کا راز ہے کیونکہ جب ندامت دل کے اندر شروع ہو جاتی ہے تو اس وقت ایک ترقی، اصلاح اور کمال کا پھول کھلتا ہے، جس کی خوشبو سے عالم بھر میں خیرت اور برکت اور رحمت کے بادل چھا جاتے ہیں۔

قارئین! یقین جانیے! جب تک انسان میں احساس گناہ، جسے ہم احساس ندامت کہہ رہے ہیں باقی و موجود رہتا ہے اس کی ترقی اور اصلاح ہوتی رہتی ہے اور جب احساس گناہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر ندامت نہیں ہوتی اور نہ ہی توبہ کا موقع ملتا ہے اور نہ ہی زندگی بدلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو ندامت کے چند قطرے نصیب فرمادے ☆ جن کے اندر اخلاص اور للّٰہیت ہو۔

آدم کا جنت سے اخراج

اس واقعہ کے بعد حق تعالیٰ نے آدم وحوا کے ساتھ مور سانپ کو بھی زمین پر اتار دیا اور یہ چاروں زمین پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر زمین پر اترے حضرت آدم وحوا کا اخراج تو اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں نے شجر ممنوعہ کھا کر حکم الٰہی کی نافرمانی کی تھی سانپ اور مور چوں کہ اس جرم میں امانت کے مجرم تھے اسلئے وہ بھی خدا کی نافرمانی کے مجرم قرار پائے۔ قدرت نے ان چاروں کو مختلف عقوبتوں میں مبتلا کر دیا۔

حضرت آدم (۱) عتاب الٰہی کے مورد بنے (۲) جنت کا لباس اتار دیا گیا اور وہ جنت میں ننگے کھڑے رہ گئے۔ (۳) آدم کا جسم جنت میں نہایت سفید اور چمکدار تھا۔ دنیا میں آنے کے بعد اس میں کمی اور تاریکی پیدا ہو گئی۔ (۴) آدم وحوا کے درمیان ایک روایت کے مطابق ۲۰۰ سال تک جدائی رہی (۵) حضرت آدم اور شیطان کے درمیان عداوت کی مستحکم دیوار قیامت تک کیلئے قائم ہو گئی۔ (۷) آدم خطا کار قرار پائے (۸) شیطان کو ان پر اور ان کی اولاد پر مسلط کر دیا گیا (۹) دنیا ہی آدم کے لئے جیل خانہ بنا دی گئی (۱۰) دنیا میں آدم اور ان کی اولاد کو قسم قسم کی محنت کے کاموں میں لگا دیا گیا۔

حضرت حوا مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوئیں

عورتوں کے پیٹ اور شرم گاہ کو غلاظت (خون حیض و نفاس) کا مقام بنا دیا گیا (۲) نو مہینے تک حمل کا بار اٹھانا پڑا۔ (۳) وضع حمل کے وقت جان لیوا تکلیف مقرر کی گئی (۴) شوہر کے مرنے کے بعد عورتوں پر عدت لازمی قرار دی گئی (۵) عورتوں کو ان کے شوہروں کے ماتحت اور تابع کر دیا گیا (۶) طلاق دینے کے حق سے عورت محروم کر دی گئی (۷) دو عورتیں گواہی میں ایک مرد کے قائم مقام تجویز کی گئیں (۸) عورت کو مال میراث میں بہت ہی کم حصہ دیا گیا (۹)

عورتیں ناقص العقل قرار دے دی گئیں۔ (۱۰) عورتوں کو سلام کرنے کی مردوں کو ممانعت کر دی گئی۔ (۱۱) جمعہ کی نماز اور جماعت سے محروم کر دی گئیں (۱۲) مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا دین بھی ناقص قرار پایا۔ (۱۳) عورت نبوت سے محروم قرار پائی۔ (۱۴) عورتوں کا حکم شرعاً غیر نافذ قرار دیا گیا۔

ابلیس لعین مندرجہ ذیل عقوبتوں میں مبتلا ہوا

(۱) ابلیس تمام روئے زمین اور آسمان اول کی بادشاہت کے علاوہ جنت کے افسر خزانہ کے عہدہ سے محروم کر دیا گیا (۲) صورت مسخ کر دی گئی (۳) حق تعالیٰ کے قرب سے محروم ہوا (۴) عزازیل نام تبدیل کر کے ابلیس نام تجویز کیا گیا (۵) بدبخت لوگوں اور کفار کا پیشوا بنا دیا گیا (۶) ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محروم ہو گیا۔ (۸) توبہ کا دروازہ اس کیلئے بند کر دیا گیا (۹) نیکی سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دیا گیا (۱۰) تمام دوزخیوں کا خطیب مقرر ہوا۔

سطور بالا میں حضرت آدمؑ کے ساتھ شیطان کی عداوت کا ہلکا سا نقشہ پیش کیا گیا ہے اب آدمؑ کی اولاد کے ساتھ ابلیس لعین کی عداوت کا حال ملاحظہ ہو۔

ابلیس لعین بنی آدم کے تعاقب میں

اولادِ آدم کو فسق و فجور میں مبتلا کرنے کی کوشش

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آدمؑ کی اولاد میدان میں بھی آباد تھی اور پہاڑوں میں بھی۔ جو لوگ میدان اور شہروں میں آباد تھے وہ بنو قابیل کے نام سے مشہور تھے اور جو پہاڑوں میں آباد تھے وہ بنو شیث کہلاتے تھے۔ بنی شیث خود تو صاحب جمال تھے مگر ان کی عورتیں بدصورت تھیں اور بنو قابیل بدصورت تھے مگر ان کی عورتیں خوب صورت تھیں۔ ابلیس لعین بنو قابیل کے پاس حسین و جمیل صورت میں متشکل ہو کر ملازم ہو گیا اور ان کی خدمت کرنے لگا۔ ابلیس نے دوران ملازمت میں ایک مزمار تیار کیا ابلیس اسے اس انداز سے بجاتا تھا کہ سننے والے بے تاب اور مسحور ہو جاتے تھے۔ بنو آدم نے چونکہ اس سے پہلے ایسی خوش کن آواز نہ سنی تھی اس لئے مزمار سننے کیلئے ابلیس کے گرد جمع ہو جاتے تھے تھوڑے ہی عرصے میں ابلیس کے مزمار کی عام شہرت ہو گئی۔ لوگ دور دور سے اس کو سننے کیلئے آنے لگے۔

عید کے موقعہ پر بنو قابیل کے ہاں ایک میلہ لگتا تھا۔ عورتیں اور مرد جمع ہوتے تھے ابلیس اس عظیم اجتماع میں مزمار بجایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ بنو شیث عید کے موقعہ پر بنو قابیل کے ہاں آئے اور ان کی عورتوں کے حسن و جمال کو اس اجتماع میں بے پردہ دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ بنو شیث نے بھی واپس جا کر اسی قسم کا میلہ پہاڑوں پر لگایا۔ بدمعاش مرد اور عورتوں کے اختلاط سے اس میلہ میں خوب حرام کاری ہوئی۔ اس کے بعد اولاد آدمؑ میں بے حیائی اور بدکاری کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

ابلیس نے اولاد آدم کو گمراہ کرنے کیلئے آدمؑ کا مجسمہ بنایا!

عجائب القصص میں ہے کہ جب حضرت آدمؑ وفات پاگئے تو مسلمانوں نے کفار کو ان کی زیارت سے منع کر دیا موقعہ بہت اچھا تھا شیطان نے فوراً ان لوگوں سے جا کر کہا غم کرنے کی کوئی بات نہیں میں آدمؑ کی شبیہہ تیار کیے دیتا ہوں تم بھی اس کی طواف وزیارت کیا کرو۔ ابلیس نے آدمؑ کی شبیہہ تیار کر دی لوگ اس کی تعظیم وتکریم کرنے لگے۔ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیانی زمانہ میں پانچ بزرگ متقی پرہیزگار گزرے تھے۔ ان لوگوں کے معتقدین ومقلدین کثیر تعداد میں تھے ان بزرگوں کی یادگار کے نام سے ان بزرگوں کے بت بنادیے شروع شروع میں تو لوگ ان بتوں کی تعظیم وتکریم کرتے رہے جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کی اولاد سے کہا کہ تمہارے باپ ان بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے تم بھی ان کی پوجا کیا کرو۔

حضرت نوحؑ کے زمانے میں ان بتوں کی پرستش کا اس قدر زور ہوا کہ وہ ان ہی بتوں کو خدا سمجھنے لگے۔ حضرت نوحؑ ان کو سمجھاتے رہے گمراہ نہ ماننے والے تھے نہ مانے۔ انجام کار طوفان کے عذاب میں ہلاک کر دیے گئے۔

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان میں ود۔ سواع۔ یغوث یعوق لغوق پانچ حضرات مقتدائے دین گزرے ہیں ان حضرات کے بڑی تعداد میں لوگ معتقد اور مقلد تھے۔ ان حضرات کی وفات کا قوم نے سخت صدمہ محسوس کیا۔ ابلیس لعین نے انسانی شکل میں آ کر ان حضرات کے متبعین سے کہا کہ اگر تم حضرات ان کی تصویر بنا کر رکھ لو تو ان حضرات کی جدائی کا صدمہ بھی فی الجملہ کم ہو جائے اور ان حضرات کی عدم موجودگی سے عبادت میں بے کیفی بھی جاتی رہے ان لوگوں نے شیطان کے مشورہ پر عمل کیا اور ان حضرات کی مورتیاں بنا کر رکھ لیں۔

ان لوگوں کے مرنے کے بعد ابلیس نے ان کی اولاد سے کہا کہ تمہارے باپ دادا تو ان ہی مورتیوں کی پوجا کیا کرتے تھے تم بھی ان کی پوجا کیا کرو ان بتوں کو حق تعالیٰ نے اپنے ملک

کے انتظام وانصرام کیلئے خلعت سلطنت عطا فرمایا ہے۔ اسلئے ان بتوں کی اطاعت ہم پر واجب ہے جب تک ان بتوں کی پوجا نہیں کی جائے گی خدا کی عبادت بھی قبول نہ ہوگی۔ ان بتوں کو خدا کے ہاں ایک خاص درجہ اور مرتبہ حاصل ہے ان بتوں کی سفارش بارگاہ الوہیت میں مقبول ہے شیطان کی باتوں میں آ کر لوگ ان بتوں کی پوجا کرنے لگے اس کے بعد تیسرے دور میں یہی بت معبود حقیقی بن گئے۔ بت اور خدا میں کوئی تمیز باقی نہ رہی۔

یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان عقائد فاسدہ کی تردید کہیں اس طور سے کی کہ حکومت اور شہنشاہت خدا تعالیٰ کیلئے ہی ہے اور کہیں اس طور پر کی یہ بت تو جمادات میں سے ہیں کیا یہ اپنے منہ سے بول سکتے ہیں یا ہاتھوں سے پکڑ سکتے ہیں یا اپنے کانوں سے سن سکتے ہیں۔

ابلیس اور حضرت نوحؑ

روایت ہے کہ جب حضرت نوحؑ کی کشتی کوہ جودی پر جا کر رکی تو ابلیس نے پانی پہنچ کر حضرت نوحؑ سے کہا اے نوح! تم نے بددعا کر کے دنیا کو پانی میں غرق کر دیا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت نوحؑ نے جواب دیا اب تمہارا کام یہ ہے کہ خدا سے توبہ کرو اور خدا کے فرماں بردار بندے بن جاؤ۔ ابلیس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اگر قبول ہونے کی امید ہے تو آپ میرے حق میں سفارش فرما دیجئے۔

حضرت نوحؑ نے مناجات میں حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ ابلیس توبہ کی درخواست کر رہا ہے کیا حکم ہے؟ حکم ہوا شیطان سے کہہ دو کہ اگر وہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر لے تو توبہ قبول کر لی جائے گی۔ حضرت نوحؑ نے خدا کا حکم ابلیس کو سنایا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے زندہ آدمؑ کو تو سجدہ کیا نہیں تھا اب مرنے کے بعد ان کو کب سجدہ کرنے والا ہوں۔ ابلیس نے کہا چونکہ آپ نے خدا کی جناب میں میری سفارش کی تھی اسلئے شکریہ کے طور پر آپ سے تین باتیں عرض کرتا ہوں (۱) جس وقت غصہ آئے مجھے یاد کر لیا کرو غصہ کے وقت میں انسان کا چہرہ منہ ناک بن جاتا ہوں اور خون کی طرح رگ رگ میں دوڑتا پھرتا ہوں۔ (۲) لڑائی کے وقت بھی مجھے یاد کر لیا کرو اس موقعہ پر میں لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کا خیال ڈال دیتا ہوں۔ (۳) کسی نامحرم عورت کے ساتھ کبھی تخلیہ میں نہ بیٹھنا میں ایسے وقت نہ معلوم کیا کر گزرتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ ابلیس نے حضرت نوحؑ سے کہا تھا کہ حسد حرص نہ کرنا حسد کی وجہ سے میں اور حرص کی وجہ سے آدمؑ جنت سے نکال دیئے گئے۔

حضرت موسیٰ کی مناجات میں مداخلت

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے مناجات میں مشغول تھے۔ ۷۰ ہزار فرشتوں کا مجمع آپ کے ارد گرد تھا۔ ابلیس نے مداخلت کرنی چاہی مگر ناکام رہا آخر آپ کے قدم مبارک کے نیچے آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا موسیٰ کس سے کلام کر رہے ہو۔ حضرت نے فرمایا جا دور ہو تو جس مقصد سے یہاں آیا ہے تیرا مقصد پورا نہ ہوگا۔ ابلیس نے کہا کہ میرا مقصد تو پورا ہو گیا۔ ابھی آپ خدا سے کلام کر رہے تھے ابھی مجھ سے بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ابلیس لعین حضرت نوحؑ کی خدمت میں

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ طوفان کے بعد جب حضرت نوحؑ کی قوم زمین پر آباد ہو گئی تو ابلیس لعین نے حضرت نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے مجھ پر احسان عظیم فرمایا ہے آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔ اس احسان کے بدلے میں آپ جو بات مجھ سے دریافت فرمائیں گے اس کا صحیح صحیح جواب دوں گا جھوٹ نہ بولوں گا۔ حضرت نوحؑ نے شیطان کی بات سن کر منہ پھیر لیا۔ وحی آئی کہ اگر تمہیں کچھ پوچھنا ہو ابلیس سے پوچھ لو وہ تمہیں صحیح صحیح جواب دے گا۔ نوحؑ نے ابلیس سے پوچھا یہ بتا دنیا میں تیرا یار و مددگار کون ہے؟ ابلیس نے جواب دیا۔ میرے یار و مددگار وہ لوگ ہیں جو بخل اور تکبر کرتے ہیں اور ہر کام میں عجلت کے عادی ہیں۔

حضرت نوحؑ نے فرمایا تو میرا کس بات پر شکریہ ادا کرنے آیا تھا میں نے تجھ پر کیا احسان کیا ہے؟ تو شیطان نے جواب دیا کہ آپ نے بددعا کر کے ساری قوم غرق کرا دی مجھے ان کی گمراہی کے فکر سے نجات مل گئی۔ حضرت نوحؑ یہ سن کر بہت پشیمان ہوئے اور عجلت پسندی سے ۴ برس تک بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے رہے۔

ابلیس لعین نمرود کے روپ میں

حضرت ابراہیمؑ نمرود بن کنعان کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے تھے یہ کافر روئے زمین کا بادشاہ تھا۔ بڑی شان وشوکت اور دبدبہ کا حکمران تھا۔ اسی مردود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا۔ عجائب القصص میں ہے کہ جب نمرود کو ابلیس کی خلافت عظمیٰ ملی تو اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنے بت بنوا کر تمام قلمرو میں پوجا کیلئے بھیجے تھے۔

نمرود خدا سے لڑنے چلا

نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں اسی نیت سے ڈالا تھا ان کے مرجانے سے میری خدائی میں کوئی روڑا اٹکانے والا نہ رہے گا۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ نہ جلا سکی وہ آگ میں سے صحیح و سالم نکل آئے۔ نمرود سمجھ گیا کہ ابراہیمؑ کا خدا بڑی طاقت والا ہے۔ نمرود نے ارکان دولت کے مشورہ سے ایک نہایت بلند مینارہ خدا سے لڑنے کیلئے بنایا تین سال کے عرصہ سے دو کوس اونچا مینارہ تیار ہوا۔ نمرود جب اس مینار کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں سے ابھی اسے آسمان اتنا ہی اونچا نظر آیا جتنا زمین سے نظر آتا تھا۔ مایوس ہو کر اتر آیا اور یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔

قدرت خدا سے وہ مینار بیخ و بنیاد سے اکھڑ کر گر پڑا اور ہزاروں مکانات اور بے شمار آدمی ہلاک ہو گئے اس مینار کی تباہی سے نمرود کا غصہ تیز ہو گیا اور اس نے کہا کہ اب میرے لئے ابراہیمؑ کے خدا سے جنگ ناگزیر ہے۔ شیطان نے نمرود کو آسمان پر پہنچنے کی یہ تدبیر بتائی کہ چار کرگس پالو اور ایک لکڑی کا بکس اتنا بڑا بناؤ جس میں دو آدمی بیٹھ سکیں۔ یہ بکس اس قسم کا ہونا چاہئے کہ اس کے چاروں سرے ڈنڈے کی شکل میں باہر نکلے رہیں اس کے بعد ایک دن رات کامل ان کرگسوں کو بھوکا رکھوا اور اس کے چاروں ڈنڈے ان کے جسم سے باندھ دو اور اس بکس میں سوار ہو کر چاروں کرگسوں کے سروں پر گوشت کا ٹکڑا لٹکا دو کرگس بھوکا ہونے کی وجہ سے اس

گوشت کو کھانے کے ارادہ سے اوپر کو پرواز کرنے لگیں گے۔

نمرود نے شیطان کے مشورہ پر عمل کیا اور اپنے بڑے وزیر کو اپنے ساتھ اس سواری میں بٹھا کر سوار ہو کر۔۔۔۔ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ یہ ہوا گاڑی جب سطح زمین سے اس قدر بلند ہو گئی کہ زمین نظر سے اوجھل ہو گئی تو نمرود نے کمان میں چلہ چڑھا کر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا۔ قدرت خدا سے وہ تیر خون میں آلودہ واپس آیا۔ نمرود نے سمجھ لیا کہ میں ابراہیمؑ کے خدا کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گیا اب نمرود نے وہ گوشت کے پارچے کرگسوں کے پیروں کے نیچے کی طرف باندھ دیئے کرگس زمین پر اتر آئے۔

نمرود نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا لو اب میں نے تمہارے خدا کا قصہ پاک کر دیا؟ اب تو تمہیں مجھے خدا تسلیم کرنے میں تامل نہ ہو گا؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا تو تو پاگل ہے بھلا کوئی انسان خدا کو بھی مار سکتا ہے؟ نمرود نے کہا۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو مجھے خدا کی فوج کی تعداد بتا؟ خدا کے پاس کتنی فوج ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ خدا کی فوج کی تعداد کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ اس پر نمرود نے کہا تو اپنے خدا سے کہہ دے کہ وہ مجھ سے آخری جنگ کیلئے تیار ہو جائے۔ میں بھی اپنی فوج جمع کرتا ہوں وہ بھی اپنی فوج لے کر مقابلے کیلئے آ جائے۔ نمرود نے خدا سے جنگ کرنے کیلئے فوج جمع کر لی۔ حق تعالیٰ نے کوہ قاف کی طرف سے مچھروں کی فوج بھیج دی۔ ان مچھروں نے نمرود کے سپاہیوں کا مغز کھا لیا اور وہ وہیں فنا ہو گئے ایک لنگڑا مچھر نمرود کے مغز میں گھس گیا پس پھر کیا تھا خدائی کا دعویٰ بھول گیا۔ سر پر جوتوں کی بارش ہوتی رہتی تو سکون ملتا ورنہ وہ مچھر مغز میں کاٹ کر نمرود کو بے تاب کر دیتا تھا آخر اسی طرح جوتوں سے پٹتے پٹتے نمرود جہنم رسید ہو گیا۔

شیطان اور قوم لوطؑ

حضرت لوطؑ کی قوم بت پرستی کے علاوہ لڑکوں سے فعل حرام کرتی تھی۔ اور اس قوم میں اس فعل کا رواج شیطان نے دیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ابلیس ایک حسین لڑکی کے روپ میں ایک باغ میں آتا تھا اور پھول پھل کا نقصان کر جاتا تھا جب باغ کا مالک پکڑنے کو جاتا تو بھاگ جاتا۔ جب اس کے باغ میں بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اس کے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا تو ابلیس نے کہا کہ میں ایک شرط پر باغ میں آنا جانا بند کروں گا جب تم مجھے اپنے تصرف میں لا کر یہ کام کرو۔ باغ کا مالک راضی ہوگیا۔ شدہ شدہ یہ فعل شنیع ہر ایک باغ میں ہونے لگا اور آہستہ آہستہ ساری قوم اس مرض میں مبتلا ہوگئی پھر تو یہ حالت ہوئی۔

''حضرت لوطؑ کی قوم ایسے مواضعات میں آباد تھی جہاں باغات اور زراعت کی فراوانی تھی بہت ہی زرخیز علاقہ تھا لیکن یہ لوگ پرلے درجہ کے بدکار تھے۔ ایک سال قحط پڑا تو ان لوگوں نے اجناس خوردنی کو ذخیرہ کر لیا لوگ دور دور سے غلہ کی خریداری کیلئے ان لوگوں کے پاس آنے لگے۔ شیطان نے ایک بوڑھے آدمی کی شکل میں متشکل ہو کر ان لوگوں سے آ کر کہا کہ عنقریب ایسا وقت آ رہا ہے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسے گا نہ زمین سے ایک دانہ پیدا ہوگا۔ تمہارے پاس جو شخص غلہ کی خریداری کیلئے آئے لواطت کئے بغیر اس کے ہاتھ چیز فروخت نہ کرنا۔ لوطؑ کی قوم نے ایسا ہی کیا پھر تو یہ حالت ہوگئی کہ لوگ راستہ پر بیٹھ جاتے اور ہر آنے جانے والے کے ساتھ اپنا منہ کالا کرتے تھے۔''

بہرحال جب لوطؑ کی قوم کی بدکاری اس حد کو پہنچ گئی تو حق تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کو ان کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ لوگ اپنی بدی سے باز نہ آئے آخر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دئے گئے۔ جبرائیل نے زمین کے ساتویں طبق تک پر پھیلا کر ان پانچوں شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر اور آسمان کے قریب لے جا کر اوندھا گرا دیا فرشتوں نے پتھروں کی بارش برسا دی آن کی آن میں یہ سب کفار دنیا سے نیست و نابود ہو گئے۔

حضرت ایوبؑ پر ابلیس کا حسد

حضرت ایوبؑ خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ صاحب ثروت تھے۔ حق تعالیٰ کی دی ہوئی دنیاوی دولت بھی کافی تھی۔ آپ کی طاعت و عبادت کا آسمانوں میں چرچا تھا۔ ابلیس آسمان پر جاتا تو فرشتوں کی زبانی حضرت ایوبؑ کی تعریف سن کر تاؤ کھاتا آخر ایک روز ابلیس نے کہا کہ ایوبؑ مال و دولت کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتے ہیں اگر فقیر ہوتے تو خدا کی عبادت کبھی نہ کرتے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر خدا مجھے ان کی اولاد اور مال پر مسلط کر دے تو وہ عبادت کرنا چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حضرت ایوبؑ کی مال و دولت پر مسلط کر دیا۔ ابلیس اپنی فوج لے کر حضرت ایوبؑ کی زراعت اور مویشی پر چڑھ دوڑا۔ زمین کے نیچے سے آگ برآمد ہوئی تمام کھیتی جل گئی۔ اور تمام مویشی ہلاک ہو گئے۔ حضرت ایوبؑ محراب میں کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ ابلیس نے آ کر کہا تمہیں کچھ خبر بھی ہے۔ جس خدا کی تم عبادت کر رہے ہو اس خدا نے تمہاری تمام زراعت اور مویشی ہلاک کر دئے۔ حضرت ایوبؑ نے فرمایا "الحمد الله الذی اعطانی واخذ منی ماکان وھبنی"

"اللہ تیرا شکر ہے تو نے ہی مجھے عطا فرمایا اور تو نے ہی واپس لے لیا۔" حضرت ایوبؑ کی زبان سے کلمات شکر سن کر ابلیس مایوس ہو کر واپس ہو گیا۔

اس کے بعد جب شیطان آسمان پر گیا تو فرشتوں کی زبان سے یہ سنکر کہ حضرت ایوبؑ بڑے صابر و شاکر ہیں بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوا اب مجھے حضرت ایوبؑ کی اولاد پر مسلط کر دیا جائے۔ اولاد کی موت پر یقیناً ایوبؑ کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ جائیگا اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ان کی اولاد پر تسلط فرما دیا ابلیس نے حضرت ایوبؑ کے مکان کو ہلا کر گرا دیا اور اس کے نیچے دب کر ان کی تمام اولاد ہلاک ہو گئی۔ اس موقعہ پر ابلیس ان کی خادمہ کی شکل میں آ کر رونے لگا۔ حضرت ایوبؑ نے پوچھا "کیوں رو رہی ہے کیا بات ہے۔" خادمہ نے عرض کیا کہ آپ کا مکان گر پڑا اور آپ کے سارے بچے دب کر مر گئے۔

حضرت ایوبؑ نے یہ سن کر صابرانہ انداز میں خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان کے نوکر کی صورت میں آ کر کہنے لگا" ذرا گھر کی تو خبر لو وہ تو منہدم ہو گیا۔ آپ کے بچوں کا خون بہ رہا ہے پیٹ پھٹ گئے ہیں آنتیں باہر نکل پڑی ہیں۔" یہ کہہ کر بری طرح سے رونے لگا حضرت ایوبؑ اس صدمہ عظیم سے رو پڑے اور کہنے لگے۔ اگر میں پیدا نہ ہوتا تو بہتر تھا ابلیس یہ الفاظ سن کر خوش ہوا اور سمجھا بس اب میرا داؤ کامیاب ہو گیا مگر اس کے فوراً بعد ہی حضرت ایوبؑ استغفار پڑھنے لگے اور شیطان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔

اس واقعہ کے بعد ابلیس نے آسمان پر جا کر حضرت ایوبؑ کے بارے میں پوچھا کہ ایوبؑ کے بارے میں تمہارا اب کیا خیال ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ خدا کا سچا بندہ اور انتہائی صابر وشاکر ہے اب ابلیس نے حضرت حق سبحانہ سے عرض کیا کہ مجھے ایوبؑ کے جسم میں تصرف کرنے کا اختیار دیا جائے۔ ابلیس کی درخواست منظور ہو گئی۔ ابلیس ہنسی خوشی ایوبؑ کے پاس آیا۔ حضرت ایوبؑ اس وقت نماز میں مشغول تھے شیطان نے آپ کی ناک میں پھونک ماری جس کے اثر سے تمام جسم میں آگ سی مشتعل ہو گئی اور اس قسم کی خارش پیدا ہو گئی کہ کھجلانے سے گوشت کٹ کٹ کر گرنے لگا۔ ہاتھوں پیروں کے ناخن جھڑ گئے جسم پر ہڈیاں ہی رہ گئیں۔ جسم پر جو کچھ گوشت رہ گیا اس میں کیڑے پڑ گئے اور تمام جسم میں سخت درد اور تکلیف پیدا ہو گئی۔ حضرت ایوبؑ کو اس مصیبت میں مبتلا پا کر ان کی دو بیویاں تو رخصت ہو گئیں مگر تیسری بی بی نے جس کا نام رحمت تھا اپنے شوہر کی رفاقت نہ چھوڑی۔

ابلیس نے شہر والوں سے آ کر کہا کہ ایوبؑ ایک متعدی بیماری میں مبتلا ہیں ان کو آبادی سے باہر نکال دو ورنہ گاؤں کے سارے لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو جائیں گے گاؤں والوں نے حضرت ایوبؑ کو بستی سے باہر نکال دیا۔ بی بی رحمت آپ کو کندھے پر اٹھا کر بستی سے باہر لے آئیں اور ایک جگہ زمین ملائم کر کے آپ کو لٹا دیا۔ بی بی رحمت شہر میں محنت مزدوری کر کے روٹی ٹکڑا لا کر حضرت ایوبؑ کو کھلا دیا کرتی تھیں ابلیس لعین نے شہر والوں سے کہہ کر بی بی رحمت کا شہر میں

داخلہ بند کرا دیا اور ان لوگوں سے کہلوایا کہ تو اپنے شوہر کو ہماری بستی کے آس پاس سے اٹھا کر کہیں دور چلی جا۔ بی بی رحمت حضرت ایوبؑ کو اٹھا کر شہر سے بہت دور ایک مقام پر لے گئیں اس موقعہ پر بی بی رحمت نے کہا آپ تو خدا کے نبی ہیں اپنی صحت کیلئے کیوں دعا نہیں کرتے۔ ایوبؑ نے فرمایا پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے ہمیں نوازا تھا اب ہمیں اس کی بھیجی ہوئی تکلیف پر بھی صبر کرنا چاہیے۔

اب بستی والوں کی یہ حالت تھی کہ بی بی رحمت کو اپنے گھروں میں نہ گھسنے دیتے تھے۔ بے چاری بی بی رحمت دروازوں پر کھڑی ہو کر خالی ہاتھ واپس چلی آتیں۔ غرض فاقہ کرتے کرتے جب کتنے ہی دن گزر گئے اور بھوک برداشت کرنے کی طاقت نہ رہی تو ایک روز بی بی رحمت اپنا گیسو کاٹ کر ایک روٹی کے عوض فروخت کر کے حضرت ایوبؑ کے پاس روٹی لے کر آئیں (بی بی رحمت کے گیسو نہایت حسین اور خوب صورت تھے) ایوبؑ نے پوچھا روٹی کہاں سے لائی تو انہوں نے سارا قصہ سنایا حضرت ایوبؑ بہت دیر رو کر صبر کر کے خاموش ہو گئے اس دوران میں ابلیس لعین ایک روز طبیب کے بھیس میں بی بی رحمت سے ملا اور کہنے لگا کیا ایوبؑ کی بیوی تم ہی ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ ابلیس نے کہا میں ان کا علاج کرنے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ وہ بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیں اور شراب پینے لگیں بی بی رحمت نے اپنے شوہر سے اس طبیب سے ملاقات کا حال ذکر کیا۔ حضرت ایوبؑ بہت غصہ ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ اگر میں اچھا ہو گیا تو تیرے سو ۱۰۰ کوڑے ماروں گا تجھ سے اس ابلیس لعین سے یہ نہ کہا گیا کہ اللہ اسے شفا عطا فرمائے گا۔

حضرت ایوبؑ کے سارے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے زبان محفوظ تھی۔ جب زبان کا نمبر آیا اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ اس تکلیف کی وجہ سے ذکر الٰہی سے محروم ہو جاؤں گا تو انہوں نے سخت رنج و قلق کے ساتھ خدا سے فریاد کی "انی مسنی الشیطان بنصب وعذاب" حضرت ایوبؑ کی فریاد سنتے ہی حق تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو جنت کا سیب دے کر بھیجا سیب کھاتے ہی ان کے جسم کی ساری تکلیف دور ہو گئی حضرت جبرائیلؑ نے کہا ایوبؑ کھڑے ہو جاؤ! حضرت ایوبؑ

فرمایا مجھ میں کھڑے ہونے کی طاقت کہاں ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور انگلی پکڑ کر دس بارہ قدم چلایا اور فرمایا زمین پر ایڑی مارو۔ ایوبؑ نے بائیں پیر کی ایڑی زمین پر ماری فوراً گرم پانی کا چشمہ ظاہر ہوا پھر دوبارہ کہا زمین پر ایڑی مارو سرد پانی کا چشمہ ابلنے لگا حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا گرم پانی سے غسل کرو اور ٹھنڈا پانی پیو غسل کر کے پانی پیتے ہی آپ کا جسم مبارک چاندی کی طرح چمکنے لگا اور اس کی سابقہ آب و تاب واپس آگئی اس کے بعد جبرائیلؑ نے جنت کا حلہ پہنا کر تاج زریں سر پر رکھا۔ حضرت ایوبؑ نے مصیبت سے نجات پانے کے شکریہ میں دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس وقت حضرت ایوبؑ ننگے غسل کر رہے تھے تو آپ کے جسم پر سونے کی ٹڈیاں آ کر گریں۔ حضرت ایوبؑ نے ان کو جمع کر کے کپڑے میں رکھ لیں۔ غیبی ندا آئی ایوبؑ ہم نے تمہیں کافی مال و دولت عطا کیا ہے۔ عرض کیا یا الٰہی تیرے فضل و کرم کا تو میں محتاج ہی ہوں۔

جس وقت حضرت جبریلؑ حضرت ایوبؑ کے پاس آئے تھے بی بی رحمت کہیں گئی ہوئی تھیں کچھ دیر کے بعد واپس آئیں تو بیمار شوہر کو نہ دیکھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔ حضرت ایوبؑ نے فرمایا بی بی تمہیں کس کی تلاش ہے؟ بی بی رحمت نے کہا کہ میں ابھی کچھ دیر ہوئی اپنے بیمار شوہر کو یہاں چھوڑ کر گئی تھی خدا جانے وہ کہاں چلا گیا

بی بی رحمت حضرت ایوبؑ کو شاہانہ لباس میں پہچان نہ سکی تھیں حضرت نے فرمایا کہ تمہارے شوہر کی کیا علامت اور کیا حلیہ تھا۔ بی بی رحمت نے کہا آپ بالکل میرے شوہر کے ہم شبیہ معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ہاں ایوبؑ میں ہی ہوں حق تعالیٰ نے اس مصیبت سے نجات عطا فرما دی ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے منہدم مکان کی طرف اشارہ کیا وہ اسی سابقہ صورت میں قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے بھی زندہ کر دیے کھیت اور باغات بھی سرسبز ہو گئے اور ابتدا کا یہ سات سالہ دور ختم ہو گیا۔

ابلیس اور فرعون

نمرود کی طرح فرعون نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ فرعون کی خدائی کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑا۔ مخلوق پریشان ہو کر فرعونؑ کے پاس آئی۔ عرض کیا آپ کیسے خدا ہیں۔ آپ کی خدائی میں اس قدر قحط؟ بارش برسایئے تا کہ قحط فروع ہو جائے۔ ابلیس لعین اس زمانہ میں فرعون کا خلیفہ اعظم بنا ہوا تھا۔ فرعون نے ابلیس سے کہا کہ قحط کی وجہ سے دنیا بھوکی مر رہی ہے بارش کا انتظام کیا جائے۔ ابلیس نے کہا کیا بڑی بات ہے۔ لوگوں سے کہہ دو آج رات کو بارش ہو جائے گی لوگ مطمئن ہو کر چلے گئے۔

ابلیس نے رات کو اپنے تمام لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ رات بھر تم سب لوگ شہر پر پیشاب کی بارش کرو۔ صبح کو جب لوگ خواب سے بیدار ہوئے مکانات دیواروں اور زمین پر تری دیکھی تو بہت خوش ہوئے مگر جب باہر نکلے اور ہوا کے ساتھ بدبو پھوٹنے لگی تو پریشان ہو گئے۔ دوڑے ہوئے فرعون کے پاس آئے اور شکایت کی یہ کیسی بارش تھی بدبو کے سبب دماغ پھٹا جا رہا ہے۔ فرعون نے ابلیس کو بلا کر پوچھا۔ رات کیسی بارش ہوئی تھی؟ ابلیس نے جواب دیا کہ جس زمین کا تجھ جیسا خدا اور مجھ جیسا وزیر ہو گا وہاں ایسی بارش نہ ہو گی تو اور کیسی ہو گی؟

ابلیس اور بنی اسرائیل

مواہب علیہ میں ہے کہ جس وقت موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر کوہ طور پر تشریف لے گئے تو سامری نے ان کی عدم موجودگی میں بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے پرستش شروع کرادی۔ سامری بنی اسرائیل کے ایک معزز گھرانے کا ایک فرد تھا یہ شخص حضرت جبرائیل کو پہنچانتا تھا جس وقت فرعون گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت موسیٰؑ کے تعاقب میں دریا کے کنارے پہنچا تو اس کا گھوڑا پانی کو دیکھ کر ٹھٹک گیا اتنے میں حضرت جبرئیلؑ گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے سامنے آئے

فرعون نے بھی ان کو دیکھ کر اپنا گھوڑا پانی میں ڈال دیا۔ اس موقعہ پر سامری نے دیکھا تھا کہ حضرت جبرائیل کے گھوڑے کا سم زمین پر جس جگہ پڑتا تھا وہاں سبز گھاس اگ آتی تھی۔ سامری نے حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کے سم کے نیچے کی مٹی اٹھا کر رکھ لی تھی۔ جس وقت حضرت موسیٰ تورات لانے کو وہ طور پر تشریف لے گئے تو سامری نے حضرت ہارونؑ سے عرض کیا کہ میں نے قبطیوں سے سونے چاندی کے زیورات مستعار لئے تھے۔ مجھے ان میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

حضرت ہارونؑ نے فرمایا کہ تم ان زیورات کو امانت کے طور پر اپنے پاس رکھو حضرت موسیٰ تشریف لے آئیں تو اس مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے گا سامری نے حضرت ہارونؑ کی اجازت سے وہ تمام زیورات ایک گڑھے میں ڈال کر آگ روشن کر دی اور اس کے بعد اس مرکب کا ایک بت بچھڑے کی صورت شکل کا بنا کر حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک اس کے منہ میں ڈال دی۔ اس مٹی کی تاثیر سے وہ بچھڑا بولنے لگا۔ سامری نے اعلان کرا دیا جو شخص موسیٰ کے خدا کی زیارت کرنا چاہے آ جائے۔ لوگ جمع ہو گئے اور سامری کے کہنے کے موافق اس بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔ حضرت ہارونؑ نے ان لوگوں کو ہر چند گوسالہ پرستی سے روکا مگر یہ لوگ کب باز آنے والے تھے باز نہ آئے۔

حضرت عیسیٰؑ کو دھوکا دینے کی کوشش

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت عیسیٰؑ سے کہنے لگا کہ تمہیں مردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھیوں کو بینا اور تندرست کر دینے کی قدرت حاصل ہے خدائی کا دعوہ کیوں نہیں کرتے؟ میرا لشکر آپ کی امداد کیلئے تیار ہے عیسیٰؑ نے فرمایا کہ یہ معجزات میرے اختیاری افعال نہیں خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں جا دور ہو تو مجھے گمراہ کرنے آیا ہے۔ ابلیس نے کہا خیر اگر آپ

نہیں چھپتے تو کیا ہے آپ کے سبب آپ کی امت کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دوں گا۔ ان لوگوں سے تمہیں خدا کا بیٹا اور تمہاری والدہ کو خدا کی جورو کہلاؤں گا اور تمہیں صلیب پر کھچوا دوں گا۔

ابلیس نے نصاری کو کیوں کر گمراہ کیا

حضرت عیسیٰؑ کو صلیب دیے جانے کا واقعہ زبان زد عوام ہے ابلیس نے نصاری کو کس طرح گمراہ کیا انصار کے الفاظ میں سنئے ابلیس نے نصاری کے دل میں یہ بات ڈالی کہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور ان سے بہت سے امور خرق عادات مثلاً مردوں کو زندہ کرنا یا چڑیوں کو پیدا کرنا وقوع میں آئے اس مافوق الفطرت قوت کے پیش نظر وہ واقعی اس لائق ہیں کہ ان کو خدا کا بیٹا یا تین خداؤں میں سے ایک خدا کہا جائے اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اس عقیدہ کی تردید کہیں تو اس طرح کی کہ کہا گیا کہ یہ معجزات ان کے ذاتی افعال نہ تھے بلکہ خدا کے حکم سے ظہور میں آئے ہوئے تھے اور کہیں اس طور پر تردید کی گئی کہ حضرت عیسیٰ بھی تو آدمؑ کی طرح مٹی سے پیدا ہوئے تھے پس اگر بے باپ کے پیدا ہونا خدا ہونے کی دلیل ہے تو حضرت آدمؑ کی خدائی میں تو کوئی کلام نہیں ہونا چاہیے آدمؑ تو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عیسیٰؑ سے شیطان کی ملاقات

روایت یہ ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ کی ملاقات شیطان سے ہوئی حضرت نے فرمایا مجھے سچ سچ بتا تیری کمر کن کن باتوں سے ٹوٹتی ہے۔ ابلیس نے جواب دیا۔ آپ نے مجھے خدا کی قسم دی ہے اسلئے میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور گھر میں نفل نماز پڑھنے سے میری کمر ٹوٹ جاتی ہے۔

مکحول ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ پہاڑ کی چوٹی پر نماز میں مشغول تھے ابلیس نے آ کر کہا آپ قضا و قدر پر کیوں ایمان نہیں رکھتے۔ حضرت نے جواب دیا کیوں نہیں۔ ابلیس نے کہا اگر یہ بات ہے تو آپ اس پہاڑ کی چوٹی سے زمین پر گر پڑیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ امتحان و آزمائش لینے کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے بندوں کا نہیں۔!

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک مقام پر شیطان کی ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا مردود ملعون یہ بتا تو میری امت کے ساتھ کیا سلوک کرے گا ابلیس نے جواب دیا کہ میں آپ کی امت کو آپ کی پوجا کرنے کی تعلیم دوں گا۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔ اچھا امت محمدی ﷺ کے ساتھ تیرا کیا سلوک ہوگا تو اس نے جواب دیا میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا البتہ روپیہ پیسہ کی محبت ان کے دل میں اس درجے پیدا کر دوں گا کہ وہ مال و زر کو لا الہ الا اللہ پر ترجیح دینے لگیں گے۔

ابلیس اور حضرت یوسفؑ

حضرت یوسفؑ نے خواب دیکھا تھا کہ مجھے چاند سورج اور گیارہ ستارے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ تمہارے ماں باپ اور گیارہ بھائی ایک زمانہ میں تمہارے سامنے عاجزی کی پیشانی جھکائیں گے حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے فرمایا کہ اس کا خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے دشمن ہو کر در پے آزار ہو جائیں گے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت یوسفؑ کے بھائی اس خواب پر مطلع ہوئے تو مارے حسد کے قتل کرنے کے در پے ہو گئے۔ چنانچہ سب سے بڑے سوتیلے بھائی نے حضرت یعقوبؑ سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ سیر و تفریح کیلئے بھیج دو۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ یوسفؑ میری دل بستگی کا سامان ہے ایسا نہ ہو کہ تم جنگل میں اس کی طرف سے غافل ہو جاؤ اور اس کو بھیڑیا اٹھا کر لے جائے۔ حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائی مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اس دوران میں ابلیس لعین نے ایک پیر مرد کا روپ بھر کر برادران یوسف سے کہا کیا بات ہے کس فکر میں ہو۔ برادران یوسفؑ نے اس کو امین سمجھ کر حال بیان کیا ابلیس نے رائے دی کہ ایام بہار میں جب درخت پھولوں سے لد جائیں تو اول یوسفؑ کو راضی کر کے اور اس کو اپنے ساتھ لے جا کر باپ سے اجازت حاصل کرنا برادران یوسفؑ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت یعقوبؑ نے اجازت دے دی۔

برادران یوسف سیر و تفریح کے بہانہ سے حضرت یوسفؑ کو جنگل میں لے گئے اور ان کو ایک کنوئیں میں دھکا دے کر اور ان کی قمیص کو بکری کے خون میں رنگ کے حضرت یعقوبؑ کو لا کر دکھلا دی کہ یوسفؑ کو تو بھیڑیا کھا گیا۔ اس کے بعد حضرت یوسف پر کیا گزری اس کی پوری تفصیل سورت یوسف میں مذکور ہے۔

قارون یا شیطان الانس

قارون حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا اس قدر صاحب دولت اور مالدار تھا کہ اس کے خزانے کی کنجیاں ۴۰ اونٹوں پر صندوقوں میں باندھی ہوتی تھیں جس وقت حضرت موسیٰ نے اس کو زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو اس نے بنی اسرائیل کے جہلا کو جمع کر کے کہا کہ لو اب موسیٰ تمہارے مال پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے۔ موسیٰ زکوۃ کے بہانے تمہارے مال لے کر تمہیں فقیر، تنگدست بنانا چاہتا ہے تم لوگ خاموش بیٹھے ہو جواب کیوں نہیں دیتے بنی اسرائیل نے کہا تو ہمارا سردار ہے جیسا حکم ہو تعمیل کیلئے حاضر ہیں۔

قارون نے ایک بدکار عورت کو ایک طباق زر و جواہر کا بھر کا دے کر اس بات پر تیار کیا کہ جس وقت موسیٰ مجلس واعظ میں آئیں تو بنی اسرائیل کے سامنے زور زور سے یہ بات کہنا کہ موسیٰ نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ ہفتہ میں ایک بار وعظ کہا کرتے تھے چنانچہ وعظ کے دن جب سب لوگ مجلس وعظ میں جمع ہوئے تو قارون نے بصد شان و شوکت مجلس میں آ کر حضرت موسیٰ کا مذاق اڑانا شروع کیا۔ وہ فاحشہ عورت بھی مجلس کے ایک گوشہ میں بیٹھی ہوئی تھی اس عورت نے چاہا کہ حضرت موسیٰ کے دامن عصمت کو تہمت سے آلودہ کرے مگر خدا تعالیٰ نے اس کی زبان پھیر دی اس عورت نے بہ آواز بلند کہا۔

''اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ کا دشمن ہے۔ کل مجھ کو اپنے گھر لے جا کر طباق زر و جواہر کا دے کر کہا تھا کہ مجلس وعظ میں پہنچ کر موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانا۔ کہنا کہ موسیٰ نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ بنی اسرائیل نے یہ سن کر قارون کو ملامت کی۔ حضرت موسیٰ خدا کے پیغمبر اور نبی برحق ہیں اور جو برائیاں میں نے کی تھی ان سے توبہ کرتی ہوں'' بنی اسرائیل نے یہ سن کر قارون کو ملامت کی۔ حضرت موسیٰ غصہ میں مارے منبر سے اتر آئے اور سجدہ میں سر رکھ کر خدائے عزوجل سے عرض کیا اگر میں تیرا رسول ہوں تو اس مردود پر غضب نازل کر۔ حضرت موسیٰ کی بددعا سے قارون مال و اسباب سمیت زمین میں دھنس گیا۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

حضرت یحییٰ بن زکریا سے شیطان کی ملاقات

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک روز شیطان یحییٰ بن زکریا کے پاس نصیحت کرنے آیا اور کہا میں آپ کو نصیحت کرنے آیا ہوں حضرت یحییٰ نے کہا جھوٹے کہیں کے جا بھاگ تو مجھے کیا نصیحت کرے گا ہاں آدمیوں کی بابت کچھ بات بتلا شیطان نے کہا۔

''ایک قسم لوگوں کی تو وہ ہے جو ہمارے لئے بہت سخت ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو کسی فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں تو وہ فوراً ہی استغفار میں مصروف ہو جاتے ہیں ایسے آدمی ہمارے لئے وبال جان ہیں۔ دوسری قسم وہ لوگ ہیں جو آپ جیسے معصوم ہیں آپ جیسے بزرگوں پر ہمارا کوئی داؤ نہیں چل سکتا۔'' حضرت یحییٰ نے پوچھا آخر کبھی تیرا داؤ مجھ پر چلا ہے۔ یا نہیں تو ابلیس نے جواب دیا ہاں ایک روز رات کو آپ نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا تھا میٹھی نیند کے مزے میں رات کی نماز فوت ہو گئی تھی حضرت یحییٰ نے اسی روز سے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا اس پر شیطان نے کہا تھا کہ میں آج کے بعد کسی نبی آدم کو نصیحت نہ کروں گا۔ تیسری قسم شیطان نے یہ بیان کی کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ مجھے ان کی طرف سے کوئی فکر ہی نہیں میں ان لوگوں کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہوں جیسے بچے گیند کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں۔

ابلیس اور حضرت زکریاؑ

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ مریم جب حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس سوائے زکریا کے اور کوئی شخص نہ تھا یہودیوں نے حضرت زکریا پر زنا کی تہمت لگا کر قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت زکریا کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں ایک بڑے درخت میں سے آواز آئی یا نبی اللہ میرے اندر آ جاؤ درخت بیچ میں سے پھٹ گیا حضرت زکریا اس میں بیٹھ گئے اس کے بعد درخت کے دونوں حصے باہم مل گئے۔ شیطان نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ لیا تو وہ درخت سے باہر رہ گیا۔ بنی اسرائیل آپ کو تلاش کرتے کرتے اس درخت کے پاس آئے تو ابلیس نے انسانی صورت میں متشکل ہو کر کہا کہ میں نے زکریا سے بڑا جادوگر نہیں دیکھا وہ اپنے جادو کے زور سے درخت میں چھپ گیا۔ بنی اسرائیل کو اس بات پر یقین نہ آیا تو ابلیس نے حضرت زکریا کی چادر کا کونا دکھایا۔ بنی اسرائیل کہنے لگے اس درخت کو آگ لگا دینی چاہیے ابلیس نے کہا نہیں بلکہ آرے سے چیر ڈالو۔ جس وقت آرا سر مبارک پر پہنچا اور آہ کرنی چاہی تو حکم ہوا اگر آہ کی تو تمہارا نام دفتر نبوت سے کاٹ دیا جائے گا لاچار اسی حالت میں حضرت زکریاؑ نے اپنی جان جان آفریں کو سپرد کی۔

ابلیس اور حضرت صالحؑ

حضرت صالحؑ قوم ثمود کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے تھے حضرت صالحؑ اپنی قوم کو جس قدر نصیحت کرتے تھے وہ بت پرستی اور بدمستی سے باز نہ آتے تھے اور حضرت صالحؑ کو ان کو پیٹھ پیچھے برا کہا کرتے تھے۔ قوم ثمود نے اتفاق رائے سے حضرت صالحؑ سے کہا کہ اگر اس پتھر میں سے ایک قدر آور اونٹنی جو دس مہینے کی گابھن ہو برآمد ہو اور اسی کے ڈیل ڈول کا بچہ بھی تو ہم یہ معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئیں گے اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔

حضرت صالحؑ نے مناجات میں خدا سے عرض کیا حکم ہوا تم بے خوف ہو کر کافروں سے ایمان لانے کا عہد و پیمان لے لو حکم الٰہی سے اس پتھر میں سے آواز پیدا ہو کر اونٹنی نمودار ہوئی اور اس کے بعد ہی ایک بچہ اسی جسم وضخامت کا پیدا ہوا۔

اسی معجزہ کو دیکھ کر قوم کے چندرئیس مسلمان ہو گئے۔ دوسرے رئیسوں کا دل بھی ایمان کی طرف متوجہ ہوا مگر ابلیس لعین نے قوم کے دماغ میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ یہ معجزہ نبوت کا نہیں ہے بلکہ صالحؑ کی جادوگری کا نتیجہ ہے۔ ابلیس لعین کی شرارت سے یہ قوم انجام کار تباہ و خراب ہو گئی۔

شیطان کے پرائیویٹ حالات

شیطان کا اصلی نام کیا تھا

رحمت الٰہی سے مطرود و ملعون ہونے سے پہلے شیطان کا نام عزازیل تھا۔ آدم کو سجدہ نہ کرنے اور حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس کا نام ابلیس تجویز کر دیا گیا شیطان بھی اسی ابلیس کو کہتے ہیں۔

شیطان ہی تمام جنات کا باپ ہے

اس کتاب کے اوائل میں تخلیق جنات کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کے شعلوں سے ایک جن کو پیدا کیا تھا اس کے بعد اس کیلئے ایک بیوی پیدا کی۔ اسی جوڑے سے تمام جنات کی نسل دنیا میں پھیلی۔ اس اجمال کی تفصیل میں صاحب حیات الحیوان نے لکھا ہے "یہ بات زبان زد عام ہے کہ تمام جنات ابلیس ہی کی اولاد ہے۔" حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی نسل اور اس کی زوجہ پیدا کرنی چاہی تو شیطان پر غصہ کا القا کیا غصہ کی وجہ سے آگ کی ایک چنگاری پیدا ہوئی اس چنگاری سے حق تعالیٰ نے ابلیس کی بیوی پیدا کر دی۔

جتنے انسان پیدا ہوتے ہیں اتنے ہی جنات بھی پیدا ہوتے ہیں

روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا تھا کہ میں جتنی اولاد آدم کی پیدا کروں گا اتنی ہی اولاد تیری بھی پیدا کروں گا۔ چنانچہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ ہر انسان کے ساتھ حق تعالیٰ جن بھی پیدا کرتا ہے جو اس کو برائی پر اکساتا رہتا ہے۔

جنات مذکر بھی ہوتے ہیں اور مونث بھی

گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جنات کی ایک قسم انسان جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح مذکر مونث ہوتے ہیں۔ آپس میں بیاہ شادی بھی کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔

شیطان ہر روز دس انڈے دیتا ہے

حیٰوۃ الحیوان میں شیطان کی افزائش نسل کے بارے میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی داہنی ران میں مرد کی شرم گاہ اور بائیں میں عورت کی شرم گاہ پیدا کی ہے۔ جس سے ہر روز ۱۰ انڈے نکلتے ہیں۔ اور ہر انڈے سے شیطان اور شیطانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

شیطان کے بیوی بچوں کے نام

شیطان نے اپنی بعض اولاد کو بعض مخصوص کاموں پر مامور کر رکھا ہے۔ حضرت مجاہدؒ کے قول کے مطابق ان کے نام اور کام یہ ہیں۔

لاقیس۔ ولہان: یہ دونوں وضو اور نماز پر مامور ہیں لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

ہفاف: یہ لڑکا صحرا پر مامور ہے صحرا میں شیطانیت پھیلاتا ہے

زلنبور۔۔۔ یہ بازاروں پر مامور ہے۔ جھوٹی تعریف اور جھوٹی قسموں پر لوگوں کو اکساتا ہے۔

بثر:۔۔۔ مصیبت زدہ لوگوں کو جہالت کے کام نوحہ ماتم گریبان چاک کرنا۔ چہرے کو نوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ابیض: ---- یہ انبیاءؑ کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے پر مامور ہے۔

اعور: ---- یہ شیطان زنا پر مامور ہے زنا کے وقت مرد و عورت کی شرم گاہوں پر سوار رہتا ہے۔

داسم ---- اس شیطان کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں بغیر سلام کے یا اللہ کا نام لئے داخل ہوتا ہے تو وہ گھر والوں میں فساد کرانے کا سبب بنتا ہے۔

مطوس ---- یہ شیطان غلط اور بے بنیاد افواہیں لوگوں میں پھیلاتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان)

شیطان کی بیوی کا نام طرطبہ ہے

بھوت پریت کیڑے مکوڑے جنات شیطان کے انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک بار شیطان نے ۳۰ انڈے دئے تھے دس مشرق میں دس مغرب میں اور دس وسط ارض میں ان انڈوں سے دنیا میں شیاطین کی مختلف قسمیں بھوت پریت کیڑے مکوڑے وغیرہ پیدا ہو کر دنیا میں پھیل گئے۔

جن اور شیطان میں فرق

محمد بن کعب القرضی سے روایت ہے کہ جن اور شیاطین اصل کے اعتبار سے ایک ہیں مگر ایمان دار جن کے نام سے اور کفار شیطین نے نام سے موسوم ہیں۔

جنات سانپ کی شکل میں گھروں میں بھی رہتے ہیں

بخاری و مسلم اور ابوداؤد میں ابی لبابہؓ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے گھر کے سانپوں کو مارنے کو منع فرمایا ہے مگر جس سانپ کی پشت پر دو سفید خط ہوں یا وہ سانپ جس کی دم بہت چھوٹی ہو اس کو ضرور مار ڈالنا چاہئے (یہ دونوں قسم کے سانپ بہت ہی خطرناک ہیں۔

شیطان کے لشکر اور دل میں داخل ہونے کے چور دروازے

شیطان کے لشکر جن سے وہ قلب میں آدم پر حملہ آور ہوتا ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ شیطان کے پانچ لڑکے پانچ مختلف بڑے بڑے کاموں پر مامور ہیں۔ ان لڑکوں کے نام یہ ہیں ثبر۔ اعور۔ مبسوط۔ داسم۔ زلنبور۔

۱۔ ثبر۔ اس خدمت پر مامور ہے کہ لوگوں کو جاہلیت کے کاموں کی ترغیب دے۔ مصیبت میں مبتلا لوگوں کو گریبان چاک کرنے منہ پر چانٹے مارنے نوحہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

۲۔ اعور۔ زنا پر مامور ہے لوگوں کو زنا کی ترغیب دے کر زنا میں مبتلا کرتا ہے۔

۳۔ داسم: اس کام پر مامور ہے کہ وہ گھر والوں میں پھوٹ ڈلوا کر ایک کو دوسرے کا دشمن بنا دے۔

۴۔ (مبسوط) لوگوں کو جھوٹ بولنے پر اکساتا ہے۔

۵۔ زلنبور) بازار پر مامور ہے۔ ناپ تول میں کمی اور دوسری برائیوں میں لوگوں کو مبتلا کرتا ہے۔

ان کے علاوہ ایک شیطان نماز پر مسلط ہے جس کا نام خنزب ہے اور ایک شیطان وضو پر مسلط ہے اس کا نام ولہان ہے۔ ان دونوں شیاطین کے کارناموں کا ذکر آگے آئے گا۔

دل میں داخل ہونے کے شیطان کے چور دروازے

شیطان کے لشکر چونکہ ۲۴ گھنٹے انسان کو گمراہ اور اغوا کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں اس لئے شیاطین کی مدافعت سے ایک آن غفلت بھی انتہائی مضر ہے پھر چونکہ شیطان کا حملہ انسان پر ظاہری دشمن کی طرح کھلم کھلا نہیں ہوتا۔ اسلئے سب سے پہلے ان دروازوں اور راستوں کو تاخت و تاراج کر دیتا ہے۔ یوں تو انسان کے دل میں گھسنے کیلئے شیطان کے واسطے بہت سے راستے ہیں پھر بھی ان میں چند بڑے بڑوں کا ذکر حسب ذیل ہے۔

حسد و حرص

حسد اور حرص میں انسان اندھا اور بہرا ہو جاتا ہے۔ شیطان جب ان دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں کا احساس کسی قلب میں پاتا ہے تو اس دل کو تباہ کرنے کیلئے موقعہ مل جاتا ہے اور وہ انسان کے دل کو گناہوں کے میدان میں گیند کی طرح لڑھکاتا پھرتا ہے۔ روایت ہے کہ جس وقت نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے تو شیطان بھی موجود تھا فرمایا تو یہاں کیوں آیا۔ شیطان نے جواب دیا اس واسطے کہ یہ لوگ دل سے تو میرے ہمنوا ہیں اور ظاہر میں آپ کا کلمہ بھریں۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا نکل مردود کہیں کے۔ شیطان نے کہا کہ دنیا میں لوگ پانچ باتوں سے ہلاک ہوئے ہیں تین باتیں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ فوراً وحی آئی کہ شیطان سے دو باتیں پوچھ لو باقی تین باتیں آپ سے غیر متعلق ہیں شیطان نے کہا ان میں سے ایک تو حسد ہے حسد کی وجہ سے میں بارگاہ الٰہی سے مردود ملعون ہوا دوسری چیز حرص ہے۔ اگر آدمؑ جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص نہ کرتے تو ان کو جنت سے نہ نکالا جاتا۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

غضب و شہوت

یہ دونوں چیزیں بھی قلب بنی آدم سے شیطان کے داخلے کے اہم دروازے ہیں غضب اور غصہ کی وجہ سے انسان کی عقل کمزور ہو جاتی ہے۔ شیطان غصہ کرنے والے آدمی سے اس طرح کھیلنے لگتا ہے جس طرح بچے گیند سے کھیلا کرتے ہیں شیطان نے حضرت موسیٰؑ سے بارگاہ الٰہی میں توبہ کے لئے سفارش کرائی تھی توبہ کی مقبولیت حضرت آدمؑ کی قبر کو سجدہ پر موقوف رکھی گئی۔ شیطان نے غضب ناک ہو کر جواب دیا تھا جب میں زندہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا مردہ کو تو کیا کروں گا۔ شیطان نے حضرت موسیٰؑ سے اس موقعہ پر کہا تھا کہ جب انسان غصہ ہوتا ہے میں اس کے جسم میں خون کی طرح دوڑا دوڑا پھرتا ہوں۔

بسیار خوری

شکم سیر ہو کر کھانا بھی شیطانی آفتوں میں سے ایک آفت ہے کیوں کہ شکم سیری سے شہوت پیدا ہوتی ہے شہوت شیطان کا ایک خاص ہتھیار ہے۔ ایک روز ابلیس حضرت یحییٰ بن زکریا کے سامنے متشکل ہو کر آیا اور اس نے بیان کیا کہ میں شہوت کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کیا کرتا ہوں حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کبھی تو نے مجھے بھی شہوت میں مبتلا کیا ہے ابلیس نے جواب دیا۔ بہت سے موقعوں پر ایسا ہوا کہ آپ شکم سیر ہو کر کھانا کھا کر سو گئے نماز اور ذکر الٰہی سے رہ گئے۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا اس کے علاوہ اور کچھ شیطان نے جواب دیا اور کچھ نہیں اسی وقت یحییٰؑ نے قسم کھائی کہ مدت العمر پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤں گا۔ شیطان نے یہ سنتے ہی سر پیٹ کر کہا کہ اب میں کسی مسلمان کو کبھی نصیحت نہیں کروں گا۔

(بسیار خوری کے نقصانات) علمائے باطن نے بسیار خوری کے نقصانات تحریر کئے ہیں۔ (۱) دل سے خدا کا خوف نکل جاتا ہے۔

(۲) دل میں مخلوق پر رحمت نہیں رہتی کیوں کہ وہ دوسروں کو بھی اپنی طرح شکم سیر سمجھنے لگتا ہے۔

(۳) شکم سیری سے نماز و عبادت گراں معلوم ہوتی ہے

(۴) حکمت کا کلام سن کر دل پر رقت طاری نہیں ہوتی۔

(۵) ایسی حالت میں اگر وہ کسی شخص کو نصیحت کرتا ہے تو لوگوں کے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۶) بسیار خوری سے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

سامان زیب وزینت

اگر شیطان کسی انسان کے دل میں مکان۔ لباس اور گھر کے ساز و سامان کی محبت دیکھتا ہے تو وہ انسان کے دل میں ان چیزوں کی محبت کے انڈے دے دیتا ہے۔ ان انڈوں سے جب بچے نکل آتے ہیں تو مکان کی تعمیر کرنے مکان کی آرائش کی دھن میں لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اس حالت میں اسے موت آکر پکڑ لیتی ہے۔

شیطان کا دل پر تسلط اور اس کا دفعیہ

وسوسہ اور الہام کا فرق

انسان نے نیک یا بد اعمال کی صدور کی نوعیت یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد اس کام کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ رغبت عزم اور نیت کو حرکت میں لاتی ہے۔ آخر میں نیت اعضاء کو حرکت میں لا کر اس فعل کا واقع عمل میں لے آتی ہے۔ پھر جس طرح اعمال خیر و شر کی نوعیت مختلف ہیں اسی طرح انسان کے دل میں کسی کام کا خیال جو اولاً پیدا ہوتا ہے وہ بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ اگر وہ خیال کسی اچھے کام کا ہے تو اس اصطلاح شرح میں اس کا نام الہام ہے۔ اور اگر وہ خیال برے کام سے متعلق ہے تو اس کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔

الہام یا وسوسہ کا باعث کیا ہے

انسان کے دل میں شروع شروع میں جو خطرات یا خیالات پیدا ہوتے ہیں ان کے محرک قدرت نے جدا جدا پیدا کیئے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے دل میں ہر قسم کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں فرشتوں کی طرف سے بھی اور شیطان کی طرف سے بھی۔ فرشتے کے وسوسہ سے خیر کی ترغیب ہوتی ہے اور شیطان کے وسوسہ سے برائی کی پس جس وقت شیطانی وسوسہ محسوس ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیئے۔

چونکہ دونوں قوتیں مساوی حیثیت سے قلب انسانی پر اثر انداز رہتی ہیں اسلیئے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان قدرتی طور پر اسی کھینچا تانی میں مبتلا ہے۔ حدیث شریف میں اسی کھینچا تانی کی طرف اشارہ ہے۔ ''مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا

ہے۔'' پھر پیدائشی طور پر چونکہ قلب انسانی میں آثار روحانی وشیطانی قبول کرنے کی صلاحیت
استعداد مساوی طور پر ہے کسی ایک جانب کو دوسرے پر ترجیح نہیں اسلئے اتباع شہوات یا جاہل
کے اعتبار سے ہی کسی ایک جہت کو غالب یا مغلوب کہا جاسکتا ہے۔ پس اگر کوئی غضب وشہوت
کے اقتدا سے کسی کام کا مرتکب ہوگا تو شیطان خواہش نفسانی کی راہ سے انسان پر غالب آجائے
گا۔ اس صورت میں قلب شیطان کا ملجاو مسکن بن جائے گا۔ اور اگر شہوت کو مغلوب کر کے فرشتوں
کے اخلاق اختیار کرے گا تو اس صورت میں انسان کا دل فرشتوں کی منزل اور مستقر ہوگا۔ مگر چونکہ
قلب میں صفات بشریہ شہوت غضب حرص طمع وغیرہ جو خواہش نفسانی کی فروعات میں سے ہیں
موجود ہیں اسلئے ضروری اور لازمی طور پر قلب شیطانی وسوسہ کی گزرگاہ ضرور بنے گا۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے عرض کیا گیا حضور کے
ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ہاں لیکن وہ خدا کی مدد سے مقہور ہے وہ ہمیشہ اچھی بات کی ترغیب دیتا ہے۔
شیطان اسی وقت دل میں وسوسہ ڈالتا ہے جب وہ ذکر الٰہی سے غافل ہو اگر قلب ذکر اللہ کی طرف
راغب ہے تو شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ وہاں سے چل دیتا ہے اس وقت فرشتہ
مداخلت کرتا ہے غرض شیاطین اور فرشتوں کے لشکروں میں ہر وقت کشمکش رہتی ہے۔ قلب بہر
صورت کسی نہ کسی ایک مطیع ومنقاد ہو جاتا ہے۔ یا تو فرشتے ہی اس کو مفتوح ومسخر کر لیتے ہیں یا
شیاطین ہی اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں جن لوگوں کے دلوں کا مالک شیطان بن جاتا ہے۔ ایسے
لوگوں کے دل ہر وقت وسوسوں سے پر رہتے ہیں اس قسم کے لوگ ہمیشہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے
ہیں۔ ایسی حالت میں جب تک شیطان کے زور کو نہ گھٹایا جائے قلب کی اصلاح دشوار ہے۔ البتہ
جو لوگ شہوت کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے بلکہ اس کو مغلوب کر کے رکھتے ہیں ان لوگوں پر
شیطان کا داؤ چلنا دشوار ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایسے ہی بندوں کے متعلق ہے۔ ''جو میرے بندے
ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں''

وسوسہ دور کرنے کا طریقہ

ظاہر ہے کہ دل میں شیطانی وسوسہ ہر وقت آتا ہے جب اس وسوسہ کے سوا دل میں کوئی
دوسری بات نہ ہو کیونکہ جب ایک بات کا گزر دل میں ہوتا ہے تو اس سے پہلے کی بات دل سے نکل
جایا کرتی ہے۔ اسلئے شیطانی وسوسہ دور کرنے کی ایک تدبیر یہ ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی
بری بات کا گزر ہو تو وہ دل کو کسی دوسری بات کی طرف متوجہ کرے یہ ترکیب اگرچہ دفعیہ وسوسہ کیلئے
سہل ہے مگر پھر بھی یہ اندیشہ ہے کہ اس دوسری بات کا بھی وہی انجام نہ ہو جو پہلی بات کا ہوا ہے۔
اسلئے یہ صورت دفعیہ وسوسہ کیلئے سو فیصد کامیاب نہیں البتہ ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے
ہوتے ہوئے شیطان کی مجال نہیں کہ دل کے قریب قدم رکھ سکے۔ خدا تعالیٰ نے بھی دفعیہ وسوسہ کی
یہی تدبیر بتلائی ہے۔

''خدا سے ڈرنے والے لوگوں کو اگر شیطان مس کر لیتا ہے تو وہ خدا کا ذکر کرتے ہی صاحب
بصیرت بن جاتے ہیں حضرت مجاہد نے ''من شر الوسواس الخناس'' کی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان
انسان کے دل پر چاروں طرف سے چھایا رہتا ہے۔ جب قلب ذکر الٰہی کرتا ہے تو سکڑ کر دبک جاتا
ہے۔ ذکر اللہ اور وسوسہ میں دن یا رات یا روشنی اور اندھیرے کا سا تضاد ہے۔ ذکر الٰہی کے سامنے
شیطان تک نہیں سکتا۔ حضرت انسؓ نے روایت کی ہے کہ حضور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے۔
''شیطان اپنی سونڈ انسان کے دل پر رکھے ہوئے ہے۔ پس اگر وہ خدا کا ذکر کرتا ہے تو ہٹ جاتا
ہے اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو دل کو نگل لیتا ہے۔''

حدیث میں ہے کہ حضرت عمر بن العاص نے حضور سرور دو عالم ﷺ سے عرض کیا کہ شیطان نماز اور
قراءت قرآن میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ مجھ میں اور میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے تو حضور انور ﷺ
نے فرمایا۔ ''اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں جب وہ تجھ کو معلوم ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ
اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے) حضرت عمر بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضور
انور ﷺ کی فرمودہ ہدایات پر عمل کیا وہ بات جاتی رہی۔ اسی طرح دوسری حدیث میں وارد ہے۔

"وضو میں بہکانے والا بھی ایک شیطان ہے۔ اس کا نام ولہان ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی پناہ چاہو۔"

حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے۔ "ایمان دار اپنے شیطان کو ایسا لاغر کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے اونٹ کو دبلا کر دیتا ہے۔"

قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے پاس اونٹ کی طرح توانا آیا تھا۔ اب دبلا ہوتے ہوتے چڑیا جیسا ہو گیا ہوں۔ میں نے پوچھا۔ کس طرح جواب دیا کہ تم ذکر اللہ سے مجھے ہر دم گھلاتے رہتے ہو۔

خطرات قلب

انسان کے قلب پر جو خطرات گزر چکے ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک وہ جو انسان کو نیکی پر آمادہ کریں۔ ایسے خطرات یقیناً الہام من جانب الٰہی ہوتے ہیں۔

۲۔ دوسرے وہ جو انسان کو برائی پر اکسائیں۔ ایسے خطرات یقیناً وسوسہ شیطانی ہوتے ہیں۔

۳۔ تیسری قسم کے وہ خطرات ہیں جن کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ فرشتے کی طرف سے ہیں یا جنات کے ایسے خطرات میں انسان کو بڑا دھوکہ ہوتا ہے۔ ان خطرات میں نیک و بد کی تمیز دشوار ہے اسلئے کہ نیک بندوں کو تو صاف طور سے شیطان ورغلا نہیں سکتا۔ البتہ شر کو خیر کی صورت میں لا کر ان کے سامنے کر دیتا ہے اور یہ شیطان کا ایک بڑا فریب ہے۔ جس سے اکثر لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں مثلاً شیطان کسی عالم کو عوام کی غفلت و جہالت کا حال سنا کر وعظ گوئی پر آمادہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل میں ڈالتا ہے کہ اگر عمدہ کپڑے پہن کر اور خاص لب و لہجہ بنا کر تقریر نہ کرو گے تو عوام تمہاری تقریر سے متاثر نہ ہوں گے۔ چنانچہ عالم انہیں باتوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے ان باتوں میں مبتلا ہونے کے بعد اس کو اپنی تعظیم کا شوق خدام اور معتقدین کی کثرت اور اپنے علم و مرتبہ پر غرور اور دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے عالم صاحب کی تمام کری کرائی محنت ریاء نمود و تکبر کی نذر ہو جاتی ہے۔ غرض علماء عباد۔ زیاد کو فریب میں مبتلا کرنے کے شیطان کے ڈھنگ اور ہی ہیں۔

شیطان کا وسوسہ کس قدر خطرناک ہوتا ہے

حدیث شریف میں بنی اسرائیل کے ایک راہب کا قصہ مذکور ہے کہ شیطان نے بنی اسرائیل کی ایک لڑکی کا گلا دبایا اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس لڑکی کی بیماری کا علاج فلاں راہب کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ لڑکی کو راہب کے پاس لے گئے۔ اس نے اول تو انکار کیا مگر بہ ہم اصرار سے مجبور ہو کر اپنے پاس رکھنے پر راضی ہو گیا۔ شیطان نے راہب کے دل میں اس لڑکی سے مباشرت کا وسوسہ ڈالا۔ راہب بڑے عرصہ سے مجرد تھا وہ فوراً یہ فعل کر بیٹھا۔ لڑکی کو حمل رہ گیا۔ اب شیطان نے اس راہب کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ لوگ لڑکی کو لینے آئیں گے بڑی فضیحت ہوگی۔ اس لئے اس لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کر دے۔ اگر کوئی پوچھنے آئے تو کہہ دینا کہ مر گئی۔ راہب نے ایسا ہی کیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر شیطان نے لڑکی کے والدین کو بتلایا کہ فلاں راہب نے اس اس طرح تمہاری لڑکی کو قتل کر کے زمین میں دفن کر دیا ہے۔ وہ لوگ راہب سے پوچھنے لگے مگر وہ اطمینان بخش جواب نہ دے سکا۔ لڑکی کے ورثا نے اس راہب کو قصاص میں قتل کرنے کیلئے پکڑ لیا۔ اب شیطان نے اس راہب سے کہا کہ یہ سارے کام میرے کرائے ہوئے ہیں اب بھی اگر تو میرا کہنا مان لے تو میں تجھے موت سے بچا سکتا ہوں۔ راہب نے کہا مجھے اس مصیبت سے جس طرح ہو سکے بچا لے۔ میں تیرے کہنے پر عمل کروں گا۔

شیطان نے کہا تو مجھے دو سجدے کر لے تو تیری جان بچ جائے گی۔ راہب نے سجدے کر لئے شیطان نے کہا جا اپنا کام کر میں تیرے فکر میں دو سو برس سے لگا ہوا تھا۔ آج مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔

(رواہ ابن ابی الدنیا)

شیطان کے دفعیہ کی تدبیر کیا ہے

شیطان کے شر سے دل کو بچانے کی ترکیب یہی ہے کہ دل میں شیطان کے داخلہ کے تمام دروازے بند کردیئے جائیں۔ اور دل کو تمام مذموم صفات سے صاف کرلیا جائے۔ اس مختصر میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان کا تذکرہ پیش کیا جائے۔ تفصیلات کیلئے حق تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے تو احیاء العلوم کی تیسری جلد مطالعہ فرمائیں۔ بہرحال اس موقعہ پر اتنا جاننا ضروری ہے کہ جب دل ان تمام مذموم صفات سے پاک صاف ہو جائے گا۔ تو پھر شیطان دل میں جم کر نہیں بیٹھ سکے گا۔ چونکہ اللہ کا ذکر شیطان کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اسلئے شیطان ہیرا پھیری کرتا ہی نظر آئے گا۔ اخلاق ذمیمہ کے دفعیہ کے بغیر اللہ کے ذکر سے شیطان دفع تو ضرور ہو جاتا ہے مگر اللہ کا ذکر دل میں اسی وقت جاگزیں ہو جاتا ہے جب تقویٰ اور صفائی قلب سے آئینہ قلب کو صاف کرلیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ذکر الٰہی بھی از قبیل خطرات ہوتا ہے۔ چونکہ اس کو دل پر پورا قابو نہیں ہوتا۔ اسی لئے وہ شیطان کو بھی دفع نہیں کرسکتا۔

ذکر الٰہی کو دافع شیطان صرف اہل تقویٰ کیلئے فرمایا ہے جس دل میں غذائے شیطانی و (صفات ذمیمہ) موجود نہ ہوگی وہاں شیطان ذکر الٰہی سے ہٹ جائے گا اور اگر دل پر شہوت کا غلبہ ہوگا تو ذکر الٰہی دل کے چاروں طرف پھیل کر رہ جائے گا قعر قلب پر اثر انداز ہو کر دفیعہ شیطان کیلئے موثر ثابت نہ ہوگا۔ بہرحال جہاں شیطان کا دفیعہ " لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم " سے ہو جاتا ہے وہاں اور بھی دعائیں اس بارے میں منقول ہیں۔ حضرت محمد بن واسع ہر روز بعد نماز فجر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

"اللھم انک سلطت علینا بصیرا بعیر بنا یرانا ھرو قبیلہ من حیث لا نراھم اللھم فالیسہ منا کما ایستہ من رحمتک وقنطہ منا کما قنطتہ من عفرک وباعداینا وبینہ کما باعدت بین وبین احمتک انک علیٰ کل شیء قدیر"

محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ ایک روز شیطان مجھے مسجد کے راستہ میں ملا اس نے کہا تم مجھے پہچانتے

ہو میں کون ہوں۔ میں نے کہا تو کون ہے تو اس نے جواب دیا میں ابلیس ہوں۔ میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم اس دعا کو کسی اور کو نہ بتانا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی تم سے مزاحم نہ ہوں گا۔ میں نے کہا میں کسی شخص کو اس دعا کے پڑھنے سے منع نہ کروں گا۔ جو تجھ سے ہو سکے کر لے۔ (امام مالک)

حضرت عبدالرحمن بن ابی بن لیلےٰ فرماتے ہیں کہ ایک شیطان حضور سرور دو عالم ﷺ کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی مشعل لے کر کھڑا ہوا کرتا تھا اور قراءت واستغفار سے نہ جاتا تھا۔ آپ کی خدمت میں جبرائیل تشریف لائے اور عرض کیا آپ یہ دعا پڑھیں۔ "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ للّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ مِنْ مَّا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ" حضور انور ﷺ نے اس دعا کو پڑھا اس مردود کی شمع گل ہوگئی۔ اور اوندھے منہ گر پڑا۔

ابلیس لعین کے شیطانی کارنامے

شیطان کے مورچے

حضرت شیخ امام تقی الدین حنبلیؒ فرماتے ہیں شیطان مومنوں کو گمراہ کرنے کیلئے ۷ مورچوں پر بیٹھتا ہے۔ پہلا مورچہ کفر کا ہے۔ پس اگر مومن کفر سے محفوظ رہا تو وہ بدعت کے مورچہ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کبائر کے مورچہ پر بیٹھتا ہے پھر صغائر کے مورچہ پر آتا ہے۔ پس اگر مومن ان مورچوں سے شیطان ناکام رہتا ہے تو وہ مباحات کا مورچہ سنبھالتا ہے اور مومن کو اطاعت الٰہی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اگر اس مورچہ پر بھی ناکامی رہتی ہے تو مومن کو غیر افضل اعمال کی ترغیب دیتا ہے اس مورچہ پر اگر اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سب سے آخری مورچہ سنبھالتا ہے اور وہ ہے بدکار دشمنوں کو ایذا رسانی پر لگا دیتا ہے۔

شیطان عالم کی موت سے بہت خوش ہوتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیاطین اپنے گورو گھنٹال ابلیس سے کہا کرتے ہیں کہ ہمیں جس قدر خوشی عالم کے مرنے کی ہوتی ہے اتنی خوشی عبادت گزار کے مرنے کی نہیں ہوتی۔

جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں شیطان انہی کے پیچھے لگا رہتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص خدا کے ذکر سے اعتراض کرتا ہے ہم اس کے پیچھے شیطان لگا دیتے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔

جو شخص صبح کو دیر تک سوتا رہتا ہے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے حضور انور ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو طلوع آفتاب کے وقت خواب سے بیدار ہوا تھا حضور نے فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا تھا۔

شیطان بھی انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے

(سنن ابو داؤد و نسائی میں ہے) حضور ﷺ کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تھا آخری لقمہ کھاتے وقت اس نے بسم اللہ اولہ و آخرہ کہا حضور ہنس پڑے اور فرمایا کہ شیطان بھی برابر اس کے ساتھ کھا رہا تھا۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے قے کر دی۔

شیطان ساتھ ہی کھاتا ہے اور رات کو ساتھ ہی سوتا ہے

حضرت عبداللہ بن جابرؓ کی روایت میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کا نام لیکر گھر میں داخل ہوتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میرا شب باشی یا کھانے میں کوئی حصہ نہیں اور جو شخص گھر میں اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ رات یہیں رہوں گا۔ یہیں کھاؤں گا۔

ایک روز مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان کی ملاقات ہوئی مومن کا شیطان دبلا پتلا تھا اور کافر کا شیطان موٹا تازہ تو کافر کے شیطان نے پوچھا کیا بات ہے تو اتنا دبلا پتلا کیوں ہے؟ مومن کے شیطان نے جواب دیا کیا کروں وہ گھر میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہے۔ کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھاتا ہے پانی بسم اللہ پڑھ کر پیتا ہے۔ کافر کے شیطان نے کہا کہ میں اپنے انسان کے ساتھ خوب کھاتا پیتا ہوں۔

حضرت پیران پیر کو دھوکا دینے کی شیطان کی کوشش

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں مجھ پر گرمی کی وجہ سے پیاس کا غلبہ ہوا
آسمان پر ایک کالے رنگ کا بادل چھا گیا ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اتنے میں آواز آئی یا عبدالقادر انا ربک
تو میں نے جواب دیا۔ "انت اللہ الذی لا الہ الا ہو" اس کے بعد آواز آئی یا عبدالقادر انا
ربک وقد احللت لک ماحرمت علیک" تو میں نے جواب دیا "کذبت بل انت
شیطان " یہ سنتے ہی وہ بادل چھٹ گیا میرے پیچھے سے آواز آئی اے عبداللہ آج تم اپنی خداداد
سمجھ سے نجات پا گئے تم سے پہلے میں ۷۰ آدمیوں کو اس طرح گمراہ کر چکا ہوں۔

شیطان کی ایک چال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے پاس آکر
پوچھتا ہے اس چیز کو کس نے پیدا کیا اس چیز کو کس نے پیدا کیا یہاں تک وہ یہ بھی پوچھ بیٹھتا ہے
تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا اگر ایسا موقعہ ہو تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ دوسری روایت بخاری و
مسلم میں ہے کہ سورت اخلاص پڑھ کر اور ۳ دفعہ بائیں طرف تھتھکار کر اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے۔

کن کن مواقع پر شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے۔

(۱) قرات قرآن کے وقت۔
(۲) جس وقت مسلسل وسوسے آرہے ہوں۔
(۳) غصہ کے وقت۔
(۴) پیشاب یا پاخانہ کے وقت۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

شیطان کا رونا

مسلم شریف کی حدیث حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بنی آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر خدا کو سجدہ
کرتا ہے تو وہ اس کے پاس روتا ہوا جدا ہو جاتا ہے ہائے ہائے بنی آدم کو سجدہ کو حکم ملا اس نے سجدہ کر
لیا جنتی ہو گیا۔ مجھے خدا نے سجدہ کا حکم دیا تھا میں نے انکار کر دیا۔ دوزخی بن گیا)

شیطان چار مرتبہ خوب کوکیں مار کر رویا

بقی بن مخلد نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شیطان چار موقعوں پر دھاڑیں مار مار کر رویا تھا۔
۱۔ جس وقت اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔
۲۔ جس وقت زمین پر اتارا گیا۔
۳۔ جس وقت حضور انور ﷺ پیدا ہوئے۔
۴۔ جس وقت سورت فاتحہ نازل ہوئی۔

طبرانی میں ہے کہ جس وقت حضور انور ﷺ نے مکہ فتح کیا اس وقت شیطان اس قدر رویا کہ اس کی
فوج جمع ہو گئی۔ شیطان نے اپنی فوج سے کہا اب تم ناامید ہو جاؤ محمد ﷺ کی امت مرتد نہیں ہو سکتی
ہاں ان کو دین کی باتوں میں فتنہ میں ڈالو شعر گوئی اور نوحہ کو رواج دو۔ کتب مغازی و سیر میں ہے کہ
بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت بھی ابلیس چیخ چیخ کر رویا تھا۔

حضور سرور عالم ﷺ کو قتل کے مشورے میں شیطان کی شرکت

جس وقت مکہ کے دارالندوہ میں قریش کا اجتماع ہوا اور حضور انور ﷺ کے قتل کی تدبیر
سوچی جانے لگی۔ تو شیطان ایک بوڑھے کے روپ میں دارالندوہ میں آیا۔ اور اس نے لوگوں کے
دریافت کرنے پر بتایا کہ میں نجد کا رہنے والا بوڑھا ہوں۔ اسی شیخ نجدی نے قریش کو رائے دی تھی
کہ تمام قبیلوں کا ایک ایک نوجوان منتخب کر کے حضور انور ﷺ پر حملہ کیا جائے۔ اس صورت میں بنی

ہاشم تمام عرب قبائل سے بدلہ نہ لے سکیں گے۔ اس کے بعد جب حضور ﷺ کفار قریش کی آنکھوں میں دھول جھونک کر گھر سے صحیح و سالم نکل گئے تو اس شیطان نے قریش کو خبر دی تھی کہ محمد ﷺ تو صاف بچ کر نکل گئے۔

غزوہ احد میں شیطان نے اعلان کیا تھا کہ محمد ﷺ قتل ہو گئے

جس وقت غزوہ احد میں خالد بن ولید نے عقب سے حملہ کیا صحابہ کی جماعت منتشر ہو گئی ۵۔۷ صحابہ حضور ﷺ کے پاس رہ گئے شیطان نے اعلان کیا (قتل محمد) محمد ﷺ قتل ہو گئے۔

عرفہ کی شب ابلیس کا ماتم

حضور انور ﷺ نے عرفہ کی شب اپنی امت کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی۔ متعدد دعائیں تھیں سب قبول ہو گئیں حکم ہوا تمہاری دعائیں سب قبول ہیں۔ مگر ظالم کو مغفرت عطا نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے یہ دعا بھی مانگی کہ میری امت کے ظالم اور مظلوم دونوں کی مغفرت فرمائی جائے حق تعالیٰ نے ظالم کی مغفرت سیا نکار فرما دیا۔ مزدلفہ کی شب کو حضور سرور دو عالم ﷺ نے پھر یہی دعا فرمائی حق تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرما دیا۔ حضور ﷺ ہنسنے لگے۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور اس وقت تو آپ ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آج کیا بات ہے۔ حضور ﷺ نے جواب دیا کہ مجھے شیطان کو دیکھ کر ہنسی آ گئی اسے جس وقت میری دعا قبول ہو جانے کی خبر ہوئی تو وہ اپنے کو کوستے پیٹتے ہوئے سر میں مٹی ڈالنے لگا۔

شیطان ہمبستری میں بھی شریک ہوتا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرو تو بسم اللہ الھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان عمارزقتنا پڑھ لیا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کو بچہ پیدا کرنا منظور ہو گا تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

شیطان اذان کی آواز سنکر بھاگ جاتا ہے

حضور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتا ہے اس کے گوز نکلتے رہتے ہیں اذان کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے اقامت کے بعد واپس آ جاتا ہے اور نمازیوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی اور کیا پڑھا۔

اذان کی آواز سن کر شیطان کے بھاگنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچنا چاہتا ہے کہ اذان کی آواز سنکر قیامت کے دن گواہی نہ دینی پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن انسان اور زمین کی ہر وہ چیز جو آذان کی آواز سنے گی گواہی دے گی۔

شیطان دل میں کیونکر وسوسے ڈالتا ہے

کسی شخص نے اللہ سے دعا کی کہ میں شیطان کو دل میں وسوسہ ڈالتے دیکھنا چاہتا ہوں اپنی رحمت سے دکھلا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے نیم بیداری کی حالت میں ایک جسم شفاف بلور جیسا دکھایا۔ شیطان مینڈک کی شکل میں اس کے بائیں مونڈے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی لمبی سونڈ دل میں داخل کر رکھی تھی اور اس کی یہ حالت تھی کہ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا شیطان بھاگ جاتا تھا۔

شیطان کا اللہ تعالیٰ سے عہد

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ بنی آدم کو گمراہ کرنے کیلئے میں ان کے صراط مستقیم پر بیٹھوں گا۔ پھر ان کے سامنے سے آؤں گا۔ (آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک پیدا کروں گا کہ دوزخ جنت قیامت حشر سب فرضی باتیں ہیں۔ ان باتوں کی کوئی اصلیت نہیں) اور ان کے پیچھے

سے آؤں گا (ان کے دلوں میں دنیا کی محبت پیدا کردوں گا اور آیات الٰہی کی تکذیب کراؤں گا) اور ان کے داہنی طرف سے آؤں گا (دینی امور سے متعلق ان کے دلوں میں شبہات پیدا کروں گا) اور ان کے بائیں طرف سے آؤں گا (ان کے دلوں میں گناہوں کی شہوت پیدا کروں گا۔

شیطان خون کی طرح جسم انسانی میں دوڑتا ہے

حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے غیب کی باتوں پر کھود کرید نہ کرو کیونکہ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان کا یہی معاملہ ہے۔ فرمایا کیوں نہیں اللہ میری مدد کرتا ہے میں اس کے شر سے محفوظ رہتا ہوں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ ام المومنین حضرت صفیہؓ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے اتفاقاً ادھر سے ایک آدمی گزرا۔ حضور ﷺ نے اس شخص کو بلا کر فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہیں۔ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

فرشتے وسواس پر مطلع ہو جاتے ہیں

علامہ شیخ تقی الدین نے لکھا ہے کہ انسان کے دل میں جو وسواس پیدا ہوتا ہے اس کا علم فرشتے اور شیطان کو برابر درجہ میں ہوتا ہے فرشتے چونکہ نیکی بدی لکھتے رہتے ہیں اسلئے وسوسے مطلع رہتے ہیں شیطان کا کام تو وسوسہ ڈالنے کا ہی ہے۔ علامہ نے لکھا ہے کہ فرشتوں کو وسوسہ کا علم اس طور پر نہیں ہوتا کہ ان کو علم غیب حاصل ہوتا ہے بلکہ ابن عینیہ کے قول کے مطابق فرشتوں کو نیک وسوسہ کی اطلاع عمدہ خوشبو اور برے وسوسہ کی اطلاع بدبو سے ہو جاتی ہے۔

ہر انسان پر ایک شیطان منجانب الٰہی مسلط ہوتا ہے

ہر انسان پر ایک فرشتہ اور ایک جن موکل ہے صحابہ کرام نے پوچھا حضور ﷺ آپ کے ساتھ بھی جن رہتا ہے۔ فرمایا ہاں مگر وہ مقہور ہے۔ مجھے بری بات کا القا نہیں کرتا ہمیشہ اچھی بات کی تلقین کرتا ہے۔

پیدائش کے بعد بچہ کو شیطان ہاتھ لگاتا ہے

جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ شیطان آ کر اس کو چھوتا ہے۔ بچہ رونے لگتا ہے۔ ہاں حضرت مریم کو شیطان نے نہیں چھوا تھا۔ قرآن میں مذکور ہے۔ "انی اعیذھا وذریتھا من الشیطان الرجیم."

شیطان نماز میں خلل انداز ہوتا ہے

عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ شیطان خنزب ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیا کرو۔

شیطان وضو کرتے وقت وسوسے ڈالتا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وضو پر ایک شیطان مقرر ہے اس کا نام ولہان ہے لہذا پانی کے وسوسے سے بچو۔

شیطان اولیاء وصالحین کو کس طرح گمراہ کرتا ہے

ابو محمد معطی کہتے ہیں بیضاوی نام کا شیطان فقرائے واصلین کو گمراہ کیا کرتا ہے وہ اس طرح کہ جب بھوک کی وجہ سے ان کی آنتیں خشک ہونے لگتی ہیں تو وہ نور اور روشنی کی صورت میں گھر کا گوشہ گوشہ منور کر دیتا ہے۔ اس نور کو دیکھ کر وہ دھوکہ سے نور الٰہی سمجھ بیٹھتا ہے حالانکہ در حقیقت وہ نور شیطانی ہوتا ہے۔

وسوسہ دل میں آتے ہی استغفار پڑھنا چاہئے

بنی آدم کے دل پر شیطان کی طرف سے بھی القا ہوتا ہے۔ اور فرشتے کی طرف سے بھی پس اگر وسوسہ حق کی تکذیب یا شر سے متعلق ہو تو " آعوذ باالله من الشیطان الرجیم " پڑھنا چاہئے ۔ااور اگر وسوسہ فرشتے کی طرف سے حق کی اطاعت نیکی کے متعلق ہو تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

شیطان کن لوگوں سے خوش ہوتا ہے

حمدون القصار و کہتے ہیں کہ جب تمام شیاطین ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو وہ آپس میں باتیں کر کر کے تین باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

۱۔ اس مسلمان سے جس نے کسی مسلمان کو قتل کر دیا ہو۔

۲۔ جس شخص کا خاتمہ کفر پر ہوا ہو۔

۳۔ اس دل سے جسے فقر و افلاس کا خوف لاحق ہو۔

ہر شخص کے مکان کے دروازے پر شیطان بیٹھا رہتا ہے

جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلتا ہے تو دروازہ پر ایک فرشتہ اور شیطان جھنڈا لئے کھڑا ہوتا ہے پس جو شخص کسی نیک یا جائز کام کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتہ اپنے جھنڈے کے سایہ میں اس کو لے لیتا

ہے اور گھر کی واپسی تک ساتھ رہتا ہے اور اگر کسی حرام یا ناجائز کام ضرورت سے گھر سے نکلا ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔

شیطان رات کو لوگوں کے ناک کے نتھنوں میں سویا کرتا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو وضو کرتے ہوئے تین مرتبہ ناک سنکنی چاہئے کیونکہ ناک کے نتھنوں پر شیطان رات گزارتا ہے۔

جمائی شیطانی اثرات سے آیا کرتی ہے

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمائی شیطان کے اثر سے آتی ہے جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو روکنے کی کوشش کرو۔

سوتے وقت شیطان سے بچنے کی ہدایت

سوتے وقت گھر کا دروازہ بند کر دیا کرو۔ پانی کے برتنوں کو ڈھک دیا کرو چراغ گل کر دیا کرو۔ شیطان بند دروازے اور بند برتن کو نہیں کھولتا چوہے بسا اوقات جلتے چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس سے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔

سو کر اٹھ کر ۳ دفعہ ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہئے

سو کر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھوں کو تین مرتبہ نہ دھو لو پانی میں نہ ڈالا کرو پتہ نہیں نیند میں ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہوگا۔

شیطان پانی پر تخت نشین ہوتا ہے۔

ابلیس پانی پر تخت نشین ہو کر اپنی فوج کو چاروں طرف منتشر کر دیتا ہے۔ جس وقت شیطان کے لشکری اپنے اپنے کارنامے سناتے ہیں تو وہ اس کارنامے سے زیادہ خوش ہوتا ہے جب کوئی کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی یا گھر والوں میں تفریق کرا دی۔

شیطان راستوں میں بیٹھا رہتا ہے

حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان بنی آدم کے تمام راستہ بیٹھا ہوتا ہے اسلام قبول کرنے والے سے کہتا ہے تو اسلام لائے گا اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے گا لیکن اگر اس نے شیطان کی بات نہ مانکر اسلام قبول کر لیا تو ہجرت کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کیا اپنے زمین آسمان کو چھوڑ کر ہجرت کرنے کا ارادہ ہے یہاں بھی ناکامی ہوتی ہے تو جہاد کے موقعہ پر ورغلاتا ہے۔ تجھے اپنے بیوی بچوں کا خیال نہیں آتا اگر تو مر گیا تو وہ یتیم ہو جائیں گے اور لاوارث ہو جائیں گے۔ تیری بیوی دوسرا نکاح کرے لگی۔ تیرا مال لوگ تقسیم کر لیں گے۔ (حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک عفریت جن نے میرے اوپر تھوک کر نماز منقطع کرنا چاہا لیکن خدا کی امداد سے میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا)

بازار میں شیاطین کا ہجوم رہتا ہے۔

ایک روز حضرت عمرؓ نے بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضری کیلئے اجازت طلب کی۔ حضور ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی زور زور سے باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کی آواز سنتے ہی انہوں نے پردہ کیلئے دوپٹے سنبھالے۔ حضور ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت عمرؓ داخل ہوئے حضور ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کس بات پر ہنس رہے تھے۔ فرمایا مجھے ان عورتوں پر ہنسی آ گئی۔ تمہاری آواز سنتے ہی انہیں پردہ کی پڑی حضرت

عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ان عورتوں کو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہا اے اپنے نفس کی دشمن عورتوں مجھ سے تو تمہیں اس قدر خوف معلوم ہوا حضور ﷺ کا خوف تمہارے دل میں نہیں؟ عورتوں نے جواب دیا آپ سے ڈرنا ہمارا حق بجانب ہے۔ آپ بہت سخت آدمی ہیں حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہاں اے خطاب کے بیٹے تم جس راستہ پر چلتے ہو شیطان تمہارے ڈر سے اس راستہ پر نہیں چلتا۔

ام المومنین حضرت سودہؓ کی والدہ حضور سرور عالم ﷺ کے پاس آئیں۔ حضور پاک ﷺ غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اللہ کی نذر مانی تھی کہ حضور ﷺ خیریت عافیت سے جہاد سے واپس آ جائیں تو اس خوشی کا اظہار دف بجا کر کروں حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے۔ ام سودہؓ دف بجانے لگیں اتنے میں حضرت صدیق ؓ تشریف لائے دف بجاتی رہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عمرؓ تشریف لائے تو وہ اپنے دف کو اپنی پشت کے پیچھے چھپا کر بیٹھ گئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ تم سے تو شیطان بھی ڈر کے مارے بھاگ جاتا ہے۔ اے عمرؓ میں یہیں بیٹھا ہوا تھا یہ میرے پاس اور انہوں نے جو کچھ کیا تمہارے سامنے ہے۔

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ قرات قرآن میں التباس معلوم ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے نماز میں خلل اندازی کی میں نے پکڑ کر اس کا گلا گھونٹا اس کے منہ کے لعاب سے میری دونوں انگلیاں اب تک سردی محسوس کر رہی ہیں۔ اگر مجھے حضرت سلیمانؑ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کو مسجد کے ستون سے باندھ دیتا صبح کو مدینہ کے بچے اس کا خوب تماشا بناتے۔

☆ ربیع بنت مسعود بن عفراء کہتی ہیں میں ایک روز اندر کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اچانک چھت شق ہو گئی اس میں سے کالے رنگ کا اژدھا برآمد ہو کر میرے سامنے آ گیا اس کے پیچھے پیچھے ایک تختی بھی آئی جس پر لکھا ہوا تھا "من رب عکب انی عکب اما بعد فلا سبیل لک علی المراۃ الصالحۃبنت الصالحین اس کے بعد وہ فوراً ہی خدا جانے کہاں غائب ہو گیا۔

حضرت عمار بن یاسر ؓ کی جن سے کشتی

حضرت عمار بن یاسر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ساتھ جنات اور انسان کے ساتھ لڑائی کی ہے لوگوں نے کہا وہ کیسے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا ایک منزل پر اتر کر میں ڈول رسی لے کر پانی بھرنے گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کنوئیں پر تمہیں پانی بھرنے سے روکنے کوئی شخص آئے گا۔ چنانچہ جب میں کنوئیں پر پہنچا تو ایک شخص بالکل سیاہ فام میرے سامنے آیا۔ اور پانی بھرنے سے روکتے ہوئے مجھے پکڑ لیا۔ میں نے بھی اسے پکڑ لیا اور اسے زمین پر دے مارا اور ایک پتھر سے اس کا سر کچل دیا اور پانی بھر کر لے آیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا تمہیں کسی نے پانی بھرنے سے تو نہیں روکا تھا۔ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

شیطان لوگوں کا کھانا چرا کر کھا جاتا ہے

شیطان کی بہت سی شرارتوں میں سے ایک شرارت یہ ہے کہ شیطان پکا چور ہے لوگوں کا مال کھانے پینے کی وہ چیزیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا چرا کر کھا جاتا ہے۔ بغیر اجازت کے گھروں میں گھستا ہے لوگوں کے ستر دیکھتا ہے لوگوں کو معصیت پر اکساتا ہے اور جب وہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو دوسرے لوگوں پر عیب کشائی کر کے اس کو ذلیل اور رسوا کرتا ہے۔

برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں

حضور انور ﷺ نے فرمایا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اس کا تذکرہ بھی کرو ایک روایت ہے کہ اس کا ذکر اپنے خیر خواہ کے سامنے کرنا چاہیے اور اگر کوئی برا خواب نظر آئے تو وہ خواب شیطانی ہے۔ شیطان کے شر سے خدا سے پناہ مانگو اور کسی کے سامنے اس خواب کا تذکرہ نہ کرو۔

ابلیس ایک زنانہ کے روپ میں

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کو شیطان خواب میں نظر آیا۔ حضرت ممدوح نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو شیطان نے کہا آپ کیوں مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میرا کیا قصور ہے اگر قلم قدرت کسی شخص کیلئے شر کے بارے میں چل گیا ہے تو میں بدل نہیں سکتا۔ اور اگر خیر کے متعلق چل گیا ہے تو میں اس کو بدل نہیں سکتا۔ حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ اس وقت شیطان ایک زنانہ کی صورت بنائے ہوئے تھا۔ گفتار میں رفتار میں زنانہ پن تھا۔

شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم کا شبیہ نہیں بن سکتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ فی الواقع میری زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں متشکل نہیں ہو سکتا۔

شیطان انبیاء کتب سماوی، فرشتے اور بادل کی صورت میں خواب میں نظر نہیں آتا

علامہ کرمانی نے کتاب الرویا میں لکھا ہے کہ شیطان انبیاء کتب آسمانی فرشتوں یا بادل کی شکل میں نہیں ہو سکتا ہے۔

شیطان مرتے وقت بھی لوگوں کو ورغلاتا ہے

شیطان مرتے وقت بھی انسان کو ورغلاتا ہے (ملاحظہ ہو آسمانی سفرنامہ)

شیطان جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی دیوار یا اور کسی قسم کی چیز کی آڑ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص نمازی اور اس حائل کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کی گردن پکڑ کر ہٹا دینا چاہئے اس پر بھی اگر نہ ہٹے تو اس کو قتل کر دینا چاہئے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

شیطان تین دن تک گھر میں نہیں آتا

حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے۔ قرآن شریف کی کوہان سورت بقرہ ہے۔ جو شخص سورت بقرہ کو رات کو پڑھے گا۔ اس گھر میں شیطان تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔

ڈراؤنے خواب سے بچنے کی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص سوتے ہوئے چونک پڑے ڈر جائے تو" اعوذ بکلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون "پڑھنا چاہیے اس سے خواب سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

شیطان کے شر سے بچنے کیلئے گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے گا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله.

مسجد میں داخل ہوتے وقت شیطان سے بچنے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے

" اعوذ باالله العظيم بوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم. "

شیطان انسان کے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان تمہارے ساتھ ہر کام میں شریک رہتا ہے کھانے میں بھی شرکت کرتا ہے۔ اگر کھانا کھاتے ہوئے لقمہ گر پڑے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے شیطان کیلئے نہ چھوڑنا چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا چاہیے۔ معلوم نہیں کھانے کے کونسے حصہ میں برکت ہے۔

کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے ممانعت

حضور ﷺ نے کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ طریقہ شیطان کے بیٹھنے کا ہے۔

تنہا یا دو آدمیوں کا سفر کرنا منع ہے

ایک شخص سفر سے واپس آیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا تمہارا رفیق کون تھا اس نے جواب دیا کوئی بھی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اکیلا مسافر بھی شیطان ہے دو مسافر بھی شیطان ہیں تین مسافر البتہ جماعت ہیں۔

گھنٹی اور گھنگرو کے ساتھ شیطان رہتا ہے

حضرت زبیرؓ کی ایک باندی حضرت زبیرؓ کی ایک لڑکی کو جس کے پیروں میں گھنگھرو بندھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں لے کر گئی حضرت فاروقؓ نے لڑکی کے پیر میں سے گھنگھرو نکال کر پھینکوا دیئے اور کہا حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔

کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

شیطان کے مکر و فریب کے جال

قرآن پاک میں حق تعالیٰ نے ابلیس کا قول نقل کیا ہے۔ "تو جیسا تو نے مجھے بدراہ کیا ہے۔ میں بھی ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر۔ پھر ان پر آؤں گا آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اور نہ پاوے گا تو ان میں اکثر شکر گزار" شیطان نبی آدم کی راہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اول اسلام کی راہ میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ تو مسلمان ہوتا ہے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے آدمی نے اس کا کہنا نہ مانا اور مسلمان ہو گیا۔

پھر اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھ گیا اور مہاجر سے کہا تو ہجرت کر کے اپنی زمین و آسمان اور وطن کو چھوڑتا ہے آدمی نے اس کا کہنا نہ مانا پھر اس کیلئے جان و مال کی جہاد کی راہ میں بیٹھ کر کہا کہ تو لڑے گا مارا جائے گا تیری منکوحہ اور کسی سے بیاہی جائے گی تیرا مال لٹ جائے گا۔ اور منصور مجاہد سے راوی ہے۔ جو قافلہ مکہ معظمہ کو جانے کو نکلتا ہے شیطان بھی ان کے شمار کی برابر اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شیطان نیکی کی ہر راہ پر بیٹھ کر سالک کی رہزنی کرتا ہے۔ اس آیت میں "من بین ایدیھم" کو تفسیر میں مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس سے غرض یہ ہے کہ میں ایسی طرف سے آؤں گا جہاں سے لوگ اسے دیکھ سکیں۔ اور "من خلفھم" سے حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں دنیا کو آراستہ پیراستہ کر کے ان کے سامنے پیش کر کے ان کو رغبت دلاؤں گا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں شک ڈالوں گا اور ان کو آخرت سے دور کروں گا۔ اور "من ایمانھم" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ ان پر ان کا دین مشتبہ کر دوں گا۔ اور ابو صالح کے قول کے مطابق حق بات میں ان کو شک میں ڈالوں گا۔

اور "من شمائلھم" کے معنی یہ ہیں کہ باطل کی ترغیب دے کر ان میں باطل کو رائج کر دوں گا۔

زمخشری کہتے ہیں کہ شیطان کی غرض یہ ہے کہ میں سب طرف سے آکر تم کو فریب دوں گا۔
شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ وہ انسان کو ایسی جگہ لا کر کھڑا کر دیتا ہے جن میں اسے سمجھا رہتا ہے کہ نفع انہی میں ہے پھر انجام کار ایسے ٹھکانوں پر پہنچا دیتا ہے جہاں اس کی تباہی ہو اور آپ الگ کنارہ کش ہو جاتا ہے اور اس کو پھنسا کر کھڑا ان کے رنج سے خوش ہوتا ہے اور ان سے تمسخر کرتا ہے۔ مثلاً ان کو چوری، زنا، قتل کا حکم دیتا ہے پھر ان کو رسوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"اور جس وقت سنوار نے لگا شیطان ان کی نظر میں ان کے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا۔ تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمہارا پھر جب سامنے ہوئیں دونوں فوجیں الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور بولا میں تمہارے ساتھ نہیں میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جب مشرکین مکہ جنگ بدر کیلئے جمع ہوئے تو شیطان نے سراقہ بن مالک کی صورت میں آکر ان لوگوں سے کہا کہ بنی کنانہ تمہارے زن و فرزند سے کوئی تعارض نہ کریں گے۔ میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں لیکن جب شیطان نے فرشتوں کا لشکر دیکھا تو وہ ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا شکست کے بعد جب مشرکین مکہ نے سراقہ سے باز پرس کی تو اس نے لاعلمی ظاہر کی تب معلوم ہوا کہ سارا فریب شیطان کا تھا۔ تفسیر کی کتابوں میں شیطان کے کرتوتوں کی بہت مثالیں مذکور ہیں

(۲) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان پر اس قسم کا جادو کر دیتا ہے کہ اس کو سب سے بڑی مضر چیز نافع ترین نظر آنے لگتی ہے شیطان امر باطل کو اس شرح چکنا چپڑا کر کے خوبصورت شکل میں پیش کرتا ہے کہ حق بات خلاف واقعہ نظر آنے لگتی ہے۔ عقلوں کو اس درجہ مسخ کر دیتا ہے کہ حق بات بھائی نہیں دیتی۔

اسی ابلیس نے آدمؑ و حوا کو جنت سے نکلوایا اور قابیل کے ہاتھوں ہابیل کو قتل کرایا۔ حضرت نوحؑ کی قوم کو غرق کرایا۔ قوم عاد کو تیز آندھی سے تباہ کرایا۔ حضرت صالحؑ کی قوم چیخ سے

ہلاک ہوئی۔ حضرت لوطؑ کی قوم کو زمین میں دھنسایا اور ان پر سنگباری کرائی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرایا بھی شیطان ملعون ان سب کا ساتھی تھا اور غزوہ بدر میں مشرکین کا یار تھا۔

(۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان کے خون میں داخل ہو کر نفس کے ساتھ مل جاتا ہے اور جس چیز کی رغبت اور محبت نفس میں پاتا ہے۔ اس کو معلوم کر کے اسی راہ سے دخل انداز ہوتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ آدم و حوا کی یہ خواہش تو نہ تھی کہ جنت میں فرشتہ بن کر رہیں لیکن یہ خواہش ضرور تھی کہ ان کو بادشاہی عطا ہو جائے۔ شیطان ان دونوں کے پاس اسی راستے سے آکر ان کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہوا۔ شیطان نے آدم و حوا سے کہا تھا کیا میں تمہیں بتاؤں درخت ہمیشہ زندہ رہنے کا اور بادشاہی کا جو پرانی نہ ہو۔ شیطان کے اس فعل سے اس کے پیروکاروں نے یہ سیکھا ہے کہ انہوں نے بعض حرام چیزوں کے ایسے نام تجویز کئے ہیں جن کے معانی نفس کو بہت ہی خوشنما معلوم ہوتے ہیں مثلاً شراب کا نام ام الافراح (خوشیوں کی جڑ) سود کا نام معاملہ۔ محصول کا نام حقوق شاہی فسق کی مجلسوں کا نام مجلس نشاط وغیرہ۔

(۴) ایک شیطان کا عجیب مکر یہ ہے کہ وہ اگر نفس کی قوتوں میں پیش قدمی اور بلند ہمتی غالب دیکھتا ہے تو جس چیز کا حکم الٰہی ہوتا ہے اس کو اس کی اہمیت کے سامنے حقیر اور قلیل کر دیتا ہے اور آدمی کو یہ وہم دلاتا ہے کہ اس قدر کافی نہیں ہے اس میں کچھ اور زیادتی ہونی چاہئے اور اگر نفس پر سرکشی غالب دیکھتا ہے تو ہمت کو مقدور مامور سے کاہل اور سست کر دیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ اس کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھتا ہے یا اس میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔ مثال کے طور پر طہارت کے باب میں یا تو بعض لوگ اس قدر تفریط کرتے ہیں کہ طہارت کے واجبات بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتے یا اس قدر افراط میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ پانی استعمال کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر ان کی تسلی و اطمینان نہیں ہوتا۔ اسی طرح شیطان کبھی کسی قوم کو اس درجہ ،،،،،، میں گرا دیتا ہے کہ وہ پیغمبر کو قتل کر دینا معمولی بات خیال کرتے ہیں اور کبھی اس قدر اونچا اٹھاتا ہے کہ وہ انبیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

یہودیوں کو ابلیس نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس درجہ گرایا کہ انہوں نے عیسیٰ کو جھٹلایا اور ان کی والدہ پر تہمت لگائی اور نصاریٰ کو حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس درجہ بڑھایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا درجہ دے دیا۔

(۵) کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں نکمے خیالات ڈال دیتا ہے وہ خدا کی باتوں کو تو یقین کا درجہ نہیں دیتے۔ خدا کے احکام کے مقابلہ میں امور عقلی اور حکمت کو زیادہ یقین سمجھتے ہیں۔ فانوس قرآن سے روشنی حاصل کرنے کی بجائے منطق وفلسفہ یونانی کی روشنی حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو لگا دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین وایمان سے اس طرح عاری ہو جاتے ہیں جس طرح گندھے ہوئے آٹے میں سے بال بالکل صاف نکل آتا ہے۔

(۶) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان آدمی کو ایسے لوگوں سے خوش خلقی خندہ روئی اور خوش گفتاری کو کہتا جن کی بدی بچنا بجز ترشروئی اور روگردانی کے ممکن نہیں اس خوش خلقی اور خندہ روئی کے بعد آدمی کو ان کی بدی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے اس وجہ سے دل کے طبیبوں نے اہل بدعت سے روگردانی اور ان کو سلام نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

(۷) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کو اپنے نفس کی عزت وحفاظت کا حکم وہاں دیتا ہے جہاں پروردگار کی خوشی نفس کی ذلت واہانت میں ہو مثلاً کفار یا منافقوں سے جنگ یا بدکاروں اور ظالموں کو "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" میں شیطان یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ان باتوں سے تو اپنے نفس کو ذلت میں ڈال کر دشمنوں کو اپنے اوپر غالب کرنا چاہتا ہے ان کے طعنے اپنے اوپر لینا چاہتا ہے اس کا انجام یہ ہوگا کہ تیری عزت جاتی رہے گی اس کے بعد نہ کوئی تیری بات مانے گا نہ تیری بات سنے گا۔ اور جس جگہ نفس کی بہتری عزت وحفاظت میں ہوتی ہے وہاں اپنے نفس کو ذلیل وخوار کہنے کو کہتا ہے مثلاً آدمی کو کہتا ہے کہ رئیسوں کے سامنے ذلیل بنا دو۔ اور دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ اس امر کے اختیار کرنے سے تیرے نفس کی عزت ہوگی۔

(۸) ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ آدمی کو کسی ایک گوشہ مثلاً کسی مسجد یا مسافر خانہ یا کسی مزار پر قید

کر کے بٹھا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر تو یہاں سے نکلے گا تو تو لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا۔ ان باتوں سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے سے باز رہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غرضیں ہوتی ہیں مثلاً اپنے آپ کو بڑا جاننا لوگوں کو حقیر سمجھنا یا ریاست کا قیام بشرطیکہ اس کے عندیہ میں لوگوں سے ملنے سے ریاست ملنے کی امید ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ لوگ مجھ سے ملیں میں نہ ملوں وہ میرے پاس آئیں اور میں ان کے پاس نہ جاؤں۔ اس خیال سے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے تقرب کی چیزوں کو چھوڑ کر ان باتوں میں لگ جاتا ہے جن سے لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضور سرور عالم ﷺ بازار میں تشریف لے جا کر ضروریات کی چیزیں خرید فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ منورہ کا حاکم ہونے کے باوجود اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔

(۹) شیطان کا ایک مکر یہ بھی ہے کہ وہ ارباب عزت اور زہد وریاضت کو اپنے خیال پر عمل کرنے کو بدون حکم شرح کے اچھا کر دیتا ہے اور ان کے دل میں یہ خیال پختہ کر دیتا ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ محفوظ ہے تو اس کے خیالات اور اندیشے خطا سے بچے رہتے ہیں۔

حضرت ابو یزید فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی شخص کو ہوا میں اڑتا دیکھو تو اس سے مغالطہ دکھاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ امر ونہی اور حدود الٰہی کی حفاظت میں کیسا ہے۔

(۱۰) شیطان کا مکر یہ بھی ہے کہ شیطان بعض ارباب زہد کو خاص ہیئت خاص لباس اور خاص طریقہ اختیار کرنے کا حکم وجواب کے طور پر دیتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض اس قسم کے لوگ نماز پڑھنے کیلئے ایک جگہ مخصوص کر لیتے ہیں اس جگہ کے سوا کسی اور جگہ نماز نہیں پڑھتے۔

(۱۱) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ بعض جاہل لوگ طہارت اور نیت کے بارے میں اس درجہ وسواس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت طریقے سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان ان کو مشقت میں ڈال کر ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی وضو یا غسل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ خواہ پانچ لوٹوں سے وضو کرے مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیت کرنے میں اس

درجہ مشغول ہو جاتے ہیں کہ پہلی رکعت فوت ہو جاتی ہے مگر وہ نیت نہیں کر پاتے۔

(۱۲) بعض اہل وسواس کی یہ حالت ہے کہ وہ اگر عام مسلمانوں کے ساتھ یا بچوں کے ساتھ کھا لیتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو نجس سمجھتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ وہ بچوں یا عام مسلمانوں کو نجس سمجھنے لگتے ہیں یہ حالت بھی ایک قسم کا جنون ہے جو شیطان کے وسواس سے پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے دماغ میں اس درجہ شک و شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ دھو کر تے ہوئے عضو کو دھو لیتے ہیں۔ مگر ان کو شک رہتا ہے کہ یہ عضو میں نے دھویا ہے یا نہیں ایسا شخص اپنی آنکھوں دیکھی چیز کا بھی ہٹ دھری اور اپنے نفس کے یقین سے منکر ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ دریا یا تالاب میں غسل کرتے ہوئے بار بار غوطہ لگاتے ہیں یا بہت سا پانی اپنے جسم پر ڈالتے ہیں یا پانی میں آنکھیں کھولتے ہیں جس سے بسا اوقات بینائی جاتی رہتی ہے یا اس طرح غسل کرتے ہوئے ان کا ستر کھل جاتا ہے اور دیکھنے والے مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۳) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے صحیح مسلم میں عثمان بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ "شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان آڑ ہو گیا ہے نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔" حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے تم کو جب معلوم ہو تو خدا سے پناہ طلب کرو۔ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو۔ میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا۔

(۱۴) منجملہ وسواس کے وضو اور غسل کے پانی میں زیادتی کرنا ہے۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام ولہان ہے۔ تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس گئے وہ وضو کر رہے تھے حضور ﷺ نے فرمایا پانی فضول خرچ مت کرو۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا پانی میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہے فرمایا کیوں نہیں۔ اگر تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کرو۔

(۱۵) اور منجملہ وساوس شیطان کے ایک وسوسہ وضو ٹوٹنے کا ہے حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرو اور شک پڑ جائے کہ کچھ پیٹ میں سے نکلا ہے یا نہیں تو وہ نماز سے باہر نہ ہوتا وقتیکہ اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرے۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے نماز کے اندر آتا ہے اور ایک بال اس کے پیچھے کی طرف سے پکڑ کر کھینچتا ہے تو نمازی کو معلوم ہوتا ہے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو چاہئے کہ وہ نماز میں مشغول رہے جب تک اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ ہو۔

(۱۶) ایک وسوسہ شیطان کا اس قسم کا ہے کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد لوگوں کو اس شبہ میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی احلیل صاف نہیں ہوا ایسا نہ ہو کہ پھر قطرہ آ جائے اور وہ لوگ اس بارے میں اس درجہ تکلف کرتے ہیں کہ اس کا بیان تہذیب سے خارج ہے۔ سنن ابن ماجہ میں عیسےٰ بن داؤد کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ستر کو تین بار پونچھ لے مقصد یہ ہے کہ استنجا اس طور سے کرنا چاہئے کہ دوبارہ قطرہ آنے کا خوف جاتا رہے۔

(۱۷) ایک وسوسہ شیطان کا یہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے جن امور میں نرمی برتی تھی۔ وسواسی اس میں سختی برتتا ہے مثلاً صاحب وسواس اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ننگے پاؤں گھر سے چل کر مسجد میں نماز پڑھ لے اور پاؤں نہ دھوئے حالانکہ حضور ﷺ سے روایت ہے سنن ابوداؤد میں بنی عبد الاشہل کی عورت سے روایت ہے کہ اس نے حضور سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں مسجد کا راستہ گندہ ہے ہم گھر سے وضو کر کے آتے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس راستہ کے بعد کوئی اس سے ستھرا راستہ نہیں ہے۔ عرض کیا۔ ہے آپ نے فرمایا کہ یہ اچھا راستہ اس گندے راستہ کا عوض ہے۔

حضرت علی کرمؒ وجہہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں بارش ہوئی تمام راستہ میں کیچڑ ہو گئی۔ حضرت

مولا علی کیچڑ میں گھس کر مسجد میں تشریف لائے نماز پڑھی اور اپنے پاؤں نہ دھوئے۔

(۱۸) جوتے کے نیچے اگر نجاست لگ جائے تو اس کو زمین پر رگڑ دینا طہارت کیلئے کافی ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے صاحب وسواس موزہ یا جوتہ پہنکر نماز ہی نہیں پڑھ سکتا۔

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہن کر ناپاکی پر چلے تو مٹی اس کو پاک کرنے کیلئے کافی ہے۔ صاحب وسواس کا دل جوتیاں پہنکر نماز پڑھنے سے خوش نہیں ہوتا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹) حضور انور ﷺ کی سنت یہ ہے کہ قبرستان حمام اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کے علاوہ جہاں اور جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھنا چاہیے۔ صاحب وسواس مسجد یا کسی مخصوص جگہ کے علاوہ نماز پڑھنا پسند ہی نہیں کرتا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے تمام روئے زمین میرے لئے نماز پڑھنے کی جگہ اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔

(۲۰) ایک وسوسہ شیطان کا یہ ہے کہ وہ ڈھیلے سے استنجے کو کافی نہیں سمجھتا تاوقتیکہ پانی سے عضو نہ دھو ڈالے حالانکہ ایام سرما میں حسب سنت رسول اللہ ﷺ صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی ہے اس کے بعد اگر استنجے کے مقام پر پسینہ کی وجہ سے تری آجائے تو کپڑا دھونا ضروری نہیں۔

(۲۱) حضور سرکار دو عالم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جو شخص حضور ﷺ کی دعوت کرتا قبول فرماتے تھے۔ صاحب وسواس اس بات کو گوارا نہیں کرتا۔ وہ اس بات کو مناسب سمجھتا ہے کہ اگر کہیں عام مسلمانوں کے ساتھ دعوت میں شرکت کا اتفاق ہو جائے تو وہ اپنے سارے جسم اور کپڑوں کو دھونا اور پاک کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے مبالغہ کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے تین بار فرمایا ہے سن لو غلو کرنے والے ہلاک ہوئے غلو کرنے والے ہلاک ہوئے۔ غلو کرنے والے ہلاک ہوئے۔

(۲۲) شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے پانسے مقرر کیے۔

قرآن مجید میں ہے ''ان چیزوں کا نام ہے جہاں غیر اللہ کی عبادت کی جاتی ہے خواہ وہ جگہ پتھر ہو یا درخت یا بت یا کوئی اور عمارت حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کے گرد چند پتھر پڑے ہوئے تھے مشرکین ان پر جانوروں کو ذبح کر کے ان کے گوشت کو دھوپ دیا کرتے تھے اور ان کی تعظیم و پرستش کرتے تھے۔''

(۲۳) شیطان کے مکر و فریب میں سے وہ حیلے اور فریب بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنے یا فرضوں کو ساقط کرنے امر و نہی کے خلاف کرنے پر شامل ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جو حیلے مسلمان کے حق کو باطل کرتے ہوں ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔ میمون کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کو باطل کرنے کیلئے حیلہ کیا تو کیا یہ حیلہ جائز ہے؟ حضرت امام احمدؒ نے فرمایا نہیں یہ خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا ہے اور یہ ایک قسم کا نفاق ہے اور خدا کے حکم کا استہزاء ہے۔

قرآن مجید میں اصحاب سبت کا حال مذکور ہے یہودیوں کو ہفتہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی۔ انہوں نے اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حیلہ کی راہ سے مباح کر لیا وہ جمعہ کے روز جال لگا کر چھوڑ دیتے تھے جو مچھلیاں جال میں پھنس جاتی تھیں ان کو اتوار کے دن صبح کو پکڑ لیتے تھے۔ اس جرم کی پاداش میں حق تعالیٰ نے ان کو بندر بنا دیا۔

(۲۴) ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عشق مجازی میں مبتلا کر کے خدا تعالیٰ سے عشق حقیقی سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل معشوق مجازی کی محبت میں مبتلا ہو کر معشوق حقیقی کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) شیطان نے دنیا میں بت پرستی کو رواج دیا۔

بت پرستوں کے ساتھ شیطان کا کھیل کود

شیطان بت پرستوں کی قوم سے ان کی عقل کے مطابق کھیلتا ہے۔ کبھی شیطان مردوں کی تعظیم کی نیت سے ان کی مورتیاں قبروں پر رکھ کر ان بتوں کی پرستش کیلئے بلاتا ہے مشرکین نے ایسا ہی کیا کہ انہوں نے نبیوں کی مورتیں بنا کر ان کی قبروں پر رکھ کر پرستش شروع کر دی۔ کہیں مشرکین کے دل میں شیطان نے یہ بات ڈالی کہ یہ بت ان ستاروں کی صورتوں پر ہیں جو ان کے عندیہ میں عالم میں تاثیر کرتے ہیں۔ مشرکین نے ان بتوں کیلئے خاص مکانات بنوائے ان کی خدمت کیلئے خادم مقرر کئے چنانچہ ایک اسی قسم کا بت خانہ اصفہان کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔ یہ بت خانہ کسی مشرک نے زہرہ ستارہ کے نام سے بنوایا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس بت خانہ کو مسمار کرا دیا تھا۔ اسی قسم کا ایک بت خانہ بادشاہ قالوبس نے آفتاب کے نام پر فرغانہ میں بنوایا تھا۔ معتصم باللہ نے اس بت خانہ کو ویران کیا۔ یحیٰ بن بشر کا بیان ہے کہ ہندوستان میں بت پرستی کا رواج برہمن نے دیا تھا۔ اسی شخص نے بت بنائے اور لوگوں کو بت پرستی سکھائی ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا بت خانہ صوبہ سندھ میں تھا۔ اس بت خانہ میں ہیولا اکبر نام کا ایک بڑا بھاری بت تھا۔ دو دو ہزار کوس سے لوگ اس کی زیارت کرنے آیا کرتے تھے۔

مشرکین بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں؟

ایک سبب بت پرستی کا یہ بھی ہو کہ شیطان بتوں کے پیٹ میں گھس کر لوگوں سے گفتگو کرتا ہے غیب یا آئندہ کے حالات کی اطلاع دیتا ہے عوام سمجھتے ہیں کہ بت بات چیت کرتا ہے۔ سمجھدار بت پرست اس قسم کی باتوں کو اجرام علویہ کی روحانیت بتاتے ہیں۔

آتش پرستی کا رواج شیطان نے اس طرح دیا کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مارا اور وہ حضرت آدمؑ کے خوف سے بھاگ گیا تو شیطان نے اس سے آ کر کہا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اس

لئے کھا گئی تھی اور اس کی قربانی اسلیے مقبول ہوئی تھی کہ ہابیل آگ کی خدمت اور عبادت کیا کرتا تھا۔ تو بھی ایسا کر تیرے اور تیرے بعد والوں کیلئے فائدہ مند ہوگا۔ قابیل نے اسی وقت آتش پرستی کیلئے ایک مکان بنوا کر آتش پرستی شروع کر دی قابیل مجوسی بن گیا جس وقت مجوسی مذہب طوس بخارا اور سجستان میں پہنچا وہاں بڑے بڑے آتشکدے قائم ہو گئے۔ شیطان نے ان لوگوں کو آتش پرستی کی فضیلت میں یہ بات سمجھائی کہ آگ سب عناصر سے زیادہ جگہ گھیرتی ہے۔ جوہر میں اشرف اور جسم میں لطیف تر ہے دنیا کا وجود دنیا کا نمو، دنیا کی بقا اور دنیا کا انعقاد اسی کے وجود سے وابستہ ہے۔ اسی طرح شیطان نے بعض مشرکین کو پانی کی پرستش پر لگا دیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ پانی ہی دنیا میں سب سے افضل و اشرف ہے اگر دنیا میں پانی کا وجود نہ رہے تو دنیا فنا ہو جائے۔ اور دنیا کے کاروبار بند ہو جائیں۔ زراعت موقوف ہو جائے۔ اسی شیطان نے بعض مشرکین کو گائے اور دوسرے جانوروں کی پوجا پر لگا رکھا ہے۔ شیطان مشرکوں سے درختوں کی پوجا کراتا ہے۔ جنات کی بھی پوجا کراتا ہے۔

شیطان کے شر سے بچنے کیلئے خدا کی پناہ حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

گزشتہ صفحات کے مطالعہ سے آپ پر روشن ہو گیا ہوگا کہ ابلیس بنی نوع آدم کا بدترین دشمن ہے حق تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ''شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن ہی سمجھو شیطان کی جماعت تمہیں اپنی طرف بلا کر تمہیں دوزخی بنانا چاہتی ہے۔''

ابلیس کی دشمنی یوں اور بھی خطرناک ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کو بندوں پر مسلط فرما کر خاص قوت و قدرت عطا فرمائی ہے پھر یہ مردود نظر بھی نہیں آتا کہ اس کے دفعیہ کی تدبیر کی جائے پس ایسی حالت میں جبکہ انسان شرور کائنات میں گھرا ہوا ہے فی الحقیقت شرور کائنات سے حفاظت کی تدبیر اگر ہے تو صرف یہی کہ خالق خیر وشر کی ذات اقدس کی طرف رجوع کیا جائے۔ انسان اگر پہلے ہی اپنے اصلی آقا کی پناہ ڈھونڈ لے گا تو دنیا کی برائیاں اور شرور کائنات اس کے قریب نہ آ سکیں گے

اور اگر کبھی قضائے بشریت سے قلب میں برائی کا گزر ہو بھی جائے گا تو تعوذ کی برکت سے شیطان کی شرارت ضرر رساں ثابت نہ ہوگی۔ قرآن شریف کی تلاوت سے پہلے یا دوسری حالتوں میں شیطان سے پناہ مانگنے میں یہی علت مضمر ہے۔

تلاوت قرآن کے وقت استعاذہ کا حکم اور اس کے اسباب وعلل

''اور جب تو قرآن شریف پڑھے تو پناہ لے اللہ سے شیطان مردود سے اس کا زور نہیں چلتا ان پر جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا زور انہی پر ہے جو اس کو رفیق سمجھتے ہیں اور جو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔'' قرآن شریف کی تلاوت شیطان سے پناہ مانگنے کی خصوصیت چند اسباب وجوہ کی بنا پر ہے۔

قرآن سینوں کے امراض کی شفا ہے

شیطان جو وسوسے اور شہوات ان میں ڈالتا ہے۔ قرآن ان کو دور کر دیتا ہے۔ قرآن کی تلاوت چونکہ قلب کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ اسلئے اکسیر کے عمل کامل کیلئے دل کا غل وغش سے پاک ہونا ضروری ہے۔ استفادہ سے یہی بات حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ قرآن مجید قلب انسانی کی ہدایت اور علم وغیر کی اصل ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے زمین کیلئے پانی شیطان آگ سے بنا ہوا ہے اور اس کا کام دل میں خیر کی تر و تازگی کو فنا کرنا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے استعاذہ ضروری قرار پایا تا کہ قرآن مجید کی تلاوت سے دل میں خیر کی پیدائش کو شیطان تباہ وخراب نہ کر سکے۔

☆ تیسرا سبب یہ ہے کہ قرآن مجید تلاوت کرنے والوں سے فرشتے نزدیک ہوتے ہیں قرآن کو سنتے ہیں۔ شیطان فرشتوں کی ضد اور خدا تعالیٰ کا دشمن ہے اسلئے قرآن تلاوت کرنے والوں کو حکم

ہوا کہ اللہ کے اپنے دشمن کو پاس سے دفع کر دیں تا کہ فرشتوں کی موجودگی میں کوئی رکاوٹ نہ رہے کیونکہ فرشتے اور شیطان یک جا جمع نہیں ہو سکتے۔

☆ قرآن کی تلاوت کے وقت شیطان اپنے سوار اور پیادے قرآن مجید تلاوت کرنے پر چڑھا لاتا ہے تا کہ پڑھنے والوں کو قرآن مجید کے معانی اور مقصود سے باز رکھے شیطان سے پناہ مانگنے سے یہ ڈر دور ہو جائے گی۔

☆ پانچویں وجہ یہ ہے کہ قاری اثنائے تلاوت میں خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو قاری کی خوش آوازی پسند ہے شیطان شعر اور راگ سے خوش رہتا ہے اسلئے قاری کو حکم ہوا کہ مناجات کے وقت اور خدا سے ہم کلام ہونے کے وقت شیطان کو دور کر دیا جائے۔

☆ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت شیطان دخل انداز ہو کر قاری کو غلطی میں مبتلا کر دیتا ہے پریشان کرتا ہے فہم کو پراگندہ کر دیتا ہے استعاذہ سے یہ خرابی دور ہو جائے گی۔

☆ انسان جس وقت خیر کا ارادہ کرتا ہے یا اس میں داخل ہوتا ہے تو شیطان اس پر حسد کرتا ہے اور کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح انسان کو باز رکھے۔ شیطان ہر وقت تاک میں لگا رہتا ہے خاص کر تلاوت قرآن مجید کے وقت تو اس رہزن کو راہ سے دور کرنے کیلئے استعاذہ کا حکم ہوا۔

☆ استعاذہ قرآن مجید کا مقدمہ ہے جب کوئی شخص اعوذ باللہ پڑھتا ہے۔ تو سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ اس کے بعد قرآن مجید پڑھے گا۔ وہ قرآن سننے کیلئے مستعد ہو جاتا ہے۔

شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کا طریقہ

''تحقیق جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب شیطان ان کو مس کرتا ہے اور وہ خدا کو یاد کرتے ہیں تو وہ صاحب بصارت بن جاتے ہیں۔'' اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شیطان کا دفعیہ ذکر الٰہی سے ہو جاتا ہے حضور سرور عالم ﷺ سے اس باب میں جو ارشادات منقول ہیں ان کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

☆ جو شخص دن رات میں "۱۰۰ مرتبہ لا اللہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وهو علیٰ کل شئی قدیر" پڑھے گا تو اس کو ۱۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے نامہ اعمال میں ۱۰۰ نیکیاں لکھی جائیں گی ۱۰۰ خطائیں معاف کی جائیں گی اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ جو شخص گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے۔" تو اللہ تعالی فرماتا ہے ہدایت و وقیت وکفیت (تو نے ہدایت پائی اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا۔ تیری حفاظت کیلئے خدا کافی ہے" اور ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے لو بھائی اب اس شخص کا ہم کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

☆ اللہ تعالی نے حضرت یحییٰؑ کو حکم دیا کہ تم بھی ان باتوں پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی عمل کرنے کا حکم دو وہ پانچ باتیں یہ تھیں توحید۔ نماز۔ روزہ صدقہ۔ اللہ تعالی کا ذکر۔ ذکر الٰہی کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی شخص کے تعاقب میں کوئی دشمن لگ جائے۔ اور وہ اس سے حفاظت کیلئے کسی مضبوط قلعہ میں قلعہ بند ہو جائے اللہ تعالی کے ذکر سے انسان شیطان سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔

☆ حضور سرور دو عالم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا تھا کہ رات کو بستر پر لیٹتے وقت آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ شیطان تمہارے قریب پھٹک نہ سکے گا۔ خدائے تعالی کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو راستہ میں جن ملا۔ اس نے کہا آؤ ہم سے کشتی لڑو۔ اگر تو نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں تجھے ایک ایسی آیت بتا دونگا جس کے اثر سے شیطان تمہارے قریب نہ آسکے گا۔ ہماری دونوں کی کشتی ہوئی میں نے اسے پچھاڑ دیا اس جن نے مجھے بتایا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت آیت الکرسی پڑھا کرو جب کوئی شخص آیت الکرسی پڑھتا ہے۔ شیطان اس طرح سے بھاگتا ہے جیسے گدھا سرپٹ دوڑا جا رہا ہو اور اس کے گوز نکل رہے ہوں۔

☆ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے "لا الہ الا اللہ" اور استغفار کثرت

سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ بنی آدم گناہ کرتے کرتے ہلاک ہو گئے اور انہوں نے "لا الہ الا اللہ" اور استغفار سے مجھے ہلاک کر دیا۔

☆ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ زمین آسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خدا نے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی اس کتاب میں حق تعالی نے آخر سورت بقرہ میں تین آیتیں نازل فرمائی ہیں جو شخص ان تین آیتوں کو گھر میں پڑھے گا تین روز تک شیطان اس کے مکان کے قریب نہیں آئے گا۔

☆ حضرت واسعؒ ہر روز بعد نماز فجر دعا پڑھا کرتے تھے۔ محمد واسعؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے شیطان مسجد کے راستہ میں ملا اور کہنے لگا آپ اس دعا کو کسی اور شخص کو نہ بتانا۔ میں نے کہا میں ضرور بتاؤں گا جو تجھ سے ہو سکے کر لے۔

☆ ایک شیطان حضور سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے نماز کی حالت میں آگ کی مشعل لے کر کھڑا ہو جاتا تھا استغفار اور قراءت سے دفع نہ ہوتا تھا حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور حضور ﷺ کو دعا تعلیم کی۔۔ "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ للّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّ لَافَاجِرٌ مِنْ مَّا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاءَ فِي الْاَرْضِ وَ يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ" حضور ﷺ نے دعا پڑھی اسی وقت شیطان کی مشعل گل ہو گئی اور اوندھے منہ گر پڑا۔

قوم جنات کے دلچسپ حالات

کیا جن عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے

حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ جن عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے بشرطیکہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول عمل میں آئے۔ فتاویٰ سراجیہ میں جن اور انسانوں کے باہمی نکاح کو جائز لکھا ہے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثت نبوی سے پیشتر دیگر انبیاء کے زمانہ میں جنات اور انسان کی بیاہ شادی ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بلقیس زوجہ سلیمانؑ کے ماں باپ میں ایک جن تھا۔ کتاب حیٰوۃ الحیوان کے مصنف نے لکھا ہے کہ مجھ سے ایک ایماندار اور عامل قرآن نے بیان کیا تھا کہ میں نے ۴ جن عورتوں سے پے در پے نکاح کئے اسی طرح ایک اور شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک جن عورت سے نکاح کیا ہے تو مجھے اس کی بات کا یقین نہ آیا۔ اور میں نے کہا یہ کیوں کر ممکن ہے کہ جسم لطیف اور جسم کثیف یک جا جمع ہو سکیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص مجھے نظر آیا تو اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس شخص نے بتایا کہ میرا اپنی جن بیوی سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا تو اس نے میرا سر پھاڑ دیا۔ اس کتاب میں دوسری جگہ مذکور ہے کہ جنات انسان عورتوں سے مجامعت کو بہت پسند کرتے ہیں اس قسم کے اکثر واقعات سننے میں آئے ہیں ایسی صورت میں جن عورتوں سے انسان کا اجتماع مستبعد نہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ کے حالات میں مذکور ہے کہ ان کے ایک شاگرد طالب علم کے پاس ایک جن عورت شب باش ہوا کرتی تھی کچھ دنوں بعد جب اس جنیہ نے اس طالب علم کو بہت ہی پریشان کرنا شروع کیا تو اس نے حضرت شاہ صاحبؒ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اس طالب علم کو تعویذ عطا فرمایا تب اس جنیہ کی آمد و رفت اس طالب علم کے پاس سے بند ہوئی۔

جنات کو خوش کرنے کیلئے جانوروں کی بھینٹ دینا منع ہے

علامہ بیہقی نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے جانوروں کے ذبیحہ سے منع فرمایا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ مکان خرید کر یا زمین سے خزانہ یا دفینہ برآمد کرتے وقت جنات کو خوش کرنے کیلئے لوگ جانوروں کی بھینٹ یا جنات کی شرارت سے بچنے کیلئے دیا کرتے تھے حضور ﷺ نے مسلمانوں کو ان باتوں سے منع فرمایا ہے۔

قطب وقت جنات اور انسان دونوں کا حاکم ہوتا ہے

مناقب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ میں مذکور ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بغداد کے کسی شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کی کنواری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کرخ کے جنگلات میں پانچویں ٹیلے کے پاس "اپنے گرد بسم اللہ علیٰ نیۃ عبدالقادر" پڑھ کر حصار کھینچ کر بیٹھ جانا عشاء کے بعد تمہارے پاس جنات آنے شروع ہو جائیں گے۔ تم ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا وہ تمہیں کسی قسم کی ایذا نہ پہنچا سکیں گے صبح کے وقت تمہارے پاس جنات کا بادشاہ آئے گا اور تم سے سوال کرے گا اس وقت تم یہ کہہ دینا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے اور یہ کہ میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے۔ چنانچہ عشاء کے بعد جنات آنے شروع ہو گئے۔ صبح ہوتے جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار مع ایک گھوڑ سوار دستہ کے آیا اور حصار کے سامنے آ کر کہنے لگا۔ "کیا بات ہے مجھے کیوں یاد کیا گیا ہے؟" میں نے اس جن سے کہا میں حضرت عبدالقادرؒ کا فرستادہ ہوں میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہے۔ حضرت کا نام سنتے ہی جنات کا بادشاہ گھوڑے سے اتر کر زمین بوس ہوا اور حصار کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور دوسرے اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے۔ جنات کے بادشاہ نے فوراً اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ نامعقول حرکت کس مردود نے کی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سرکش جن بادشاہ کے روبرو پیش ہوا اس کے ہمراہ میری لڑکی بھی تھی۔ بادشاہ نے نہایت غضب و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس سرکش کی گردن اڑا دی اور میری لڑکی میرے سپرد کر دی۔

جن اترج سے دوڑتا ہے

حضرت علامہ دمیریؒ نے حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جس گھر میں اترج (ایک پھل کا نام) رکھا ہوا ہے اس گھر میں جن داخل نہیں ہوتا۔ حضرت علامہ کے زمانہ کے ایک مرد محمد شافعی کا بیان ہے کہ ان کے پاس جن پڑھنے آیا کرتے تھے ایک موقع پر وہ ایک ہفتہ تک غیر حاضر رہے اگلے ہفتہ آئے تو استاد موصوف نے غیر حاضری کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کے مکان میں اترج رکھا ہوا تھا۔ اس لئے ہم نہ آسکے جس جگہ اترج رکھا ہوتا ہے وہاں کوئی جن نہیں آتا۔

جنات ۳ قسم کے ہوتے ہیں

حیاۃ الحیوان میں ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے جنات کو تین قسموں پر پیدا کیا ہے۔ ایک قسم جنات کی وہ ہے جو حشرات الارض کی صورت میں ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو ہوا میں ہوا کی طرح رہتے ہیں۔ تیسری قسم جنات کی بنی آدم جیسی ہے۔

جنات کی تین خصوصیتیں

شیخ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ جنات تین خصوصیتوں کے حامل ہیں۔

☆ جنات جو صورت و شکل اختیار کرتے ہیں یا جس مخلوق کا روپ اختیار کرتے ہیں ان کی آواز بھی اس مخلوق جیسی ہو جاتی ہے۔

☆ جنات دنیا میں انسان کو نظر نہیں آتے مگر جنت میں انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہیں گے دنیا کی طرح انسانی نظروں سے محجوب نہ ہوں گے۔

☆ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ جب کوئی انسان عزیمت پڑھتا ہے یا ان کو قسم دیجاتی ہے تو وہ اس کو پورا کرنے پر مجبور ہیں۔

سہل بن عبداللہ کی ایک ۷ سوسالہ صحابی جن سے ملاقات

علامہ ابن الجوزی نے کتاب الصفوہ میں سہل بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ میں شہر عاد کے اطراف میں مصروف گشت تھا یکا یک مجھے ایک شہر پتھر سے تعمیر شدہ نظر آیا شہر کے وسط میں ایک عالی شان قصر تھا جب میں اس قصر میں پہنچا تو میں نے اس قصر کے صحن میں ایک عظیم الجثہ بوڑھے کو جو اون کا جبہ پہنے ہوئے تھا دیکھا میں نے اتنی لمبی چوڑی مخلوق کبھی دیکھی نہ تھی۔ حیرت و استعجاب میں پڑھ گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے اس کو سلام کیا۔ سلام کا جواب دے کر اس جن نے مجھ سے کہا کہ یہ جبہ میرے جسم پر ۷۸ برس سے ہے یہ آج تک کہیں سے پھٹا کپڑے جسم کے میل کچیل سے پھٹا نہیں کرتے۔ حرام غذا اور گناہوں کی نجاست سے پھٹتے ہیں اسی جبہ کو پہن کر میں حضرت عیسیٰ سے ملاقات کر کے ایمان لایا اور اسی جبہ کو پہن کو میں نے حضورﷺ کی زیارت کی اور مشرف بہ اسلام ہوا۔ میں ان جنوں میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ "قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن."

جنات بھی انسان کی طرح مختلف مذاہب رکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح انسانوں کے مختلف مذاہب ہیں اسی طرح جنات بھی مختلف مذاہب رکھتے ہیں جنات مسلمان بھی ہیں ہندو بھی عیسائی بھی ہیں اور یہودی بھی۔ قدریہ بھی مرجیہ بھی۔ رافضی بھی ہیں اور تفضیلیہ بھی۔ مجوسی بھی ہیں اور ستارہ پرست بھی۔

اسلام سے پیشتر عوام کی گمراہی کا راز یہ تھا کہ ہر مذہب والے جن اپنے مذہب والے آدمیوں کو اپنے مذہب کی خبریں پہنچایا کرتے تھے۔ کبھی خواب میں کچھ دکھا دیا کبھی ہوشیاری میں ان کے دل میں کچھ ڈال دیا۔ ان باتوں سے لوگ یہ سمجھ کر کہ غیب سے ہمارے مذہب کی تائید ہو رہی ہے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ یہ جنات ہر مذہب والوں کی اعانت میں لگے رہتے ہیں اور ان کی حاجت روائی مشکل کشائی اور بلاؤں کے دفع کرنے میں حتیٰ المقدور مدد کرتے ہیں تا کہ ان کے مذہب والوں کو

یقین ہو جائے کہ یہ مذہب بھی عالم غیب میں کچھ حقیقت رکھتا ہے اور درگاہ الٰہی میں پسند ہے اس واسطے غیب سے حاجت روائی میں ہماری مدد ہوتی ہے ہماری بلائیں دفع ہوتی ہیں اس اعتبار سے جنات غیب کی باتوں کو آدمیوں تک پہنچانے میں سفیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام کے آتے ہی یہ کارخانہ بالکل موقوف کر دیا گیا۔ عالم غیب کی خبروں سے کچھ نہ کچھ واقف ہونا جنوں کی پیدائشی بات تھی اسی طرح ایسے محیر العقول کام انجام دینے جو انسان کی طاقت وقوت سے باہر ہوں مثلاً بہت بھاری چیز اٹھا لینا یا خوفناک شکل سے ڈرا دینا یا آدمی کی بدن یا روح کو ضرر پہنچانا جسم کو زخمی کر دینا یا دل میں وسوسے ڈالنا یہ جنوں کی لوازمات خلقت میں سے ہے۔ اب بھی اگرچہ جنات بعض کاموں میں انسان کی مدد کر سکتے ہیں یا بعض غیب کی بات ان کو معلوم ہو سکتی ہے لیکن بنی آدم کو ان سے احتراز کرنا واجبات سے ہے اور ان سے رجوع کرنا خداوند قدوس کی عدول حکمی ہے۔

جنات کے چار فرقے

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ جنات کے ۴ فرقے ہیں۔ پہلا فرقہ کافر جنوں کا ہے جو اپنے کفر کو پوشیدہ نہیں رکھتے اور بنی آدم کو جہاں تک ممکن ہوتا ہے بہکانے میں قصور نہیں کرتے وہ لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ غیب کی خبریں ہم سے پوچھا کرو۔ مصیبت کے وقت ہم سے مدد مانگا کرو۔ ہم تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کریں گے۔ یہ جنات کافروں کی حتی المقدور مدد اور اعانت کرتے ہیں لوگوں سے بزور شرک کراتے ہیں اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں۔

☆ دوسرا فرقہ منافق جنوں کا ہے جو ظاہر میں اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ مگر اپنے پوشیدہ مکرو فریب سے آدمیوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔ ایسے جنات اپنے کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے لوگوں سے اپنی تعظیم وتکریم کراتے ہیں۔

☆ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا ہے۔ یہ جنات آدمیوں کو طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ ایسے جن نذر

ونیاز مٹھائی، پانی شربت وغیرہ اپنے واسطے سب کچھ قبول کر لیتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

☆ چوتھا فرقہ جنوں کا وہ ہے جو چوروں کی طرح بعض آدمیوں کی روح کو بدخلقی، غرور، کینہ اور حسد یا ہر قوت نجاست میں آلودگی کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

بعثت نبوی ﷺ سے پیشتر لوگ جنات سے مدد مانگا کرتے تھے

سورہ جن میں زمانہ جاہلیت کے حالات مذکور ہیں۔ "وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن" اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ لوگوں میں جنوں سے پناہ مانگنے کے مندرجہ ذیل پانچ طریقے رائج تھے۔

(۱) جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو اس کو جن کی بدنظری کا اثر رکھ کر لوگ جنوں کے واسطے کھانا۔ خوشبو۔ دھونی اس جگہ پر لے جا کر رکھ دیتے تھے جہاں جنوں کے آنے کا گمان ہوتا تھا تاکہ وہ اس رشوت کو قبول کر کے ایذا رسانی سے باز رہیں۔

(۲) مشکل اور کٹھن کاموں میں لوگ ان کے ناموں کو وظیفے کے طور پر جپا کرتے تھے اور ان کی بنائی ہوئی مورتیوں پر نذریں اور قربانی چڑھاتے تھے۔

(۳) تیسرا طریقہ یہ تھا کہ لوگ کاہنوں کے پاس جا کر پھول لوبان، بتاشے وغیرہ رکھ کر جنات کو حاضر کرا کر ان سے بیماری کی شفایابی یا مشکل کاموں میں امداد کی درخواست کرتے تھے اور ان کی ہدایت پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

(۴) چوتھا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر میں کسی جنگل پہاڑ، یا مکان میں اترتے تو جنوں کے بادشاہوں اور سرداروں کے نام لے کر ان سے پناہ مانگتے تھے اور اس مقصد کیلئے انہوں نے خاص کلمات دہائی فریاد کے مقرر کر رکھے تھے پڑھا کرتے تھے۔

(۵) پانچواں طریقہ یہ تھا کہ لوگ ان کی خوشامد اور چاپلوسی میں اچھے اچھے کھانے ان کے نام پر

دے کر ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے تاکہ وہ عاجزی اور احتیاج کے وقت اس حیلے سے ان کے کام آئیں۔

جنوں کا غرور اور تکبر اور عوام کی حد سے زیادہ گمراہی

ان حرکتوں سے جو اوپر بیان ہوئیں جنوں نے یہ سمجھ کر کہ خدا کے بندے ان کاموں میں ہمارے محتاج ہیں ہم ان کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کرتے ہیں اور بعض بلائیں اور آفتیں جو حق تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے ہم دفع کر دیتے ہیں۔ شاید ہمارا بھی خدا کے کارخانہ قدرت میں دخل ہے اور اگر مستقل اور بلاواسطہ شرکت نہیں تو خدا کی فرزندی ضرور حاصل ہے جنات کا غرور و تکبر تو اس طرح بڑھا۔

آدمی یہ سمجھنے لگے کہ یہ غیب کے لوگ جو ہمارے ہر وقت کام آتے ہیں اور ہماری حاجت روائی کرتے ہیں ان کا ربوبیت میں بھی کچھ حصہ ہے یہ لوگ محض عبدیت کا علاقہ حق تعالیٰ سے نہیں رکھتے بلکہ یہ لوگ یا تو خدا کے بیٹے ہیں یا اس کے ولی عہد ہیں یا اس کے کارخانوں کی خدمت ان کے سپرد ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم لوگوں کو باوجود بندگی میں برابر ہونے کے ان کا محتاج نہ کرتا۔

ان دونوں کی غلط فہمیوں سے اعانت اور استعانت کا سلسلہ کچھ اسطرح جاری رہا کہ کچھ دنوں بعد لوگوں میں غلط اعتقادات پیدا ہو گئے اور یہیں سے شرک کی بنیاد پڑی۔

جنوں سے مدد طلب کرنا حرام ہے

یہی وجہ ہے کہ حدیث میں جنوں سے استعانت اور مدد طلب کرنے کو ہر طرح سے منع فرمایا گیا ہے حضور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کسی شخص کو سفر میں حضر میں یا بیماری میں جنوں کا خوف عارض ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ سے تعوذ کرے اور یوں کہے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم قل رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرون" یا معوذتین اور اس قسم کی دیگر آیتوں کو پڑھے یا یہ دعا پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ

التامات من شر ما خلق"
ان دعاؤں کے پڑھنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہے گا۔

کیا جنات کو اصل صورت شکل میں دیکھنا ممکن ہے

جنات اپنی اصلی صورت شکل میں کسی کو نظر نہیں آتے اسلئے ان کا جسم لطیف ہوتا ہے کثیف جسم کی آنکھوں سے لطیف چیز کا دیکھنا ناممکن ہے البتہ اس کلیہ سے حضور سرور دو عالم ﷺ مستثنیٰ ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے جبرئیل کو ایک بار اپنی اصلی صورت شکل میں دیکھا تھا ورنہ حضرت جبرئیلؑ خدمت اقدس میں اکثر دحیہ کلبیؓ کی صورت میں متشکل ہو کر آیا کرتے تھے یہی سبب ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک اس شخص کی شہادت مردود ہے جو یہ کہتا ہو کہ میں نے جن کو اس کی اصل صورت شکل میں دیکھا ہے۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی سے ایک جن کی ملاقات

شیخ صاحب موصوف نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر" میں لکھا ہے کہ میں ایک روز مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جن نے کتے کی شکل میں متشکل ہو کر مجھ سے توحید کے بارے میں کچھ سوالات کئے میں نے جواب دے دیئے۔ جب وہ کتا چلا گیا تو فراش نے مسجد کا صحن دھویا میں نے فراش کو بتایا کہ وہ کتا نہ تھا بلکہ جن تھا علمی سوالات پوچھنے آیا تھا۔

صحابی جنات کی تعداد کتنی ہے:

اسی کتاب میں دوسری جگہ مذکور ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کئی مرتبہ جنوں کو تبلیغ یا ان کے مقدمہ کے تصفیہ کیلئے مختلف مقامات پر تشریف لے گئے۔ ان مقامات کی تفصیل یہ ہے۔

☆ مکہ مکرمہ کے اندر درہ حجون میں حضور سرور عالم ﷺ نے جنات کو اسلام کی دعوت دی۔

☆ دوسری مرتبہ مدینہ میں میدان بقیع غرقد میں حضور انور ﷺ نے جنات کو اسلام کا پیغام پہنچایا ان دونوں مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان

دونوں راتوں میں جنوں کی تعداد بیشمار بیان فرمائی ہے۔ جنات کے قاصدوں کی دعوت پر جا کر حضور سرور عالم ﷺ کا تشریف لے جانا ثابت ہے۔

☆ ایک بار جب آپ مفقود ہو گئے تھے صحابہ کرامؓ آپ کی تلاش میں مصروف تھے صبح کے وقت آنحضرت ﷺ غار حرا کی طرف سے آتے ہوئے ملے۔

☆ مکہ کے اونچے علاقہ میں

☆ مدینہ سے باہر جس میں حضرت زبیرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔

☆ ایک سفر میں جس میں بلال بن حارثؓ آپ کے ہم رکاب تھے۔

روایات متذکرہ سے اگرچہ صحابی جنات کی تعداد معلوم نہیں ہوتی مگر اتنا ضرور ثابت ہے کہ قوم جنات کی ایک بڑی تعداد حضور ﷺ کے دست حق نما پر مشرف بہ اسلام ہو چکی تھی پھر ان اصحاب کی ذریت بھی مسلمان ہو گی۔

دار العلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں

بعض اساتذہ دار العلوم کی زبانی معلوم ہوا کہ دار العلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مرحوم مہتمم دار العلوم دیوبند نے ایک دفعہ رات کو بارہ بجے دوران گشت میں ایک بند کمرے میں دو سانپ کے بچوں کو آپس میں لڑتے اور کھیل کرتے دیکھا ان سانپ کے بچوں کے سامنے کتابیں کھلی ہوئی رکھی تھیں۔ حضرت مہتمم صاحب نے یہ حرکت دیکھ کر فوراً ان کو ڈانٹ کر کہا یہ مطالعہ کا وقت ہے یا لڑنے کا یہ سنتے ہی وہ دونوں سانپ مقررہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر معذرت کرنے لگے اور وعدہ کیا انشاء اللہ آئندہ آپ کو شکایت کا موقعہ نہ دینگے۔

جنات سے انسان کی حفاظت کیلئے محافظ ملائکہ کا تقرر

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں۔ ہر انسان پر فرشتے موکل ہیں جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں جنات اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں۔ اگر کوئی ستانے والی چیز بھی آتی ہے تو وہ اس کو ہٹا دیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کیلئے فرشتے موکل مقرر نہ فرمائے ہوتے تو تمہیں جن اٹھا کر لیجاتے یہ فرشتے کھانے، پینے، سونے جاگنے ہر حالت میں انسان کو آفات سے بچاتے ہیں۔

شیطان انسان کے مال واولاد میں بھی برابر کا حصہ دار ہوتا ہے

"اور ان میں جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ پکار سے اس کے قدم اکھاڑ دینا اور اپنے سوار پیادے چڑھا لانا اور ان کے مال واولاد میں اپنا ساجھا کرنا۔"

مفسرین نے لکھا ہے کہ جب شیطان نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس نے یہ کہا کہ آدمؑ کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے میں آگ سے پیدا ہوں۔ آگ کو مٹی پر شرافت اور فضیلت حاصل ہے اگر تو نے مجھے قیامت تک زندہ رکھا تو میں مخصوص لوگوں کے سوا بقیہ سب کو گمراہ کرنے میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھوں گا اس پر حق تعالیٰ کا حکم ہوا" جا ہم نے تجھے قیامت تک مہلت دی مگر تجھے اور تیرے متبعین کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔ تجھے اختیار ہے لوگوں کو گمراہ کرنے میں اپنی پوری طاقت خرچ کر ڈال لوگوں کو گانا سنا کر اپنی طرف مائل کر یا اپنی پیادہ اور سوار فوج سے لوگوں کے دل کی دنیا پر حملہ کر اور لوگوں کے مال اور اولاد میں شرکت کر۔" "اشارکھم فی الموال والاولاد" کی تفسیر میں علامہ علاؤ الدین بغدادی نے لکھا ہے۔" اشارکتہ فی الاموال" سے مراد ہر وہ مال مراد ہے جو حرام طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو یا حرام کاموں میں خرچ کیا گیا ہو یا سود مراد ہے یا وہ ذبیحے مراد ہیں جو خود ساختہ خداؤں کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور اشارکتہ فی الولاد سے مراد وہ لڑکی ہے جو زندہ در گور کی گئی ہو یا زنا سے پیدا شدہ اولاد مراد ہے یا اولاد کا نام عبدالعزی عبدالحرث وغیرہ رکھنا مراد ہے۔

شیطان بھی مرد کے ساتھ مباشرت میں شرکت کرتا ہے

شیطان ہم بستری کے وقت مرد کی شرم گاہ پر بیٹھا رہتا ہے اگر مرد نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو تو مجامعت میں شریک ہو کر مرد کے ساتھ منزل ہوتا ہے۔

جنات انسان عورتوں سے بھی مباشرت کرتے ہیں

تفسیر خازن میں حضرت عباسؓ سے کسی شخص نے کہا کہ میری عورت سو کر اٹھی تو اس کی شرمگاہ سے آگ نکل رہی تھی۔ فرمایا تیری عورت کے ساتھ جن نے ہم بستری کی ہے۔

بلقیس کا تخت اور آصف بن برخیا

حضرت سلیمان خدا کے جلیل القدر پیغمبر اور تمام روئے زمین کے بادشاہ تھے۔ تمام جنات انسان ہوا پرندے چرندے حضرت کے مسخر اور تابع فرمان تھے۔ حضرت سلیمان کا وزیر اعظم آصف بن برخیا ''جن'' تھا۔ سورہ نمل میں حضرت سلیمانؑ اور بلقیس کا پورا حال مذکور ہے۔ اس موقع پر ہم صرف اتنا واقعہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو موضوع کتاب سے متعلق ہے۔

جس وقت بلقیس ملکہ یمن کو یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمانؑ دنیا کے بادشاہ ہی نہیں بلکہ وہ خدا کے پیغمبر بھی ہیں تو وہ حضرت سلیمانؑ سے ملاقات کیلئے بصد کروفر روانہ ہوئی۔ ہد ہد حضرت سلیمانؑ سے بلقیس کے تخت کا پورا حال ذکر کر چکا تھا جس وقت بلقیس کی آمد کی اطلاع حضرت سلیمان کو ملی اور اس نے حضرت کے لشکر سے ایک فرسخ کے فاصلے پر قیام کیا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ''حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ہے جو ان لوگوں کو میرے پاس مطیع ہو کر آنے سے پہلے بلقیس کا تخت حاضر کر دے تو ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ میں اجلاس برخاست ہونے سے پہلے پیش کروں گا اور میں امانت دار اور زور آور بھی ہوں۔ ایک اور عالم جن نے کہا کہ میں پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں''

حضرت سلیمانؑ نے فرمایا میں اس سے بھی زیادہ جلد اس تخت کو اپنے پاس منگانا چاہتا

ہوں تو آصف نے کہا کہ تفسیر خازن میں ہے۔ ''آصف نے حضرت سلیمان سے کہا کہ آپ اپنی نظر پھیر لیجئے حضرت سلیمانؑ نے ایسا ہی کیا آصف نے کچھ پڑھا چشم زدن میں فرشتوں نے بلقیس کا تخت حضرت سلیمانؑ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔''

اس آیت کی تفسیر میں آصف بن برخیا کے متعلق یہ قول بھی مذکور ہے'' آصف بن برخیا صدیق یعنی اسم اعظم کا عامل تھا اسم اعظم کی برکت سے ہر دعا قبول اور ہر سوال پورا ہوتا ہے۔

غرض یہ ہے کہ بلقیس کا تخت چشم زدن میں حضور کے محل میں آ گیا حضرت نے جنات کو حکم دیا اس کے جواہرات بدل دو۔ جنات نے فوراً جواہرات تبدیل کر دیئے بلقیس کی نظر جونہی اس تخت پر پڑی وہ حیرانی سے بار بار اس کی طرف دیکھتی رہی آصف نے پوچھا یہ تخت تمہارا ہے۔؟ تو اس نے جواب دیا ایسا ہی تخت میرا بھی ہے۔ البتہ اس میں جواہرات اور رنگ کے لگے ہوئے ہیں میرے تخت میں دوسرے رنگ کے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ بلقیس کے عاقلانہ جواب سنکر بہت خوش ہوئے۔

جنات نے بلقیس کی پنڈلیوں کو خوبصورت بنانے کیلئے حضرت سلیمانؑ کو نسخہ بتایا

(مؤلف کا اس تحریر سے متفق ہونا ضروری نہیں)

بلقیس کی والدہ چونکہ جنی عورت تھی۔ جنات کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر حضرت سلیمان نے بلقیس سے نکاح کر لیا تو جنات کے تمام راز فاش ہو جائیں گے۔ اسلئے جنات نے حضرت سلیمانؑ کے دل سے بلقیس کی عظمت کو کم کرنے کیلئے اس کی برائیاں شروع کر دیں اور کہا کہ بلقیس تو بے وقوف اور کم عقل عورت ہے اور اس کی پنڈلیوں پر اس قدر بال ہیں کہ ان کو دیکھ کر طبیعت میں تنفر پیدا ہونے لگتا ہے۔

حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کی عقل کی آزمائش اور اس کی پنڈلیوں کے امتحان کیلئے محل میں پانی بھروا کر شیشے کا فرش لگوا دیا۔ بلقیس یہ سمجھی کہ صحن میں پانی بھرا ہوا ہے۔ پنڈلیاں کھول کر چلنے لگی۔ تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ پانی نہیں کانچ ہے اس پر قدم رکھ کر چلی آؤ تو بلقیس نہایت

شرمندگی کی حالت میں سلیمانؑ کے حضور میں حاضر ہو کر مسلمان ہوگئی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس کی خواہش پر اس کے ساتھ نکاح کرلیا۔ جنات نے پنڈلیوں کے بال صاف کرنے کیلئے چونے اور ہڑتال واقیہ (دوائی) کا نسخہ تجویز کیا۔

خاتم سلیمان اور شیطان

حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس پر اسم اعظم کندہ تھا حاجت بشریہ سے فراغت حاصل کرنے کے وقت آپ اس کو انگلی سے نکال کر رکھ دیتے تھے حضرتؑ کی خادمہ امینہ اس کو حفاظت سے رکھ لیتی تھی۔ ایک روز حضرت سلیمانؑ اس انگوٹھی کو امینہ کے پاس رکھ کر کسی کام کیلئے چلے گئے۔ شیطان نے آپ کی صورت میں متشکل ہو کر امینہ سے انگوٹھی لے لی اور تخت پر بیٹھ کر حکمرانی شروع کر دی کچھ دیر بعد حضرت سلیمانؑ نے امینہ سے انگوٹھی طلب کی تو اس نے کہا تم کون ہو۔ انگوٹھی تو حضرت سلیمانؑ لے گئے اور وہ اپنے تخت شاہی پر جلوہ افروز ہیں۔ حضرت سلیمانؑ عالم مایوسی میں محل شاہی سے باہر آگئے اور دریا کے کنارے ایک مچھیرے کے ہاں ملازمت کرلی۔ حضرت سلیمانؑ مچھلیاں دریا کے کنارے سے اٹھا کر بازار میں پہنچا دیا کرتے تھے شام کو اس خدمت کے معاوضہ میں آپ کو دو مچھلیاں مل جاتی تھیں ایک مچھلی فروخت کر کے روٹی خرید لیتے تھے اور دوسری بھون کر روٹی کے ساتھ کھا لیتے تھے۔ اسی طرح چالیس روز گزر گئے۔

۴۰ دن بعد وہ شیطان تخت چھوڑ کر بھاگ گیا اور اس نے خاتم سلیمانی اور دریا میں پھینک دی قدرت خداوندی سے وہ انگوٹھی مچھلی نے نگل لی اور مچھیرے کے جال میں پھنس کر حضرت سلیمانؑ کے پاس آگئی حضرت سلیمانؑ نے اس مچھلی کو ذبح کیا تو اس کے پیٹ میں سے ان کی اپنی انگوٹھی برآمد ہوئی حضرت نے اسی وقت انگلی میں پہن کر سجدہ شکر ادا کیا اور حضرتؑ کی سابقہ حکومت و سلطنت بحال ہوگئی۔

حضرت سلیمانؑ نے اس شیطان کو گرفتار کر کے ایک پتھر کی چٹان میں بند کر کے دریا میں غرق کر دیا۔

حضور سرور عالم ﷺ کی بعثت کے وقت آسمان پر جنات کی آمد و رفت بند

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ شیاطین آسمان پر پہنچ کر وحی کے کلمات سن کر زمین پر آتے تھے اور جو کلمات سنتے تھے ان میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے تھے شیاطین کا یہ قدیمی دستور تھا۔ جس وقت حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو شیاطین آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے۔ شیاطین نے اس واقعہ کا ذکر ابلیس سے کیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ زمین میں کوئی عظیم حادثہ رونما ہوا ہے کچھ شیاطین دریافت حالات کیلئے روانہ کئے یہ شیاطین گھومتے پھرتے مکہ معظمہ پہنچے تو حضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپس میں کہنے لگے خدا کی قسم انہی کی وجہ سے شیاطین آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے اور انہی کی وجہ سے آگ کے انگاروں کی مار پڑتی ہے۔ ان انگاروں سے چہرہ پسلی اور ہاتھ جل جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

جنات کے بیٹھنے کیلئے آسمان میں جگہ مقرر تھی

حضرت ابن عباسؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ جنات کے ہر گروہ کیلئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ مقرر تھی۔ یہ جنات ان مقامات سے وحی الٰہی سن کر اپنی طرف سے کچھ باتیں ملا کر کاہنوں سے بیان کرتے تھے حضور ﷺ کی بعثت کے وقت شیاطین کو ان مقامات سے روک دیا گیا۔ عرب کے لوگوں کو جب جنوں نے آسمانی خبریں بتانی بند کر دیں تو وہ کہنے لگے آسمان والے تو سب مر گئے پھر تو جس کے پاس اونٹ تھے وہ ایک اونٹ اور جس کے پاس گائے یا بکریاں تھیں وہ ایک گائے یا بکری روزانہ ذبح کرنے لگا۔ (مسند ابو نعیم)

حضور سرور عالم ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات کو آسمان پر جانے کی اجازت تھی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عیسیٰؑ اور حضور سرور دو عالم ﷺ کے درمیان موقوفی وحی کا جو زمانہ تھا اس زمانہ میں آسمان پر شیاطین کو آنے جانے کی ممانعت نہ تھی شیاطین آسمان پر ایسی جگہ جا کر بیٹھ جاتے جہاں سے وہ فرشتوں کی باتیں سن سکیں۔ (رواہ بیہقی)

ستاروں کے ٹوٹنے سے قریش پر خوف و ہراس طاری ہو گیا

حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لئے جانے کے بعد آسمان سے ستاروں کا ٹوٹنا موقوف ہو گیا تھا۔ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت ستارے ٹوٹنے لگے تو قریش نے اس خوف سے کہ خدا جانے کیا بلا نازل ہونے والی ہے چوپایوں اور غلاموں کو آزاد کرنا شروع کر دیا۔ عبید مائیل کاہن نے کہا کہ اس کام میں جلدی نہ کرو یہ دیکھو کہ بڑے تارے ٹوٹ رہے ہیں یا چھوٹے؟ اگر بڑے ستارے ٹوٹ رہے ہوں تو سمجھ لینا کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت آ گیا ہے۔ ورنہ یہ حال کسی نبی کی آمد کا پیش خیمہ ہے۔

حضور ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے شیطان کی روانگی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت جنات وحی آسمانی سننے سے روک دیئے گئے تو شیاطین نے اس کی شکایت ابلیس سے کی ابلیس نے جبل بوقبیس پر چڑھ کر حضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو ابلیس نے کہا کہ میں ابھی جا کر ان کی گردن توڑ دوں گا۔ ابلیس پہاڑ سے اتر کر حضور ﷺ کے پاس آیا حضرت جبرئیلؑ آپ کی حفاظت کر رہے تھے حضرت جبرئیلؑ نے ابلیس کے ایک ٹھوکر زور سے رسید کی اور اس کو اٹھا کر دور پھینک دیا۔

حضرت عیسیٰ کی بعثت سے پہلے جنات و شیاطین آسمانوں پر جایا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ کی بعثت پر ان کو پہلے آسمان سے اوپر جانے کی ممانعت کر دی گئی۔ حضور سرور عالم ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات و شیاطین آسمان اول پر فرشتوں کی بات چیت سن کر کاہنوں کو غیب کی باتیں بتلایا کرتے تھے ان باتوں میں کچھ اپنی طرف سے بھی اضافہ کر دیتے تھے۔ حضور سرور دو عالم ﷺ کی بعثت کے بعد ان کو آسمان پر جانے کی قطعی ممانعت کر دی گئی اور ان کے لئے یہ انتظام کر دیا گیا کہ اگر کوئی جن یا شیطان کسی وقت آسمان پر جانے کی کوشش کرے تو اس کو ستاروں کی آگ کے شعلوں سے بھگا دیا جائے گا۔

سیرت حلبیہ میں ہے۔ ''جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی پیدائش سے پہلے کثرت سے ستارے ٹوٹنے لگے عرب اس حالت کو دیکھ کر گھبرائے ہوئے ایک بڑے کاہن کے پاس گئے یہ کاہن آنے والے واقعات کی پیشن گوئی کیا کرتا تھا کاہن نے کہا اگر برج ٹوٹ رہے ہیں تو سمجھ لو دنیا کے خاتمہ کا وقت آ گیا ہے۔ ورنہ دنیا میں کوئی عظیم الشان واقعہ پیش آنے والا ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت میں اس زمانہ کا عظیم ترین واقعہ تھا۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ بعث نبوی کے وقت جنات آسمانی باتوں کو سننے سے روک دئے گئے اور ان کے ٹھکانے چھین لئے گئے اور خلاف ورزی پر آتش بازی ہونے لگی اب جنوں کو معلوم ہوا کہ یہ دنیا میں عظیم الشان حادثہ کا پیش خیمہ ہے اسی واقعہ کا قرآن مجید میں بھی تذکرہ ہے۔''

چونکہ عرب میں اس زمانہ میں کہانت کا زور تھا اس لئے وحی الٰہی کو شیاطین سے بچانے کے لئے جنات کی آسمان پر آمد بند کر دی گئی اور احتیاط کے طور پر یہ انتظام کر دیا گیا اور فرشتوں کو اس کام پر تعینات کر دیا گیا کہ جو شیطان آسمان پر آنے یا آسمان کی بات سننے کی کوشش کرے اس کو آگ کے شعلے مار مار کر بھگا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس انتظام سے جہاں وحی الٰہی کی عصمت محفوظ ہو گئی وہاں عرب سے کہانت کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے۔ ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ بعض انصار سے راوی ہیں کہ وہ خدمت اقدس حضور ﷺ میں حاضر تھے کہ آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی بہت تیز پھیل گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس ٹوٹنے والے ستارے کے متعلق جاہلیت میں لوگوں کا کیا خیال تھا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اس ستارے کو دیکھ کر یہی کہا کرتے تھے کہ آج یا تو کوئی بادشاہ مرا ہے یا کسی عظیم الشان بچہ کی پیدائش یا موت ہوئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیلئے کسی امر سے متعلق کوئی فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش اس کو سن کر تسبیح پڑھنے لگتے ہیں۔ ان کی تسبیح سن کر دوسرے آسمانوں کے فرشتے بھی تسبیح پڑھنے لگتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک یہ تسبیح جا پہنچتی ہے تسبیح پڑھنے کے بعد فرشتے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

فلاں معاملہ میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ فرشتوں کے اس باہمی تذکرہ کو چوری چھپے سن کر شیاطین کاہنوں سے ان باتوں کا تذکرہ کر دیتے تھے جس میں کچھ صحیح ہوتی تھیں اور کچھ غلط۔''

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے۔ ''حضور سرور عالم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ان لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ بعض وقت ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو سچی ہوتی ہیں ارشاد ہوا جنات کوئی کوئی بات فرشتوں سے سن کر کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بھی اس میں ایسی باتیں خلط ملط کر دیتے ہیں۔ جو بالکل جھوٹی ہوتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے غیب کی باتیں چرانے کا انسداد ان ٹوٹنے والے ستاروں سے کر دیا ہے جب یہ سلسلہ ہی منقطع ہو گیا تو کہانت بھی ختم ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس روز حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خلعت نبوت پہنایا تو شیاطین کو آسمانی خبر حاصل کرنے سے روک دیا گیا۔ اور ان پر ستاروں کی آگ پھینکی جانے لگی۔ شیاطین نے ابلیس سے شکایت کی تو اس نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں کوئی نبی مبعوث ہوا ہے شیاطین تحقیقات کیلئے ارض مقدس گئے اور لوٹ کر آ گئے وہاں ارض مقدس میں کسی نبی کا ظہور نہیں ہوا تھا اس کے بعد ابلیس اس جستجو میں مکہ گیا۔ تو وہاں اس نے حضور آقائے دو عالم ﷺ کو غار حرا میں حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ دیکھا۔ ابلیس نے اپنے دوستوں سے واپس آ کر کہا کہ مکہ میں احمد ﷺ مبعوث ہوئے ہیں مگر ان کے ساتھ جبرئیل ہیں۔''

بعثت نبوی ﷺ کے وقت جنات کی غیبی آوازیں

صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک خوبصورت مرد گزرا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں عرب کا کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جنیہ کی کوئی عجیب و غریب بات سناؤ۔ اس شخص نے کہا کہ وہ جنیہ ایک روز بازار میں ملی تو اس نے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

''الم ترا الجن وابلا سها''

''وباسها من بعد انكا سها''

''دولحمد قها بالقلا ص واحلاسها''

حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نے سچ کہا میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ میں ایک روز ایک بت کے پاس سو رہا تھا۔ ایک آدمی ایک گائے کا بچہ بت پر چڑھانے آیا۔ اس شخص نے اس بچہ کو بت کے سامنے ذبح کیا۔ اس بچہ کے پیٹ میں سے یکا یک شور پیدا ہوا ''یا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله. '' اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ آواز سن کر لوگ بھاگ پڑے میں وہیں ڈٹا رہا۔ یہی کلمات میں نے دوبارہ سہ بارہ سنے۔ اس واقعہ کو کچھ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ عرب میں حضور ﷺ کی بعثت کی خبر مشہور ہو گئی۔

بیہقی اور مجاہد نے بیان کیا ہے کہ یہ نذر قبیلہ بنو غفار کی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے سوا دین اقارب سے کہا کہ اپنے اسلام لانے کی بات سناؤ سواد نے کہا ایک جن میرا دوست تھا۔ میں رات کو سویا ہوا تھا اس نے مجھے جگا کر کہا۔ اٹھو سمجھ لو جان لوئی بن غالب میں سے ایک رسول ﷺ مبعوث کیا گیا ہے پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

''جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں۔ وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت خواہش کرتے ہیں ان جنات میں جو مومن ہیں وہ ان کے نجس جنات کی مثل نہیں۔''

تو اس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم میں سے ہے اور اپنی آنکھوں کو زروہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھ کہ بنی ہاشم کے راس ہیں۔''

یہ اشعار سنا کر اس نے مجھ سے شدید آمیز انداز میں کہا ''اے سواد اللہ تعالیٰ نے ایک نبی ﷺ کو مبعوث کیا ہے تو اس نبی کے پاس جا ہدایت پائے گا۔''

دوسری شب اس نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے۔ ''میں جنات سے اور ان کی طلب سے
تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں ان پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ آمادہ سفر ہیں۔
وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ جنات میں سے صادق
لوگ ان کے کذابوں کے مثل نہیں۔

ہاشم سے جو خلاصہ ہے اس کی طرف تو کوچ کر دے جنات کے اگلے لوگ ان کے بعد کے
لوگوں اور اتباع کی مثل نہیں۔''

تیسری رات بھی اس جن نے مجھے اسی مضمون کے اشعار سنائے۔ یہ اشعار مسلسل سن کر میرے دل
میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی اس کے بعد میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ
اسلام ہوگیا۔ (رواہ بیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت کے جن تابع تھا۔ ایک روز وہ
جن ایک پرندہ کی صورت میں مکان کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا اس عورت نے اس جن سے کہا اتر آ تو
جن نے انکار کر دیا اور کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے
اور ہمیں یہاں ٹھہرنے سے منع کر دیا ہے۔ (طبرانی)

ارطاۃ بن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت تھی اس سے
ایک جن جماع کیا کرتا تھا کچھ دنوں وہ غائب رہا ایک دن وہ جن مکان کے روشندان سے جھانکتا
ہوا نظر آیا۔ عورت نے کہا کیا بات ہے۔ اب تو نے میرے پاس آنا جانا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جن
نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوا ہے اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور سلام کر کے رخصت
ہوگیا۔ (رواہ ابو نعیم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت کسی جن نے جبل ابو
قبیس پر چڑھ کر یہ آواز دی اور اشعار پڑھے۔ ''برا کرے اللہ تعالیٰ اے کعب بن فہر کو یہ لوگ کتنے
سبک عقل ہیں۔'' بنی کعب کا دین ان کے آباء کرام حمایت کرنے والوں کا دین ہے وہ اس دین

میں ملامت کے جانے میں تمہارا ساتھ جنات دینگے جس وقت تم پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرد تمہارا
ساتھ دیں گے جو نخیس و آطام کے ہیں قریب ہے تو سواروں کو دیکھے گا کہ وہ حرام کرے گا ایسی
جات میں کہ قوم کے بڑے بڑے شہروں میں قتل کریں گے۔''
''کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے کہ۔۔۔۔۔۔ آزاد ہے اور اس کے ماں باپ دونوں شریف
ہیں وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ عذاب کو۔۔۔۔ خوشی ہو بختی اور غم سے۔'' یہ اشعار مکہ میں
اس قدر مقبول ہوئے کہ ایک ایک مشرک کی زبان پر تھے کفار اس مضمون کو سن کر بہت خوش ہوئے
اور مسلمانوں سے کہنے لگے دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے ہوا ہے مسلمانوں کو
بہت رنج ہوا۔ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا حضور نے فرمایا یہ شیطان مسعر تھا اللہ تعالیٰ عنقریب اس
کو سزا دے گا۔ تیسرے دن شمجج زور آور دیو مسلمان ہوگیا حضور ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا عبد
اللہ نے مسعر کو قتل کرنے کی اجازت چاہی حضور ﷺ نے اجازت عطا فرما دی حضور ﷺ نے فرمایا
مسعر آج قتل ہو جائے گا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے اسی روز شام کے وقت پہاڑ سے ایک سخت
آواز بلند ہوئی۔

''ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا جبکہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور
امر منکر کو سنت ٹھہرایا میں نے مسعر کا قناع اس تلوار سے بنایا جو بنیاد ہستی کو کھودنے والی اور قاطع ہے
اس شیطان کو اس سبب سے میں نے قتل کیا کہ اس نے ہمارے نبی مطہر کو برا کہا ہے۔''

کتاب شرف المصطفیٰ میں جندل بن فضلہ سے یوں روایت کی ہے کہ فضلہ نبی ﷺ کے پاس آئے
اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات میں سے تھا وہ ایک میرے پاس آیا اس نے کہا۔ ''تحقیق دین کا
چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبر ﷺ کے سبب سے جو صادق، مہذب ہے، امین ہے، سو ایسی اونٹنی پر کوچ
کر جو نجات دینے والی ہے اور خلقت میں مضبوط ہے اور وہ نرم زمین اور سخت دونوں پر چلتی ہے۔''
یہ اشعار سن کر میں خوف و ہراس کی حالت میں بیدار ہوا میں نے پوچھا کیا واقعہ ہے تو اس نے
جواب دیا۔ ''قسم ہے زمین کے سطح کرنے والے کی فرض کرنے والے کی کہ محمد ﷺ تمام

روئے زمین پر مبعوث کئے گئے ہیں۔ محمد ﷺ نے عظیم حرمات یعنی مکہ میں نشو و نما پایا ہے اور طیبہ کی
طرف ہجرت کی ہے۔

یہ سنتے ہی میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کیلئے روانہ ہو گیا راستہ میں یہ غیبی آواز میرے کان میں
آئی۔

''اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول ﷺ کی طرف لے جانیوالا ہے تحقیق تو نے ہدایت کی توفیق
پائی ہے۔''

جبری بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت سے ایک مہینہ قبل ہم لوگ بوانہ میں ایک بت
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے اونٹ ذبح کئے اونٹ کے پیٹ میں سے کسی آواز دینے والے
نے پکار کر کہا۔

''تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر پہنچ کر کر وحی
سنتے تھے وہ امر جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اس نبی ﷺ کے سبب سے جو مکہ
میں ہے اس کا نام احمد ﷺ ہے اس کی ہجرت کی جگہ یثرب ہے جبیر کہتے ہیں کہ ہم یہ بات سنکر تعجب
میں پڑ گئے یہاں تک کہ حضور ﷺ کا ظہور ہو گیا۔ (لبقات ابن سعد)

حضرت تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ جس وقت حضور ﷺ مبعوث ہوئے ہیں میں شام میں تھا
۔ میں کسی کام سے جنگل گیا تھارات ہو گئی وہیں لیٹ گیا۔ اچانک مجھے آواز آئی۔ کسی شخص نے مجھ
سے کہا کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا۔ میں نے کہا خدا کی قسم تو نے کیا کہا۔ تو
آواز آئی کہ رسول امین رسول اللہ ﷺ نے ظہور فرمایا ہے۔ ہم نے مقام حجون میں آپ کے پیچھے
نماز پڑھی ہے۔ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اب جنات کا مکر و فریب دور ہو گیا اب جنات آگ
کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر مسلمان ہو جا۔

حضرت تمیمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح اٹھتے ہی ایک کاہن سے رات کے واقعہ کا ذکر کیا تو اس نے
کہا کہ جن نے جو کچھ تجھ سے کہا سچ کہا اس نبی ﷺ نے حرم سے ظہور کیا ہے۔ اور اس کی ہجرت کی

جگہ مدینہ ہے وہ خیر الانبیاء ہے۔ تو ان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔ (رواہ ابو نعیم)

جندع بن العمیل سے روایت ہے کہ ان کے پاس کسی آنے والے نے آکر کہا۔ ''جندع بن
العمیل تو مسلمان ہو جا سلامتی پائے گا اس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائے گی اور غنیمت
پائے گا یعنی کامیاب ہوگا۔''
جندع نے اس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اس نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتوں سے بری ہو جا اور
الملک السلام کے ساتھ اخلاص رکھ جندع نے اس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیوں کر ہے اس
نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارے کا ظہور عرب سے عنقریب ہونے والا۔ ہے وہ کریم نسب ہے
وہ حرم سے ظہور کرے گا عرب اور عجم اس کے مطیع ہوں گے جندع نے اپنے چچا زاد بھائی نافع
خداش کو مطلع کیا کچھ دنوں بعد جب ان کو خبر ملی کہ حضور سرور انور ﷺ نے مدینہ منورہ میں ہجرت کی
ہے تو یہ دونوں بھائی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ (شرف المصطفیٰ) عباس بن
مرداسؓ سے مروی ہے کہ میرے باپ نے مرتے وقت مجھ سے ضماء بت کے متعلق وصیت کی تھی۔
باپ کے مرنے کے بعد میں نے وہ بت مکان میں رکھ لیا اور اس کی پوجا پاٹھ کرتا رہا۔ جس وقت
حضور ﷺ مبعوث ہوئے اس بت کے پیٹ میں سے مجھے ایک رات آواز سنائی دی۔ سلیم کے کل
قبیلوں سے کہہ دو انیس ہلاک ہو گیا اور اہل مسجد زندہ ہو گئے۔ ضماء ہلاک ہو گیا۔ ضماء کی پوجا کی
جاتی تھی اس کتاب کے نازل ہونے سے پہلے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔''

''تحقیق جو شخص قریش سے ہے اس نے بن مریم کے بعد نبوت اور ہدایت میراث پائی ہے وہ
ہدایت یافتہ ہے۔ عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو چھپائے رکھا کسی سے ذکر نہ کیا جب لوگ
غزوہ احزاب سے واپس آئے تو میں نے مقام عقیق میں ایک گرجدار آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو ایک
آدمی شتر مرغ پر سوار نظر آیا وہ کہہ رہا تھا۔

اسی وقت جانب شمال سے ہاتف کی آواز آئی۔ ''بشارت دے جنات کو اور ان کے
ناامید لوگوں کو سواری کے ان کے کجاووں کو رکھ دیا۔ ظاہر کر دیا آسمان نے اپنے نگہبانوں کو۔''

عباس کہتے ہیں کہ میں یہ سنتے ہی خوف کے مارے اچھل پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (رواہ ابو نعیم)

روایت ہے کہ مازن السائی سرزمین عمان میں بتوں کا خدمتگار تھا اس کا ایک خاص بت تھا اس کا نام فاجز تھا۔ مازن کا بیان ہے کہ ایک روز ایک بت کے پیٹ میں سے آواز آئی وہ کہتا تھا کہ اے مازن تو میرے پاس آ تجھے وہ بات تجھے سناؤں گا جو پوشیدہ رہنے کے قابل نہیں تو سن لے۔ نبی علیہ السلام مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے جو خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اس نبی پر ایمان لے آ۔" یہ بات سنکر مجھے بڑا تعجب ہوا۔ اس کے بعد پھر ایک دن اسی قسم کی آواز مجھے سنائی دی میں حیران تھا یہ کیا معاملہ ہے۔ اسی دوران میں حجاز کی طرف سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے بیان کیا تہامہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے وہ لوگوں کو خدا کی دعوت دے رہا ہے اس کا نام احمد ﷺ ہے۔

حضور سرور دو عالم ﷺ کی بعثت کی خبر سن کر میں روانہ ہو گیا۔ خدمت اقدس میں حاضر آیا حضور ﷺ نے میرے سامنے اسلام کی شرح فرمائی میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں عیش و شراب کا متوالا ہوں۔ قحط سالیوں کی وجہ سے بیوی بچے دبلے ہو گئے ہیں۔ اور میرا کوئی بیٹا نہیں دعا فرمایئے حق تعالیٰ اس مصیبت کو دفع کر دے۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے میری سب پریشانیاں دور ہو گئیں۔

جنات کا قبول اسلام اور بارگاہ رسالت میں جوق در جوق آمد

جنات کے اسلام لانے کا بیان

"حضور سرور دو عالم ﷺ طائف سے واپسی میں مقام نخلہ میں ٹھہرے نصف شب کے قریب حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ نصیبین کے ۷ جن حسا، مسا، شاصرہ، ناصرہ، ابن الارب، ابین اضم آئے اور انہوں نے نماز میں حضور ﷺ کی قراءت سنی۔ اسلام لے آئے۔ اور وہاں واپس آ کر اپنی قوم کو تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گئے اسی واقعہ کا ذکر حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔"

جنات میں یہ سات افراد تھے جو سب سے پہلے حضور ﷺ پر ایمان لائے تھے۔

نصیبین کے جنات کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں

کعب احبار کہتے ہیں کہ جب نصیبین سے ۷ جن اسلام قبول کر کے بطن نخلہ سے اپنی قوم میں واپس آئے تو ۳ سو جنوں کا وفد حجون میں آ کر رکا اور احقب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور کہا حضور ﷺ ہماری قوم کا ایک وفد آپ سے ملاقات کیلئے حجون میں حاضر ہے۔ شرف باریابی عطا فرمایا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا رات کو حجون میں ملاقات ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ صرف وہ شخص چلے جس کے دل میں ذرہ بھر آلودگی نہ ہو۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک برتن نبیذ سے بھرا ہوا لیا۔ یہاں تک جب ہم حجون پہنچے تو حضور سرور عالم ﷺ نے مجھے ایک جگہ بٹھا کر میرے اردگرد خط کھینچ دیا اور فرمایا جب تک میں واپس آؤں یہیں ٹھہرے رہو۔ اس کے بعد حضور ﷺ جنات کی طرف تشریف لے گئے میں نے دیکھا جنات آپ کے پاس ہجوم کر رہے تھے۔ حضور ﷺ ان سے رات بھر باتیں کرتے رہے صبح کے قریب حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم رات بھر کھڑے

رہے میں نے کہا آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تم میرے آنے تک یہیں بیٹھے رہنا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس وضو کا پانی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور نبیذ ہے۔ فرمایا کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اتنے میں جنات میں سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور دونوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس امر کو دوست رکھتے ہیں کہ نماز میں آپ ہماری امامت کریں۔ حضور سرور عالم نے ان کی امامت کی۔ اس نماز (فجر) میں تبارک الملک اور سورت جن پڑھی۔ پھر میں نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ نصیبین کے جنات تھے۔ بہت سے معاملات میں ان میں اہم خصومت تھی یہ میرے پاس فیصلہ کرانے کیلئے آئے تھے ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم بہت دور کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے زادراہ طلب کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ گو تمہارے لئے کھجور اور ہڈی گوشت دار ہڈی بن جائے گی۔ ان لوگوں نے عرض کیا حضور لوگ ہماری غذا کو خراب کر دیں گے۔ تو حضور ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کر دیا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ روشنی ہو جانے پر میں اس جگہ پر گیا جہاں حضور ﷺ سرور عالم رات بھر رہے تھے تو وہاں ۷۰ اونٹوں کے بیٹھنے کے نشانات پائے گئے۔

طبرانی اور ابونعیم کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ان جنات کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود ان کی شرمگاہ نظر نہ آتی تھی۔ یہ لوگ دبلے پتلے مگر لمبے قد کے تھے۔ یہ لوگ حضور ﷺ کے اردگرد اس طرح جمع تھے گویا وہ حضور ﷺ پر سوار ہونا چاہتے ہیں حضور سرور عالم ﷺ ان کے سامنے قرآن پڑھتے رہے۔

دوسرا واقعہ

حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص لیلۃ الجن میں حضور سرور عالم ﷺ کی صحبت میں رہا تھا۔ ابن مسعودؓ نے کہا نہیں لیکن ایک رات مکہ معظمہ میں حضور ﷺ

کسی کو اطلاع کئے بغیر مکہ سے باہر تشریف لے گئے ہم لوگ ساری رات پریشان رہے صبح ہوئی تو حضور ﷺ کو حرا کی طرف سے آتے دیکھا صحابہ کرامؓ کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کا ایک قاصد آیا تھا میں نے ان کے پاس جا کر قرآن پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضور ﷺ نے ہمیں جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اس کے آثار دکھلائے۔ (ترمذی)

زمانہ جاہلیت کا ایک واقعہ

زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کا واقعہ ہے کہ جب وہ سفر سے واپس آتا تو اس کی بیوی خوب بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی ایک دفعہ وہ کہیں سفر میں گیا ہوا تھا کہ شیطان اس شخص کی صورت میں متشکل ہو کر آنے جانے لگا۔ کچھ دن بعد وہ سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے خلاف عادت اس کی آمد پر کوئی اہتمام نہ کیا اس نے متعجبانہ انداز سے بیوی سے پوچھا'' کیا بات ہے۔'' تمہاری عادت میں یہ تبدیلی کیوں ہوئی اس نے کہا تم سفر میں گئے تھے کب تم تو یہیں موجود تھے ابھی ان دونوں میاں بیوی کی باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شیطان نے اس شخص سے آ کر کہا کہ میں جن ہوں تیری بیوی پر عاشق ہو گیا ہوں تیری عدم موجودگی میں تیری صورت میں اس کے پاس آتا جاتا رہا اب بتاؤ ہمارا تمہارا معاملہ کیونکر رہیگا۔ نوبت مقرر کر لینی چاہیئے یا تو تم رات کو اپنی بیوی کے پاس رہا کرو یا مجھے اجازت دو میں شب باش رہا کروں۔ میں نے اسے رات کو بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔

چند دن کے بعد وہ جن ایک رات غیر حاضر رہا۔ میں نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ کل رات میں آسمان پر آسمانی باتیں سننے گیا تھا میں نے کہا یار ایک روز تو مجھے بھی لے چل ذرا میں بھی تو آسمان کی سیر کر کے آؤں۔ اسی رات کو اس جن نے آ کر کہا کہ چلو دوست تمہیں آسمان کی سیر کرا لاؤں۔ اور مجھ سے کہا ذرا منہ پھیر لو میں نے منہ پھیر لیا۔ وہ جن خنزیر کی

شکل بن گیا اس کے بدن پر دو بڑے بڑے پر بھی تھے وہ جن مجھے اپنے بدن پر بٹھا کر اڑنے لگا مجھ سے کہا کہ مجھے اچھی طرح پکڑ کے بیٹھ جا۔ کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جس وقت یہ شیطان آسمان کے قریب پہنچا آسمان سے ندا آئی۔ "لا حول ولا قوة الا با الله ما شاء الله کان وما لم یشالم یکن" اس آواز کے سنتے ہی وہ فوراً آسمان سے گر پڑا میں بھی آبادی سے ایک ویرانہ میں جا گرا۔ آسمان پر جو کلمات میں نے سنے تھے یاد کر لئے تھے۔ اگلے دن رات کو جب اس جن کے آنے کی باری تھی وہ کلمات پڑھنے شروع کئے وہ جن حسب معمول آیا اور یہ کلمات سنتے ہی لرزہ براندام ہو کر جل بھن کر راکھ ہو گیا۔

جن صحابی کی وفات

معاذ بن عبداللہ بن معمرؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص نے آ کر بیان کیا کہ میں نے جنگل میں دو بگولے آپس میں لڑتے دیکھے۔ لڑتے رہے اور کچھ دیر بعد جدا ہو گئے میں دونوں کے لڑنے کی جگہ گیا اس مقام پر یہ دو سانپ مرے ہوئے نظر آئے ایک سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو آ رہی تھی میں حیران ہو کر ان دونوں سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا۔ ان میں ایک سانپ بہت پتلا زرد رنگ کا تھا میں نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر میں چل دیا راستہ میں آواز آئی اے اللہ کے بندے تو نے بہت اچھا کام کیا یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے جو بنی شیبان اور بنی اقیس میں سے ہیں ان دونوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی۔ جس سانپ کو تم نے کفن دے کر دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور سرور عالم ﷺ کی زبان مبارک سے وحی الٰہی سنی تھی۔"

ایک ایسے جن کی وفات کا واقعہ جو حضور ﷺ کی بعثت سے ۴۰۰ برس پہلے حضور پر ایمان لایا تھا

حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ عبداللہ کے اصحاب میں سے ایک گروہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوا راستہ میں ایک سفید سانپ بل کھاتا ہوا نظر آیا۔ کچھ دیر بعد مر گیا ایک شخص نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستہ سے ہٹا کر زمین میں دفن کر دیا۔ قافلہ چلتا رہا ایک منزل پر مقیم ہوا یکایک مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئیں اور ان میں سے ایک عورت نے پوچھا تم لوگوں میں سے کسی نے عمرو کو دفن کیا ہے۔ میں نے کہا کون عمرو؟۔ بے اس عورت نے کہا وہ سانپ جو راستے میں تمہارے سامنے مر گیا تھا میں نے کہا میں نے دفن کیا تھا اس عورت نے کہا میں یہ بات بتانے آئی ہوں کہ وہ پرہیزگار اور خدا کا بڑا عبادت گزار تھا نمازی اور روزہ دار تھا خدا کی کتاب اور خدا کے نبی ﷺ پر ایمان رکھتا تھا اور تمہارے نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے نبی ﷺ کی صفت آسمان پر سنکر ایمان لایا تھا۔ یہ واقعہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اس عورت نے سچ کہا میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے وہ جن مجھ پر ایمان لایا تھا۔ (ابو نعیم)

ایک صحابی جن نے بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتایا

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حاجیوں کا ایک قافلہ اثنائے سفر میں راستہ بھول گیا جب راستہ نہ ملا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے تو وہ کفن پہن کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ قریب ہی ایک درخت پر جن رہتا تھا۔ اس نے آ کر بیان کیا کہ جنات کے گروہ نے حضور سرور عالم ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن سنا تھا وہ تو سب فوت ہو گئے ہیں میں باقی رہ گیا ہوں میں نے حضور ﷺ کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔ "مومن مومن کا بھائی ہے اس کا دیدبان اور رہبر ہے وہ اس کو خوار نہیں چھوڑتا۔" دیکھو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے جن کی رہبری سے اس قافلہ کی جان موت سے بچی۔

حضور سرور عالم ﷺ سے ابلیس کے پڑپوتے کی ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھے آدمی نے حضور سرور عالم ﷺ کے سامنے حاضر ہو کر سلام کیا حضور ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا "تیری آواز اور لہجہ تو جنات کا معلوم ہوتا ہے" اس نے جواب دیا میں "ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں"۔ حضور ﷺ نے فرمایا تیری کتنی عمر ہے؟ جواب دیا جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میری عمر ۳۔۴ سال تھی اس زمانہ میں لوگوں کی باتیں سمجھتا لوگوں کو خراب کرتا اور لوگوں کو قطع رحمی کی ترغیب دیتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو بوڑھا آدمی ایسے برے اعمال کی ترغیب میں دن رات مشغول رہتا ہو اس سے زیادہ برا کوئی شخص دنیا میں نہیں۔"

ہامہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے ملامت نہ کیجئے میں نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کر لی ہے۔ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں میں مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں رہتا تھا حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کیلئے بددعا کی تھی تو میں نے ان کو بہت ملامت کی جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی بری طرح رلایا۔ حضرت نوحؑ سے میں نے کہا تھا کہ ہابیل بن آدمؑ کے قاتلین کی جماعت کا ایک فرد میں بھی تھا میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں کیا میری توبہ خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ "اللہ غفور الرحیم ہے تو اٹھ وضو کر اور دو سجدے ادا کر" حضرت نوحؑ کی ہدایت پر میں نے عمل کیا ابھی سجدے سے میں نے سر نہیں اٹھایا تھا کہ حضرت نوحؑ نے مجھ سے فرمایا "سر سجدے سے اٹھا تیری توبہ قبول ہو گئی" میں ایک سال تک سجدے میں پڑا رہا۔ اور جو لوگ حضرت ہودؑ پر ایمان لائے تھے میں ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ہودؑ کی مسجد میں رہا۔ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم کے لئے یہ بددعا کی میں نے ان کو برا بھلا کہا جس پر حضرت ہودؑ بھی روئے اور مجھے بھی رلایا میں یعقوبؑ کی زیارت کو اکثر جایا کرتا تھا۔ یوسفؑ کے ساتھ مکان امین میں تھا۔ میں الیاسؑ کے ساتھ جنگلوں میں ملاقات کیا کرتا تھا اور اب بھی میں حضرت الیاسؑ سے ملتا ہوں میں نے حضرت

موسیٰؑ کو بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے مجھے توریت کی تعلیم دی اور مجھ سے کہا کہ جب تو حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان سے کہنا میں نے حضرت موسیٰؑ کا سلام حضرت عیسیٰؑ کو پہنچایا۔ حضرت عیسیٰؑ نے مجھ سے کہا تھا کہ تو محمد رسول ﷺ سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو پہنچا دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور ﷺ یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ عیسیٰؑ پر سلام پہنچتا رہے جب تک دنیا قائم رہے۔ اے ہامہ تم پر بھی سلام ہو۔ تو نے امانت ادا کی۔ ہامہ نے کہا یا رسول اللہ حضرت موسیٰؑ نے مجھے توریت کی تعلیم دی تھی آپ بھی مجھے تعلیم فرمائیں حضور ﷺ نے ہامہ کو سورت واقعہ، سورۃ مرسلات، سورت نبا، معوذتین اور سورت اخلاص تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا اے ہامہ جب تجھے کوئی حاجت ہو ہمارے پاس پیش کیجو اور ہم سے ملتے رہنا۔ (رواہ بیہقی)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھوں ایک صحابی جن کا کفن دفن

حضرت عمر بن عبدالعزیز مکہ تشریف لے جا رہے تھے۔ صحرا میں آپ نے ایک مردہ سانپ دیکھا۔ آپ نے فرمایا زمین کھودنے کا اوزار لاؤ۔ آپ نے گڑھا کھود کر اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا یکا یک آواز آئی "خدا کی رحمت ہو تجھ پر اے سرق میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو صحرا میں مرے گا اور میری امت کا ایک بہتر آدمی تجھ کو دفن کرے گا۔"

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا "تو کون شخص ہے خدا تجھ پر رحم کرے" اس نے جواب دیا۔ "میں جن ہوں اور یہ سانپ سرق ہے" سرق ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی اس کے اور میرے سوا اب کوئی نہیں رہا تھا۔ (بیہقی)

غزوہ بدر میں ابلیس مع اپنے لشکر شریک تھا فرشتوں کو دیکھ کر فرار ہو گیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں جب فرشتوں کی فوج مسلمانوں کی امداد کیلئے آئی: اس وقت شیطان لعین اپنی فوج سمیت میدان جنگ میں آیا ابلیس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا ابلیس سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں مشرکین کے پاس جا کر کہنے لگا۔ "لاغالب علیکم الیوم" (آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا) اس کے بعد جب لڑائی شروع ہوئی اور فرشتوں کی فوج میدان جنگ میں اتری تو وہ اپنے لشکر سمیت فرار ہو گیا۔ (بیہقی)

حدیبیہ سے واپسی پر ایک شیطان کی شرارت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک سال حدیبیہ میں جب حضور ﷺ نے صحابہ کو روانگی کا حکم دیا تو اسی رات کو جبل بوقبیس پر ایک شیطان نے آواز دی۔ "بیدار ہو جاؤ جو ساحر تمہارا ہے اس کے صحابی ہمارے ہمراہ ہیں تم اس کی طرف جاؤ بزرگ گروہ ہو جاؤ گے۔"

"پیچھے طواف کے اور پیچھے دوڑنے کے تمہارا ساحر مہلت میں ہے اور اس ارادہ میں ہے کہ اپنے صحابہ کو مکہ سے حرم میں گزار دے۔"

برے ہو جائیں تمہارے چہرے تم نامرد گروہ سے ہو تم صنم کو نصرت نہیں دیتے جس وقت مسلمان لوگ جنگ کرتے ہیں۔"

یہ اشعار سنکر مشرکین جمع ہو گئے اور انہوں نے باہم عہد کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں۔ یہ خبر حضور ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آواز دینے والا مستقع بتوں کا شیطان ہے اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو قتل کر دے گا۔

اسی دوران میں اسی پہاڑ سے لوگوں نے آواز سنی۔

"برے ہو جائیں ان مردوں کے چہرے جنہوں نے بتوں کی قسم کھائی اور ان کی کوشش بیکار ہو جائے کتنے قاصر الہمت لوگ ہیں۔"

"تحقیق میں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن سلفع کو مار ڈالا جو تمہارے بتوں کا دشمن تھا اس شخص کو ہلاک ہو جس نے ظلم کیا"

"تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ ایک گروہ میں تشریف لائے ہیں کہ اس گروہ کے آدمی احرام باندھے ہوئے ہیں اور خونریزی نہیں کرتے ہیں۔"

فتح مکہ کے دن ابلیس کی مایوسی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا ابلیس لعین دہاڑیں مار مار کر رویا ابلیس کے پاس اس کی ذریت جمع ہو گئی ابلیس نے ان لوگوں سے کہا آج کے دن کے بعد تم لوگ اس امر سے ناامید ہو جاؤ کہ تم محمد ﷺ کی امت کو شرک کی طرف پھیر سکو۔ (مسند)

فتح مکہ کے دن نائلہ نے اپنے بال نوچ لئے

ابن ابزی کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ایک حبشی بڑھیا کھچڑی بالوں والی اپنا چہرہ کھسوٹ رہی تھی۔ اور اپنے لئے بددعائیں کر رہی تھی حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ بڑھیا نائلہ ہے اور وہ اس بات سے مایوس ہو گئی ہے کہ اب اس شہر میں اس کی پوجا کوئی شخص نہ کرے گا۔ (بیہقی)

حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں عزیٰ کا قتل

ابو طفیل کہتے ہیں کہ حضور سرور ﷺ نے مکہ فتح کرنے کے بعد خالد بن ولیدؓ کو نخلہ کی طرف بھیجا۔ نخلہ میں عزیٰ کا بت تھا یہ بت تین میخوں پر قائم تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان میخوں کو کاٹ کر جس مکان میں یہ بت نصب تھا اسے منہدم کرا دیا۔ حضرت خالدؓ لوٹ آئے حضور ﷺ نے فرمایا دوبارہ جاؤ تم نے کچھ کام نہیں کیا۔ حضرت خالدؓ پھر لوٹ کر گئے۔ عزیٰ کے پوجا کرنے والے حضرت خالدؓ کو دیکھ کر ڈر کے مارے پہاڑوں میں بھاگ گئے اسی وقت ایک عورت برہنہ سر کے بال بکھیرے اپنے سر پر خاک ڈالتی نظر آئی حضرت خالدؓ نے اسکو تلوار سے قتل کر دیا۔ اس کام سے

فارغ ہو کر حضرت خالدؓ نے حضور سرور کائنات ﷺ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ عورت عزیٰ تھی۔

حضرت سعدؓ نے مناۃ کو بھی قتل کر دیا

فتح مکہ کے بعد حضور سرور دو عالم ﷺ نے زیدؓ بن اشہل کو مناۃ کی طرف بھیجا۔ مناۃ بت مقام مشعر میں تھا۔ حضرت زیدؓ بیس سواروں کو لے کر مشتعل پہنچے جس وقت حضرت سعد مناۃ کی طرف بڑھے ان کی طرف ایک برہنہ عورت سیاہ فام سر کے بال بکھیرے ہوئے نکل کر آئی مناۃ کے پجاریوں نے اس سے فریاد کی اے مناۃ ان لوگوں پر اپنا غضب ڈال دے حضرت زیدؓ نے ایک ہی وار میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ (طبقات ابن سعد)

(بحوالہ: جنات کی دنیا)

سحر اور جن کے اثرات کا بیان

سحر:

سحر کے معنی لغت میں امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب وغریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب نظر سے پوشیدہ ہوں۔ تفسیر کبیر میں امام رازی نے فرمایا ہے۔ ''فقط سحر اصطلاح شریعت میں ایسے امر کیلئے مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف خیال میں آنے لگے۔

سحر کی حقیقت

علمائے اہل سنت کی رائے ہے کہ سحر واقعی ایک حقیقت ہے اور مضر تر ساں اثرات رکھتا ہے حق تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح مضر اثرات رکھ دیئے ہیں جس طرح زہر یا دوسری نقصان رساں ادویات میں موجود ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ سحر بذات خود قدرت الٰہی سے بے نیاز ہو کر موثر ہے سحر کو موثر بالذات سمجھنا کفر خالص ہے۔ علامہ عماد الدین ابن کثیر نے لکھا ہے۔ ''وزیر یحییٰ المظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ نے اپنی کتاب الاشراف فی مذاب الاشراف میں ایک باب سحر کے متعلق بھی رکھا ہے اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ سحر کی بھی حقائق کی طرف ایک حقیقت ہے۔

سحر کے احکام

فقہائے اسلام نے سحر کے متعلق تصریح کی ہے کہ جن اعمال میں شیاطین ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے استعانت کی جائے اور ان کو حاجت روا قرار دے کر منتروں کے ذریعہ ان کی تسخیر سے کام لیا جائے تو وہ شرک کے مترادف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جن اعمال میں ان کے

علاوہ دوسرے طریقے استعمال کئے جائیں اور ان سے دوسروں کو نقصان پہنچایا جائے ان کا مرتکب حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ مہلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے (بخاری)

علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے۔ ''علامہ نووی کہتے ہیں کہ عمل سحر حرام ہے اور وہ بالا جماع کبائر میں سے ہے اور حضور ﷺ نے اس کو سات مہلک چیزوں میں سے شمار کیا ہے اور سحر کی بعض صورتیں کفر ہیں اور بعض کفر تو نہیں ہیں مگر سخت معصیت ہیں پس اگر سحر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا متقضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں بہر حال سحر کا سیکھنا اور سکھانا قطعاً حرام ہے۔ (فتح الباری)

معجزہ اور سحر میں فرق

معجزہ اور سحر میں یہ فرق ہے کہ معجزہ براہ راست قضا کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق کی صداقت کیلئے عالم وجود میں آیا ہے اور وہ کسی اصول وقوانین پر مبنی نہیں ہوتا کہ ایک فن کی طرح سکھایا جا سکے اور نبی ہر وقت اس کے دکھانے پر قادر ہو۔ تاوقتیکہ مخالفین صداقت کے سامنے بطور چیلنج اس کو دکھانے کی ضرورت پیش نہ آئے ایسی صورت میں جب نبی خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا کی جانب سے اس کو دکھانے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ سحر اور جادو ایک فن ہے جس کو اس کے مقررہ اصول وقوانین کی پابندی کے ساتھ ہر فن داں ساحر ہر وقت کام میں لا سکتا ہے اس کے اسباب اگرچہ عام نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں۔

حقیقت سحر

اللہ تعالیٰ کا توسل چھوڑ کر خفیہ اسباب کے ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے مروجہ طریقوں میں خفیہ اسباب جن کے ذریعہ امور خرق عادت ظہور میں آتے ہیں یا تو روحانیات مطلقہ ہیں جیسے روحانیات کواکب، افلاک اور عناصر کی یا روحانیات جزئیہ ہیں۔ مثلاً

روحانیات امراض یا جنات وشیاطین یا ارواح جو جسم سے علیحدہ ہو چکی ہیں اور ان کو مسخر کرنے کے بعد مختلف کیفیتوں کے اجتماع یا صورت نوعیہ کے خواص کی بنا پر عمل میں آتی ہیں۔

روحانیات سے مناسبت تعلق پیدا کرنے کے طریقے مختلف ہیں کبھی ان کا نام لے کر مقررہ طریقہ سے التجا کی جاتی ہے کہ یہ کام اس طرح ہو جائے یا مخصوص صورتیں بنا کر مخصوص کلام پڑھا جاتا ہے۔ بہرحال طریقے اور ترکیبوں کے اعتبار سے سحر کی بہت سے اقسام ہیں لیکن عام طور پر دنیا میں سحر کے دو طریقے رائج ہیں۔ ایک طریقہ کلدانیوں کا ہے اور دوسرا بابل کا۔ ثانی الذکر کا آغاز ہاروت ماروت سے ہوا ہے۔

کلدانی سحر کے بڑے پکے ماہر تھے

معتبر تاریخوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نمرود کے زمانہ میں حکمائے بابل نے چھ طلسم ایسے عجیب وغریب تیار کئے تھے کہ عقل و وہم کی رسائی ان تک دشوار تھی۔

۱۔ کلدانیوں نے تانبہ کی ایک بط بنائی تھی اس بط کی یہ خاصیت تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو یہ بط خود بخود بولنے لگتی تھی۔ لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس آیا ہے وہ اس کو تلاش کر کے فوراً گرفتار کر لیتے تھے۔

۲۔ ایک نقارہ اس قسم کا تھا کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جاتی وہ نقارہ پر چوٹ مارتا تو اس سے آواز آتی تھی کہ تمہاری گم شدہ چیز فلاں شخص کے پاس یا فلاں جگہ پر ہے۔

۳۔ ایک آئینہ اس قسم کا بنایا تھا جو غائب کا حال بتاتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اور کس حال میں ہے۔

۴۔ ایک اس قسم کا حوض بنایا تھا جس کے کنارے جشن کے موقع پر لوگ جمع ہو کر مختلف قسم کے شربت اس حوض میں ڈال دیتے تھے۔ اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی تھی وہ ہی شربت اس شخص کو مل جاتا تھا۔

۵۔ کلدانیوں نے ایک ایسا تالاب بنایا تھا جس سے مختلف مسائل حل کیے جاتے تھے اگر کسی چیز

کے متعلق دو شخص دعوی دار ہوتے تو وہ دونوں اس تالاب میں اترتے تھے جو حق پر ہوتا تھا تالاب کا پانی اس کی ناف تک آتا اور مخالف اس پانی میں غرق ہو کر مر جاتا تھا۔

۶۔ نمرود کے محل کے دروازے پر کلدانیوں نے ایک ایسا درخت لگایا تھا۔ جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا بڑھتا تھا۔

یہ سب طلسمات نمرود کے دار السلطنت بابل میں موجود تھے اس فن کے علماء کا بیان ہے کہ سحر کی یہ قسم بہت ہی مشکل ہے اس کے حاصل کرنے میں سخت سے سخت محنت ومشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ اس علم کا عامل اپنے علمی کمالات سے وہ وہ امور خارق عادات لوگوں کو دکھاتا ہے کہ جن کو عقل و وہم بھی سمجھنے سے قاصر ہے۔ اس جادو میں تمام ارواح عالم کی تسخیر ہوتی ہے جس مریض کو طبیب سال بھر میں صحت یاب نہیں کر سکتے اس جادو کا جاننے والا منٹوں میں تندرست کر سکتا ہے وغیرہ ذالک اس قسم کا سحر بلاشبہ کفر ہے اسلئے کہ اس سحر کی پندرہ شرطیں ہیں جن میں سے چند ایک شرط یہ ہے۔ ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین، ارواح کے متعلق ذرا بھی بدعقیدگی پیدا ہو گئی سارا کام بنا بنایا بگڑ گیا۔ روحانیات کواکب کی تسخیر میں سب سے پہلا عمل تسخیر قمر کا ہے۔ قمر کی دعوت میں یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔

"ایھا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ'' عطارد کی دعوت میں یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔

"کل حاصل لی من الخیر فھو عنک وکل ماںدفع من الشر منی فھو منک''

اسی طرح یہ الفاظ بھی کہے جاتے ہیں۔ ''ایھا السبد الفاضل الناطق العالم نجغیات الامور المطلع علی السریر۔ (علی ھذالقیاس)

کواکب کی دعوت میں یہ الفاظ واقوال صاف طور پر اسلام اور توحید کے منافی ہیں۔

کلدانی اور یونانی سحر میں فرق

یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ اہل بابل ہاروت ماروت کی تعلیم کے مطابق تسخیر روحانیات علویہ وتسفلیہ وجسمانیات وغیرہ وغیرہ کے ماہر تھے مگر یونانیوں نے تسخیر روحانیات علویہ پر اکتفا کی۔ ان کا خیال تھا کہ روحانیات علویہ کی تسخیر کے بعد روحانیات سفلیہ کی تسخیر کی ضرورت نہیں۔

ہندوستان میں کونسا سحر رائج ہے

تاریخ کی کتابیں بتلاتی ہیں کہ قدیم ہندوستان میں سحر بابل کا رائج تھا۔ متقدمین ہندوستانی روحانیات کی تسخیر پر زور دیا کرتے تھے۔

سحر کی دوسری قسم

سحر کی دوسری قسم جن وشیاطین کی تسخیر ہے۔ سحر کی یہ قسم پہلی قسم سے کہیں زیادہ سہل الحصول ہے۔ ہندوستان میں سحر کی یہ قسم کثرت سے رائج ہے اس قسم میں بھوانی۔ ہنومان وغیرہ کی دہائیاں دے کر اور ان کیا استھانوں پر خوشبو اور بھینٹ وغیرہ چڑھا کر کام لیا جاتا ہے۔

سحر کی تیسری قسم

تسخیر ارواح ہے۔ کسی قوی دل قوی جثہ مردہ کو تلاش کر کے اس کی روح کو ایسے ایسے الفاظ پڑھ کر جن میں بڑے بڑے شیاطین کا ذکر ہوتا ہے۔ اپنی طرف متوجہ کر کے آخر کار اپنے تابع اور مسخر کر لیتے ہیں اور اسی روح سے مثل نوکر چاکر کام لیتے ہیں سحر کی اس قسم میں عام طور پر ارواح خبیثہ ہی کام آتی ہیں چونکہ اس عمل میں خباثت کے ساتھ اختلاط ہوتا ہے اس لئے شرعاً سحر کی یہ قسم بھی ممنوع ہے۔

سحر کی چوتھی قسم

تسخیر کی ایک قسم یہ ہے کہ معمول کی قوت واہمہ بعض ارواح یا جنات کے ذریعہ سے خراب کر دی جاتی ہے۔ معمول کو یا تو سامنے کی چیز نظر نہیں آتی اور اگر نظر آتی ہے تو ہولناک صورت میں فرعون کے جادوگروں نے حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں اسی قسم کے سحر سے بنائے ہوئے سانپ چھوڑے تھے اس قسم کا سحر اگرچہ کفر نہیں۔ لیکن چونکہ اس کو انبیاءؑ کے معجزات کے مقابلہ میں لایا جاتا ہے جرم اور گناہ کبیرہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم میں بھی ارواح سے استعداد کی جاتی ہے اور ارواح خبیثہ یا جنات کے ناموں کی دہائی دیجاتی ہے۔ اور ان کی حد سے زیادہ تعظیم کی جاتی ہے اس لئے سحر کی یہ قسم بھی حرام ہے۔

سحر کی پانچویں قسم

سحر کی ایک قسم نیرنگ ہے اس قسم میں خواص اشیاء سے عجیب عجیب نظارے لوگوں کو مشاہدے کرائے جاتے ہیں۔ سحر کے متذکرہ بالا اقسام مثال یا نمونہ کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں تفصیلات کیلئے ایک دفتر درکار ہے۔ سحر کی پوری تفصیل چونکہ موضوع بحث سے خارج ہے۔ اسلئے سحر کی حقیقت پر روشنی ڈالنے کیلئے متذکرہ سطور ہی کافی ہیں۔ اب آپ سحر سے پیدا شدہ مضرات پر بھی نظر ڈالئے۔

سحر کے اثرات

علامہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک غیر آباد مقام پر کچھ دن خدمت کرنے کے بعد بادشاہ جنات دہموش سے میری ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات میں کئی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ بادشاہ ہموش سے میں نے علامات سحر کے متعلق دریافت کیا تو نہوں نے مجھ سے خدا اور سلیمانؑ کی قسم لی۔ کہ ان باتوں کی میں کبھی دروغ بیانی سے کام نہ لوں گا مجھ سے کہا کہ سحر کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو حجرہ مسقف

میں بند کر کے اس کے آگے درواہ بند کر دیا جائے۔ ایسی حالت میں جب تک کہ اس حجرہ کا [illegible]
کھول دیا جائے باہر نکلنا ممکن نہیں اور جب کسی انسان کے ہاتھ پاؤں میں کانٹا چبھ جاتا ہے تو اس
کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ یہ تکلیف اسی وقت تک رفع نہیں ہو سکتی۔ جب تک کانٹے کو نکال نہ دیا
جائے۔

بادشاہ دہموش نے بتایا کہ سحر زدہ مریض حسب ذیل علامات سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ سحر کی ایک قسم یہ ہے کہ میاں بیوی محبت پیار سے رہتے ہوں یکا یک مرد اپنی بیوی سے برگشتہ
ہو جائے اس مقصد کیلئے سحر کا عمل مرد کیلئے کیا جاتا ہے۔

☆ عورت اپنے شوہر کو بغض کی نظر سے دیکھنے لگتی ہے۔ سحر سے پہلے اپنے شوہر کی عاشق زار ہوتی
ہے اس صورت میں سحر کا عمل عورت کیلئے کیا جاتا ہے۔

یا عورت اپنے شوہر کو سور کتے سے زیادہ حقیر اور مبغوض سمجھنے لگتی ہے اور اس کی نظر جس وقت بھی
شوہر پر پڑتی ہے۔ وہ اس کو خنزیر یا کتا نظر آتا ہے۔

۳۔ عورت کو بیاہ شادی سے سحر کے ذریعہ روک دیا جاتا ہے لوگ اس کے پاس نکاح کا پیغام لے کر
آتے ہیں مگر انکار سن کر مایوسی کے عالم میں واپس ہو جاتے ہیں۔

☆ کنواری لڑکیوں کا پیغام آنا ہی بند ہو جاتا ہے کہیں سے رشتہ ہی نہیں آتا۔

☆ مرد اپنے گھر والوں بیوی بچوں سے بغض کرنے لگتا ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر بکریوں کیلئے کیا جاتا ہے بکریوں کے بچے مرنے لگتے ہیں دہموش نے کہا کہ سحر کا
عمل راستہ میں ڈالا جاتا ہے تو جس بکری کی اکھن میں وہ عمل آجاتا ہے اس کے بچے مر جاتے
ہیں۔

☆ ایک قسم کا سحر چوپایوں کیلئے مخصوص ہے اس عمل سے چوپاؤں کے جوڑوں میں ایک خاص قسم کی
تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر بکری یا دودھ والے جانوروں کیلئے کیا جاتا ہے یہ عمل براہ راست ان جانوروں

کے رحم پر اثر انداز ہوتا ہے بچہ ادھ پکرا ساقط ہو جاتا ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر گائے کیلئے کیا جاتا ہے کہ وہ کسی شخص کو اپنے تھنوں کو ہاتھ لگانے نہیں دیتی دہموش کا
بیان ہے کہ یہ عمل گدھے گھوڑی اور خچر پر نہیں چلتا۔

☆ ایک عمل انسان کی اولاد کو مارنے کیلئے کیا جاتا ہے سحر کرنے کے بعد اولاد مر جاتی ہے۔

☆ سحر کی ایک قسم انسان کے شیر خوار اور چھوٹے بچوں کیلئے ہے اس عمل کے موکل و (شیاطین)
بچے کو بحیرہ قلزم کا پانی پلا دیتے ہیں وہ پیتے ہی بیمار ہو جاتے ہیں یا مر جاتے ہیں۔

☆ طالع سنبلہ میں منگل یا جمعہ کے دن عورت کا پتلا بنا کر راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ پتلا جس
عورت کے اکھن میں آجاتا ہے اس کے پیٹ سے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں لڑکا پیدا نہیں ہوتا۔
بادشاہ دہموش نے بتایا کہ اس عمل کے موکل مغرب اقصیٰ کی ایک بوٹی جو دریا کے کنارے پیدا ہوتی
ہے۔ عورت کو کھلا دیتے ہیں۔ اس بوٹی کی یہ تاثیر ہے کہ نر اولاد کی پیدائش جلد ہو جاتی ہے۔

☆ مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے باندھ دیا جاتا ہے وہ اپنی بیوی سے ہم بستری پر قدرت سے محروم
ہو جاتا ہے۔

☆ نئی دلہن کیلئے بھی سحر کیا جاتا ہے دلہن اپنے شوہر کو بری اور غصہ کی نظر سے دیکھنے لگتی ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر ایسا ہے کہ عورت کے پیٹ اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر عورتوں کیلئے مخصوص ہے کہ وہ اپنے شوہر کی ہم بستری کرنا برا سمجھنے لگتی ہیں۔

☆ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں یکا یک تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر ایسا ہے کہ عورت کی صورت شکل تبدیل ہو جاتی ہے۔

☆ عورت کے اولاد کی پیدائش بند ہو جاتی ہے ماہواری آتے رہتے ہیں مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

☆ ایک قسم کا سحر ایسا ہے جس کے ذریعہ انسان کا مال مویشی وغیرہ تلف ہو جاتے ہیں۔

☆ میاں بیوی میں تفریق پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ گھر والوں میں محبت وخلوص نہیں رہتا ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

☆ مرد یا عورت کسی ایسی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی علاج سے صحت یاب نہیں ہوتے۔

☆ ایک قسم کا سحر ایسا ہے جس سے میاں بیوی لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں۔

☆ مرد اپنے عہدہ اور مرتبہ سے تنزل پر آ جاتا ہے۔

☆ مرد کے پاس کوئی مال و دولت نہیں رہتا۔ خالی ہاتھ ہو جاتا ہے۔

☆ ایک قسم کا سحر عورتوں کیلئے ایسا ہے کہ وہ کسی ایک شوہر کے ہاں جم کر نہیں رہتیں۔ طلاق لیتی رہتی ہے اور لوگوں سے نکاح کرتی رہتی ہے۔

☆ مرد کو گھر سے جلاوطن کر دیا جاتا ہے۔

☆ جو عورت صاحب حسن و جمال ہوتی ہے سحر کے ذریعہ اس کا حسن و جمال مسخ ہو جاتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتی ہے۔

سحر دو قسم کا ہوتا ہے

ملک دہموش نے مجھے یہ بھی بتایا کہ سحر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم تو کتابت خواتم۔ طلسمات عزائم سے متعلق ہے۔ دوسری قسم سحر کی وہ ہے کہ اس فن کو جاننے والی عورتیں کسی دھاگے وغیرہ پر گرہیں لگا کر سحر کا کلام پڑھتی ہیں ان دونوں صورتوں میں طلسمات یا کلام کے موکل اپنی مقررہ خدمت انجام دیتے ہیں۔

علامہ موصوف نے بادشاہ دہموش کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ان تمام اقسام سحر کا علاج بھی تحریر کیا ہے لیکن وہ چونکہ ہمارے موضوع سے خارج ہے اسلئے اس کا تفصیلی بیان ہم آئندہ "بیاض الاولیا" کتاب میں پیش کریں گے۔ مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

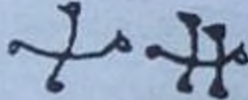
کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات

سحر کا علاج

☆ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو نفرت کرتا ہے تو نقش متذکرہ ذیل لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالدے۔ "فلما رائنہ، اکبرنہ الی قولہ کریم۔ اور فلما اھواقال موسی ما جنتم بہ السحر الی قولہ تعالی امجرمون" لکھیں۔ لیکن یہ عمل طالع حمل میں ہونا چاہیے۔ کتابت پوری ہو جانے کے بعد اس نقش کو اگربتی سے دھونی دے کر اس عورت کے گلے میں ڈال دیں حکم الٰہی سے شوہر اس سے محبت کرنے لگے گا۔

☆ اگر بیوی کی نظر میں شوہر کتا یا سور نظر آتا ہو وہ اس کو نہایت نفرت وحقارت سے دیکھتی ہو تو سات دانے کھجور پر یا انجیر پر اسماء قمر لکھ کر بیوی کو کھلا دیں۔ اور اس کے گلے میں سورت یوسف زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر ڈال دیں۔

☆ اگر عورت شادی کی خواہشمند ہو تو ایک کاغذ پر سورت الم نشرح ۷ مرتبہ لکھ کر۔ "ذینا ھا للناظرین۔" ۷ مرتبہ لکھیں اور اس کے بعد آیۃ "بطلان سحر قال موسیٰ جا جنتم بدالسحر مبطلون" تک لکھ کر یہ عزیمت اس کے نیچے لکھیں



اور اس عورت کے سر پر " اومن کا ن میتا ناصییناہ" ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

☆ اور جس کنواری لڑکی کا کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو اس کیلئے پوری سورت رحمٰن جمعہ یا پیر کے دن ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کے نیچے اس لڑکی کا نام مع والدہ کے نام کے لکھنا چاہیے اور یہ عبارت لکھ دینی چاہیے۔

"یا جماعۃ الرجال سلبت عوو لکم کتسلیالتمرھمن شجر تھا والجبتہ من اکامھا والزھر من ھیا کلہ وتمنیہ والصبت علیم محبتہ وعطفا وحمنا نا

وتخیلا وعشاء تخیلا لا طاقته لکم بالجلوس ولا للقوود حتی یتزوجها احد منکم واهلت تعطیلاها روان تزویجها یا هلنا نبحر کو الاازواج الروهاء الساکث فی قلوب الاجنبین فینتظر ذلیخا لیوسف"

یہ عبارت ۷ مرتبہ لکھی جائے اور اس کے بعد آیۃ بطلان سحر" قال موسیٰ ما جئتم به السحر" آخر تک لکھ کر ساعت عطارد میں لکھ کر غسل کے پانی میں ڈال دیں اور اس پانی سے عورت کو غسل کرائیں انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر شادی ہو جائے گی۔

☆ اور اگر کوئی مرد اپنے گھر والوں سے نفرت کرتا ہو تو " عسی اللہ من بمن بینکم رحیم " تک اور آیتہ بطلان سحر (جو اوپر مذکور ہوئی) ۷ مرتبہ کسی برتن میں لکھیں اور اسے بارش کے پانی سے دھو ڈالیں اور وہ پانی مرد کو پلائیں۔

☆ اور جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو سورت واقعہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں کہ وہ رحم پر پڑا رہے اور اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام اور آیت بطلان سحر کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو آفتاب طلوع ہونے کے وقت ۷ دن تک پلائیں اور اس کے سر پر آیت بطلان سحر ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

☆ اور جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں سورہ نجم کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی سے بدھ کے دن عورت کو غسل کرائیں اور اس کے سر پر سورت انبیاء (پوری) اور آیت بطلان سحر اور اسماء قمر ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

☆ اگر دلہن دولہا سے نفرت کرتی ہو تو ایک کاغذ پر سورہ یوسف لکھیں اور آیت " فلما راینہ اکبر"..... کو ۷ مرتبہ لکھیں اور اس کتابت کو اس کے سر پر ماریں اس کے بعد کسی چیز پر "من کل شئی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون" تک لکھ کر کھلائیں۔

☆ جو عورت ہمبستری سے نفرت کرتی ہو "امراۃ نوح وامراۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا الصالحین" ۷۰ مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی کو شہد سے میٹھا کر کے ۷ روز تک پلائیں۔

جن کے اثرات

جنات چونکہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں اسلئے نہ اس مخلوق کی صحیح تعداد کا علم ہو سکتا ہے اور نہ اس قوم کے تفصیلی حالات ہی معلوم ہو سکتے ہیں احادیث رسول ﷺ کے مطالعہ سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں جنات کی ایک کثیر تعداد اسلام قبول کر کے مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہو گئی تھی پھر بھی انسانوں کی طرح بیاہ شادی اور توالد و تناسل سے اس قوم کی تعداد دنیا کے کل انسانوں سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہ ہو گی۔

جس طرح انسانوں میں کوئی مذہب کا پیروکار ہے اور کوئی کسی کا اسی طرح جنات کے مذاہب بھی انسانوں کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی صحیح راستہ پر ہے کوئی غلط راستہ پر۔ کوئی نیک بخت ہے کوئی بدبخت کوئی نیک ہے تو کوئی بدمعاش۔

دنیا میں نیک انسان جس طرح اپنی یا جنس کے افراد کو ستانا سخت گناہ تصور کرتے ہیں اسی طرح نیک جنات بھی انسانوں کو آزار نہیں پہنچاتے۔ ایذا رسانی شریر نفوس کا خاصہ ہے خواہ وہ انسان ہوں یا جنات انسان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کیلئے حکومت کی طرف سے بھی انتظامات ہوتے ہیں اور ہر شخص قانون حفاظت خود اختیاری کے تحت اپنی حفاظت کا کچھ نہ کچھ انتظام رکھتا ہے لیکن جنات چونکہ ہماری آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور نہ ان کو ایذا پہنچاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے اسلئے جنات کے شر سے حفاظت ایک ٹیڑھا مسئلہ ہے۔

شریر جنات کی تعداد

ساتوں اقلیم کے بادشاہ جنات اور مسلمان جنات سے ملاقات کے نتیجہ میں علامہ مغربی تلمسانی کو شریر جنات کی ایذا رسانی کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی تھیں اس سلسلہ میں انہوں نے اسماعیل وزیر شاہ جنات کا قول نقل کیا ہے "اسماعیل کہتے ہیں کہ جو جنات عورتوں اور مردوں کو ستایا کرتے ہیں۔ وہ بہت سی قسم کے ہیں۔ مجھے ان میں سے بہت سوں کا حال معلوم ہے ایسے جنات

کی قومیں ہیں اور ہر قوم میں ۷۰ ہزار قبیلے ہیں اور ہر قبیلے میں ۷۰ ہزار افراد ہیں۔ اگر آسمان سے سوئی پھینکی جائے تو وہ زمین پر نہ گرے گی ان کے سروں پر رک جائے گی۔

جنات کے ایک بہت بڑے ذمہ دار افسر کے یہ الفاظ یقیناً اس بات کو ظاہر کر رہے ہیں کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح نیک لوگوں سے زیادہ بدکار جنات کی تعداد زیادہ ہے جب ایذا رساں جنوں کی کثرت تعداد کا یہ عالم ہے تو نیک جنات بھی یقیناً بڑی تعداد میں ہوں گے۔ اس لئے صحیح تعداد معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ انسان کے پاس نہیں ہے جس کے ذریعہ وہ انسانوں کی طرح جنات کی نفس شماری کر سکے۔

جنات کے رہنے سہنے کی جگہ اور ان کی قسمیں:

عفریت چشموں اور گڑھوں میں رہتے ہیں اور شیاطین شہروں اور مقبروں دونوں جگہ آباد ہیں اور طواغیت ایسی جگہ جہاں خون پڑا ہو بود و باش رکھتے ہیں اور بعض ہوا میں رہتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے شیطان آگ کے قریب بود و باش رکھتے ہیں اور بعض توقیف عفاریت یعنی وہ جنات جو عورتوں کی شکل میں متشکل ہوتے ہیں بڑے بڑے درختوں کے پاس مقام رکھتے ہیں اور باغات کے پاس مقام رکھتے ہیں۔ اور باغات میں بھی اور بعض سیاسب پہاڑوں اور ویران مقام پر بود و باش رکھتے ہیں۔ جنات کی تمام قسموں میں اکثر افراد انسان مرد اور عورت کو ستایا کرتے ہیں۔ بعض شیطان عفریت کی تو یہ حالت ہے کہ وہ انسان عورتوں پر شیدا اور فریفتہ ہیں۔

(بحوالہ: جنات کے پراسرار حالات اشبیر حسن چشتی نظامی)

اس کتاب کی تالیف و تسوید میں مندرجہ ذیل کتب سے امداد لی گئی ہے۔

☆ عجائب القصص (علامہ عبدالواحد بن محمد المفتی الحسینی)

☆ الیواقیت والجواہر (شیخ عبدالوہاب الشعرانی)

☆ تہذیب الایمان (علامہ ابن قیم)

☆ البصائر (مولانا عبدالحی سورتی)

☆ مطالب رشیدی (حضرت مولانا تراب علی شاہ قلندری کاکورویؒ)

☆ تفسیر خازن

☆ تفسیر کبیر (امام رازی)

☆ تفسیر مظہر العجائب

☆ تفسیر فتح العزیز (حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ)

☆ الخصائص الکبریٰ (علامہ سیوطی)

☆ دلائل النبوت (علامہ ابونعیم)

☆ سیرت حلبیہ

☆ اسرار شریعت

☆ بدائع الزہور (شیخ محمد احمد بن ایاس الحنفی)

☆ الانس الجلیل (قاضی مجیر الدین حنبلی)

الترغیب والترہیب (نواب صدیق حسن خان مرحوم)

☆ روض الریاحین (علامہ یافعیؒ)

☆ حیوٰۃ الحیوان (علامہ دمیری)

☆ قرۃ العیوان شرح سرور المحزون

☆ الاستعاذۃ باللہ من الشیطان الرجیم

☆ الجواہر الفرید فی اسرار التوحید (علامہ فعی)

☆ شموس الانوار وکنوز الاسرار (علامہ تلمانی مغربی)

باکمال اور بااخلاص اللہ والوں کے روحانی نچوڑ

قارئین!

جب خاص اشاعت کی بات چلی تو ایک نیک دل حافظ صاحب کے پاس یہ انمول اور نایاب ذخیرہ جو غالباً ۱۹۱۸ء کے بعد شائع ہوا اور پھر حالات زمانے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا یہ پرانی کتابیں ہاتھ لگیں پڑھیں، بہت کارآمد اور مخلوق خدا کا نفع معلوم ہوا داعیہ پیدا ہوا کہ افادہ عام دعوام کر دیا جائے حالانکہ کتاب نہایت بوسیدہ جگہ جگہ سے الفاظ مٹے ہوئے اور اوراق پھٹے ہوئے لیکن اپنے طور محنت کر کے الفاظ مٹے ہوئے اور اوراق جوڑ کر آپ کے سامنے پیش کیے ہیں۔

چند خاص باتیں قارئین! سمجھ لیں۔ اور ذمہ داری سے پڑھیں۔

☆ کتاب میں ایسے اعمال جو غلط استعمال ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اپنے خاص روحانی اور قرآنی عمل کے ذریعے ان اعمال پر خاص عمل کر دیا ہے جو شخص بھی انہیں غلط اور ناجائز استعمال میں لانے کی صرف کوشش بھی کرے گا تو الٹا نقصان ہوگا اس نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔

☆ اگر اس کتاب میں کوئی غیر شرعی عمل جس میں شرک کی بو آتی ہو تو ہمیں فوراً مطلع کریں ہم اپنے طور پر کوشش کر کے۔ بہتر سے بہتر بنا کر آپ کے پاس بھیج رہے ہیں لیکن آپ اپنی رائے سے ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح ہو سکے ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔

☆ ہمارا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ ایک محنت اور پر مخلص محنت عرصہ پہلے شائع ہوئی لیکن گردش ایام نے اپنی اوٹ میں لے لیا اس کو از سر نو عوام کے استفادے کیلئے عام کیا جائے۔ نیت میں خلوص ہے اور لوگوں کا نفع ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔ آمین۔

کالی دنیا، کالے بول، کالے لفظ

قارئین!

کالے جادو کا عکس آپ کے سامنے ہے آپ کا کیا خیال ہے اس کے پڑھنے اور کرنے سے کچھ ایمان کا ذرہ باقی رہے گا؟۔

یہ تمام منتر نامکمل تحریر کیے گئے ہیں اور ان کی ترتیب غلط کر دی ہے تا کہ کوئی ان شیطانی اعمال کی طرف مائل ہو کر اپنا ایمان برباد نہ کر بیٹھے۔

کیا مسلمان کے لئے قرآن اور حدیث کافی نہیں؟؟

فیصلہ آپ خود کریں!

دیوی کا منتر

منتر۔ادم ہر رنگ ہر نیک بھونگ شمشانے دوئنی شمشاد نے سواہا۔

سادھن ودھی

شمشانوں میں ننگے بیٹھ کر اس منتر کا جپ پچاس ہزار دفعہ کیا جاوے تو شمشانک دیوی خوش ہوکر ایک لباس پہننے کو عطا کرے گی۔ پھر اس لباس کو پہن لیا جاوے۔ پھر منتر: ادم کلہنک بھگوتی بھیذ ۵۰ ہزار جپ کیا جائے مگر تین عدد برتن شراب سے پر کر کے اس کو اپنے پاس رکھ چھوڑے۔اور ان کے ساتھ کھانا شروع کرے۔ جب منتر سدھ ہو جاوے گا تو دیوی درشن دے گی۔اور جو پھل یا مراد مانگو گے۔ پوری کردیگی۔ مگر عامل کو چاہیے کہ ایسے منتر کا جپ ہرگز نہ کرے۔ کیونکہ اس منتر میں شراب کا استعمال لازمی رکھا گیا ہے۔اس واسطے اس کو نہ کرنا بہتر ہے۔

دلی مراد حاصل کرنا

منتر:۔ادم جگتر یہہ جاتری کے پدم ندھے سواہا۔

سادھن ودھی:

اس منتر کا جپ پہلے پچیس ہزار کرنا چاہیے جب اس منتر کا جپ ہو چکے تو پھر ڈھائی ہزار منتر سے مختلف پانچ میوؤں کا ہون کرے۔ جب منتر سدھ ہو جاوے گا تو عامل اپنی مراد کو پوری پاوے گا۔ جس میں اس کی زندگی بڑے آرام سے بسر ہوگی۔

منتر سدھی کے بیان میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہونا

منتر: ادم کنگوٹی کرو پر کے سواہا۔

سادھن ودھی:

کرشن ماش کی پکھ سے لیکر ایک ماہ تک ہر روز اس منتر کا جپ تین ہزار تک کیا جاوے اور ۲۴ ہزار منتر سے گھی کا ہون کرے اور جب یہ ہون آخری دن رہ جاوے تب کیا جاوے اور ہون میں جو لکڑی جلائی جاوے وہ نیم کی ہونی چاہیے۔اور پھر اس طرح عمل کرنے کے بعد جو راکھ ہون سے تیار ہو اس کو ماتھے پر لگالیوے۔ جس سے یہ ہوگا کو اس کو کوئی نہ دیکھے گا۔اور وہ سب کو دیکھے گا۔اور جب ماتھے پر سے اس راکھ کے تلک کو اتار دے گا۔ پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

دیوی سدھ کرنا

منتر: ادم نموا کچھ سر سندری سواہا

سادھن ودھن

صبح سویرے اپنے بستر سے اٹھ کر اور ضروری حاجات سے فارغ ہو کر ماہ ساون کی چھٹ کو عمل شروع کرنے اور اشنان وغیرہ کر کے صاف لباس پہن کر اس منتر کا جپ ایک روز میں سات ہزار بار کرے۔ جب جپ پورا ہونے کے قریب ہو تو اس وقت چھ ہزار منتر زمین پر سووے۔ جھوٹ بولنے سے پرہیز کرے۔ دودھ چاول کے سوا اور کچھ نہ کھاوے۔ ایسا کرنے سے منتر سدھ ہونے پر دیوی درشن دیوے گی۔ جس سے آرام ہوگا اور ہر ایک قسم کی تکلیف سے نجات حاصل ہوگی۔اور بہت سی دولت بھی نصیب ہوگی۔

نوٹ: ترپن کرنے کی یہ سدھی ہے کہ ہاتھ میں کشا یعنی ڈب کا تنکا لے کر اور پانی لیکر مندرجہ بالا منتر کا جاپ کرے اور منتر کے آخر ہون کی سدھی بھی اس طرح سے ہے۔اور آگ جلا کر اور ایک منتر پڑھ کر اور سواہا کے لفظ پر ایک ایک آہوتی آگ میں ڈال دے جس سے یہ منتر سدھ ہو جاوے گا۔اور مندرجہ بالا پھل پراپت ہو جاوے گی۔

دیوی سدھ کرنے کا دوسرا منتر

منتر: اوم ہرنیک کلینگ شرینگ نمہ

سادھن ودھی:

یہ پانچ حرف کا منتر لکھا جاتا ہے۔ اگر اس منتر کا ہر روز بیس ہزار مرتبہ تیس دن تک جپ کیا جاوے اور آخر دن میں دودھ کی کھیر پکا کر دو ہزار منتر کا جاپ کر کے ہون کر کے اور ہزار منتر سے تر پن کر کے زمین پر سووے تو سوائے کھیر کے اور کوئی بھر جن نہ کھاوے تو منتر کے سدھ ہونے پر دیوی درشن دیوے گی اور تمام قسم کا زر و مال دیگی۔ اور تمام لوگ اس کی عزت کریں گے۔

دیوی کی سدھی کا منتر

ا۔ منتر:۔ اوم ہرنیک وید ماتری بھنیو سواہا

۲:۔ اوم کلینگ پدم وتی سواہا۔

ان دونوں منتروں کی ترکیب ایک ہی ہے۔ ان دونوں منتروں کو ایک طریقہ پہ سدھ کیا جاتا ہے۔ پہلے اس ستر کا بارہ لاکھ جپ کیا جائے۔ اور پھر ایک لاکھ جپ کیا جائے۔ پھر ایک لاکھ تیس ہزار منتروں کا پانچ میوؤں کا ہون کیا جائے۔ تو دیوی سدھ ہو کر قابو میں آجائے گی۔ اور یہ عمل بھو کی اشٹمی تتھی کے سوائے اور کسی دن نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کے سدھ کرنے کا یہی دن اچھا سمجھا جاتا ہے۔

۳:۔ منتر:۔ اورنا شا پترن پوارتی سواہا

سادھن ودھی:

اس منتر کا ایک لاکھ جپ کے ذریعے ہون کرنا چاہیے اور جون گھی گل سیلوئی وغیرہ ان چیزوں کا ہونا چاہیے۔ اور جب منتر کو سدھ کرنے لگے تو ایک مٹھ کا برتن لے اور اس میں ماش یا چاول بھر دیوے تو دیوی سدھ ہو کر درشن دے گی۔ اور سب خواہشات کو پورا کرے گی۔ اور اس کو سوائے ریوتی نچھتر کے کسی اور دن میں شروع نہ کیا جاوے۔ پھر پانچ ہزار بار روز کیا جاوے۔ اسی طرح کرنے سے ایک لاکھ منتر کا جپ پورا کرے۔

دشمن کو زیر کرنے کا منتر

منتر:۔ ادم نمو سدھی وناذ میکایا سوپیدز کارترے سرب گن برشتا سروتنج وشی کرنا ہے سروجن سرواستری پرکھا کر کھنے شرینگ اونگ سواہا۔

سادھن ودھی: اپنے دشمن کو تباہ کرنا ہو یا اس کو کسی قسم کا نقصان پہنچانا ہو تو عامل کو چاہیے کہ اس منتر کا جپ متواتر ہر روز سوموار سے شروع کرے۔ دس ہزار دفعہ کرے اس طرح سے منتر سدھ ہو جاوے گا اور عامل کا حسب الخواہش کام پورا ہوگا۔

ہر دلعزیز ہونے کا منتر

منتر:۔ اوم نمو سرواستوی سرور کھ دشی کارتی شرینگ ہرینگ ہرپگ سواہا۔

سادھن ودھی: مندرجہ بالا منتر کا بہتر ہزار بار جپ کرنے اور متواتر جپ منگل کے دن شروع کرنے اور ہر روز متواتر 72 یوم تک اس کا جپ کرتا ہے اور سات ہزار سو منتر کے ذریعہ ناریل کے ساتھ ہون کیا جاوے اور جو راکھ اس ہون سے تیار ہو۔ اس کو ماتھے پر لگالیوے جہاں جائے گا قدر و منزلت حاصل کرے گا اور راکھ کو ماتھے پر سے اتار دیا جاوے تو پھر اپنی اصلی حالت میں آ جائے گا۔

دیوی کو حاضر کرنا

منتر:۔ اوم شری کاک کمل ورد ھنے سروکار بہ سردار تھا ان دیبی دیبی سروکار ینگ کر پردی چہ یہ سرد سدھی پادگا یانگ ہنگ کہنک دردو شاں در بنے سرو سدھی پراداے اداے سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کا جپ ایک لاکھ کرے اور جپ کرنے کے بعد دس ہزار منتر سے جنوں کا ہون کرے۔ نواں کرنے سے دیوی سدھ ہوگی۔ اگر تم اس وقت تمام دنیا کے پھل و پھول سے خون حکم کرو گے۔ اسی وقت مل جائے گا۔ بس تمہارے صرف اشارے کی ضرورت ہے۔ کہ دیوی

اس وقت حاضر ہو کر آپ کی خواہش کے مطابق کام کرے گی اور یہ جپ پکھ پکھتر سے شروع کیا جاوے کیونکہ اس پکھتر کے شروع کرنے سے منتر جلدی سدھ ہوگا اور منتر کا جپ ہر روز متواتر ایک ہزار کرنا چاہیے تاکہ عامل پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔

حاکم کو خوش کرنا

منتر: اوم سندھک رگت چانڈے گھر تنگ گھر تنگ املنگ دس مانیہ سواہا۔

سادھن ودھی: پہلے اس منتر کا ایک لاکھ جپ کرو۔ اور پھر کنیر کے پتے لے کر ایک ہزار منتر سے ہون کرو تو تمام لوگ تمہارے قابو میں ہو جائیں گے۔ ایک ہزار منتر کا جپ ہون کے ہمراہ برگ جوی کے ساتھ کیا جاوے تو صورت خوش ہوگی اور منتر کا جپ پکھ پکھتر شروع کرنا چاہیے۔ اور جب تقریباً متواتر ایک ہزار بار روزانہ کرنا لازمی ہے۔

دلی خواہش کو پورا کرنا

منتر: ۔اوم نو بنگلے چیلے نانا پشو سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کا جپ ہر روز شام کے وقت کرے اور متواتر ہر روز ایک ہزار جپ ۱۲ سال تک جاری رکھو۔ اور جب شروع کرتے وقت مندرجہ ذیل اشیاء کو اپنے سامنے رکھو، سپاری، ناریل، اور زعفران وغیرہ پھر گوگل کی دھونی دے کر پرارتھنا کرو تو دیوی خوش ہوگی اور اگر اس کے ہم بستر رہو۔ اور بھوگ کرو تو بہت ہی خوش ہوگی۔ جس سے تمہارے دل کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ اور یہ منتر نگھا پکھتر سے شروع کرنا چاہیے۔

مہا دیوی کا خوش کرنا

منتر: ۔اوم ہندی دل گل سواہا

سادھن ودھی: جس وقت قوس قزح ظاہر ہو مندرجہ بالا منتر کا جپ شروع کرے اور روزانہ

ایک ہزار جپ کیا جاوے اور جب ایک لاکھ کے قریب جپ ہو جاوے تو پھر دس منتروں سے کوئی سے پانچ میووں کے ذریعے ہون کیا جاوے اور جو جپ کیا جاوے تو نرکنڈی کے نیچے بیٹھ کر کیا جاوے اس سے مہا دیوی خوش ہوگی اور پاتال کی اشیاء لا کر دے گی اور اگر اس کے ساتھ ہم بستر رہو گے تو بہت خوش ہوگی۔

دیوی کو بس میں کرنا

منتر: اشتھ وپارنی اشتھ دھارے ہرانگ اہر یگ کار ہنگ کلینگ مشر یگ سواہا۔

سادھن ودھی: عامل کو چاہیے صبح سویرے آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اٹھے اور ضروری حاجات سے فارغ ہو کر ایک بڑے درخت کے نیچے بیٹھ جاوے اور مندرجہ منتر کا جپ دس ہزار سورج نکلنے سے پہلے پہلے کر لیوے اور تسی بالا ہون کرے تو دیوی سدھ ہوگی اور جو چیز مانگو گے حاضر کر دے گی۔ کسی قسم کا عذر نہ کرے گی۔

دیوی کو پرسن کرنا

منتر: ۔اوم ہر یگ چندر کے سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کا جپ بھی بڑھ کے درخت کے ساتھ بیٹھ کر کیا جاوے اور ہون وغیرہ بھی ستھ ہو۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ جب طریق سے مندرجہ بالا منتر کو سدھ کیا گیا تھا۔ تو دیوی خوش ہو کر آب حیات دے گی۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس منتر کو وہی آدمی سدھ کرتا ہے جو ہر وقت پاک و صاف ہو۔ اور منتر کے پڑھتے وقت برے خیالات کے متعلق دھیان نہ دیوے بلکہ ہر وقت نیک خیالات کو ہی اپنا معمول بنا رکھے۔

نظروں سے غائب ہونے کا سرمہ حاصل کرنا

منتر:۔ اوم مدن میکھے نہہ سواہا۔

سادھن ودھی: دھتورے کے درخت کے نیچے بیٹھ کر مندرجہ بالا منتر کا جپ ہر روز متواتر چالیس دن کے اندر ایک لاکھ کا جپ مکمل کرے تو دیوی خوش ہو کر ایک سرمہ دے گی جو شخص اس کو لگائے گا وہ سب کو دیکھ سکے گا۔ لیکن خود کسی کو بھی دکھائی نہ دے اور اگر اندھیرے میں بھی کوئی چیز دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔ اگر کسی اندھیری جگہ پر چلا جاوے تو وہاں روشنی نمودار ہوگی۔ مگر عامل کو چاہیے کو جپ شروع کرتے وقت برے خیالات کو دل میں جگہ نہ دے۔ تا کہ اس کا منتر سدھ ہو جاوے اور اس کا پھل پراپت ہو جائے۔

موکلات سدھ کرنا

منتر: اوم وکلے اینگ ہرینگ کلینگ شرینگ سواہا۔

مندرجہ بالا منتر کا جپ ایک لاکھ دفعہ کیا جاوے اور تین ماہ تک لگاتار اپنے گھر میں بیٹھ کر کرے۔

سادھن ودھی: اور جب منتر کا جپ کر چکے تو آخر میں دس ہزار منتروں کے ذریعے کنیر کے پھول لے کر ان کو گھی میں ملا کر دیوے اور ہون کرے ایسا کرنے سے موکلات تمہارے تابع ہو جاوے گا۔

رسائن سدھ کرنا

منتر:۔ اوم لکشمی دنگ شری کملا دہارنی سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کا جپ ایک لاکھ اپنے گھر میں بیٹھ کر کرے اور مور کے پروں کا دھوکو دھکاوے اس کے دس ہزار منتروں کے ذریعے برگ کنیر دکھی ملا کر ہوون کرو۔ اور پھر دیوی خوش ہو کر ایک رسائن دے گی۔ اس سے عامل جس قدر سونا بنانا چاہے۔ بنا سکتا ہے۔ مگر یہ لازمی ہوگا۔ کہ اس منتر کا جپ ماہ بیساکھ میں سواتی پنچھتر سے شروع کرنا چاہیے اور روزانہ ایک ہزار جپ کیا جاوے۔

دیوی کا منتر

منتر: اوم اینگ انتی سرینگ لیپے ہی سندری بس بس سواہا۔

سدھی ودھی: صبح سویرے اٹھ کر کسی چوراہے میں بیٹھ جائے اس منتر کا جاپ ایک لاکھ کرکے اور دس ہزار منتر کے ذریعہ گلاب کے پھول و گھی ملا کر ہون کرے۔ تو دیوی پرسن ہو کر ایک چیز عنایت کرے گی جس کے ذریعے سے کچھ حکومت کرنے کی امید ہوتی ہے۔ اگر دس ہزار منتر سے صرف گھی کا ہون کیا جائے تو ایک اوزار ملتا ہے جو کہ بہت ہی کارآمد ہوتا ہے۔ جس کی شکتی سے سینکڑوں میل دور کا فاصلہ ایک منٹ میں طے پاتا ہے۔

دیگر

منتر: اوم کلینگ سوچنا ودھی دیوی سواہا۔

سادھن ودھی: ہر روز بوقت شام کسی ندی کے کنارے پر جایا کرے اور برابر تین ماہ تک تین لاکھ جپ ختم کرے ختم کرنے کے بعد ایک لاکھ منتر گھی سے ہون کرے تو دیوی خوش ہو کر ایک قسم کی کھڑاویں عطا کرے گی جس کو پہن کر اگر عامل چاہے تو ہزار کوس کے فاصلے کو چند منٹوں میں طے کر لیوے اور لطف یہ کہ تھکاوٹ بالکل نہ ہو۔ خواہ کوئی کیسی ہی مسافت ہو اور یہ عمل بیساکھ سواتی پنچھتر کے سوائے اور کسی دن کو شروع نہ کیا جائے ورنہ اس کے سدھ ہونے کی امید ہرگز نہ ہوگی۔

دیوی کو بس میں کرنا

منتر:۔ اوم ہرینگ دجا کبھی والا کبتی والاتی آپکھا کچھ ہرینگ پر یہ ہے۔ بھوکلینگ۔

سادھن ودھی: اس کے جپ کرنے والے کو دریا کے کنارے بیٹھ کر کرنا لازمی ہوگا اور جپ تقریباً پچاس ہزار کرنا چاہیے اور پھر بعد جپ کرنے کے گھی اور گوگل کو ایک کر دے۔ اس منتر کی دس ہزار آہوتی دیوے۔ جتی ہون کرے اور اس میں آہوتی دیوے تو دیوی بس میں آ جائے گی۔

تنگی دور ہو

منتر:۔ اوم ہرینگ آنچھا آنچھ سر سندری سواہا۔

سادھن ودھی: اس کے جپ کرنے والے کو چاہیے کو ہر روز حر کال سندھیا کیا کرے اور ہر روز ایک ہزار منتر کا جپ کرے اور اس طرح متواتر تین ماہ تک عمل جاری رکھے اور مہادیو کی مورتی کے پاس بیٹھ کر گھی اور گوگل پندرہ وار منتر کے ذریعہ ہون کرے۔ عمل پورا ہونے پر منتر سدھ ہوگا اور دیوی حاضر ہوگی۔ اس وقت اس کو دیکھ کر نمسکار کرے دیوی کہے گی کہ بول تو کیا چاہتا ہے۔ تو ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرے یعنی یہ منتر پڑھے۔

منتر:۔ دیوی دادو ریہ دوگدھوسمی تمسے ناشتہ سوانگ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے مجھول نے بہت رگی کیا ہوا ہے اور مفلسی سے بہت تنگ ہوں۔ اس لیے ان سے مجھے بچادے اور ان کا ناش کردے تاکہ میں آرام سے رہوں۔

بیماری دور ہو

منتر:۔ اوم ہرینگ نشٹی جہان مسی سوروپ وتی سواہا۔

سادھن ودھی: ماہ کنک کی پورنماشی کو شیشم کے درخت کے نیچے بیٹھ جاوے یکا یک خوبصورت منزل تار کے جو کہ چند کا ہو۔ اور ایک مورتی بڑی سلکھنی کی بنا کر اس میں بٹھلا دیوے اور اس کی پوجا کرے اور پھر اس کے سامنے بیٹھ کر ایک ہزار منتر کا جپ کرے اور یہ جپ تقریباً تین ماہ تک متواتر جاری رکھے اور رات کو بھی اس طرح پوجا کرے اور پھر کھانا کھانے بیٹھے اور آدھی رات کے وقت بستر سے اٹھ کر منتر کا جپ کیا کرے تو نئی کھینی پوش اس روپ میں ظاہر ہو کر درشن دیوے گی اور ایک قسم کا سرمہ دے گی جس کو آنکھ میں لگاؤ گے، سب قسم کی بیماری دور ہو جاوے گی۔ پھر کسی قسم کی بیماری نہ ہوگی اور آنکھیں صاف رہیں گی۔

رسائن حاصل کرنا

دیوی کا منتر:۔ اوم ہرینگ آچھوآ آچھ کا میشوری سواہا۔

سادھن ودھی:
صبح سویرے اٹھ کر ضروری حاجات سے فارغ ہو کر ایک پاک جگہ (پوتر آسن) پر بیٹھ جاوے اور ایک ہزار جپ کرے۔ اسی طرح سے تقریباً تین ماہ تک متواتر کرتا رہے اور رات کے وقت اس کا منتر جپ دھوپ سانگری وغیرہ سے کرے۔ تب دیوی ماتا خوش ہوگی اور حاضر ہو کر تمہیں پرسن کرے گی اور ایک رسائن عطا کرے گی جس سے کہ آپ کی زندگی آرام سے گزرے گی مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس منتر کا جپ ماہ کتک پورنماشی کو شروع کیا جاوے۔

دلی مراد پوری ہونا

منتر:۔ اوم ورک رشال طسے مورن ایکھا سواہا اوم ہرانگ ہرینگ ہرنگ سواہا۔

سادھن ودھی:
پہلے ایک مہادیو کی مورتی تیار کرے اور پھر ہر روز شام کے وقت مورتی کو سامنے رکھ کر اور برے خیالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کی پوجا شروع کردے۔ متواتر اسی طرح برابر چھ ماہ تک کرتا رہے جب منتر سدھ ہوگا تو دیوی خوش ہو کر درشن دیوے گی پھر اس کے سامنے اپنی خواہشات ظاہر کردی جاویں۔ ہر طرح سے مکمل کردی جائے گی۔ جس سے کہ آپ کی زندگی آرام اور سکھ سے گزرے گی اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

دیگر

منتر:۔ اوم ہرینگ پرسودائے سواہا۔

سادھن ودھی: ہر روز رات کے وقت پوتر آسن پر بیٹھ کر ایک ہزار جپ کرے اسی طرح سے ہر روز متواتر باقاعدہ تین ماہ جپ کرے تو دیوی سدھ ہوگی اور تمام مرادیں بر آئیں گی لیکن یہ عمل جب جی چاہے شروع کرے کوئی دن یا تاریخ کی پابندی نہیں۔

یکھنی کو حاضر کرنا

منتر:۔ اوم ہر یگ اتوار انگسی میتھن پرے۔

سادھن ودھی: ایک سرخ رنگ کا پارچہ مہیا کرو پھر اس پر ائی اتوار یکھنی کی مورتی کی شکل اس طرح سے بنائی جاوے کہ ہاتھ میں کنول کے پھول ہوں اور بہت ہی اعلیٰ کپڑے زیب تن ہوں۔ خوبصورت بہت سی قیمت والے زیورات سے بھری ہو، پھر اس مورتی کی پوجا شب دھوپ سے شروع کی جاوے۔ اسی طرح سے متواتر ہر روز ایک ہزار جپ ایک ماہ تک کیا جاوے اور جب جاپ پورا ہو جاوے گا تو یکھنی آدھی رات کے وقت حاضر ہو گی اور تمہاری مراد کو پورا کرے گی اور پچیس عدد دینار بخشے گی مگر عامل کو خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان دیناروں کو سوائے نیک کاموں کے کسی جگہ خرچ نہ کرے اگر اس کے برخلاف کیا تو یاد رکھے آخر کو پچھتانا پڑے گا۔

2۔ منتر:۔ اوم ہر یگ مکھ لیسی کنگ وتی سواہا۔

سادھن ودھی:۔ اس منتر کو سدھ کرنے کے لیے ترتیب لکھنا بے فائدہ ہو گا کیونکہ اس منتر کو مندرجہ بالا منتر کی طرح سدھ کیا جاتا ہے اگر اس منتر کو اچھے پاک صاف خیالات سے کیا جاوے تو عامل اپنے نتیجہ پر بہت جلدی پہنچ سکتا ہے اور ہر طرح سے آرام لے سکتا ہے۔

دیوی کا حاصل کرنا

منتر:۔ اوم ہر یگ یکھنی بھامنی پرے سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کو سدھ کرنے کے لیے اتوار یا سوموار کو بھون اچھا ہوتا ہے اور اس کے شروع کرنے سے تین دن تک برت رکھنا پڑتا ہے اور دھوپ دیپ پشت وغیرہ سے پوجا کرنی لازمی ہے۔ اور بوقت چاند گرہن یا سورج گرہن کے شروع سے آخر تک جب اس طرح کیا جاوے گا تو منتر سدھ ہو جاوے گا اور دیوی پرسن ہو کر درشن دیوے گی اور تمہاری خواہشات کو ہر طرح سے پورا کرنے کو ہر وقت تیار رہے گی۔ بشرطیکہ منتر کا جپ برے خیالوں سے بچ کر کیا جاوے تا کہ عامل قیمتی وقت کا کچھ فائدہ حاصل کر سکے۔

2۔ منتر:۔ اوم ہر یگ پدمنی سواہا۔

سادھن ودھی: صبح سویرے اٹھ کر ضروری حاجات سے فارغ ہو کر اشنان وغیرہ کر کے اپنے آپ کو پوتر کرے پھر ایک منڈل تگند بہت چندن کا ڈیڑھ فٹ مربع تیار کرے اور اس میں پدمنی یکھنی کی مورتی بشکل عورت کے بنا کر رکھی جاوے پھر اس کی پوجا کی جاوے پوجا اس طرح کی جاوے کہ مندرجہ بالا منتر کا جپ ہر روز ایک ہزار تک کرے اور برابر ایک ماہ تک کرتا رہے پھر کیا ہو گا کہ دیوی قابو میں آ جاوے اور سائن دے گی جس سے آپ پرسن ہو جاویں گے۔

دفینہ حاصل کرنا

منتر:۔ ہر یگ کلینگ چترتی سواہا۔

سادھن ودھی: ضروری حاجات سے فارغ ہو کر ایک آم کے درخت کے نیچے بیٹھ جاؤ اور ہر روز اس منتر کا جپ ایک ہزار تک کرو اور اس طرح متواتر تین ماہ کرتے رہو اور آخر دن کی پھل کے ذریعے دس ہزار منتروں کا ہون کرو۔ تو دیوی خوش ہو کر ایک قسم کا سرمہ عنایت کرے گی جس کا فائدہ یہ ہے کہ عامل چاند کی پہلی تاریخ کو اپنی آنکھ میں لگا لیوے، تو اسے بہت سا خزانہ کہیں سے ہاتھ لگے گا جس سے کہ اپنی زندگی آرام سے گزار سکے گا۔

شلوک

گورنگ میترانگ شر دخند ودگنیترانگ بلیا پران چندن گدھ مالیانگ چپیانگم شلینگ دھین کچانگم
سنو گیانگ شیانگ سدا کری وچترانگ۔

ارتھ۔ اے مرگ نینی رآہو چشم، موسم سرما کے چاند کی مانند صاف مکھ والی سندر سروپ والی سرخ ہونٹوں والی تیز ناک والی اور خوبصورت پوشاک والی ایسی جو دیوی میں تیں تمہارا دھیان رکھتی ہوں۔

دولت حاصل کرنا

منتر:۔اوم ہرینگ عرب کاندھے منوہرے سواہا۔

سادھن ودھی:۔ یہ منتر دن میں دس ہزار کرے منتر کرنے کی جگہ ندی کا کنارا ہونا چاہیے اور آخری دن کو دس ہزار منتر سے ہون کرے تو دیوی خوش ہوگی اور حاضر ہو کر بہت سامان دے گی مگر عامل کو لازم ہوگا کہ دولت جمع کرنے کی خواہش ہرگز نہ کرے بلکہ اس کو نیک کاموں میں لگائے اگر اس کے برخلاف کرے گا تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا اور اس منتر کا جپ کرنے سے پیشتر لازم ہوگا مگر مندرجہ ذیل شلوک کا دھیان کرنا چاہیے یعنی اس کو پڑھنا چاہیے اور رات کا جپ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھو کہ اس دن چندرماں شبھ راشی پر ہو۔

کالی دیوی کے سدھ کرنے کا منتر

منتر:۔اوم کالکا دیوی سواہا۔

سادھن ودھی:۔ گروؤں کے رہنے کی جگہ گؤشالہ میں جا کر اس منتر کا دو لاکھ جپ کرو اور تم ہزار منتر گھی کا ہون کیا جاوے تو دیوی سدھ ہوگی اور جو منہ سے مراد مانگو گے بر آئے گی اور منتر بحساب ایک ہزار روز کے تمام دو لاکھ جپ کرنا چاہیے لیکن عامل کو لازمی ہے کہ سوائے منگل کے روز کے کسی اور روز جپ شروع نہ کرے۔ نہیں تو منتر سدھ نہ ہوگا اور اس کی محنت فضول جاوے گی۔

دیوی سے ور حاصل کرنا

منتر:۔اوم کرن پستا چنی نیکلے لوچنے سواہا۔

سادھن ودھی:۔ اس منتر کا جپ خواہ کتنے دن کیں ایک لاکھ تک کرنا لازمی ہے لیکن متواتر کیا جاوے اور جب اس طرح سے پورا پورا جپ کر چکو تو پھر دس ہزار منتر کے ذریعے ہون کرو مگر ایک ہی وقت گڑ تل ملا کر کھانا چاہیے ایسا کرنے سے دیوی خوش ہوگی اور تمہیں ور دے گی۔ کہ تم ہر ایک

بات کو خود بخود معلوم کر لو گے۔ اور ساتھ ہی مال خزانہ یعنی زائد مال بھی بتا دے گی جس سے کہ تم اپنی زندگی بہت وسیع پیمانے پر بڑے آرام سے گزارو گے مگر عامل کو خیال رکھنا چاہیے کہ یہ عمل بروز ویر وار کو شروع کرے تا کہ اپنی محنت کا پورا پورا پھل لے۔

ہر مراد پوری ہو

1۔ منتر:۔ اوم پچترے چترودین سنالگ کروسواہا۔

سادھن ودھی:۔ صبح سویرے اٹھ کر اور ضروری حاجات سے فارغ ہو کر اشنان کرے پھر صاف ستھرے کپڑے پہن کر ایک بڑھ کے درخت کے نیچے بیٹھ جاوے پھر ایک لاکھ جپ کرے جب کر چکے تو شہد دودھ گھی میں ملا کر ہون بذریعہ دس ہزار منتر سے کیا جاوے پھر دیوی خوش ہو کر تمہاری خواہشات کو پورا کرے گی جس سے کہ آپ کی زندگی سدھر جاوے گی۔

2۔ منتر: اوم۔ ینگ ہرینگ مہانندے، بھیکنے ہرہنگ ہرونگ سواہا۔

سادھن ودھی: جہاں پر تین راستے آ کر آپس میں ملتے ہوں۔ وہاں پر اس منتر کا جپ ایک لاکھ بار پورا کیا جاتا ہے اور جب اس طرح سے تین ماہ پور ہو جاویں پھر دس ہزار منتر ذریعے گھی اور گوگل کا ہون کرے تو دیوی بس میں ہو جائے گی اور تمہارے کہنے کے مطابق عمل کرے گی۔

3۔ منتر:۔ اوم ہرینگ مکھ کینی گنگ دت سواہا۔ سواہا۔

سادھن ودھی:۔ کسی اکیلے مکان میں ننگے بیٹھ جاؤ اور ہر روز متواتر برابر 21 روز تک دس ہزار منتر کا جپ کرتے رہو۔ دیوی آدھی رات کے وقت خوش ہو کر درشن دے گی۔ اور تمہاری دلی خواہش کو پورا کرے گی۔

بھنڈار سدھی کرنا

1۔ منتر:۔ اوم ہرینگ دھرم روپے کروکرو ایسی ایسی سگواتی سواہا۔

سادھن ودھی:۔ ہر روز رات کے وقت قبرستان میں جا کر دو لاکھ کا جپ کرو یعنی اس منتر کا جپ تین ماہ تک پورا کرو جب پورا کر چکو تو بیس ہزار منتر سے گھی کے ذریعے ہون کرو تو دیوی خوش

ہو کر پچاس آدمیوں کی خوراک ہر روز دیا کرے گی جس سے آپ کی بڑی مشہوری ہوگی اور آپ ایک بڑے آدمی گنے جاویں گے اور یہ عمل سنیچر کے روز شروع کیا جاوے۔

2۔ منتر:۔ اوم ہر یگ جل پاتھی جو تل جوں ہنگ لونگ سواہا۔

سادھن ودھی:۔ صبح سویرے اٹھ کر اور حاجات سے فارغ ہو کر اشنان وغیرہ کر کے بیٹھ جاو اور اس منتر کا جپ 13 لاکھ پورا کرو جو کہ 13 ماہ میں پورا ہو جائے اخیر روز ایک لاکھ منتر سے ہوم ہون کرو تو دیوی خوش ہو کر ہر روز ایک ہزار انسان کی خوراک دے گی اور عامل کو چاہیے کہ اپنی خوراک دوران عمل میں سوائے دودھ چاول کے اور کوئی نہ کرے اور اس منتر کا جپ سوائے شکرے اور کسی دن شروع نہ کرے۔

3۔ منتر:۔ اوم بجوتے سلوچنے لونگ سواہا۔

سادھن ودھی:۔ اس منتر کا جپ کل گیارہ لاکھ گیارہ بار میں ختم کیا جاوے اور لاکھ کا ہون کرے۔ جب چاند گرہن ہو اس وقت مالتی کے پھولوں سے ہون کرو اور ساتھ تیرہ ہزار جب سورج گرہن ہو تو بھی یہی عمل کیا جاوے۔ اس طرح کرنے سے دیوی خوش ہوگی اور حاضر ہو کر ایک ہزار انسان کی خوراک عطا کرے گی جس سے کہ آپ کی عزت بڑھے گی۔

غیب سے حالات جاننا

منتر:۔ اوم ہر یگ چہ چہ سواہا۔

سادھن ودھی:۔ اس منتر کا جپ ہر روز ایک ہزار تک کرتے رہو اور ساتھ ہی اپنی خیالات کو پاک وصاف رکھو تو دیوی سدھ ہو کر حاضر ہوگی پھر دیوی سے جو بات آپ پوچھیں گے اس کا جواب کان میں دے گی پھر آپ کا فرض ہے کہ وہ بات باہر جا کر کہہ دیویں بس تمام بات ٹھیک ہو جاوے گی اور آپ کی مراد بر آوے گی۔

واک سدھی کرنا

منتر:۔ اوم نمو ونگو وجیور روہی ے واچنگ سومنگ دن پرست ورانگ ورنگ وژنگ وژونگ ہواہ۔

سادھن ودھی:۔ کسی بہتے ہوئے جل میں کھڑے ہو کر اور اپنا بایاں ہاتھ سر پر رکھ لو تو پھر ایک لاکھ منتر جپ کریوے۔ اس سے منتر سدھ ہو جاوے گا تو آپ جو بات کہیں گے وہی ہو جاوے گی اور آپ کے سچے خیالات گنے جاویں گے۔ لیکن عامل کو خیال رکھنا چاہیے کہ مندرجہ بالا منتر کا جاپ تین ماہ کے اندر اندر پایہ تکمیل تک پہنچا دے تاکہ آپ کی محنت اور وقت کی قدر رہووے۔

منہ مانگی مراد حاصل ہو

منتر:۔ اوم یسوتیا گی مم تیا گا بھنگ دیہی سے ترنگد یہی رسے رنگ سواہا۔

سادھن ودھی:۔ صبح سویرے اٹھ کر اشنان کر کے اور پاک صاف کپڑے پہن کر آسن پر بیٹھ جاؤ پھر گوگل یا دھوپ دھکاؤ اور چار لاکھ کا جپ ایک سال کرتے رہو ایک سال کے اندر اندر دیوی حاضر ہو جاوے گی اور جو چیز تم مانگو گے لا کر دے گی یعنی تمہاری ہر ایک خواہش کو پورا کر کے دکھائے گی۔

تکلیف دور ہو جائے

منتر:۔ اور ہر یگ شر یگ وٹ رہنی کھیہ کل پر سوتے وٹ یکھنی ایہی ایہی سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کا جپ سوموار سے شروع کر کے اور رات کے وقت جہاں تین راستے ملیں بیٹھ جائے اور اوپر لکھے ہوئے منتر کا تین لاکھ جپ کرے جس سے دیوی خوش ہو کر حاضر ہووے گی اور ایک سرمہ معہ پارچہ جات دے گی۔ پارچہ جات کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر آدمی کسی مصیبت کے وقت پہن لے تو تمام تکلیفوں کا دور دورہ دفع ہو جائے گا اور سرمہ کا یہ فائدہ ہوگا کہ حاملہ عورت متواتر دو ماہ تک آنکھ میں لگائے تو لڑکا پیدا ہوگا اور آپ کی شہرت کو چار چاند لگائے گا۔

دیوی کو خوش کرنا

منتر:۔ اوم نمو بھگوتے ردورائے چندر یوگتے سواہا۔

سادھن ودھی: رات کے وقت بڑ کے درخت پر چڑھ جائے اور صبح سے لے کر دو پہر تک تقریباً چھ گھنٹے تک اس منتر کا جپ کرتا رہے ہر روز اس منتر کا جپ کرنے سے ایک لاکھ جپ پورا کرے اور ہر روز اس منتر کے جپ کے اخیر میں اس منتر کو سات دفعہ پڑھے اور اپنا منہ کانجی سے دھولے ایسا کرنے سے دیوی خوش ہوگی اور بہت سی ایسی چیزیں عنایت کرے گی جو کہ کسی بھی جگہ پر ملنی مشکل ہوں۔

کایا پلٹ کرنا

منتر:۔ اوم ہر یگ دتائے ورانگ، وریونگ کلنگ ایہی ایہی سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کو ایک بڑے درخت کے نیچے بیٹھ کر ایک ہزار جپ کرے اور جپ برابر ستائیس دن تک ایسا کر چکے تو دیوی بس میں ہو جاوے گی اور ایک ایسی چیز عنایت کرے گی جو آدمی یا عورت اس کو منہ پر ملے تو خوبصورت اور گورے رنگ کا ہو جاوے۔

بھنڈاری کبھی ختم نہ ہو

منتر:۔ اوم نموایشوری جل برہم کیشوری رومی دیئی سدھی جاوے ہاتھ بھرو بھنڈار داس کرو سکھنی کرو رکھیا کرو شری آن پورنا جوالا بھی چوکھا ایک سواہا۔

غیبی طاقت حاصل کرنا

اس منتر کا جپ دس ہزار کر چکو

سادھن ودھی: یعنی اس منتر کا جپ جب دس ہزار کیا جاوے یہ عمل منگا پکھ میں پندرہ دن کیا جاوے اسی طرح برابر دوست تک کرتے رہیں جب اس طرح کر چکو تو پھر ایک دفعہ اس منتر کو پڑھو جب بھنڈار کو ہاتھ لگائے تو اسی وقت بھنڈار پر ہو جائے گا جس سے کہ آپ کی زندگی بڑے آرام

سے گزرے گی اور جب کہ دو سال کے اندر اندر ہر روز کر کے ختم کرو۔ جب منتر سدھ ہو جاوے گا تو عامل کو بہت سی انمول باتوں کا پتہ لگ جاوے گا جس سے کہ اپنی زندگی کو خطرے سے محفوظ رکھے گا اس لیے عامل کو لازم ہے کہ منتر کا جپ ٹھیک خیالات سے کرے۔

مراد پوری ہو

منتر:۔ اوم شرینگ ہرینگ کلینگ وائے سواہا۔

سادھن ودھی: دیوالی کی رات کو یکھنی کی مورت کو عورت کی مانند تیار کر اور اس کے اوپر سندھور چڑھاؤ اور دھوپ میں ریب سینگ سے اس کی پوجا کرو اور اوپر لکھے ہوئے منتر کا دو سو دفعہ جپ کرو جب عامل ایسا کر چکے گا تو بھنڈار مستقل ہو جائے گا اور آپ کی مراد پورے کرے گا۔

جو چیز مانگو فوراً مل جائے

منتر: اوم نمو چاسنڈے پرچنڈے اندر رے اوم تو پرچنڈ امنی کھیو بھنڈی پر کھ پرکھنی آکر کھیمہ دروپہ مانیہ ہنگ پھٹ سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کا ہزار جپ کرو اور ایسا ہی برابر تین ماہ تک کرتے رہو۔ اور جب آخر دن رہ جائے اگر اس طرح کرنے سے یہ خواب ظہور میں آوے تو چاہیے کہ اکیس دن اور یہ عمل کرے جب منتر سدھ ہوگا تو دیوی رات کو کئی قسم کا ڈر خوف دے گی اس وقت عامل کو چاہیے کہ مستقل مزاج رہے اور دل کو مضبوط رکھے تو پھر خود بخود دیوی بس میں ہو جاوے گی اور جو چیز اس سے مانگو گے فوراً حاضر کرے گی۔

منتر:۔ اوم نمو دھر نیندرایا دید پادتی آگچھ آگچھ کارینگ کرنگرد۔ جہاں بھیجوں وہاں جاؤ جو منگاؤں سو آن دیو تو شری پاؤن بات کی اور گیا ستیہ لیو کرو کرد سواہا۔

سادھن ودھی: اس منتر کو سدھ کرتے وقت اپنا منہ مشرق کی طرف یا شنان کر کے بیٹھ جاؤ اور ماہ کاتک کرشنا پچھ کی تردرشنی سے لے کر یم تک ہر روز ایک ہزار جپ کرے تو منتر کے سدھ ہونے پر دیوی حاضر ہوگی اور جو چیز مانگو گے فوراً حاضر کرے گی کسی قسم کا عذر نہ کرے اور آرام و سکھ ملے گا۔

عمر دراز ہو

منتر: اوم ہرینگ مہاشے پھٹ سواہا۔

سادھن ودھی: انسان کے جسم کی ہڈیاں لے کر اس کی ایک مالا بناؤ اور پھر قبرستان میں بیٹھ
اور وہاں پر پاک وصاف ہو کر آسن پہ بیٹھ جاؤ اس منتر کا ایک لاکھ جپ کرنا شروع کر دو تم کر کے
ماہ کے اندر اندر یعنی ایک ماہ تک جپ پورا کرو تو دیوی سدھ ہو جاوے گی۔ اور حاضر ہوگی اور تمہیں
رسائن دے گی جس میں یہ خوبی ہوگی کہ جو آدمی اس کو کھائے گا وہ پہاڑ جیسے شیروں کا مقابلہ کر سکتا
ہے اور پہاڑوں کو اپنی طاقت سے ہلا سکتا ہے اور ساتھ ہی اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے عامل کو چاہیے
کہ اگر ایک ماہ تک یہ منتر سدھ نہ ہو تو ایک ماہ اور جپ کرے تا کہ یہ منتر سدھ ہو جاوے اور تمہاری
مراد بر آوے۔

امرت حاصل کرنا

منتر: اوم ہرینگ چندرے ہنسا کلینگ سواہا۔

سادھن ودھی: ماہ کاتک کے منگل پکشن میں ہر روز اس منتر کا جپ کرے اور جب تک چاند
چاندنی اور یعنی اگر شروع دنوں میں چاندنی تھوڑا عرصہ ملتی ہو تو جپ بھی اتنی ہی دیر کرتا رہے جب
اس طرح سے عمل پورا ہو جاوے تو دیوی خوش ہو کر درشن دے گی اور ایک امرت دوا دے گی جس کو
عامل پی کر انند ہو جاوے گا جس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ کبھی نہ مرے گا اور اگر عامل چاہے تو دوسروں کو بھی
موت کے منہ سے بچا سکتا مگر اس کے حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ عامل پارسا پرہیزگار
اور نیک خیالات کے جاننے والا ہو ورنہ یہ ایک کے لیے حاصل کرنا بہت مشکل امر ہے۔

بھنڈار میں کمی نہ ہو

1۔ منتر: اوم ہرینگ شرینگ ایشور دھیا نگ ان پرنائی نمہ۔

2۔ منتر: اوم ہرینگ شرینگ کلینگ ہرینگ کلی کرو سواشتی جے وجنے اپرتم چکولے کم رکھیہ سدہ

نیک کرو سواہا۔

سادھن ودھی: پہلے نمبر والے منتر کا جپ کیا جاوے اور برابر تین ماہ تک کرے پھر نمبر 2 کو آٹھ
دفعہ پڑھے اور ساتھ ہی کھانے کی چیزیں بھنڈار میں رکھ دے اس سے کیا ہو لیکن عامل کو یاد رکھنا
چاہیے۔ اور جب منتر کو سدھ کرنے بیٹھے تو نہا دھو کر پاک صاف ہو کر اور نیک خیالات کو لے بیٹھے
اور ساتھ ہی دوران عمل میں کسی روز بھی ناغہ نہ کرے کہ سب چیزیں بڑھتی جائیں گی اور بھنڈار
بھرپور ہوتا جائے گا اگر ناغہ کیا گیا تو منتر نئے سرے سے دوبارہ شروع کرنا پڑے گا۔ اس لیے اس
بات کا خیال رکھا جاوے اور خواہ مخواہ وقت کو فضول ضائع نہ کیا جاوے۔

اناج ختم نہ ہو

منتر: اوم آپنی کملانے کمل واسی ستھل شیلیا وبڈ جسوفش ٹھاس سوہا وارس وستا نک نیا بھور دھنگ جنیز
پلیابرگ پڈھوبا بابردی یابردی کر جانیو وای بھیوہ یدہرر پتر چک لکھی نارسنگھ بھے سوہاوا۔

سادھن ودھی:۔ پہلے پہل اس منتر کا 100 دفعہ جپ کرو بعد میں نیک خیالات کو من میں
رکھتے ہوئے کسی کاغذ پر اس منتر کو لکھو، وہ کاغذ جس پر منتر لکھا ہے جس اناج کو آپ بڑھانا چاہیں
اس میں رکھ دیا جائے وہی اناج بڑھے گا جس سے آپ انند کریں گے۔

2۔ منتر:۔ سادم سوا ناری پرکھان راکھو تھام کٹھار بھنڈار کی مالا کنجی کھول دران اور جگ وچرن
دوان ناجودی پورن کرو جوگ دے دن سوہائی آگے میل۔

سادھن ودھی: اس منتر کا ہر روز سو دفعہ جپ کرو اور متواتر اسے ستائیس دن تک جپ کرتے
رہو اور پھر جب آخری دن رہ جائے تو اس منتر کو صاف خوش خط ایک پتھر پر لکھ دو اور پھر جس اناج
میں رکھو گے وہی ترقی میں ہوگا بشرطیکہ عامل اپنے دل میں برے خیالات کو جگہ نہ دے۔ اور نہ کسی کا
برا چاہے۔

محبت کرنے کے لیے

موہنی منتر

اگر کسی کو محبت میں قابو کرنا ہو تو اس منتر کا جاپ کرو اور جاپ کرتے وقت عامل کو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنا چاہیے یعنی عامل سرخ رنگ کے کپڑے پہنے اور ماتھے پر زعفران کا ٹیکہ لگائے پھر رات دن تک اس منتر کا جپ پانچ ہزار بار کرے اور برت میں جس طریق پر رہتے ہیں اگر اس طریقہ پر رہے تو کھیر کھاتا رہے تو محبت کا پھل پراپت ہوتا ہے۔ منتر یہ ہے۔

منتر:۔ اونگ ہرینگ نمو۔

تلک کے ذریعے عزت بڑھانا

اتوار کے دن مندرجہ ذیل عمل کرے لیکن اس اتوار کو اماوس ہو تو الو کی چونچ، نائیر گروچن اور سفید آک کی جڑ کو اکٹھا کر کے ان کو باریک پیسے یعنی ان کو اتنا پیسے کہ باریک کر دیا جائے کہ اس کا تلک لگ سکے۔

جب اچھی طرح پیسا جا چکے تو ماتھے پر اس کا تلک لگائے جس کے پاس جائے گا عزت کرے گا اور بڑی خوش دلی اور نرمی سے پیش آوے گا۔

اس منتر کے پڑھنے سے جس پر پھونک مارو گے وہ تابعدار ہو جاوے گا۔

منتر:۔ کالا کلو چونسٹھ بیر میرا کلوا بھاگا تیر جہاں بھیجوں وہاں کر جھائے اس میے کو چھون نہ جائے۔ اپنا مارا آپ ہی کھائے چلت ماروں الٹ چونسٹھ ماروں مار مار کلوا تیری آس چار جو لکھا دیا نہ دائے۔ ماروں داہی کی چھاتی اتنا کام میرا نہ کرے تو تجھے اپنی ماں بہین کا دودھ پیا حرام۔

سادھن ودھی: اس طرح کہ منگل کے روز سات بار مندرجہ ذیل منتر کو پڑھے اور پھر جس کو تابعدار کرنا ہو پھونک مار دے فوراً تابعدار ہو جائے گا لیکن یہ منتر کسی برے خیال کے لیے نہ کیا جائے۔ ورنہ اثر نہ کرے گا۔

محبت کیلئے اکسیر منتر

منتر:۔ ادم ادم دم ہری ہری ہری ای ای ای سواہا۔

سادھن ودھی: پورنماشی کی آدھی رات کو عامل کو چاہیے کہ کسی جنگل میں چلا جائے اور وہاں سے آک کا پودا ڈھونڈے جب پودا مل جائے تو اس کی ٹہنی چاقو سے کاٹ لے اور ہر روز متواتر صبح سویرے بستر سے اٹھ کر ضروری حاجات سے فارغ ہو کر مندرجہ بالا منتر کو کسی تنہا جگہ میں پڑھے اور اس کا جپ تقریباً ایک ہزار کرے۔ اسی طرح یہ عمل یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کسی سے کوئی بات نہ کی جائے اور نہ دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا جائے اور نہ ہی ایک ہفتہ تک اپنی استری سے بھوگ کرے۔ مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ایک ہفتہ گزر جائے تو اس لکڑی کو باریک پیس لیا جائے تو اسے احتیاط سے رکھ چھوڑیں اور جب کبھی ضرورت ہو یعنی کسی کو اپنی محبت میں گرفتار کرنا ہو تو وہ پسی ہوئی لکڑی کی ایک چٹکی بھر لے کر مٹھائی میں مطلوب کو کھلا دی جائے تو تمام عمر تک آپ کا فرمانبردار بن جائے گا لیکن یاد رہے کہ یہ منتر کسی برے کام کے خیال سے نہ کیا جائے اور نہ اس نیت سے یہ منتر کبھی سدھ ہو سکتا ہے۔ مگر ہاں اگر ضرورت پڑے کہ کہیں میاں بیوی کا تکرار ہو جائے تو ان میں محبت کرانا منظور ہو تو یہ عمل کیا جاوے۔

دشمن کے دل کو گھبرا دینے کا طریقہ

اتوار یا منگل کے دن گھگو کا سر لائیں اور اسے باریک پیسا جائے پھر دشمن کی پیشانی پر اس کو ڈال دیں۔ اسی وقت اس کا دل اچاٹ ہو جائے گا اور گھبرا بھی جاوے گا۔

دشمن کو پاگل بنانے کا منتر

اتوار کے دن کوے کو سیدھے بازو کے پہ لاؤ۔ اور گیدڑ کی دم لا کر دونوں کو گوگل کی دھونی دیویں۔ پھر انہیں دشمن کی چارپائی کے نیچے رکھ دیں جب دشمن اس چارپائی پر لیٹے گا دیوانہ ہو جائے گا اور پاگل ہو گا۔

دیگر

اتوار یا منگل کے روز گھگو کی داڑھ لیموں کی لکڑی بلی کا ناخن۔ چاول کرگھٹ کی ہڈی۔ پہلے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کریں۔ پھر انھیں دھتورے کے عرق میں پیسیں۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاوے اور اس کے بعد اس کا پوڈر بنا کر دشمن کے گھر میں ڈال دیں۔ اس وقت سے وحشت ہو جائے گی۔

دیگر اتوار یا منگل کے روز گھگو کے پر پر منتر ذیل ۱۰۸ بار پڑھے اور پھر اس دشمن کے گھر ڈال دیا جائے۔ اس وقت اس کا دل اچاٹ ہو جائے گا۔

منتر حسب ذیل ہے۔

منتر:۔ پردیش الو کے گرہ پشیان کل سواہا۔

بذریعہ منتر دشمن کو دیوانہ بنانا

اتوار یا منگل کے روز گھگو اور کالے کوے کے پر لائیں اور دونوں کو یکجا اکٹھا کر کے آگ میں جلانا شروع کر دیں۔ اور جو خاک اس سے بنے۔ اس پر مندرجہ ذیل منتر ۱۰۸ دفعہ پڑھیں۔ پھر یہ راکھ احتیاط سے رکھ لیں۔ پس جس وقت یہ خاک ایک چٹکی بھر کر جس کے سر پر ڈالی جاوے گی۔ اسی وقت وہ دیوانہ ہو جائے گا۔ وہ منتر حسب ذیل ہے۔

منتر:۔ اوم نمو نو وی یا پتی یا امو کن اچاٹ لا بھٹ سواہا۔

دشمن کا پیشاب بند کرنا

کسی اتوار کے دن ایک چھچھوندر کا شکار کرو۔ اور اس کی کھال اتار دو۔ پھر جہاں دشمن نے پیشاب کیا ہو۔ وہاں کی مٹی لے کر اس کھال میں ڈال دو۔ اب اسے کسی اونچی جگہ پر لٹکا دیا جاوے تو دشمن کا پیشاب بند ہو جائے گا۔ اگر اس مٹی کو کھال میں سے نکال لیا جاوے تو دشمن کو پھر پیشاب آنا شروع ہو جائے گا۔

دشمن کو بیمار کرنے کا منتر

سوموار یا منگل وار کے روز مرگھٹ کی راکھ لاؤ اور اس لکڑی کا کوئلہ جو اسی دن بنایا گیا ہو۔ مندرجہ ذیل منتر کو پڑھیں۔ دشمن بیمار ہو جائے گا۔ منتر مندرجہ ذیل ہے

منتر:۔ امو کرے بن بن سواہا۔

دشمن کو بیمار کرنے کا طریقہ

کسی سنیچر یا اتوار کے دن دشمن کے پاؤں کا جوتا لائیں۔ بشرطیکہ جوتا الٹا پڑا ہو۔ اب اسی جوتے کو پانی میں ڈال کر نیچے آگ جلائیں یہاں تک کہ پانی ابلنے لگے۔ پھر کیا ہو گا۔ دشمن اسی وقت بیمار ہو جاوے گا۔ اور بستر مرگ پر لیٹ جائے گا۔

بھوت پریت اور دیوتا دیوی کو سدھ کرنا

بھوت دیکھنے کا طریقہ

منتر:۔ اوم کنکشے نمر۔

گیدڑ کی ایک آنکھ لے کر اس کو باریک پیس کر سرمہ بناوے۔

ترکیب:۔ اس سرمہ کو لگاتے وقت مندرجہ بالا منتر پڑھنا چاہیے۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ بھوتوں کا درشن ہو جائے گا۔ اور ساتھ ہی بڑا بھاری خزانہ حاصل ہو جائے گا۔ اسے بھی آنکھوں میں لگانے سے پہلے یہی پھل ہوتا ہے۔ یعنی بھوتوں کا درشن اور خزانے کا ملنا دونوں کا حاصل کرنے کے واسطے منتر صرف ایک ہی ہے اور اوپر درج کیا جا چکا ہے۔

دوران عمل میں عامل کس حالت میں رہے

تمام عمل کرتے وقت عامل کو مندرجہ ذیل حالت میں رہنا لازمی ہے اول ایک گیسو پویت عورت کے بالوں کا بنا کر پہنے بال اس عورت کے ہوں جو کہ سب لوگوں میں غنی اور مشہور ہو۔ یعنی جس

وقت کوئی اچھی سی عورت مرے تو اس کے بالوں کا گیسو پویت بنا کر پہنے اور ساتھ ہی اس کے قبر کی راکھ کو اپنے جسم پر ملے اور تمام سر منڈوا کر گیسو پویت اور جسم پر راکھ مل کر ننگا رہے اور ایک وہم کی پہنی ضروری ہے۔ جب ایسی حالت بنالے تو بعد ازاں ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل منتر کو پڑھ پڑھ کر ہون کرے۔

منتر:۔ اوم سنکو چائے سواہا۔

جب اس منتر کا جپ ایک سو آٹھ دفعہ کر کے ہون کر لے گا۔ تو وہ تیج دان ہو جائے گا۔ یعنی اس کا جسم بڑھتا جائے گا۔ اور تمام لوگوں میں سے کسی کی بھی طاقت نہ ہو سکے گی کہ وہ اس کے اوپر کسی قسم کی کوئی بات کر سکے۔

لکشمی منتر

منتر:۔ اوم شرین لہریں نکلیں مہالکشمی منتر کے سواہا۔

ترکیب:۔ جب صبح سویرے اٹھے تو رفع حاجت سے فارغ ہو کر اسے لازم ہے کہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے۔ پھر پیپل کے پتے تقریباً ایک لاکھ لے کر دریا کے کنارے بیٹھ جائے۔ اور ان پیپل کے پتوں پر باری باری ایک ایک پر مندرجہ بالا منتر لکھ کر بہادے اور جب اس طرح سے تمام پتے منتر لکھ کر بہادے گا۔ تو اس وقت دیوی سدھ ہو جائے گی۔ اور عامل کو چاہیے کہ جس چیز کی ضرورت ہو دیوی سے مانگ لے۔ اور ساتھ ہی اس کی مرضی کے مطابق بہت سی دولت بھی مل جائے گی۔ اور عامل کو جس وقت ضرورت پڑے۔ دیوی فوراً حاضر ہو جائے گی۔ اس طرح عامل کو بہت سا آرام ملے گا اور زندگی کو آنند سے گذارے گا۔

کسی شے کا بھاؤ معلوم کرنے کا طریقہ

منتر:۔ ہرن شیرین کلین آن لکشمی سواہا۔

ترکیب:۔ جس چیز کا بھاؤ معلوم کرنے کی ضرورت ہووے۔ اس کو لے کر مندرجہ بالا منتر کو پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں باندھ دو۔ اور رات گزر جانے پر پھر اس کو صبح دیکھو۔ اگر اس کا وزن کم

معلوم ہو تو جان لو کہ وہ چیز ضرور مہنگی ہو گی۔ برخلاف اس کے اگر وہ چیز بھاری دکھائی دیوے تو لازمی امر ہو گا کہ وہ چیز سستی ہو گی۔ یہ منتر عام طور پر بیوپاریوں کے حق میں بہت مفید ہے۔ کیونکہ وہ اس کے مطابق اپنے اپنے مال کو نفع سے فروخت کر کے دولت مند ہو سکتے ہیں۔

خواب سدھ کرنیکا منتر

منتر:۔ اوم شرین برین کلین اکٹ چاسنڈے سوپنے کھنے کھنے شبھ اسھنگ اوم پھٹ سواہا۔

ترکیب:۔ اس منتر کا جپ ہر روز باقاعدہ ۱۰۸ دفعہ کرنا لازمی ہے۔

جب اس طرح جپ کرتے کرتے برابر اکیس روز گزر جاویں تو آپ کو خواب کا اصلی مطلب معلوم ہو جاوے گا کہ خواب کا مقصد کیا ہے۔

ہنومان اور بھیروں کو سدھ کرنا

منتر:۔ اوم ست نام آدیش گرو کو اوم پھلا تارا ایشور تارا جہاں ہنومان مار ہنکارا کالی بھیروں کالی رات کالی کیلی حاصل رات کالو کلوا آدھی رات چتو ورت چت کراست مار تیل ہو ہنومنت اوپر حال آؤ سوا گھڑی میں آؤ جاؤ۔ کسی کی کھاٹ روی لاؤ۔ سیدھی لاؤ۔ سوتی کو جگاؤ۔ بیٹھی کو اٹھاؤ چلتی کو بلائے لاؤ ہو ہنومنت دیر ہمارے کام میں ڈھیل کرو گے تو سدا ایشور کی دہائی ماتا انجنی کی دہائی۔ سیدھا پاؤں دھرو گے تو بتیس دھار دودھ کو حرام کرو گے۔ میری بھگتی گرو کی شکتی چلو منتر ایشور واج۔

ترکیب:۔ اس منتر کو ہر روز قبرستان میں پڑھا کرو اور اتوار کے دن سوا پاؤ کی کڑاہی کر کے بھیروں کو بھوگ لگاؤ اور منگلوار کے دن ہنومان جی کا برت رکھو اور شام کے وقت طریقہ کے مطابق کے دن بھوگ لگاؤ۔ اور بعد ازاں آپ بھوجن کرو۔ تمام دن کوئی چیز نہ کھاؤ۔ اور ہر وقت اپنے دل میں ہنومان جی کا خیال رکھو اور اوپر لکھے ہوئے منتر کو جپ باقاعدہ کرتے رہا کرو اس طرح ہنومان جی اور بھیروں سدھ ہو جاویں گے اور جو کام تم چاہو گے اس وقت فوراً اس کام کو سرانجام دیں گے۔

گنیش جی کو سدھ کرنے کا منتر

منتر: اور ہر پن کلین یون دیر در گنیشے وہ وہ او تو شنگ مم دش مانے اوم ہرین پھٹ سواہا۔

ترکیب: صبح سویرے اٹھو اور حاجات ضروری سے فارغ ہو کر اس کا منتر وچار اپنے من میں قائم رکھو۔ جپ کرتے وقت انجنی کی مالا اور سرخ رنگ کے چندن کا تلک ماتھے پر لگاؤ۔ اور پھر گنیش جی کی طرف ہو جاوے تو اس وقت اس منتر کا 11 ہزار جپ کرو پھر تمہیں ظاہر ہو کر درشن دیوے گی اور اس کے بعد گنیش جی کو پانچ پانی سے اشنان کرائے اور 1100 موتی دے اور اس کے بعد ایک مالا کا جپ اور کیا جائے تو گنیش جی خوش ہو کر ردھی سدھی دیں گے اور جب گنیش درشن دیویں تو اس وقت عامل کو لازمی ہوگا کہ جس چیز کی ضرورت محسوس کرے مانگ لیوے۔ اس وقت فوراً موجود ہو جاوے گی اور ہر ایک بات منظور ہوگی۔

دیوی سدھ کرنے کا منتر

منتر:۔ اوم کار مکھے دواچرلے اوم ہوں چنکے جے جے سواہا۔

ترکیب: پہلے اس منتر کا 108 دفعہ جپ کرو اور بعد جپ کرنے کے جو اچھا کھانا آپ کو پسند ہووے وہ وٹ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر بھوگ لگائے۔ اس طرح متواتر ایک ماہ کرنے سے سدھ ہو اور ظاہرا درشن دیوے گی۔ یعنی ظاہر ہو کر وہ کھانا کھا لیوے گی تم چاہو وہ دے کر ہمیشہ ہر روز تمہارے پاس آیا کرے گی اور ماضی حال مستقبل تینوں زمانوں میں جو رات ہونے والی یا نہ ہونے والی ہو بتا دے گی۔ جس سے یہ تصویر پہاڑوں کو جلا سکتی ہے۔ باوجود اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں یعنی جس چیز کی ضرورت ہو فوراً لا کر دیتی ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہو اس کا پتہ دیتی ہے جو عامل اس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اور اس پر قابو پا سکتا ہے۔

مرگی کا انوکھا علاج

منتر:۔ اوم اندرر کھیہ برہم رکھیہ سواہا۔

ترکیب: اس منتر کو پڑھتے ہوئے دیئے کے تیل کو سات دفعہ مندر و اور اب یہ مندرا ہوا تیل مرگی کے مریض کے جسم پر ملو اور اچھی طرح مالش کرو۔ جھٹ پٹ مرگی دور ہو جاوے گی اور تا عمر مرگی پاس آنے کی جرأت نہ کر سکے گی۔

رکت کملا دیوی کا منتر

منتر:۔ اوم رین کت کھیلے مہا دیوی مزنک متھاپے تیا چالیہ میرو تان کیا نیلے دست ہوں ہوں۔

ترکیب: صبح سویرے حاجات ضروری سے فارغ ہو کر مندرجہ بالا منتر کا جپ ایک بار کرو اور یہ جپ باقاعدہ ہر روز ایک بار تین ماہ تک کرتے رہو۔ اس سے دیوی سدھ ہو جاوے اس سے سدھ ہونے سے سب باتیں چلتی رہیں۔

شری ہنومان کو سدھ کرنے کا طریقہ

منتر:۔ اوم جیوتی سروپ میرا رام سول کہیں ہنومان کیرا ابھرو ماتا انجنی پون کا پوت مہا وشنو گرو رجنگو زور گا باٹھ گنگا گیتا تیری بجلی کرسنکاوک پوجا سورج منتر۔

ترکیب: گوری گائے کا دودھ حسب ضرورت گوگل گولا 2 عدد دوب کا پور 1 عدد ستیلا پیسہ بھر ہنومان کے سات نام ہیں۔ ہر نام پر تیل لگایا جاوے وہ تیل آ جاوے اسی طرح اس کا نام ہنومان درشن دیتا ہے۔ اگر ماتھے پر تیل لگایا جائے تو اسی قسم کا والا ہنومان درشن دے جس جگہ تیل لگاؤ گے اسی نام کے قسم والا ہنومان درشن دیوے۔ ہنومان کی پوجا اسی طرح کی جاتی ہے حسب حیثیت روٹ لنگوٹ بھجیا بڑا سب طرح کے کھانے تیار کر کے ہنومان کی پوجا کرو دروازے کھلے رکھو اور اکیلے بیٹھو اس سے ہنومان سدھ ہو جائے گا اور جو بھی مشکل سے مشکل کام کروانا چاہو اس سے کروا سکتے ہو بلکہ جس طرح سے وہ چاہو کرنے کو تیار ہوگا۔

ہنومان جی کے ظاہر درشن کرنے کا منتر

منتر:۔ اوم نمو ہنومنت دیر کمپ دھرتج شریر مار مار ہنومنت ویر ہاتھی سندھ تج چڑھا ہاتھی چڑھتے ہنومنت کھیلتا جو آوے مار کرتا جو پھر آوے وہ پڑتا آدمی شکتی کا تلک کرو تمیں تھیوں نیوں اش کروں دیش ہنومنت تیرا روپ کھنڈ گوگل راکھ دھوپ آسن بھدن کروں درجھ دشتی باندھ دے موٹی ہیرا ویری تیری بیکھ بھیجا بھوڑ کلیجہ دیکھ اینٹ نسار پلنٹ مار کھور مار گھنمسٹ بارہنگ مار بچھاڑ مار مار دیگ مار مار مار نہ مارے تو ماتا انجنی کے پتر پاؤں دھرے سواہا۔

ترکیب: پہلے ہنومان جی کی ایک مورتی لو۔ اوپر لکھے ہوئے منتر کو 108 دفعہ پڑھو پھر اس کے آگے سوا سیر کا روٹ دھرو بعد میں کسی کنواری لڑکی کا سوت لے کر ہنومان جی کو پہناؤ اور اکیل بڑا پان بھی آگے رکھو اس کے بعد پھر 38 بار منتر کا جپ کرو جپ کر چکنے کے بعد ناریل کے دو گولے چڑھا کر اپنی جگہ پر آ جاؤ اور جپ 21 دن کرتے رہو اور ساتھ ہی منگلوار کا برت رکھو اور ہنومان کی پوجا کے مندر یا کسی پوتر جگہ یا کسی اعلیٰ درخت مثلاً نیم یا پاٹ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر کرو۔ جب اکیسواں دن ہو تو اس وقت آڑو تیرتھ کا جل گھی گڑ اور تلوں کو ملا کر ایک لڈو بناؤ اور پانچ اناج خیرات کرو۔ اس سے ہنومان جی خوش ہو کر ظاہر درشن دیں گے اور اس وقت جس چیز کی ضرورت ہو مانگ لو اور حال کی دھیر رکھنا ڈرنا نہیں چاہیے۔

دشمن کو تکلیف پہنچانے کا منتر

منتر:۔ اونگ ہوں ہوں کرو انگ میں کار سکھ سکھی کردی دا اروڑ نادوا جھنکاں تیلس کروڑ دیوتا کرنت خلقی نہیں بھو دیو نہیں لوگ سنتی ہاتھ کٹار گنی ملی موہ کی السی پتر پہنچ کرب پاتا دھرو دھر مار نرسنگھ دیوتا نرسنگھ دہنان کا یارو کا لکھیا کی کوٹ آ گیا اوم ہرین برین کلین کلین ہوں ہوں جھوں پھٹ سواہا۔

ترکیب: اس منتر کو اپنی جوتی کے نیچے تلے پر رکھو اور دشمن کی مورتی بنا کر اپنے سامنے کھڑا کرکے اس مورتی پر دشمن کا نام لے کر اس پر جوتیاں پڑتی ہوں گی اور جب تک یہ عمل جاری رکھو گے

تب تک دشمن کے سر پر بھی جوتیاں پڑتی رہیں گی اور ساتھ ہی دشمن کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس کو کون جوتیاں لگا رہا ہے حالانکہ آپ کسی دور مقام پر بیٹھے ہوئے یہ کام کر رہے ہوں گے۔

طلسماتی دھوپ تیار کرنا

منتر:۔ اوم شری کھنڈ کلاس شری کا بان ہنو نار سنگھ ہنکاریاں کہاں گئی واکری، چھوہارا جائفل تری پوجا ہے ہمارا منتر سدھ کردے شبد سانچا پنڈ کانچا منتر ایشور واچ

ترکیب:۔ نرسنگھ کی ایک مورتی بناؤ۔ اور اسکی پوجا وغیرہ کر کے اس کے منہ کے آگے گوگل اور لوبان کا دھوپ دیوے اور مندرجہ بالا منتر کو ۱۰۸ دفعہ پڑھو اور اس طرح سے جپ کرتے ہوئے ۲۱ دن برابر ہو جائیں تو اس دھوپ کو جس جگہ پر لگاؤ گے تو جس عضو پر لگایا جائے گا۔ وہ عضو مصیبت میں پڑ جائے گا حتیٰ کہ جس چیز یا جس جگہ پر لگایا جائے گا وہ اس جگہ کو کھا جائے گا۔

ہنومان جی کے ذریعہ بھوتوں کو قابو میں لانا

منتر:۔ اوم ہنومانا بوشار گنجا تا گھور نتا تلسی جاپ جیتا سوا سیر کا روٹ پہلی جیتو رسوا سات پانی کا پیڑا۔ سات کو میں دوڑ جاو رتکی سنکھنی بھوت پریت دیودانو کو پکڑ کر باندھ کر لاؤ نہ لاؤ گے تو ماتا کا دودھ پیا حرام کرو گے سیدوا سانچا۔

ترکیب:۔ منگلور کو ہنومان جی کا برت رکھو ایک روٹ پان کا بیڑا اور جینو چڑھا کر دھوپ وغیرہ سے اسکی پوجا کرو اور ۱۰۸ دفعہ مندرجہ بالا منتر کا جپ کرو یہ عمل اسطرح تین منگل تک متواتر کرو اسطرح کرنے سے ہنومان تمام بھوت پریت کو تمہارے بس میں کر دیگا اور تم اپنی خواہش کے مطابق جو کام چاہوں ان سے کرا لو گے اگر وہ تمہارا حکم بجالانے میں کوتاہی یا انکار کریں تو فوراً ہنومان کو یاد کر کے پوری پوری مراد لو۔

ہنومان جی کا منتر

منتر:۔ اوم نمو آدیش کرو گا اوم رنگہ رنگہ رنگہ رنگہ رنگہ رنگہ ہوں پوں بنڈتوی سوہنگ سوہنگ سوہنگ سوہنگ سوائیں چلتہ چلتہ چلتہ چلتہ چلتہ چلتہ چٹ پٹ پاتالی سواہا پھٹنہ پھٹنہ پھٹنہ پھٹنہ پھٹنہ پھٹنہ کوڈت اتھا چلی ویر کلا نکتہ۔

ترکیب:۔ اس منتر کا جپ کرتے وقت گوگل تیل سندھور اور لنگوٹ کو آگے رکھتے ہوئے پرارتھنا کرو پوجا اپنی کیجئے جہاں چلاؤں۔ ہتاں چلو کائنٹ امیر دھوتی گرجنت آدیگھ ہزار ہزار من کے ہلا بر سادتی چلو نگر پودھا مارتے چلو درخت اکھاڑتے چلو دشمن کو پامال کرتے چلو مشکل بھوت دانوں پکڑتے چلو شد سانپچاپڈ کا جا چلو منتر ایشور دواج داچار سو چار برہم چاد شنو سوا چار جب اتنی پرارتھنا ہو جائے، تو اس کے بعد وہی مندرجہ بالا نمبر ا کا منتر والا جپ کرو۔ اور جب اتنا کرنا لازمی ہوگا۔ جتنا کہ پرارتھنا سے پہلے کیا جاچکا ہو۔ اس جپ کو تقریباً پچاس ہزار دفعہ کرو اس سے ہنومان جی سدھ ہونگے اور بموجب حکم آپ کے عمل درآمد کرینگے۔

بھید معلوم کرنیکا منتر

منتر:۔ اوم ہریں ہریں کلیں سکوں اوم سنو کرن آگھنوں کرن پشاپ چکا من گاوت اناگت ورتمان ارتان کینے ورکرتے کھتے تھیہ مدرادا ناں اگھ، پگھ تینگ دوددواگ دیوی سواہا

ایک طرف اپنا من رکھتے ہوئے جپ کرو۔ اور کرتے وقت ساتھ ہی ہون بھی کرنا چاہیے۔ جب اس منتر کا جپ ایک لاکھ پورا کرو گے تو اسی وقت منتر سدھ ہو جاویگا۔ دیوی ہر ایک بھید کامل خوش ہو کر تم پر اچھی طرح واضح کردے گی۔ اور آپ کو ہر ایک کی بات کا با آسانی پتہ لگا کردے گی۔

کالی دیوی کو سدھ کرنے کا منتر

منتر:۔ اوم کالی کالی مہا کالی دھبہ دیس پھرے منو جی سرو کے مانے باجے تالی برہما کی بیٹی اندر کی سالی ادھی سدھی لیا قرنا تا اٹھ میل سوتی کو جگالاؤ بیٹھی کو اٹھالاؤ میرا ویری تیری بھنگیھ سندری سواہا

سدھ آئی مدآئی دھی سدھی سیان سال آٹھ سال چلے نہیں تو برہما وشنو کی آتی۔

ترکیب:۔ گوگل گھی چاول وگڑ اور تلوں کو آپس میں ملا کر ۲ ہزار ۱۳۱ گولیاں گناؤ۔ ۱۰۱ گولی لے کر ماتا کے آگے ۲۱ دن تک ہون کرو اگر یہ کام کسی اچھی جگہ پر ہوتا ہوگا۔ تو کالی ماتا ضروری سدھ ہو جاویگی اور عامل کی خواہش کے مطابق پھل دیگی اور دوران ہون میں ضروری یاد رہے کہ ہر ایک گولی کے ایک دفعہ مندرجہ بالا منتر پڑھ لیا کریں ایسا نہ کرنا کہ ایک سو گولی کو اکٹھا ہون کر دیا اور جپ کم کردیا بلکہ جتنی دفعہ بھی ہون کرو اتنی منتر کا جپ کرتے جاؤ۔ یہ کالی ماتا بڑی طاقتور ہے۔ اگر یہ سدھ ہو جائے تو عامل کو کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں رہتی اور بڑا آرام حاصل ہوتا ہے۔

گنیش جی کا منتر

منتر:۔ شری گیتی دے مسان جے پھل بانگو دیویں پھل آن سرسندھ ہومن کی چھالیا آن دے پور چل کو بان ہون منت جتی شری گورکھ نام کے لے آؤ۔ اوم نمو کرسکو ہنگ سواہا۔

ترکیب:۔ عامل کو لازمی ہے کہ پوجا شروع کرنے سے پہلے ۱۰۸ لڈو اور اتنے ہی کیر کے پھول مہیا کرے اور سندھو سال جنتر کو عمل کرے تو ان میں ایک ایک لڈو اور ایک ایک انجیر کا پھول چڑھاتا ہے اور ساتھ ہی مندرجہ بالا منتر کا جپ کرتا ہوا کرے اور جب یہ پوجا وغیرہ ختم ہو جائے گی تو ضروری ہے۔ کہ گنیش جی درشن دیویں گے اور حسب خواہش دل کی مراد پوری کریں گی۔

گنیش جی کو سدھ کرنا

منتر:۔ اوم نمو بہت مکھائے لیو دہائے اور چنٹ مہا تمغے کرانگ کرینگ ہوانگ بے بے نور چشت سواہا۔

سادھن ودھی: ایک نیم کی لکڑی لو اس کی ایک انگل بھر کے برابر گنیش جی کی مورتی بناؤ اس کی پوجا دھوپ دیپ سے کرو پھر اس مورتی کے ساتھ بیٹھ جاؤ اور ماہ کاتک کی کرشن پکھ کی اشٹمی سے لے کر اماوس تک ہر روز متواتر پانچ سو جپ کرتے رہا کرو جب اس طرح عمل ہو جائے اور آخری دن رہ جائے تو اوپر لکھے ہوئے منتر کے ذریعہ سے ہون کرو۔ بس تمہارا منتر سادھ ہو جاوے گا اور

گنیش جی بس میں ہو جاویں گے۔ اور جو چیز مانگو گے وہی لا کر دیں گے اور کسی پرسم کی حیل وحجت نہ کریں گے۔

منتر: اوم مم کرینگ سادھیہ سادھیہ اوم شرینگ ہرینگ او مات گیشیائے گج دفعائے امرت کپولائے مم ہنور گھٹ لاؤ بھائے رومی تیجسیائے پدماسنائے کہ ایہی ایہی مم مندروا گھٹ پار لکھی دیوی دیہی نومیہ دھارنگ برخاسدھے سردزم ہینگ کرو کرو شری پتاسی گنیشائے سواہا۔

شری گنیش جی کا منتر

منتر:۔ اوم کن روجی پتی کرنا دھی پتی دے سماں جو میں مانگتے ہے آن پیچ للرمہ سندھور بھر آں آن انند پورند وہتی بھان بھوں بھنت باکیں روسیارے نواک چھولے ہاتھی جیو ترس رہے مشوااماں ساتھ کری جاؤ تو میٹھی کرے منقولہ ہے۔ صرف فرق اتنا ہی ہے کہ اس کی پوجا صرف 21 دن کی جاتی ہے اور جب 21 دن پورے ہو جاتے ہیں تو ظاہراً گنیش جی درشن دیتے ہی اور روحی سدھی دے کر کرتے ہیں۔ اس سماں پر عمل کرنے والے کو ضروری ہے کہ وہ منت سادھواں کی بھی سیوا تہہ دل سے کرے کیونکہ ایسا کرنے سے گنیش جی بہت پرسن ہوتے ہیں اور جو شے مانگو ہر وقت دینے کو تیار رہتے ہیں جس وقت چاہو درشن کر سکتے ہو اور اپنے ہر ایک کام کو بخوبی سرانجام کر سکتے ہو۔

چوبیس سدھیوں کا حال

انیما: جس آدمی کو یہ سدھی حاصل ہو جاوے اپنے جسم کو اپنی مرضی کے مطابق چھوٹا بڑا کر سکتا ہے۔

لگھیما: اس سدھی سے اپنے جسم کو جب چاہیں ہلکا کر سکتے ہیں اور آسمان پر پرندوں کی طرح ہوا میں اڑ سکتے ہیں اور ہر ایک کام بخوبی سرانجام کر اسکتے ہیں۔

مہما: جب یہ سدھی حاصل ہو جاتی ہے تو اس وقت آدمی جب چاہے اپنے جسم کو بڑھا سکتا ہے۔

پراپتی: اس کے مل جانے سے جس چیز کی ضرورت ہو جو خواہش دل میں ہو وہ پوری ہو جاتی ہے غرض یہ کہ اگر یہ خواہش ہو کر زمین پر بیٹھے بٹھائے چاند کو ہاتھ لگا دیا۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔

اس سدھی کے حاصل ہو جانے پر آدمی جب چاہے اس میں داخل ہو سکتا ہے اور کسی قسم کی رکاوٹ یا تکلیف نہیں ہونے پاتی۔

وشتو: اس سدھی کو حاصل کرنے والا زمین کے تمام بھوتوں اور گھونگٹ پر اپنے اختیارات جما سکتا ہے۔

اشتو: بھوتک پدارتھوں اور ان کی سیلا کرنے کی طاقت ہو جاتی ہے۔

منوجا: اس سدھی کے حاصل ہو جانے سے آدمی جہاں چاہے اپنی مرضی سے جا سکتا ہے اور اپنی مرضی سے جہاں چاہے چلا جائے۔

ہتومکت: اس سدھی کے مل جانے سے آدمی جہاں چاہے اپنی موت کو لے آوے یا پرانی چھوڑ دے۔

الورنگی: اس سدھی کے حاصل ہونے پر جسم کو گرمی اور سردی بالکل اثر نہیں کر سکتی۔

پرکایا پردیش: اس سے انسان ایسا کر سکتا ہے کہ اگر وہ چاہے کہ ایک مردہ پڑا ہے تو اس کے جسم میں جان ڈال سکتا ہے اور بعد میں آپ مردہ ہو جاتا ہے یعنی مطلب یہ کہ اپنی روح کو دوسرے کے جسم میں داخل کر سکتا ہے۔

سوریہ وشتو: اس سدھی کے مل جانے سے عامل سورج کو اپنے بس میں کر سکتا ہے اور حسب خواہش جو کام سورج سے چاہے۔

جل وشتو: اس سے عامل پانی پر ایک طرح کا قابو پا سکتا ہے اگر وہ آٹھوں پہر اس میں رہے تو بالکل نہیں ڈوبتا۔

دور شٹی: اس سدھی کے حاصل ہونے سے عامل جتنی دور تک چاہے دیکھ سکتا ہے۔

دور شرونی: اس سدھی کے حاصل ہونے سے آدمی کو اتنی دور تک آواز سنائی دے سکتی ہے جتنی کہ عام لوگ اتنی دور پر سے اچھی طرح سے نہیں سن سکتے۔

کامہگ مورنا: اس سدھی کو مل جانے سے عامل جس کسی چیز کی خواہش کرے حسب خواہش

سامان پورا ہو جاتا ہے۔

اپرتال گئی: اس سدھی کو حاصل کرنے سے عامل جس کسی چیز کی خواہش کرے جاسکتا ہے کی جس کی روک ٹوک نہیں ہوتی۔

دیوتا سروپ: اس سدھی کے حاصل ہونے پر عامل تیس کروڑ دیوتاؤں کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ غرض یہ کہ جس دیوتا کا روپ دھارنا چاہے دھار سکتا ہے۔

سیلی سدھی: اس کے حاصل ہونے سے عامل تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے چکر میں پھر آوے گا۔

ہرتا سدھی: اس کے حاصل ہونے سے عامل کبھی کسی سے ہار نہیں سکتا۔ خواہ مقابلہ میں کوئی طاقتور جوان ہی کیوں نہ ہو۔

ترکلا: اس سدھی کے حاصل ہونے پر عامل ماضی حال و مستقبل تینوں زمانوں کے حالات سے آگاہ ہو سکتا ہے۔

اگنی وشیہ: اس سدھی کے حاصل ہو جانے پر عامل کو آگ بکھنی نقصان نہیں دے سکتی۔ خواہ آگ میں ہاتھ کیوں نہ ڈال دے۔

شید سدھی: اس سدھی کے حاصل کرنے سے عامل جو بات دل سے کہے سچ ہو جاتی ہے کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتی کہ یہ چوبیس سدھیاں گورو گورکھ ناتھ جی نے کہی تھیں ان تمام سدھیوں کو حاصل کرنے والے کو لازم ہے کہ تمام نشے والی چیزوں کو بالکل ترک کر دے گوشت وغیرہ اشیاء سے پرہیز کرے اور کسی قسم کی کوئی فکر نہ کرے اور وہ آدمی جن کی شادی ہو چکی ہے ان کے واسطے حاصل کرنا بڑا مشکل امر ہے کیونکہ اس کو حاصل کرنے میں یہ ضروری شرط ہے کہ عامل کسی کی کوئی فکر اپنے دل میں نہ رکھے لیکن شادی شدہ اصحاب کو اپنے بال بچوں اور بیوی وغیرہ کا فکر ضرور رہتا ہے۔

ان پورن بج منتر

منتر: ان پورنی ان پورنے اندر بونے پانی ودھی سدھی تو گنیش پورے تدھی پر بھوائی ایشوری بھنڈار بھر بیشور سیتل سنتوش کی ڈمی تین یوگ یوئی آؤ سدھو جیوتی سب کوئی ستیا ماتا کی سوئی جنم نہ نکالی۔ سوائی چتا منتر مہا منتر اوم کمر پھکت سواہا اوم اجیہا جتیا آکے سواہا اوم سری سرسو ہو تگے سواہا۔

ترکیب: منگل کے دن کسی سات گاؤں کے ایک گھر سے اناج لے کر پھر اس کو الٹی چکی میں پیسو اور پینے کے بعد ایک روٹ بنا کر ہنومان جی کی پوجا کرو اور ساتھ ہی اس منتر مندرجہ بالا کا جپ کرو۔ اس طرح سے متواتر چھ منگل تک ایسا کرو اور ایسا کر چکنے کے بعد ساتویں منگل کو ایسا طریقہ کرو کہ سوا دس انگلی کی لمبی مورتی بنا کر اس کی پوجا شروع کرو بعد ازاں اس کو بھنڈار میں رکھو یعنی روٹیوں میں رکھو تو بھنڈار اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر تم دس آدمیوں کے کھانے کیلئے روٹی سہو گے اور اگر دس کی بجائے سو بھی آ جائیں تو یہ بھنڈار ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔

سفید آک لانے کا منتر

منتر: میگ نورنگ گھتے پر جہا میگ تو انگ ورکھ کہتیا تین تو انگ کھان پشامی مم کاریہ کرو جھو۔ 2۔ کدھیر نج رکھیں کھیتیا اتیری پاٹھ کا اوم اوم شلا تندست درانگ جیرا شونیارک مدھریت اوم شویت ورکھ مانسی سواہا۔

ترکیب: دیوالی کے روز نہا کر اور پاک صاف ہو کر رات کے وقت مشرق کی طرف منہ کر کے بالکل ننگے ہو کر سفید آک کے پاس بیٹھ جاؤ اول حصہ کے منتر کو صاف تین دفعہ پڑھو اور پھر خبر کی کمیل سے کھودو۔ اس کے بعد اوم اوم وغیرہ کے منتر کو ایک سو ساٹھ دفعہ جپ کر کے سفید آک کو اکھاڑ و جب اکھاڑ چکو تو اس وقت شوت ورکھ وغیرہ منتر تین ہزار جپ کرو اور جپ کرنے کے بعد اس کو اپنے گھر لے آؤ۔

چنتا منی کو سدھ کرنے کا طریقہ

منتر:۔مم کا رینگ سادھے اوم شریں مہریں کیں ہون انا ہت گنیشائے قوی تحرائے گج ورتائے امرت کیولائے مم منورا کھت لابھ درواے ردھی سدھی چتیائے پتاشائے ابھی ابھی منواکھر پورے پورے سکھی دیہی ترتیمہ ترتیہ ترتیہ دھادھا پر چار مد ہے سر د ترم جیں کرو کرو شری چنتا منی گنیشائے سواہا۔شتحیر بھونی گنیشالے کرتے وسانتی ہمو مین سدھیر بھوتی۔

ترکیب:۔صبح سویرے اٹھ کر اور ضروری حاجات سے فارغ ہو کر گنیش جی کی مورتی کو اپنے آگے رکھ کر مندرجہ بالا منتر کا ایک لاکھ جپ کرو اور اس جپ میں سے دسواں حصہ ہون کرو۔اگر جپ باقاعدہ تن دیہی سے کیا جاویگا۔تو چنتامی سدھ ہو جاوے گی۔اور ور دوے گی۔

راجہ کو قابو میں لانا

سفید آک سرخ چندن اور گوروچن کو ملا کر راجہ کے ماتھے پر ٹیکہ لگاؤ۔اس سے راجہ تمہارے قابو میں ہو جائیگا۔اور کسی کی بات پر دھیان نہیں دے گا۔لیکن تمہارے کہنے پر سب کام کرے گا۔اور جو بھی بات آپ کہیں گے اس کو کرنے میں بالکل ہٹ نہیں کرے گا اگر تم کو دولت اور عزت کی ضرورت ہو تو بھی آپ کو راجہ سے مل جائے گی۔غرضیکہ راجہ آپ کی ہر طرح سے مدد امداد کرنے کو تیار ہوگا۔ یہ شرط بھی ضروری ہے کہ مندرجہ عمل پورے نیک دل اور پاک خیالات کو مدنظر رکھ کر کیا جائے۔

عورت کو قابو میں لانا

سفید آک کنکم اور سرخ چندن تینوں چیز ونکو برابر وزن لیکر ٹکیہ بناؤ اور جس عورت کو قابو میں کرنا ہو اپنے ماتھے پر اس کا لیپ کرو۔وہ عورت آپ کے قابو میں آجاوے گی۔بشرطیکہ لیپ ماتھے پر احتیاط اور صفائی سے کیا جاوے۔

رات کے وقت عورت کو پاس بلانا

سفید آک، گوروچن، دنتی پیلی۔سرخ ماٹی۔لال جالی ہر ایک چیز کو برابر وزن لے کر باریک پیسو ایسا باریک پیسو کہ اچھا میدے کی مانند بن جاوے۔بعد ازاں تازہ مکھن لیکر سفوف میں حل کرو اور رات کے وقت اس سفوف اور مکھن وغیرہ کو لے کر عضو پر لیپ کرو۔اسی وقت عورت آپ کے پاس آجاوے گی۔

نوٹ:۔مکھن بھینس کا ہونا چاہئے۔

راجہ کو اپنی طرف کرنے کا منتر

منتر:۔اوم لمو یوبی بھدرائے۔اتشراک اٹل پل پراکر ماد کلا سیائے اوم اور دھ گنبشائے کر پکائی ماتھے چھاتی وشت ورجن چھیدے چھیدے ورجن سنگ ھیگ کرو کرو شتر وفاتنگ کھنگ بندھے سواہا۔

ترکیب:۔راجہ کے سامنے کھڑا ہونے سے پیشتر مندرجہ بالا منتر کا دس ہزار دفعہ جپ کرو۔اور جب پیش بھی ہو تو تب اس منتر کا جپ کرتے ہوئے حاضر ہو۔جس سے آپ کی طاقت اور دلیری بڑھ جائے گی۔اور راجہ ہر کام کی نسبت اس کی طرف داری کرے گا جسے لوگ دیکھ کر حیران ہو جائیں گے۔

خواب کی برائی کو دور کرنا

منتر:۔اوم نموآس اوم بھور و کورا دونوں بھائی نیک سواہا۔نیک ستو بھائی سو ہو پھل پھول نیچے پائی پچھیا پھرے تو ستارام جی کی واچا پھرے۔

ترکیب:۔جب خواب سے بیدار ہو جاؤ۔اسی وقت مندرجہ بالا منتر کا سات بار جپ کرو تو خواب میں جو بری باتیں دکھائی دیتی تھیں دور ہو جائیں گی اور نیز ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جو برے خیالات تمام دن دل میں چکر لگاتے رہتے ہیں اس منتر کا جپ کرنے سے دور ہو جاتے ہیں اور

بعض دیکھا گیا ہے کہ جورات کو خواب کی حالت میں زور زور سے پکارنے لگ جاتے ہیں کہ جس سے آس پاس کے تمام لوگ ڈر کے مارے جاگ اٹھتے ہیں، ان کو لازم ہے کہ اس منتر کو سوتے وقت سات دفعہ پڑھ لیا کریں تا کہ یہ حالت نہ ہونے پائے۔

باغبان سے انتقام لینے کا طریقہ

منتر:۔ اوم ویروت دائی داڈائے نیومیٹ دے گیا جھاڑا پھول ٹکڑے پھل کیڑا پڑے نہیں منوست لی آنا۔

ترکیب:۔ اس منتر کا جپ کرتے وقت سات کنکری لے کر سات دفعہ منتر کے ساتھ اس باغ میں پھینک دو جس باغبان سے آپ کو انتقام لینے کی خواہش ہو ایسا کرنے سے باغ کے تمام درختوں کے پھل پھول خراب ہو جاتے ہیں۔ اور باغبان کو بہت بڑا بھاری نقصان پڑتا ہے۔

پریوگ

ہدایت:۔ اچھے آدمیوں کو لازم ہے کہ ایسی اعلیٰ دو یا بڑے کام کرنے والی چوری، عیاری، جوابازی اور پرماتما کی بھگتی سے منکر اور چغل خور وغیرہ کو نہ دی جائے جو اپنے ماتا پتا کے تابعدار پرماتما کے ماننے والے اور اسکی بھگتی کرنیوالے وغیرہ وغیرہ ہوں۔ کیونکہ اس کے برخلاف خراب اور برے آدمیوں کو ہدایت کی گئی۔ تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ اس لئے ہدایت کرنے والے کو لازم ہے کہ ایسا کرنے سے پرہیز کرے۔ اگر عامل اپنے بھلے کی خواہش چاہتا ہے۔ تو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو ہدایت کرے جو کہ علم جانتے ہیں۔ اور خدا کی پوری پوری بھگتی اور پریم رکھے والے ہوں جو آدمی یہ منتر نہ جانتا ہو وہ کچھ نہیں کرسکتا۔ اور یہ منتر جو جانتے ہوں۔ کبھی بھی بے فائدہ نہیں جاتا۔ خواہ زمین اپنی گردش کو چھوڑ دے یا سورج کا مشرق سے طلوع ہونا بند ہو جائے۔ پانی چلنا ٹھہر جائے۔ لیکن یہ منتر عمل کئے بغیر نہیں رہتا۔ ضرور بہ ضرور اس سے فائدہ ہوگا۔

جیسے کہ یہ قاعدہ ہے کہ آگ جلا دیتی ہے۔ اسی طرح اس ہدایت کے جاننے والے کے

دشمن تباہ ہو جائیں گے۔ اور ان کو کسی قسم کا فکر نہ رہے گا۔ اور اس منتر کا سدھ کرنا سوائے حوصلے والے آدمی کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ اسکی سدھی کرنے والا دنیا میں اپنی زندگی بڑے آرام سے بسر کرسکتا ہیں۔ اور جس چیز کی خواہش کرے وہی میسر ہو جاتی ہے۔ اور جو چاہے دنیا میں کرسکتا ہے۔

لیکن عامل کو مندرجہ ذیل باتوں کا پرہیز ہونا ضروری ہے۔

۱۔ اپنے روح میں برے خیالات کو جگہ نہ دیوے۔

۲۔ ہر وقت کی صفائی رکھے۔

۳۔ اور جپ کرے۔

۴۔ بڑے صاف ستھرے کپڑے پہن کر منتروں کا جپ بذریعہ ہون کیا جائے۔ کیونکہ گندے کپڑوں کے ساتھ بھی کئی طرح کے نقصان ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ عامل ہر طرح ہر وقت اپنے دل میں کسی سے نفرت نہ کرے۔ ہر ایک کو ایک جیسا سمجھے اور کسی پر بھی کسی قسم کا غصہ اور گالی وغیرہ نہ دے غرض یہ کہ تمام بات کا خلاصہ ہے کہ عامل کو اپنی زندگی بطور ایک پرہیزگار صوفی کی مانند بنانا چاہیے۔ تا کہ ہر منتر کو سدھ کیا جاسکے۔ تو اس وقت لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کو بے شک بڑے آرام سے بسر کرے۔ اور جب کوئی آدمی اس کے پاس اپنی خواہش لے کر آئے۔ تو اس کی خواہش کو پورا کرے جہاں تک کہ ہر ایک کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے کسی کو برا نہ کہے۔

پریوگ کا حال

اعلیٰ عقل اور دولت حاصل کرنی

منتر:۔ اوم گنیشے نمہ۔

ترکیب:۔ اس منتر کو پڑھتے ہوئے کمہار کے گھر سے مٹی لاؤ۔ اور اس مٹی کو لے کر گنیش جی کی پوجا کرو۔ اگر گنیش جی کی مورتی کے سامنے مندرجہ بالا منتر کا جپ ایک ہزار مرتبہ باقاعدہ سات دن تک کیا جائے تو دل کو بہت راحت اور آرام حاصل ہوگا اگر اس منتر کو برابر ایک ماہ تک جپ کیا جائے تو دولت حاصل ہوتی ہے۔ اور چھ ماہ تک برابر جپ کیا جائے اور پوجا بھی کی جائے تو عزت حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کام ہر طرح سے انجام پاتا ہے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ وغیرہ کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

عقل اور سمرانی حاصل کرنا

منتر:۔ اوم اویس نمہ۔

ترکیب:۔ پہلے دھوپ اور سفید پھول حاصل کرو۔ اور بعد ازاں گنیش جی کی مورتی کو لے کر مندرجہ بالا منتر کا جپ کرتے ہوئے اس کی پوجا کرو۔ خوسبودار چیزوں سے گنیش جی کی جگہ کو خوشبودار بناؤ۔ اور کھانا صاف اور ستھرا کر کے کھاؤ۔ اور بعد ازاں اس منتر کا جپ شروع کرو۔ اور ایک جپ ایک ہفتہ تک متواتر کر چکو گے تو تمہاری عقل اور سمرتی بھر جائے گی اور ساتھ ہی یاداشت بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ عامل کسی بات کو بھول نہیں سکتا اگر جپ زیادہ بار کیا جائے تو عامل کی عزت بہت بڑھ جائے گی۔ اس لئے تمام عمر بہ آسانی بڑے آرام کے ساتھ گذار سکے گا۔

عورت کو پاس بلانا

منتر:۔ اوم کھیون ہرین ہرین اہیر انگ سواہا۔

ترکیب:۔ مندرجہ بالا منتر کا جپ کرتے ہوئے جس عورت کو پاس بلانے کی خواہش کرتے ہو اس کا خیال دل میں رکھ کر جپ کرو۔ جب دس ہزار جپ اس کا کر چکو اس وقت عورت اکیلی جہاں تم کھڑے ہو گے وہاں خود بخود پہنچ جائے گی۔ اور آپ کی مرضی کے مطابق کام کرے گی۔

لیکن خیال کیا جائے کہ جپ سنسان جگہ پر کیا جائے سنسان جگہ کا مطلب ہے کہ کوئی جاتا ہوا اگر یہ جپ کسی اور جگہ کیا جائے تو وہاں تو بہت سی عورتیں آتی جاتی ہیں۔ لیکن اس طرح سے آپ کے دل کو تسلی نہیں ہوتی۔ اس لئے لازم ہے۔ اسی لئے منتر کی سدھی کرنے کے لئے سنسان جگہ میں جپ کرنا چاہیے۔

دوراندیشی حاصل ہو

منتر:۔ اوم ہریں اوم ہوں ہوں ہوں اوم۔

ترکیب:۔ صبح سویرے ضروری حاجات سے فارغ ہو کر پہلے ہون کرو۔ بعد ازاں جپ شروع کرو۔ اس طرح ہر روز جپ کرتے رہو۔ جب تین لاکھ پورا ہو جاوے تو اس وقت عامل گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ آسمان پر اڑ جانے کے لائق ہو جاوے گا۔

آسمان پر سیر کرنے کا طریقہ

منتر: اوم نمر۔

ترکیب: صبح سویرے بستر سے اٹھ کر اور ضروری حاجات سے فارغ ہو کر اس منتر کا جپ کرو اور جپ کرتے وقت ساتھ ہون بھی کرتے چلو۔ جب اس طرح دس لاکھ منتر کا جپ ہو جاوے گا تو اس وقت تمہارے جسم میں اتنی طاقت پیدا ہو جاوے گی کہ آپ آسمان پر اڑنے کے قابل ہو جائیں گے اور ساتھ ہی آپ کے دکھ اور گناہ وغیرہ سب ناش ہو جاویں گے۔

فوج کو شکست دینے کا طریقہ

منتر:۔ اوم ہرین رکھنا تنگ لوہنگ بھیج کلی کی سواہا۔

ترکیب: اس منتر سے دیوی کی پوجا کرنی چاہیے اور تقریباً اس کا جپ کرو یا دوسرے مسنون میں ایک لاکھ جپ کر ایسا کرنے سے آپ میں ایسی طاقت پیدا ہو جاوے گی کہ تم ہزار نوجوانوں کو شکست دے سکو گے اور دشمن کی فوج کو مارنے کا طریقہ بھی عجیب ہے جو کہ سوائے عامل کے کسی اور کو معلوم نہیں ہو سکتا اور جو کوئی اس منتر کا جپ کرے گا وہ اس طریقہ کو بجھ سکے گا۔

کپالتی سدھ کرنے کا منتر

منتر:۔ اوم ہروں ہروں کالی کالی کرانسی ہروں کھیاں کھیں کھول پھٹ۔

ترکیب: جب مندرجہ بالا منتر کا 108 دفعہ جپ کرو اور جپ قبرستان میں کرنا چاہیے جب اس طرح سے رات دن تک یہ عمل کرو تو کپالتی سدھ ہو جاوے گی۔ اور پھر آپ اپنی حسب خواہش جتنی دولت اس کپالتی سے مانگنا چاہو مانگ سکتے ہو۔ لیکن یہ ضروری کرنا پڑے گا کہ جو دولت اس کپالتی سے حاصل کرو گے اس کو کہیں پر دان کر دو یا جس طرح سے ہو سکے خرچ کر ڈالو۔ کیونکہ اگر تم نے اس کو زمین میں گاڑ چھوڑا یا اپنے پاس جمع رکھ دیا تو یہ دولت کسی طرح چلی جاوے گی اور تمہار نہیں رہے گی۔

چور کو اقبال جرم کرانے کا طریقہ

منتر: امام بھینے کالی سواہا کپالتی سواہا اوم ہوں ہریں اکھیں چینگ آنکھی بندھنی ٹھ ٹھ۔

ترکیب: صبح سویرے ضروری حاجات سے فارغ ہو کر ہر روز اس کا جپ دس ہزار تک کرو جب دس ہزار کر چکو گے تو اس منتر کی سدھی ہو جاوے گی جس سے کہ چور کو اقبال جرم کرایا جائے گا۔ اقبال جرم کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑی مٹی لے کر مندرجہ بالا منتر سے اس مٹی کو مندرا جاتا ہے پھر بعد ازاں چور کے آگے ڈال دی جاتی ہے مگر احتیاط کرنی چاہئے کہ ہر بار منتر پڑھ کر سات دفعہ چور کے

آگے مٹی کو ڈالا جائے۔ ایسا کرنے سے چور میں ایک ایسی حرکت ظاہر ہوگی جس سے کہ وہ خود بخود اقبال جرم کرلے گا۔

شیر سنگھا اور نڈر آدمیوں سے نڈر ہونا

منتر:۔ادم ہرین کھانکھیاں کھیاں کھیں کھیا یادم کریں کھیں کھول کھنگ کھیں کھیں کھر۔

ترکیب: طلوع آفتاب کے وقت کسی دن مندر میں چلے جاؤ اور وہاں جا کر سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ اور مندرجہ بالا جپ شروع کرو۔ جب اس منتر کا دس ہزار جپ ختم کرچکو گے تو منتر کی سدھی ہو جائے گی۔ اور آدمیوں میں بچاؤں وغیرہ سے آپ قطعی بے خوف ہو جاویں گے اور آپ اپنا کام بغیر کسی خطرے کے کرلیا کریں گے۔ جس سے کہ آپ اپنی زندگی اعلیٰ پیمانے پر گزار سکیں گے۔

خواہش کے مطابق سدھ حاصل کرنا

منتر:۔ادم ہریں ہنے تنے ادم ادم ادم سواہا سواہا۔

ترکیب: پانی لے کر اس کو 100 دفعہ سدھ کرو اور بعد ازاں اس کو جس کو کہ چوٹ لگی ہوئی ہو پلا دو فوراً اپنی اصلی حالت میں آجاوے گا اور آدمی ایسا معلوم کرے گا کہ وہ بیہوشی کی حالت میں نہیں تھا۔ اگر کسی اور آدمی کو جو کسی اور طریقہ سے بے ہوش ہو گیا ہو پانی پلا دیں تو وہ بھی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔

چوٹ سے بے ہوش ہوئے کو ہوش میں لانا

منتر: ادم ہنسہ ہنسہ

ترکیب: پانی لے کر اس کو 100 دفعہ مندرو اور بعد ازاں اس کو جس کو کہ چوٹ لگی ہوئی ہو پلا دو۔ فوراً اپنی اصلی حالت میں آجاوے گا اور آدمی ایسا معلوم کرے گا کہ وہ بیہوشی کی حالت میں نہیں تھا۔ اگر کسی اور آدمی کو جو کسی اور طریقہ سے بے ہوش ہو گیا ہو پانی پلا دیں تو وہ بھی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔

ہردلعزیزی حاصل کرنا

منتر:۔ادم رگھوایشوری گھور گھور سکھی چاسنڈے میوادھواکیشی فانگ کھیاں پھٹ سواہا۔

ترکیب: صبح سویرے اٹھ کر ضروری حاجات سے فارغ ہو کر بعد ازاں مندرجہ بالا منتر کا جپ کرو اس سے تمام برائیاں ناش ہو جاویں گی غرض کہ ہر قسم کے دکھ کو دور کرتا ہے منتر کا 108 دفعہ جپ کرنا چاہیے اور ایک سال تک متواتر جپ کیا جاوے تو پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے سب ہضم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پیٹ کی بیماری کا خطرہ نہیں رہتا۔ جب پیٹ میں کسی قسم کی خرابی نہ ہو تو اس سے جسم طاقتور رہے گا اور غذا ہضم کرنے سے دوسرے اعضا بھی اپنا اپنا کام کرتے رہیں گے جس سے کہ آدمی بڑا تندرست ہو جاتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف وغیرہ نہیں رہتی۔ جب تمام دکھ اور بیماریاں دور ہو گئیں اور جسم بھی طاقتور ہو گیا تو خود بخود ہردلعزیزی حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ تندرست آدمی ہر ایک کام کو پورا کر سکتا ہے۔

بھوت ڈاکنی پشاچنی وغیرہ کو دور کرنا

منتر:۔ادم جگرتے زورآکے لہریں ہوں ہراہر پھٹ سواہا ادم نمو بھگوتے اور کہے ہوں پھٹ سواہا۔

ترکیب: اس منتر کا دس ہزار دفعہ جپ کرنے سے تمام بھوت یعنی ڈاکنی پشاچنی وغیرہ دور چلے جاتے ہیں اور جو آدمی ان بھوتوں سے جکڑا ہوا ہو اس کو اگر پاس بٹھا کر مندرجہ بالا منتر کا جپ کریں تو وہ نجات پا سکتا ہے اور ہر طرح سے تندرست رہ سکتا ہے۔

کام سدھ کرنے کا منتر

منتر:۔ادم ہوں پرمور سبزی ہرپنگ پرچورے ایں ہرپنگ رنگ اونگ پھٹ سواہا۔

ترکیب: صبح سویرے بستر سے اٹھ کر اور حاجات ضروری سے فارغ ہو کر اور بعد ازاں مندرجہ بالا منتر دس ہزار دفعہ جپ کرو اور ساتھ ہی ہون کنڈ پر بیٹھ کر 108 ہون کنڈ کرو اور منتر کو ہون میں اس طرح پڑھو کہ تمہارا دل ہر برے خیالات سے پاک ہونا ضروری ہے۔

نقش وتعویذات کا حکم (اہم فتویٰ)

مفتی رشید احمد سندھی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ:

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کی مشہور کتاب "بہشتی زیور" کے حصہ نہم میں جھاڑ پھونک اور عملیات خاص کے بہت سے نسخے درج ہیں۔ ان عملیات خاص میں مختلف آیتیں اور تعویذ انسانی جسم خاص کر پیٹ، ناف، کمر اور ران پر باندھنے اور لٹکانے کا ذکر ہے۔

کیا یہ عمل قرآن کی آیات کی بے حرمتی اور بے جا استعمال نہیں ہے؟ اس سلسلہ میں مزید چند سوالات آپ سے عرض ہیں:

۱۔۔۔ کیا احادیث میں یہ نہیں آیا کہ تعویذ لٹکانا یا باندھنا شرک ہے؟ اگر قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ جائز ہے اور شرک نہیں تو پھر ایسا تعویذ انسانی جسم کے کس کس حصہ پر جائز ہے؟

۲۔۔۔ ہمارے علماء کہتے ہیں کہ قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں کے علاوہ جو نقش اور نشانات اور ہندسے مثلاً: ۲، ۳، ۴، ۵، وغیرہ اور قرآنی الفاظ کے آگے پیچھے اور الٹ پلٹ کر لکھائی پر مشتمل تعویذ ناجائز، ممنوع اور حرام ہیں۔ حالانکہ "بہشتی زیور" کے مختلف صفحات پر اس قسم کے تعویذوں کی ترغیب دی گئی ہے۔

آپ کی سہولت کی خاطر ایسے تعویذات کے حوالہ جات جو "بہشتی زیور" کے نویں حصے میں بیان ہوئے ہیں، ان کی فہرست اور اشارات کا ایک الگ ورق اس خط کے ساتھ منسلک ہے۔ براہ کرم جلدی جواب دیجئے گا۔ فقط والسلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خالد شجاع

الجواب و منہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ جو شخص بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھ کر دوسرے جہان آخرت کو یقیناً جانا ہے۔ اس دنیا میں بھی ہماری کچھ ضروریات ہیں، لیکن یہ دنیا ہماری اصلی گھر نہیں، یہ تو مسافر خانہ ہے، دنیا اور آخرت دونوں کی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں، اس لئے جو کام ہم موت سے پہلے، زندگی کے نفع ونقصان کیلئے کرتے ہیں، ان کاموں کو دنیا کے کام کہا جاتا ہے۔

جو کام ہم موت کے بعد آخرت کی زندگی کے بناؤ یا بگاڑ کیلئے کرتے ہیں، ان کو دین کے کام کہا جاتا ہے۔ مثلاً ہم نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور جہاد وغیرہ کرتے ہیں تا کہ آخرت کا گھر آباد ہو جائے، اس لئے ان کو دین کا کام کہا جاتا ہے، اور ان کے احکام کو دینی احکام کہا جاتا ہے، اور دینی احکام کا چار دلیلوں میں سے کسی دلیل سے ثابت ہونا ضروری ہے۔

ہم بخار کیلئے دوا کھاتے ہیں، بخار کیلئے دم کرواتے ہیں یا بخار کیلئے تعویذ لیتے ہیں، ان کا نفع ونقصان موت سے پہلے کی زندگی سے متعلق ہے، اسلئے کہ یہ سب دنیوی طریق علاج ہیں، جس طرح بخار کی دوا کیلئے اس کا نسخہ، اجزاء اور اوزان، طریقہ استعمال اور پرہیز وغیرہ امور کا دلائل اربعہ میں کسی سے ان کی مکمل تفصیلات کا مذکور ہونا ضروری نہیں، (البتہ امور آخرت میں تفصیلات کا ادلہ اربعہ میں مذکور ہونا ضروری ہے) اسی طرح بخار کے بعض دم اور تعویذ کا بھی قرآن وحدیث میں مذکور ہونا ضروری نہیں ہے۔

اسی طرح بعض بیماریوں کی دواؤں کا ذکر بعض احادیث میں ملتا ہے، لیکن بہت سی بیماریوں و دواؤں کا ذکر نہیں ملتا، اسی طرح بعض دم احادیث میں مذکور ہیں اور بعض دم احادیث میں مذکور نہیں۔

یہ اچھی طرح سمجھنا چاہئے کہ کوئی شخص اس لئے دم نہیں کرواتا کہ پل صراط سے آسانی سے گزر جائے، نہ اس لئے تعویذ لیتا ہے کہ منکر نکیر کے سوالات کا جواب آسان ہو جائے یا دوزخ سے بچنے کا تعویذ مانگتا ہو۔

غرضیکہ دوا اور دم محض دنیوی طریق علاج ہیں، اور دنیوی امور کے بارے میں جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انتم اعلم بامر دنیا کم" (رواہ مسلم ۲۶۴/۱)

یعنی تم لوگ دنیوی امور میں اپنے تجربہ کی وجہ سے زیادہ جاننے والے ہو، اسی کے متعلق امام نوویؒ فرماتے ہیں "امور معاش میں آپ ﷺ کی رائے مبارک دوسروں کی طرح ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کی توجہ معارف آخرت کی طرف ہے۔"

مقصد یہ ہے کہ تعویذات اور دم وغیرہ کو محض دنیوی طریقہ علاج کے پس منظر میں دیکھنا چاہئے اور دم و تعویذات وغیرہ کو دنیوی بیماریوں کے دنیوی علاج کی مانند سمجھنا لازمی ہے اس بات کو اپنا اصل اور مبداء بحث بناتے ہوئے اب اپنے سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں

۱۔۔۔جو تعویذات قرآنی آیتوں اور اسماء حسنیٰ اور دوسرے ثابت شدہ اوراد پر مشتمل ہوں ان کو تعویذ بنا کر باندھنا اور لٹکانا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔ کیونکہ اس کی حیثیت محض ایک دنیوی طریق علاج کی ہے۔جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

"ولا باس بالمعاذات اذا کتب فیھا القرآن او اسماء اللہ تعالی .. الخ
(الفتاوی الشامیۃ ۶/۳۶۳)

اور دوسری جگہ ہے:

"او یکتب فی ورق ویلف علیہ او فی طست ویغسل ویسقی وعن النبی ﷺ انہ کان یعوذ نفسہ قال وعلی الجواز عمل الناس الیوم وبہ وردت الآثار ... "الخ (الفتاوی الشامیۃ ۶/۳۶۴)

دم اور تعویذ شرک نہیں بلکہ جائز ہیں اور اسی پر اجماع ہے۔البتہ دم اور تعویذ کیلئے تین شرطوں کا تحقق لازمی ہے، اگر وہ تین شرطیں مفقود ہو جائیں تو پھر اس کے عدم جواز میں کوئی شک و شبہ نہیں، مطلقاً دم اور تعویذ کو شرک کہنا غلط ہے۔وہ شرائط یہ ہیں:

۱۔۔۔تعویذات اللہ کے کالم یعنی قرآن کریم سے ہوں یا اللہ کے اسماء وصفات سے ہوں۔

۲۔۔۔عربی زبان میں ہوں اور اگر کسی عجمی زبان میں ہوں تو اس کے الفاظ کے معانی معلوم ہوں۔

۳۔۔۔دم کرنے اور کرانے والا دونوں یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ دم، تعویذ میں بذاتہ کوئی تاثیر نہیں

بلکہ مؤثر حقیقی صرف اللہ تعالی کی ذات ہے۔ یہ دم اور تعویذ صرف سبب اور ذریعہ ہیں۔

جیسا کہ فتح الباری میں ہے:

"فقد اجمع العلماء علی جواز الرقی عند اجتماع ثلاثۃ شروط ان یکون بکلام اللہ تعالیٰ و اسمائہ وصفاتہ وباللسان العربی اوبما یعرف معناہ من غیرہ وان یعتقد ان الرقیۃ لا تؤثر بذاتھا بل بتقدیر اللہ تعالیٰ... "الخ (فتح الباری ۱۰/۱۹۵)

اور مسلم شریف میں ہے کہ جس دم اور تعویذ میں شرک نہ ہو وہ جائز ہے اس میں ممانعت نہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:

"لاباس بالرقی مالم تکن شرکا... (رواہ مسلم ۲/۲۶۴)

مذکورہ شرائط کے ساتھ دم اور تعویذ کے جواز پر چاروں ائمہ متفق ہیں، جیسا کہ کتاب الآثار میں ہے:

"قال محمد : وبہ ناخذ اذا کان من ذکر اللہ او من کتاب اللہ وھو قول ابی حنفۃ ... (کتاب الآثار ص ۳۷۷)

اور بخاری کے حاشیہ میں ہے:

"فیہ جواز الرقیۃ وبہ قالت الائمۃ الاربعۃ وفیہ جواز اخذ الاجرۃ"... الخ (من الہوامش علی البخاری ۸ص رقم ۳۰۴)

متعدد اسلافؒ سے دم کرنا اور تعویذ لکھنا ثابت ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کا تعویذ لکھ کر دینا ثابت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۸/۳۹)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بچے کی پیدائش کیلئے دو آیات قرآنی لکھ کر دیتے تھے ملاحظہ ہو: مصنف ابن ابی شیبہ ۸/۳۸۔

یہاں تک کہ ابن صلاحؒ سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ: کیا حیوانات کو بھی نظر لگتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کیلئے جائز تعویذ قرآنی کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: ہاں جانوروں کو بھی نظر

لگتی ہے اور ان کیلئے قرآنی تعویذ جائز ہے اور مکروہ نہیں ہے بلکہ اس کا ترک مختار ہے۔ (تجلیات صفدر ۳/۵۲۵)

غرضیکہ مذکورہ شروط پائے جانے کے وقت جائز دم اور جائز تعویذ ہے، جیسے جائز علاج جائز ہے اور ناجائز علاج ناجائز ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ تعویذات وغیرہ بطور علاج کے لٹکائے جاتے ہیں اور ظاہر سی بات ہے انسان کے جس حصہ اور عضو میں تکلیف ہوگی اسی حصہ اور عضو میں وہ تعویذ بطور ... کے باندھا جائے گا، اور اس طرح باندھنا جائز ہے، اور یہی تعویذ وغیرہ اگر کپڑے یا چمڑے میں لپٹا ہوا ہو تو اسے ناف، ران، اور جسم کے کسی بھی دوسرے حصے میں باندھنے سے اس کی اہانت نہیں ہوتی جیسا کہ انسان کے جسم کے کسی بھی حصے میں اگر درد ہو اور اس پر کچھ پڑھ کر پھونک دینے سے اس کی اہانت نہیں ہوتی، تو اسی طرح قرآنی آیات کو اگر بطور علاج کے باندھا جائے تو اس کی اہانت نہیں ہوگی۔ البتہ کپڑے یا چمڑے میں لپیٹے بغیر تعویذ کو ران وغیرہ کے قریب باندھنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ اس صورت میں قرآن کریم کی اہانت لازم آتی ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے۔

"ولا بأس بان بيشد الجنب والحائض التعاويذ على العضدا اذا كانت ملفوفة"
(الدر المختار مع رد المحتار ۶/۳۶۴)

لہٰذا ''بہشتی زیور'' میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے جو تعویذات ران اور ناف پر باندھنے کیلئے لکھے ہیں، ان تعویذات کو کپڑے یا چمڑے میں لپیٹ کر باندھنے سے قرآن کریم کی اہانت نہیں ہوتی، بلکہ جائز ہے اسلئے کہ یہ محض بطور دواء وعلاج کے ہے۔

۲۔۔۔ جو تعویذات نقشوں و ہندسوں کی صورت میں لکھے جاتے ہیں، اگر وہ ہندسے اور نقشے ایسے ہیں جو کہ قرآن کریم کی آیات اور مسنون دعاؤں کے علاوہ کے ہندسے ہیں وہ ناجائز ہیں، ان کا باندھنا اور لکھنا درست نہیں ہے۔ البتہ وہ ہندسے وغیرہ ایسے ہیں جو کہ قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں وغیرہ کے ہیں تو ان ہندسوں والے تعویذوں کے جائز ہونے میں کوئی

شک وشبہ نہیں ہے، اس لئے کہ وہ قرآنی آیات اور دعاؤں پر دلالت کررہے ہیں۔ دراصل اکابرین نے عوام کی سہولت کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے، کیونکہ قرآن کریم کی آیت کو بلا وضو اور ناپاکی کی صورت میں چھونا جائز نہیں ہے، جبکہ ان حالات میں ان کے ہندسوں اور نقشوں کو چھونا جائز رہے گا۔

حاصل یہ کہ جائز تعویذات کے نقش اور ہندسے جائز اور ناجائز ہیں اور اکابرین نے آیات کے نقش اور ہندسوں میں تاثیر واثر ہونے پر اپنے تجربات کو ذکر کیا ہے، اور اس میں علاج والی تاثیر موجود ہونے کی صراحت کی ہے، لہٰذا جائز تعویذات کے نقش وہندسوں کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

"اقولو الذى رأيته فى المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير القرآن... ولا باس بالمعاذات اذا كتب فيها القرآن او اسماء الله تعالىٰ ويقال رقاه الراقى رقيها ورقية اذا عوذه ونفث فى عوزته قالوا وانما تكره العوزة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ما هو العله يدخله سحر او كفر او غير ذلك او اما ما كان من القرآن او شئ من الدعوات فلا بأس به... "الخ (الدر المختار مع رد المحتار ۶/۳۶۳)

اور قرآن مجید کے الفاظ کو آگے پیچھے اور الٹ پلٹ کر لکھنا خلاف سنت اور ناجائز ہے، اور ایسی لکھائی پر مشتمل تعویذ بھی خلاف سنت اور ناجائز ہے۔ جیسا کہ الاتقان فی علوم القرآن میں ہے:

"وقال البيهقى فى شعب الايمان من يكتب مصحفا فينبغى ان يحافظ على البجاء الذى كتبوا به تلك المصاحف ولا يخالفهم فيه ولا يغير مما كتبوه شيئاً فانهم كانوا اكثر علما واصدق قلبا ولسانا واعظم امانة منا فلا ينبغى ان نظن بانفسنا استدر كا عليهم ..الخ) (الاتقان فی علوم القرآن ۲/۱۶۷)

البتہ اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کا کوئی علاج نہ ہو اور کوئی دوا نہ ہو اور اس کا علاج سوائے

اس قسم کے اور کوئی نہ ہو تو پھر بحالت مجبوری اس طرح کا تعویذ استعمال کرنا جائز ہوگا، جیسا کہ بحالت مجبوری جب کوئی راہ نہ ہو تو حرام چیز کے ساتھ علاج کرانا جائز ہے اور اسی پر محمول ہے جو کچھ کہ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے اس موقع پر ''بہشتی زیور'' میں لکھا ہے۔

الجواب	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد شفیق عارف	رشید احمد سندھی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

(بحوالہ ماہنامہ بینات ۱۴۲۴ھ)